ہیری پوٹر اور
اژقبان کا اسیر

مصنفہ: جے کے رولنگ

ترجمہ: معظم جاوید بخاری

شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (تیسری کتاب کا ترجمہ)

”ہیری پوٹر اینڈ پرسنر آف دی اژقبان“

ہیری پوٹر

اور

اژقبان کا اسیر

......مصنفہ......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

............انٹرنیٹ ایڈیشن............

فہرست ابواب

پہلا باب

الّو کی ڈاک

ہیری پوٹر کئی لحاظ سے ایک غیر معمولی بچہ تھا۔ ایک بات تو یہ تھی کہ اسے گرمیوں کی تعطیلات بہت بری لگتی تھیں۔ دوسری بات یہ تھی کہ وہ سچ مچ اپنا چھٹیوں کا کام کرنا چاہتا تھا، لیکن اسے رات میں سب سے چھپ کر چوری سے اپنا ہوم ورک کرنا پڑتا تھا اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ ایک جادوگر تھا۔ لگ بھگ آدھی رات کا وقت تھا۔ ہیری پیٹ کے بل اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے سر کے اوپر کمبل کسی خیمے کی مانند پڑا ہوا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ٹارچ تھی اور وہ چرمئی پوش کی ایک بڑی سی کتاب (جادوئی تاریخ از بیتھ لیڈا بیگ شاٹ) پڑھ رہا تھا۔ وہ کتاب میں سے ایسی سطور کی تلاش کر رہا تھا جن کی مدد سے اسے اپنا مضمون لکھنے میں مدد ملے۔ اس مضمون کا موضوع تھا ''چودہویں صدی میں جادوگرنیوں کو نذرِ آتش کرنا پوری طرح مہمل تھا، وضاحت کیجئے......''

اس کا قلم عمدہ دکھائی دینے والے پیراگراف پر آ کر ٹھہر گیا۔ ہیری نے اپنے گول چشمے کو ناک کے اوپر دھکیلا، اپنی ٹارچ کتاب کے پاس لے گیا اور پڑھنے لگا۔

> 'جادو نہ جاننے والے لوگ (جنہیں عام طور پر 'ماگل' نام سے جانا جاتا ہے) دورِ وسطیٰ سے ہی جادو کے نام بہت ڈرتے تھے لیکن انہیں اس کی صحیح پہچان نہیں تھی۔ وہ اصلی جادوگر یا جادوگرنی کو کبھی کبھار ہی پکڑ پاتے تھے اور جب ایسا ہوتا تھا تب بھی اس پر جلنے کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ جادوگرنی آگ سے محفوظ رہنے والا ایک آسان سا جادوئی کلمہ پڑھ لیتی تھی پھر درد سے چیخنے کا ڈھونگ رچاتی تھی۔ جبکہ انہیں صرف ہلکی گدگدی محسوس ہوتی تھی۔ دراصل ویڈلن نامی جادوگرنی کو تو نذرِ آتش ہونا اس قدر پسند تھا کہ اس نے خود کو مختلف بہروپوں میں سینتالیس بار پکڑوایا تاکہ آگ کی لپٹوں سے لطف اندوز ہو سکے۔'

ہیری نے قلم اپنے دانتوں کے بیچ دبا لی، اس کے بعد اس نے تکیے کے نیچے رکھی دوات اور چرمئی کاغذ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ دھیرے دھیرے اور بہت محتاط انداز سے اس نے دوات کا ڈھکن کھولا۔ اس میں اپنی قلم ڈبوئی اور لکھنا شروع کیا۔ وہ تھوڑی دیر بعد رک کر سن گن لیتا تھا کیونکہ اگر ڈرسلی خاندان کے کسی فرد نے باتھ روم جاتے وقت اس کے قلم کی رگڑتی چرچراہٹ کی آواز سن لی تو

اس کی خیر نہیں تھی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اسے شاید پوری تعطیلات میں سیڑھیوں کے نیچے والے ننھے سے گودام میں بند کر دیا جائے گا۔

پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار میں رہنے والے ڈرسلی گھرانے کے نامناسب رویئے کی وجہ سے ہیری کو موسم گرما کی تعطیلات بے حد ناگوار گزرتی تھیں۔ انکل ورنن، آنٹی پٹونیہ اور ان کا بیٹا ڈڈلی، ہیری کے اکلوتے رشتہ دار تھے جو دُنیا میں زندہ سلامت تھے۔ وہ ماگل تھے اور جادو کے بارے میں ان کے نظریات چودہویں صدی کے لوگوں سے الگ نہیں تھے۔ وہ انہی کی طرح سوچتے اور عمل کرتے تھے۔ ہیری کے ماں باپ جادوگر تھے لیکن ڈرسلی خاندان میں ان کے نام کا ذکر تک نہیں کیا جاتا تھا۔ آنٹی پٹونیہ اور انکل ورنن کو امید تھی کہ اگر انہوں نے ہیری کو بچا کر رکھا تو اس کا جادو باہر نہیں آ پائے گا۔ بہرحال ان کی چال کامیاب نہیں ہوئی، جس سے وہ بہت غصے میں تھے۔ اب ان کے دماغ میں یہ دہشت چھائی ہوئی تھی کہ کہیں کسی کو یہ پتہ نہ چل جائے کہ ہیری گذشتہ دو سال سے ''ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم و پراسرار علوم'' میں پڑھ رہا ہے۔ اب مسٹر ڈرسلی زیادہ سے زیادہ بس اتنا ہی کر سکتے تھے کہ گرمیوں کی تعطیلات شروع ہوتے ہی ہیری کی جادو کی نصابی کتابیں، جادوئی چھڑی، کڑاہی اور بہاری ڈنڈے کو تالے میں بند کر دیں اور اسے پڑوسیوں سے باتیں بھی نہ کرنے دیں۔

اپنی جادو کی نصابی کتابیں تالے میں بند ہو جانے سے ہیری بہت پریشان تھا کیونکہ ہوگورٹس کے اساتذہ نے تعطیلات کیلئے اُسے ڈھیر سارا لکھنے اور یاد کرنے کا کام دیا تھا۔ ہیری کے سب سے کم پسندیدہ استاد پروفیسر سنیپ نے اسے ایک بہت مشکل مضمون دیا تھا......

'سکوڑنے والا جادوئی سیال!'

اگر ہیری نے پروفیسر سنیپ کا دیا ہوا ہوم ورک مکمل نہیں کیا تو نہ صرف پروفیسر سنیپ اس سے بے حد محظوظ ہوگا بلکہ اسے ہیری کو ایک مہینے تک کی سزا دینے کا بہانہ بھی مل جائے گا۔ اس لئے جب چھٹیوں کے بعد پہلے ہی ہفتے میں ہیری کو موقعہ ملا تو اس نے اس کا پورا پورا فائدہ اُٹھا لیا تھا۔ اس دن انکل ورنن، آنٹی پٹونیہ اور ڈڈلی سامنے والے باغیچے میں تھے، وہ اس وقت کمپنی سے ملی ہوئی نئی کار کو دیکھنے کیلئے وہاں جمع تھے۔ (جس کی انہوں نے بہت بلند آواز میں تعریف کی تاکہ پڑوسی تک سن لیں اور اسے دیکھ بھی لیں) ہیری نے دیر نہیں کی، وہ بغیر آواز کئے جلدی سے نیچے گیا، سیڑھیوں کے نیچے والے ننھے گودام کا تالا کھولا۔ اس میں اپنی کچھ کتابیں نکالیں اور انہیں اپنے سونے والے کمرے میں چھپا ڈالا۔ جب تک چادروں پر سیاہی کے نشان نہ پڑیں تب تک مسٹر ڈرسلی کو کبھی پتہ نہیں چل پائے گا کہ راتوں میں چوری چھپے اپنی جادوئی پڑھائی کرتا رہا ہے۔

ہیری اس وقت اپنے انکل آنٹی سے کوئی دشمنی مول نہیں لینا چاہتا تھا کیونکہ وہ پہلے ہی اس سے اکھڑے ہوئے رہتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سکول کی تعطیلات شروع ہونے کے کچھ دنوں بعد ہی اس کے ایک جادوگر دوست جو کہ اس کا ہم جماعت بھی تھا، اس نے اسے فون کیا تھا۔

’رون ویزلی‘ ہوگورٹ میں ہیری کے سب سے اچھے دوستوں میں سے ایک تھا۔ اس کے گھرانے میں سبھی افراد جادوگر تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسی بہت سی چیزیں جانتے تھے جن کے بارے میں ہیری کو علم نہیں تھا لیکن اُس نے اس سے پہلے کبھی ٹیلی فون کا استعمال نہیں کیا تھا۔ یہ نہایت بدقسمتی تھی کہ اس کا فون انکل ورنن نے ہی اُٹھایا۔

’’ہیلو!......ورنن ڈرسلی بول رہا ہوں!‘‘

اتفاق کی بات تھی کہ ہیری اس وقت اسی کمرے میں ہی موجود تھا جہاں ٹیلی فون رکھا ہوا تھا۔ دوسری طرف سے رون ویزلی کی آتی ہوئی آواز سن کر وہ کسی پتھر کے بت کی سا کت رہ گیا۔

’’ہیلو؟......ہیلو؟......کیا آپ کو میری آواز سنائی دے رہی ہے؟......میں ہیری...... پوٹر...... سے بات کرنا چاہتا......ہوں!‘‘ رون کی آواز فون سپیکر سے سنائی دے رہی تھی۔

رون اتنی جم کر چلا رہا تھا کہ انکل ورنن اچھل پڑے۔ ریسیور ان کے کان سے ایک فٹ دور ہوتا چلا گیا۔ وہ کچھ لمحوں تک غصے اور دہشت بھری نگاہوں سے ریسیور کو بری طرح گھورتے رہے۔ جیسے انہیں یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ٹیلی فون سے واقعی ہیری پوٹر کا ہی پوچھا گیا ہو۔ پھر انہوں نے اپنا منہ ماؤتھ پیس کے قریب لا کر دھاڑتے ہوئے پوچھا۔

’’کون ہو تم......؟‘‘

’’رون ویزلی!‘‘ دوسری طرف سے رون کی گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز اتنی تیز تھی کہ جیسے وہ اور انکل ورنن فٹ بال کے میدان میں دو متضاد کناروں پر بیٹھے ہوئے ہوں۔ ’’مم...... میں ہیری کا دوست بول رہا ہوں...... ہیری کے سکول میں ساتھ پڑھتا ہوں۔‘‘

انکل ورنن کی چھوٹی آنکھیں ہیری کو گھورنے لگی جو اسی جگہ دم بخود سا کھڑا تھا۔

’’یہاں کوئی ہیری پوٹر نہیں رہتا ہے۔‘‘ انہوں اس نے گرجتے ہوئے کہا۔ ریسیور ابھی تک ان کے ہاتھ میں موجود تھا مگر وہ اب بھی کانوں سے ایک بالشت کے فاصلے پر دور تھا۔ شاید انہیں یہ خوف لاحق ہو جیسے اس میں سے ابھی کوئی دھماکہ برآمد ہو جائے گا۔ ’’میں نہیں جانتا کہ تم کس سکول کا ذکر کر رہے ہو۔ اب دوبارہ کبھی فون مت کرنا سمجھے! اور کبھی دوبارہ میرے گھر یا میرے خاندان کے کسی فرد کے آس پاس بھی بھٹکنے کی کوشش بھی مت کرنا......سمجھ گئے لڑکے!‘‘

پھر انہوں نے ریسیور کو کریڈل پر اس طرح پٹخ دیا جیسے وہ کسی زہریلی مکڑی کو پٹخ رہے ہو۔ اس کے بعد جو فساد ہوا وہ بے حد بھیانک اور ڈراؤنا تھا۔ انکل ورنن نے گرجتے ہوئے اور ہیری پر تھوک کی بوچھاڑ کرتے ہوئے کہا۔

’’اپنے جیسے لوگوں کو یہ نمبر دینے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟‘‘

ظاہر ہے رون سمجھ گیا تھا کہ اس کے فون کی وجہ سے ہیری مصیبت میں پھنس گیا ہوگا۔ اس لئے اس نے دوبارہ فون نہیں کیا تھا۔

ہوگورٹس میں ہیری کی ایک اوراچھی دوست ہرمائنی گرینجر نے بھی اسے فون نہیں کیا تھا۔ ہیری سمجھ گیا کہ رون نے ہرمائنی کواس بارے میں متنبہ کردیا ہوگا کہ وہ ہیری کے گھر پر فون کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اسے بے حد تاسف تھا کیونکہ ہرمائنی ہیری کی کلاس کی سب سے ہونہار اور سمجھدار جادوگرنی تھی۔ اس کے ماں باپ ماگل تھے اور وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ٹیلی فون کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟......اور وہ شاید اتنی سمجھدار بھی تھی، وہ یہ کبھی نہیں کہتی کہ وہ ہوگورٹس میں پڑھتی ہے......

اس طرح ہیری کا پانچ ہفتوں تک اپنے جادوگر دوستوں سے کوئی رابطہ نہ ہو پایا اور نہ ہی کوئی خبر اس تک پہنچی۔ اس سال بھی موسم گرما کی تعطیلات گذشتہ سال کی مانند اتنی ہی بری بیت رہی تھیں۔ صرف ایک چھوٹی سی تبدیلی رونما ہوئی تھی۔ ہیری کو اس بات کی اجازت مل گئی تھی کہ وہ اپنی الو 'ہیڈوگ' کو رات میں اُڑنے کیلئے باہر چھوڑ دیا کرے۔ بہرحال اس کے لئے اسے یہ وعدہ کرنا پڑا تھا کہ وہ اس کے ذریعے اپنے دوستوں کو کوئی خط یا پیغام وغیرہ نہیں بھیجے گا۔ انکل ورنن نے یہ اجازت مجبوری کے عالم میں دی تھی کیونکہ اگر ہیڈوگ کو چوبیس گھنٹے پنجرے میں بند رکھا جاتا تو وہ بہت بری سے شور کرتی تھی جس سے ان کی نیند اور سکون برباد ہوکر رہ جاتا تھا۔

ہیری 'ونڈیلین' نامی جادوگرنی کے بارے میں لکھنے کے بعد ایک بار پھر رُکا اور سماعت پر زور دیتے ہوئے یہ سننے کی کوشش کرنے لگا کہ کہیں کوئی جاگ تو نہیں گیا۔ اندھیرے گھر کی خاموشی میں صرف اس کے موٹے خالہ زاد بھائی ڈڈلی کے خراٹوں کی آواز کہیں دور سنائی دے رہی تھی۔ اس نے سوچا، بہت رات ہوچکی ہوگی۔ ہیری کی آنکھیں تکان کے مارے بری طرح جل رہی تھیں۔ شاید وہ اس مضمون کو کل رات کو پورا کرلے گا......

اس نے اپنی دوات کا ڈھکن بند کیا اور اپنے بستر کے نیچے سے تکیے کا ایک پرانا غلاف نکالا پھر اس نے ٹارچ، جادوئی تاریخ کی کتاب، اپنا عقابی پنکھ والا قلم اور دوات اس تکیے کے غلاف میں گھسا دیئے۔ اس کے بعد وہ بستر سے اترا اور سارا سامان بستر کے نیچے والے فرش پر رکھے ہوئے اکھڑے بورڈ کے نیچے چھپا دیا۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھ پھیلا کر انگڑائی لی پھر اپنے بستر کے پاس والی میز پر رکھی چمکنے والی گھڑی کی طرف دیکھا۔ رات کا ایک بج چکا تھا۔ ہیری کے پیٹ میں ایک عجیب مروڑ اُٹھا۔ اُسے پتہ بھی نہیں چلا کہ وہ پورے ایک گھنٹے پہلے 'تیرہ سال' کا ہوچکا تھا۔ ہیری کے کے بارے میں ایک اور غیر معمولی بات یہ تھی کہ اسے اپنی سالگرہ سے بہت کم ہی امید رہتی تھی۔ اسے زندگی میں کبھی سالگرہ کا کیک نصیب نہیں ہوا تھا۔ مسٹر ڈرسلی گذشتہ دو سالوں سے لگاتار ہیری کی سالگرہ کو پوری طرح نظرانداز کرنے پر تلے تھے اور اس کے پاس یہ تسلیم کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ وہ اس سالگرہ کو یاد رکھیں گے۔

ہیری اندھیرے کمرے میں ہیڈوگ کے بند خالی پنجرے کے پاس سے ہوتا ہوا کھلی کھڑکی کے پاس پہنچا۔ وہ اس کی چوکھٹ پر جھک سا گیا۔ اسے اپنے چہرے پر رات کی ٹھنڈی ہوا پھسلتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ کمبل کے اندر کافی دیر تک گھسے رہنے کے بعد اسے یہ ہوا بے حد بھلی لگ رہی تھی۔ ہیڈوگ دو راتوں سے غائب تھی لیکن ہیری اس بات سے پریشان نہیں تھا۔ وہ پہلے بھی کئی بار لمبے عرصے تک غائب رہ چکی تھی۔ بہرحال ہیری چاہتا تھا کہ ہیڈوگ جلدی لوٹ آئے اس گھر میں صرف وہی ایک ہی تو تھی جو اسے دیکھ

کرناک بھوں نہیں چڑھاتی تھی۔

ہیری اب بھی اپنی عمر کے لحاظ سے تھوڑا چھوٹا اور دبلا دکھائی دیتا تھا لیکن گذشتہ ایک سال میں کسی قدر اونچا اور لمبا ضرور ہو گیا تھا۔ بہرحال اس کے سیاہ بال اب بھی پہلے جیسے ہی تھے۔اس کی اپنی لاکھ کوششوں کے باوجود وہ ہمیشہ بکھرے ہی رہتے تھے۔موٹے شیشوں والے چشمے کے نیچے اس کی سبز آنکھیں نہایت چمکدار دکھائی دیتی تھیں۔اس کے علاوہ اس کے ماتھے پر ایک پتلا سا نشان بھی تھا جو بجلی کڑکنے پر دکھائی دینے والی کٹ دار دھاری جیسا تھا۔ ہیری کے چہرے کے تمام خدوخال میں یہ نشان کچھ الگ ہی دکھائی دیتا تھا۔مسٹر اور مسز ڈرسلی نے اسے دس سال تک جھوٹ بول کر یہ باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ یہ نشان دراصل ایک کار حادثے کے باعث ہیری کے ماتھے پر پڑا تھا جس میں اس کی ماں للّی اور باپ جیمس پوٹر جاں بحق ہو گئے تھے۔جبکہ سچائی تو اس کے برعکس تھی، للّی اور جیمس پوٹر کی موت کسی کار حادثے میں ہوئی ہی نہیں تھی بلکہ انہیں تو باقاعدہ نشانہ بنا کر قتل کیا گیا تھا۔اس صدی کے سب سے بھیانک اور شیطانی قوتوں کے مالک 'لارڈ والڈی مورٹ' نے انہیں ہلاک کر ڈالا تھا۔اس نے ہیری کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی تھی مگر خوش قسمتی سے ہیری بچ تو گیا لیکن لارڈ والڈی مورٹ کے جادوئی حملے سے ہیری کے ماتھے پر ہمیشہ کیلئے وہ بجلی جیسا نشان بن گیا۔اس سے بھی برا تو یہ ہوا کہ والڈی مورٹ کے اپنے جادوئی کلمے نے پلٹ کر خود اُسی کو اپنا نشانہ بنا لیا۔والڈی مورٹ سنبھل نہ پایا اور اس کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔اسے اپنی جان بچانے کیلئے فرار ہونا پڑا......! ہوگورٹس میں ہیری کی اس سے پھر مڈبھیڑ ہوئی تھی۔اندھیری کھڑکی کے پاس کھڑے کھڑے جب ہیری نے والڈی مورٹ سے اپنی آخری مڈبھیڑ یاد کی تو اسے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ اسے اپنی تیرھویں سالگرہ تک پہنچنے میں خوش قسمتی کو زیادہ دخل تھا۔ ہیڈوگ کو تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے تاروں بھرے آسمان کو غور سے دیکھا۔ شاید وہ اپنی چونچ میں کوئی مرا ہوا چوہا لٹکاتے ہوئے اس کے پاس آجائے اور شاباشی کی امید کرے۔وہ چھتوں کے اوپر کے آسمان کو یوں ہی دیکھ رہا تھا کہ تبھی اسے ایک بہت عجیب جاندار دکھائی دیا۔اسے اس عجیب ہیئت والے جاندار کو سمجھنے میں کچھ وقت لگا۔چاندنی کی مدھم روشنی میں ہیری کو ایک بڑا اور چوڑا عجیب سا جاندار دکھائی دے رہا تھا جو ہر گزرنے والے لمحے بعد کچھ بڑا ہوتا جا رہا تھا۔اس کے پنکھ کچھ زیادہ ہی فاصلے پر تھے۔وہ پنکھ پھڑپھڑاتا ہوا ہیری کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ہیری نہایت خاموشی سے اسے نیچے اور نیچے اترتے ہوئے دیکھتا رہا۔ایک پل کے لئے وہ جھجکا، اس نے اپنے ہاتھ کھڑکی کے ہینڈل کی طرف بڑھائے۔وہ اسے بند کرنے کے بارے میں سوچنے لگا۔لیکن عین اسی وقت وہ عجیب جاندار پرائیویٹ ڈرائیو کی سٹریٹ لائٹس کی زد میں داخل ہو گیا۔روشنی میں اسے دیکھتے ہی ہیری کو ساری بات سمجھ میں آ گئی اور ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر تیرنے لگی۔وہ سرعت سے کھڑکی سے پیچھے ہٹ کر ایک طرف ہو گیا۔کھڑکی میں سے ایک ساتھ تین الو اندر داخل ہوئے۔ان میں سے دو الوؤں نے تیسرے الو کو پکڑ رکھا تھا جو ان کے بیچ بے ہوش دکھائی دے رہا تھا۔وہ تینوں ہلکی سی دھم کی آواز کے ساتھ ہیری کے بستر پر اتر کر بیٹھ گئے تھے۔بیچ والا بڑا اور بھورے رنگ کا الو نڈھال سا پڑا رہا۔اس کے پیر میں ایک بڑا پارسل بندھا ہوا تھا۔ہیری نے اس نڈھال الو کو پہلی نظر میں ہی پہچان لیا تھا۔اس نام

ایرل تھا اور وہ ویزلی خاندان کی ملکیت تھا۔ ہیری فوراً بستر کی طرف لپکا۔ اس نے ایرل کے پیر میں بندھی رسیاں کھول کر پارسل کو اس کے جسم سے الگ کیا۔ اس کے بعد ایرل کو ہیڈوگ کے پنجرے کی طرف لے گیا۔ ایرل نے دھیرے سے ایک آنکھ کھول کر شکریے کیلئے ایک دھیمی سی آواز نکالی اور پنجرے میں پڑی پانی کی کٹوری میں اپنی چونچ ڈال دی۔ وہ ہانپتے ہوئے پانی کے گھونٹ حلق سے اتارنے لگا۔ ہیری دوسرے الوؤں کی طرف متوجہ ہوا۔ ان میں سے ایک اس کا اپنا الّو ہیڈوگ تھا۔ جو کافی بڑی اور سفید رنگ کی مادہ تھی۔ اس کے پاؤں میں بھی ایک پارسل بندھا ہوا تھا۔ ہیری کو قریب پا کر ہیڈوگ کے چہرے پر بشاشت سی پھیل گئی۔ ہیری نے جب اس کا پارسل کھولا تو اس نے ہیری کے گال پر اپنی چونچ سے محبت سے کریدا۔ پارسل الگ ہوتے ہی ہیڈوگ بستر سے اڑی اور کمرے میں مستی بھرا چکر کاٹ کر اپنے پنجرے میں ایرل کے پاس جا بیٹھی جو ابھی بھی گردن کٹوری میں ڈالے نڈھال سا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری ہیڈوگ سے فارغ ہونے کے بعد تیسرے الو کی طرف بڑھا۔ اسے ہیری نے پہلی بار دیکھا تھا، اس لئے وہ پہچان نہیں پایا کہ وہ کس کی طرف سے آیا ہے۔ وہ بڑا خوبصورت اور جسامت میں قدرے چھوٹا تھا۔ اس کے پاس پہنچتے ہی ہیری کو معلوم ہو گیا کہ وہ کہاں سے آیا تھا کیونکہ تیسرے پارسل کے ساتھ ہوگورٹس سکول کی مہر والا ایک خط بھی موجود تھا۔ جب ہیری نے الو کا پارسل نکال کر اسے آزاد کیا تو اس نے پر تشکر نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اپنے پروں کو پھڑپھڑایا اور کھڑکی سے باہر نکل گیا۔

ہیری گہری سانس لیکر اپنے بستر پر بیٹھ گیا جہاں تین پارسل بکھرے ہوئے تھے۔ اس نے جھپٹ کر ایرل والے پارسل کو اُٹھایا اور اس پر لپٹے بھورے رنگ کے کاغذ کو پھاڑا۔ اندر سے ایک دلکش ورق میں لپٹا ہوا پیکٹ برآمد ہوا۔ یہ اسے ملنے والا سالگرہ کا پہلا تحفہ تھا جس کے اوپر ایک خوبصورت منقش برتھ ڈے کارڈ والا لفافہ لگا ہوا تھا۔ ہیری نے انگلیوں سے لفافہ کھولا۔ اس میں سے دو کاغذ برآمد ہوئے۔ ایک تو خط تھا جبکہ اس کے ہمراہ اخبار کا کٹا ہوا تراشا تھا یہ تو ظاہر تھا کہ تراشا جادوگروں کے مخصوص اخبار روزنامہ 'جادوگر' کا ہی تھا کیونکہ اس میں دکھائی دینے والی تصویر ساکن نہیں تھی بلکہ متحرک تھی۔ لوگ ہلتے جلتے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے تراشا اُٹھایا اور اس کی تہہ کھول کر اسے پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔

وزارت جادو کے ایک اہلکار نے بڑا انعام حاصل کیا۔

نامہ نگار۔ جادوئی دنیا کے اہم ادارے محکمہ وزارت جادو کی طرف سے ماگل ائیر کرافٹس آفس کے سربراہ ویزلی کو بہترین کارکردگی اور خدمات کے سالانہ اعلیٰ اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ خوشی سے جھومتے ہوئے مسٹر ویزلی نے نامہ نگار کو بتایا کہ 'ہم ان ملنے والے گیلن (سونے کے سکوں) سے موسم گرما کی تعطیلات مصر میں منانے کا ارادہ رکھتے ہیں جہاں ان کا بیٹا 'بل' جادوگروں کے بینک گرنگوٹس میں لٹیروں کے جادوئی کلمات کو بھسم کرنے کا کام کرتا ہے۔' امکان ہے کہ ویزلی خاندان مصر میں ایک ماہ خوب لطف اندوز ہوگا کیونکہ اس خاندان کے پانچ بچے ہوگورٹس سکول میں پڑھتے ہیں انہیں سکول کے نئی جماعتوں میں شامل ہونے کیلئے یکم ستمبر سے پہلے ہی واپس لوٹنا ہوگا۔''

تراشے میں ویزلی خاندان کے متحرک افراد کو دیکھ کر ہیری کے چہرے پر دھیمی مسکراہٹ پھیل گئی۔ کیونکہ ویزلی خاندان کے سبھی افراد ایک بڑے اہرام کی تصویر کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی طرف زور زور سے ہاتھ ہلاتے دکھائی دے رہے تھے۔ خاندان کے افراد میں موٹی اور پستہ قامت مسز ویزلی کے ساتھ گنجے ہوتے ہوئے کسی قدر طویل قامت مسٹر ویزلی کھڑے تھے۔ اس کے ساتھ ان کے چھ بیٹے اور ایک بیٹی بھی تھی۔ حالانکہ بلیک اینڈ وائٹ متحرک تصویر میں یہ منظر مکمل طور پر نہیں آپا رہا تھا مگر ہیری جانتا تھا کہ اُن سب کے بال بہت زیادہ سرخ تھے۔ متحرک تصویر کے بالکل وسط میں لمبا اور دبلا رون کھڑا تھا اس کا پالتو چوہا 'سکے برز' اس کے کندھا پر بیٹھا منہ بسور رہا تھا اور رون کا بازو اس کے چھوٹی بہن جینی کے کمر کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھا۔ ہیری نے دل میں سوچا کہ ویزلی خاندان واقعی اس بڑے اعزاز کا حقدار تھا کیونکہ وہ لوگ بہت اچھے ہونے باوجود نہایت غریب تھے۔ پھر اس نے رون کا خط اُٹھایا اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔

پیارے ہیری!

سالگرہ مبارک ہو!

دیکھو! مجھے اس ٹیلی فون والے حادثے کیلئے بہت افسوس ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ ماگلوؤں نے تمہیں زیادہ تنگ نہیں کیا ہوگا۔ میں نے ڈیڈی سے پوچھا تھا اور ان کا اندازہ یہ ہے کہ شاید مجھے چیخ چلا کر بات نہیں کرنا چاہئے تھی۔ بہرکیف مصر کا موسم بہت اچھا ہے۔ بل ہمیں قدیم مصری اہراموں کی سیر کرانے کیلئے لے گیا تھا جہاں بڑا مزہ آیا۔ اور تم یقین نہیں کروگے زمانہ قدیم کے مصری جادوگروں نے ان پر کتنے سارے جادوئی کلمات کا استعمال کیا ہے۔ ممی نے جینی کو ان میں سے آخری مقبرے میں نہیں جانے دیا تھا کیونکہ وہاں پر چوری کی نیت سے گھسنے والے ماگلوؤں کی گلی سڑی ہڈیوں کے ڈھانچے پڑے تھے جن میں بہت سی کھوپڑیاں اور اکھڑی ہوئی ہڈیاں بھی تھیں۔ سچ پوچھو تو جب ڈیڈی نے روزنامہ جادوگر کا انعام جیتا تھا تو مجھے تو بالکل یقین ہی نہیں آیا۔ سات سو نقرئی سکوں کی مالیت...... تو ان گرمیوں کی چھٹیوں کی نذر ہو چکی ہے لیکن ممی اور ڈیڈی میرے لئے اگلے سال کی پڑھائی کیلئے ایک نئی جادوئی چھڑی خریدنے والے ہیں۔

ہیری کو وہ حادثہ بہت اچھی طرح سے یاد تھا جب رون کی پرانی چھڑی ٹوٹ گئی تھی۔ یہ اس وقت کی بات تھی جب وہ دونوں جادوئی کار میں پرواز کرتے ہوئے ہوگورٹ سکول پہنچے تھے اور ان کی کار سکول کے میدان میں لگے واحد جھگڑالو درخت سے ٹکرا گئی تھی۔ ہیری نے حادثے کی بھیانک رات کو یاد کرتے ہوئے جھرجھری سی لی اور پھر خط کی اگلی سطر پر نگاہ ڈالی۔

"ہم سکول کی نئی کلاسز کے آغاز سے لگ بھگ ایک ہفتے قبل ہی لوٹ آئیں گے۔ اس کے بعد میری

جادوئی چھڑی، نئی نصابی کتب، اور دیگر سامان لینے کیلئے ہم لوگ لندن جائیں گے۔ کیا وہاں تم سے ملاقات ہونے کا کوئی امکان ہے؟

ماگلوؤں کی ڈانٹ ڈپٹ سے دلبرداشتہ مت ہونا۔ لندن آنے کی کوشش کرنا۔

رون ویزلی

نوٹ: پرسی اب ہیڈ بوائے بن چکا ہے، اس کا تقرر نامہ پچھلے ہفتے آیا ہے۔

ہیری نے گہری سانس لیکر تصویر کو ایک بار پھر دیکھا۔ ہوگورٹس سکول کے ساتویں اور آخری سال میں پڑھنے والا پرسی ویزلی نہایت مسرور دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنے ہیڈ بوائے کا خصوصی بیج اپنی بھدی سی ٹوپی میں سجا رکھا تھا جو اس کے سرخ بالوں پر بڑی خوشنما سلیقے سے رکھی ہوئی تھی۔ سینگ کے گھیرے والا اس کا چشمہ مصر کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں خوب چمک رہا تھا۔

ہیری اب تحفے کی جانب متوجہ ہوا اور اسے کھولنے لگا۔ پیکٹ کے اندر اُسے ایک ایسی چیز دکھائی دی جو کانچ کے چھوٹے سے لٹو کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے نیچے رون کا ایک اور خط موجود تھا۔ ہیری نے خط کو اُٹھایا اور پڑھنے لگا۔

ہیری!...... اسے مخبر لٹو کہتے ہیں۔ اگر اس کے آس پاس کوئی ایسا شخص موجود ہو جو کسی غلط کام میں مگن ہو تو یہ لٹو چمکنے اور سرعت سے گھومنے لگتا ہے۔ بل کا کہنا ہے کہ یہ کوئی کارآمد چیز نہیں بلکہ بے کار قسم کا لٹو ہے، جسے صرف بے وقوف جادوگر بچوں سے پیسے اینٹھنے کیلئے فروخت کیا جاتا ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس پر کوئی خاص بھروسہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ پہلی رات ہمارے پاس ڈنر کے وقت اتنی دیر تک مسلسل گھومتا رہا اور شور مچاتا رہا جب تک کھانے سے فارغ نہیں ہو پائے۔ مزے کی بات ہے کہ بل کو معلوم ہی نہ ہوپایا کہ فریڈ اور جارج نے اس کے مزیدار سوپ میں شرارتی پاؤڈر ملا دیا تھا۔ اچھا اب اجازت دو...... رون ویزلی۔

ہیری نے مخبر لٹو کو اپنے بستر کے پاس والی میز پر رکھ دیا۔ وہ لٹو میز پر لیٹنے کے بجائے اپنی ننھی سی سوئی پر بالکل سیدھا کھڑا ہو گیا۔ ہیری چند سیکنڈ تک اسی کی اسراریت میں کھویا رہا۔ عجیب تحفہ پا کر اس کا چہرہ سرشاری سے دمک رہا تھا۔ اس کے بعد وہ دوسرے پارسل کی طرف مڑا جو اس کیلئے ہیڈوگ لائی تھی۔ اس پارسل کے اندر سے بھی ایک تحفہ برآمد ہوا جو اسے ہرمائنی نے سالگرہ کی مبارکباد کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کے ہمراہ ایک خط تھا۔ ہیری نے خط کی تہہ کھولی اور پڑھنے لگا۔

ڈئیر ہیری!

رون نے مجھے خط لکھ کر آگاہ کیا تھا کہ تمہارے ورنن انکل نے فون پر اس کے ساتھ کس طرح بات کی تھی؟ مجھے امید ہے کہ رون کی اس حماقت کے بعد تم اب بخیریت ہوگے۔ میں اس وقت فرانس میں

تعطیلات منا رہی ہوں۔ مجھے یہ بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں تمہاری سالگرہ کے موقعے پر تحفہ تمہیں کیسے ارسال کروں؟ مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں راستے میں اسے کسٹم والے کھول کر نہ دیکھ لیں۔میں کشمکش ہی تھی کہ اچانک ہیڈوگ میرے پاس پہنچ گئی۔ اسے دیکھ کر مجھے یہ احساس ہوا کہ جیسے وہ بھی یہی چاہتی ہو کہ اس بار تو سالگرہ کے موقعے پر تمہیں کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور ملنا چاہئے۔ میں نے الّو کے ذریعے آرڈر دے کر تمہارا تحفہ خریدا ہے۔ میں نے روزنامہ جادوگر میں اس کا اشتہار دیکھا تھا۔ (میں یہاں بھی روزنامہ جادوگر اخبار باقاعدگی سے لے رہی ہوں، ویسے بھی جادوگروں کی دُنیا کی نئی انہونی خبروں سے باخبر رہنا اچھی بات ہے) کیا تم نے ایک ہفتہ قبل اس میں رون اور اس کی فیملی کی تصویر دیکھی تھی؟میں شرط لگا کر کہتی ہوں کہ وہ وہاں پر بہت کچھ سیکھ رہا ہوگا۔مجھے تو اس کی قسمت پر سچ مچ رشک آتا ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ قدیم مصر کے جادوگر نہایت اعلیٰ اور قابل ہوتے تھے۔

یہاں پر بھی مجھے قدیم جادوگرنیوں کے متعلق نایاب قسم کا مقامی مواد دیکھنے کو ملا ہے جو خاصا دلچسپ تھا۔ میں نے تو اپنا نصابی مضمون جو تاریخ جادونگری سے متعلق ہے، ان نئی معلومات کو اس میں شامل کرنے کیلئے مجھے اپنا تمام مضمون ازسرنو لکھنا پڑا۔ مجھے توقع ہے کہ یہ کچھ زیادہ طویل نہیں ہوگا۔ پروفیسر بنیس نے مضمون کی جتنی لمبائی کے بارے میں کہا تھا یہ اس سے دو چرمئی رولز ہی زیادہ ہو گیا ہے۔

رون نے مجھے بتایا تھا کہ وہ چھٹیوں کے آخری ہفتے میں لندن جائے گا۔ کیاتم اس وقت وہاں پر آسکتے ہو؟ کیا تمہارے انکل اور آنٹی تمہیں وہاں آنے کی اجازت دے دیں گے؟ کاش تم وہاں آسکو۔ اگر ایسا نہیں ہو پایا تو پھر ہم یکم ستمبر کو ہوگورٹس کی استقبالیہ تقریب میں ملیں گے۔

خیر اندیش...... ہرمائنی

نوٹ: رون نے بتایا ہے کہ پرسی ہیڈبوائے بن گیا ہے۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتی ہوں کہ پرسی تو خوشی سے پھولے نہ سما رہا ہوگا۔ ویسے الگ بات ہے کہ رون اس بارے میں کچھ زیادہ خوش نہیں ہے۔

ہیری نے ہنستے ہوئے ہرمائنی کا خط سمیٹا اور ایک طرف رکھ دیا۔اس نے تحفے کا پیکٹ اُٹھایا اور اسے دیکھنے لگا۔ پیکٹ کافی بھاری تھا۔وہ ہرمائنی کو خوب جانتا تھا کہ وہ کیا تحفہ بھیج سکتی ہے۔اس لئے اسے یقین تھا کہ اس پیکٹ میں یقیناً کوئی ایسی کتاب ہی برآمد ہوگی جس میں بہت سارے مشکل جادوئی کلمات تحریر ہوں گے۔لیکن ایسی بات نہیں تھی جب اس نے کاغذ پھاڑا تو اس کا دل اچھل کر حلق میں آن پڑا۔ کیونکہ اندر سیاہ چمڑے کے ایک چمکتے ہوئے کیس پر یہ لفظ لکھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔''اُڑنے والے بہاری

ڈنڈے کی دیکھ بھال والے اوزار۔‘‘

’’واہ...... ہرمائنی!‘‘ ہیری کے منہ سے بے ساختہ کلکاری سی نکلی۔اس نے بے تابی سے چمڑے کے کیس کو کھولا اوراس کے اندر موجوداشیاءکودیکھنے لگا۔اس میں ایک فلیٹ وُڈ کی ہائی فنش پالش کا بڑا مرتبان تھا جو بہاری ڈنڈے کے ہینڈل پر کی جاتی تھی۔اس کے علاوہ بہاری ڈنڈے کے دُم کے بکھرے تنکوں کوتراشنے کیلئے چاندی کی چمکدار قینچی تھی۔اور لمبے سفر کیلئے بہاری ڈنڈے پر لگانے والا پیتل کا چھوٹا سا قطب نما تھا۔ساتھ ہی ’اپنے بہاری ڈنڈے کی دیکھ بھال خود کیسے کریں؟‘ نامی رہنمائی کا ایک چھوٹا سا کتابچہ بھی تھا۔

ہیری کو ہوگورٹس کے اپنے دوستوں کی یاد تو آتی ہی تھی، اسے کیوڈچ کی بھی بہت یاد آتی تھی۔کیوڈچ جادوئی دُنیا کا سب سے بہترین کھیل تھا۔جوانتہائی خطرناک اور بہت دلچسپ تھا اور بہاری ڈنڈوں پر اُڑ کر کھیلا جاتا تھا۔ہیری ایک عمدہ کیوڈچ کھلاڑی بھی تھا۔وہ گزشتہ سو سالوں میں کسی بھی ہاؤس ٹیم میں شامل ہونے والا سب سے کم عمر کا کھلاڑی تھا۔اپنے نیمبس 2000 بہاری ڈنڈے کو ہیری اپنی سب سے قیمتی چیزوں میں سے ایک قرار دیتا تھا۔ہیری نے چمڑے کے کیس کو ایک طرف رکھ دیا اور آخری پارسل اٹھایا۔ بھورے کاغذ پر گھسیٹے ہوئے الفاظ کی لکھائی دیکھ کر وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ ہیگرڈ ہی نے بھیجا تھا جو ہوگورٹس کی چابیوں کا چوکیدار تھا۔جب اس نے کاغذ کی بالائی پرت پھاڑی،تو اسے اندر کسی چمڑے جیسی سبز چیز کی جھلک نظر آئی۔بہر حال اس سے پہلے کہ وہ اسے پوری طرح کھول پاتا، پارسل نے اسے ایک عجیب سا جھٹکا دیا۔اس کے اندر جو بھی چیز تھی،ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے دانت کٹکٹا رہی ہو۔

ہیری کسی کی مجسمے کی طرح مستحکم کھڑا رہا حالانکہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ ہیگرڈ جان بوجھ کر اسے کبھی کوئی خطرناک چیز نہیں بھیجے گا لیکن دِقت یہ تھی کہ ہیگرڈ کو یہ سمجھ میں ہی نہیں آتا تھا کہ کیا خطرناک ہے اور کیا نہیں ہے۔ہیگرڈ دیوہیکل مکڑیوں سے دوستی کرتا تھا، شراب خانے میں اجنبیوں سے تین سر والا ہیبت ناک کتا خریدتا تھا اور اپنے گھر میں غیر قانونی طور پر ڈریگن کے انڈے رکھتا تھا۔

ہیری نے گھبرا کر پارسل میں انگلی ڈالی۔اندر موجود چیز نے پھر زور سے دانت کٹکٹائے۔ہیری نے اپنے بستر کے پاس والی میز پر رکھے لیمپ کو ایک ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیا اور اسے اپنے سر کے اوپر اٹھا لیا تاکہ اندر موجود خطرناک چیز پر فوری طور پر وار کر سکے۔پھر اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے باقی کاغذ کھینچ کر ہٹا ڈالا۔اور اس پارسل میں سے ایک عجیب سی بھیانک کتاب نکل کر اس کے بستر پر گری۔ہیری نے اس کے خوبصورت سبز کور پر لکھے سنہرے الفاظ پڑھے۔

’’بھیانک عفریتوں کی خوفناک کتاب۔‘‘ اس کے بعد اسے کچھ اور دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملا کیونکہ باہر جاتے ہی کتاب کسی بدمعاش کیکڑے کی مانند بستر پر ترچھے انداز میں چلنے لگی۔

اوہ......اوہ......! ہیری بڑبڑایا۔

کتاب دھم کی سی آواز کے ساتھ بستر سے نیچے کودی اور تیزی سے کمرے میں دوسری سمت میں رینگتی چلی گئی۔ہیری چپکے سے اس کے تعاقب میں اُٹھا۔کتاب اس کی میز کے نیچے کسی اندھیری جگہ میں چھپ چکی تھی۔ہیری نے دل میں یہ دعا کی کہ ڈرسلی خاندان

گہری نیند میں ہو۔اس کے بعد وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا اور کتاب کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

’’آہ......!‘‘

کتاب نے اس کے ہاتھ پر کاٹ لیا اور پھر اس کے پاس سے ہوتی ہوئی گزر گئی۔ وہ کتاب اپنی سخت جلد کے بل چل رہی تھی۔ ہیری جھپٹکر پلٹا اور اضطراری طور پر اس کتاب پر چھلانگ لگادی اور کسی طرح اسے قابو میں کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اسی لمحے دوسرے کمرے میں سوئے ہوئے ورنن انکل نے نیند میں ایک زوردار آواز نکالی۔

ہیڈوگ اور ایرل اس حادثے کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری نے جھٹپٹاتی ہوئی کتاب کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ پھر اس نے دراز کھول کر اس میں سے ایک پرانی چمڑے کی بیلٹ باہر نکالی۔ جسے اس نے کتاب پر مضبوطی سے باندھ دیا۔ بھیانک جانوروں کی خوفناک کتاب غصے سے تھرتھرانے لگی۔ چونکہ اب یہ چل بھی نہیں سکتی تھی اور کاٹ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس لئے ہیری نے اسے بستر پر پٹخ دیا۔ ہیگرڈ کے پارسل میں سے نکلا ہوا کارڈ اٹھالیا۔

پیارے ہیری!

سالگرہ کا دن مبارک ہو۔

ہمارا خیال ہے کہ کتاب کا یہ تحفہ اس سال کی پڑھائی میں تمہارے لئے یقینا کار آمد ثابت ہو گا۔ہم اس خط میں کچھ زیادہ نہیں لکھ سکتے۔ تم سے ملاقات کے بعد ہی اس ضمن میں تفصیلی بات ہوگی۔ امید ہے کہ ماگل لوگ تمہارے ساتھ عمدہ برتاؤ کرتے ہوں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ ...... ہیگرڈ

ہیری کو یہ بات بالکل بھی ہضم نہیں ہوئی کہ یہ کاٹنے والی کتاب اس کیلئے کس طرح کارآمد ثابت ہوسکتی ہے؟ لیکن اس نے ہیگرڈ کے کارڈ کو بھی رون اور ہرمائنی کے کارڈ کے پاس رکھ لیا اور مسکرانے لگا۔ اب صرف ہوگورٹس کا خط پڑھنا باقی تھا۔ عام طور پر ہوگورٹس سے جو خط آتے تھے، یہ خط ان کے مقابلے میں کافی موٹا دکھائی دے رہا تھا۔ اس لئے ہیری نے لفافے کو دستی چاقو سے کھولا۔ اندر سے چرمئی کاغذ کے پہلے صفحے کو نکال کر پڑھنے لگا۔

پیارے مسٹر پوٹر!

براہ مہربانی دھیان دیجئے کہ سکول کا نیا سال یکم ستمبر سے شروع ہوگا۔ ہوگورٹس ایکسپریس ٹرین ٹھیک گیارہ بجے کنگ کراس سٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس سے روانہ ہو گی۔

تیسرے سال کے طلباء کو ہفتوں کی اختتامی چھٹیوں میں ہاگس میڈ قصبے میں سیر کی خصوصی اجازت دی جاتی ہے۔ اس لئے براہ مہربانی اپنے والدین یا سرپرست سے اس تفریح کے حصول کیلئے ارسال کردہ

اجازت نامہ پر ان کے دستخط ضرور کروا کر ساتھ لائیں۔ اس سال کیلئے ضروری نصاب کی فہرست ہمراہ لف ہے۔

آپ کی منتظر

پروفیسر ایم میک گوناگل...... ڈپٹی ہیڈمسٹرس

ہیری نے ہاگس میڈ کا اجازت نامہ باہر نکال کر اسے دیکھا۔اس کے سنجیدہ چہرے پر خوشی کے آثار نمودار ہوتے چلے گئے۔ ہاگس میڈ میں سیر تفریح میں یقیناً بے حد مزہ آئے گا۔وہ یہ بات جانتا تھا کہ ہاگس میڈ میں صرف جادوگر خاندان ہی آباد ہیں۔لیکن وہ کبھی وہاں جا نہیں پایا تھا۔اب یہ مسئلہ درپیش تھا کہ وہ ورنن انکل یا پٹونیہ آنٹی سے اس اجازت نامہ پر دستخط کس طرح کرا سکتا ہے؟

اس نے الارم گھڑی کی طرف دیکھا۔رات کے دو بج چکے تھے۔ ہیری نے یہ فیصلہ کیا کہ ہاگس میڈ کے اجازت نامے کے بارے میں وہ صبح بیدار ہونے کے بعد ہی کچھ کیا جائے گا۔اس کے بعد وہ بستر کی طرف بڑھ گیا۔دیوار پر لگے ہوئے کیلنڈر نما چارٹ سے اس نے ایک اور دن کاٹ دیا۔یہ چارٹ اس نے اپنے لئے بنایا تھا۔اس چارٹ سے اسے یہ پتہ چلتا تھا کہ ہوگورٹس لوٹنے میں ابھی کتنے دن باقی رہ گئے ہیں؟ پھر اس نے اپنا چشمہ اتارا اور آنکھیں کھول کر لیٹ گیا۔اس کے بعد وہ اپنے تینوں برتھ ڈے کارڈز کی طرف بہت دیر تک دیکھتا رہا۔حالانکہ ہیری پوٹر بہت ہی غیر معمولی تھا،لیکن اس لمحے اسے ویسا ہی محسوس ہو رہا تھا جیسے دوسرے لوگوں کو محسوس ہوتا ہے۔زندگی میں وہ پہلی بار خوش تھا کہ آج اس کی سالگرہ کا دن ہے۔

☆☆☆☆

دوسرا باب

مارج آنٹی کی غلطی

اگلی صبح جب ھیری ناشتہ کے لئے نیچے اترا تو اس نے دیکھا کہ ڈرسلی خاندان پہلے سے ہی کچن کی میز کے چاروں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ وہ نئے ٹی وی پر خبریں دیکھ رہے تھے۔ یہ نیا ٹی وی ہونہار ڈڈلی کے لئے موسم گرما کی تعطیلات پر گھر لوٹنے کا تحفہ تھا کیونکہ وہ اس بات پر ہلا گلا مچا رہا تھا کہ ڈرائنگ روم میں رکھے ٹی وی تک پہنچنے کیلئے اسے شب گاہ سے نکل کر فریج کو عبور کرنے بعد ٹی وی تک رسائی ہوتی تھی اس لئے اسے درمیان میں بہت طویل فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ باورچی خانے میں ٹی وی کی موجودگی کے باعث ڈڈلی اپنی گرمیوں کی چھٹیوں کا زیادہ تر وقت وہیں گزارنے لگا۔ وہاں وہ اپنی سؤر جیسی چھوٹی آنکھیں سکرین پر گڑائے رہتا اور اس کی پانچوں انگلیاں مسلسل متحرک رہتیں کیونکہ وہ ہر وقت کھانا کھانے میں مصروف رہتا تھا۔

ھیری، ڈڈلی اور ورنن انکل کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ ورنن انکل موٹے تھے، ان کی گردن بہت چھوٹی تھی اور مونچھیں کافی گھنی تھیں۔ ھیری کو سالگرہ مبارک کہنا تو دور کی بات رہی، کسی نے بھی اس طرف دھیان نہیں دیا کہ ھیری کمرے میں آ چکا تھا۔ بہر حال ھیری کو اب اس بات کی اتنی عادت پڑ چکی تھی کہ اس نے اس بات کو نظر انداز کر دیا۔ اس نے خود ایک ٹوسٹ اٹھایا اور ٹی وی پر خبریں پڑھنے والے کو دیکھنے لگا جو ایک بھاگے ہوئے مجرم کے بارے میں خبر پڑھ رہا تھا۔

''......عوام کو خبردار کیا جاتا ہے کہ بلیک کے پاس ہتھیار ہے اور وہ بہت خطرناک مجرم ہے۔ اس ضمن میں ایک خصوصی ہاٹ لائن تشکیل دی گئی ہے، اگر بلیک کسی کو دکھائی دے تو فوری طور پر اس ہاٹ لائن پر اطلاع دی جائے۔''

''مجھے یہ بتانے کی قطعی ضرورت نہیں ہے کہ وہ واقعی گنہگار ہے۔'' ورنن انکل نے اپنے اخبار کے اوپر سے مفرور قیدی کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''اس کی حالت تو ذرا دیکھو۔ غلیظ......! اس کے بال تو دیکھو......وحشی درندہ!''

انہوں نے ھیری کی طرف تمتماتی ہوئی ترچھی نظر ڈالی، جس کے بکھرے بالوں سے ورنن انکل کو ہمیشہ چڑ ہوتی تھی۔ ٹیلی ویژن پر دکھائی دینے والے مجرم کے بکھرے بال کندھے تک لٹک رہے تھے۔ اس کے مقابلے میں ھیری کے بال پھر بھی اچھی حالت میں

تھے۔

خبریں پڑھنے والا ایک بار پھر سکرین پر دکھائی دینے لگا۔ ''زراعت اور ماہی گیری کی وزارت آج یہ اعلان کرنے والے ہیں......''

''ذرا رکو......! ورنن انکل نے خبریں پڑھنے والے کو شدید غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔ ''تم نے ہمیں یہ تو بتایا ہی نہیں کہ وہ درندہ فرار کہاں سے ہوا ہے؟ یہ آدھی ادھوری معلومات دینے کا کیا فائدہ ہے؟ ہوسکتا ہے کہ وہ پاگل سامنے والی سڑک پر ہی گھوم رہا ہو!''

ابھری ہوئی ہڈیوں اور گھوڑے جیسے چہرے والی پتونیہ آنٹی نے گھوم کر کچن کی کھڑکی کے باہر دیکھا۔ ہیری بخوبی جانتا تھا کہ پتونیہ آنٹی کو ہاٹ لائن پر ایسی اطلاع دینے میں بہت زیادہ خوشی حاصل ہوگی۔ وہ دنیا کی سب سے زیادہ اِدھر کی اُدھر کرنے والی خاتون تھیں اور یوں بھی اپنے ٹیرس اور بھلے پڑوسیوں کی جاسوسی کرنے میں اپنی زندگی کا زیادہ تر قیمتی وقت خرچ کیا کرتی تھیں۔

ورنن انکل نے میز پر زوردار مکا مارتے ہوئے کہا۔ ''حکومت نہ جانے کب یہ سیکھے گی کہ ایسے لوگوں سے نبٹنے کا اکلوتا طریقہ یہی ہے کہ انہیں پھانسی کے پھندے لٹکا دیا جائے۔

''بالکل سچ کہا آپ نے......'' پتونیہ آنٹی نے ہاں میں ہاں ملائی، یہ الگ بات تھی کہ وہ اب بھی پڑوس میں لگے ہوئے درختوں کے پار گھور رہی تھیں۔

ورنن انکل نے چائے کا کپ نیچے رکھا۔ اپنی گھڑی دیکھی اور بولے۔ ''بہتر ہوگا کہ میں اب ایک منٹ میں چل پڑوں۔ مارج کی ٹرین دس بجے آتی ہے۔''

ہیری اس وقت اپنے کمرے میں رکھی بہاری ڈنڈے کی سروسنگ کٹ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ورنن انکل کے الفاظ سن کر وہ اچانک چونک پڑا۔

''مارج آنٹی؟'' اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ ''کک......کہیں وہ یہاں تو نہیں آرہی ہیں؟''

مارج آنٹی ورنن انکل کی بہن تھیں۔ حالانکہ ہیری کا (جس کی ماں پتونیہ آنٹی کی بہن تھیں) ان سے خون کا رشتہ نہیں تھا، لیکن پھر بھی اسے انہیں مجبوراً 'آنٹی' ہی کہہ کر بلانا پڑتا تھا۔

مارج آنٹی دیہات میں ایک بڑے باغیچے والے گھر میں رہتی تھیں۔ یہیں انہوں نے بلڈاگ کتے بھی پال رکھے تھے۔ وہ کبھی کبھار ہی پرائیویٹ ڈرائیو میں رہنے کیلئے آپاتی تھیں کیونکہ وہ اپنے ہردلعزیز کتوں سے زیادہ دیر تک دور نہیں رہ سکتی تھیں۔ بہر حال......ہیری کے دماغ میں ان کی ہر آمد سے وابستہ خوفناک یادیں تھیں۔

ڈڈلی کی پانچویں سالگرہ کی تقریب کے موقع پر مارج آنٹی نے ہیری کو اپنی ٹہلنے والی چھڑی سے بری طرح پیٹا تھا تاکہ وہ میوزیکل چیئر کے مقابلے میں ان کے لاڈلے ڈڈلی کو ہرانا بند کردے۔

چند سال قبل جب وہ کرسمس کے موقع پر آئی تھیں تو ڈڈلی کے لئے ایک کمپیوٹرائزڈ روبوٹ لائی تھیں اور ہیری کے لئے کتوں

کے بسکٹوں کا ایک ڈبہ۔

آخری بار وہ ہیری کے ہوگورٹس جانے سے ایک سال پہلے آئیں تھیں۔ اس وقت ہیری کا پاؤں غلطی سے ان کے محبوب کتے ''ریر'' کے پنجے پر پڑ گیا تھا۔ ریر نے ہیری کو باغیچے تک دوڑایا تھا اور درخت پر چڑھنے کے لئے مجبور کر دیا تھا۔ مارج آنٹی نے آدھی رات تک ریر کو واپس نہیں بلایا تھا۔ اس واقعہ کو یاد کر کے ڈڈلی اب بھی اتنی زور سے ہنستا تھا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو جاتے تھے۔

ورنن انکل نے کہا۔ ''مارج یہاں ایک ہفتہ تک رہے گی اور چونکہ اب یہ موضوع نکل ہی آیا ہے۔'' انہوں نے ہیری کی طرف انتباہ بھری موٹی انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''اس سے قبل میں انہیں لینے کیلئے روانہ ہو جاؤں، میں کچھ باتیں صاف صاف کہنا چاہتا ہوں۔''

ڈڈلی مسکرایا اور اس نے ٹی وی پر سے نگاہیں ہٹا لیں۔ ورنن انکل کی طرف سے ہیری کی ڈانٹ ڈپٹ دیکھنا، ڈڈلی کی تسکین کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ ورنن انکل نے گرجتے ہوئے کہا۔ ''سب سے پہلی بات...... مارج کے ساتھ تم ہمیشہ تہذیب سے بات کرو گے۔''

ہیری نے ترشی سے کہا۔ ''ٹھیک ہے، پر پہلے وہ مجھ سے تہذیب سے بات کریں۔''

''دوسری بات۔'' ورنن انکل نے ایسی بے نیازی کا مظاہرہ کیا جیسے انہوں نے ہیری کا جواب سنا ہی نہیں تھا۔ ''چونکہ مارج تمہارے غیر معمولی ہونے کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی ہے، تو میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ جب تک یہاں رہے.....کوئی عجیب چیز رونما ہو۔ تم اُن سے مناسب طریقے سے پیش آنا.....ٹھیک ہے؟''

''پہلے وہ ٹھیک طریقے سے پیش آئیں۔'' ہیری نے دانت بھینچ کر کہا۔

''اور تیسری بات۔'' ورنن انکل کے بینگنی چہرے پر ان کی چھوٹی آنکھیں اب اور بھی چھوٹی ہو گئی تھیں۔ ''ہم نے مارج کو بتایا ہے کہ تمہیں لاعلاج آوارہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے سینٹ بروٹس سکول میں پڑھنے جاتے ہو۔''

''کیا.....'' ہیری چیخا۔

اور تمہیں بھی یہی کہنا ہے لڑکے...... ورنہ تم مشکل میں پھنس جاؤ گے۔'' ورنن انکل نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ ہیری کا چہرہ سفید پڑ گیا اور وہ خاموش بیٹھا، غصیلی نظروں سے ورنن انکل کو گھورتا رہا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ مارج آنٹی ایک ہفتے کے لئے آ رہی تھیں۔ یہ تو ڈرسلی خاندان کی طرف سے دیا گیا سالگرہ کا اب تک کا سب سے برا.....تحفہ تھا۔ جس میں ورنن انکل کے پرانے موزے بھی شامل تھے۔

ورنن انکل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''تو پٹونیہ! اب میں اسٹیشن جاتا ہوں۔ تمہیں تو گھومنے نہیں چلنا ہے، ڈڈلی بیٹا؟''

''نہیں۔'' ڈڈلی نے مختصراً کہا جس کی توجہ ایک بار پھر ٹیلی ویژن پر مرتکز ہو چکی تھی۔ شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اب ورنن انکل نے ہیری کو ڈانٹنا بند کر دیا تھا۔

''ڈڈلی! اپنی آنٹی کے استقبال کے لئے تیار ہوگا''، پٹونیہ آنٹی نے ڈڈلی کے موٹے سنہرے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ ''ممی نے اس کے لئے ایک خوبصورت نئی بوٹائی خریدی ہے۔ ورنن انکل نے ڈڈلی کے موٹے کندھے کو تھپتھپایا۔ کچن سے باہر نکلتے ہوئے وہ بولے۔ ''تو پھر کچھ ہی دیر میں دوبارہ ملتے ہیں۔''

عجیب سی بوکھلاہٹ کے شکار ہیری کے ذہن میں اچانک ایک خیال کوندا۔ اس نے اپنا ٹوسٹ فوراً چھوڑا اور اپنے تیز قدموں کا استعمال کرتے ہوئے ورنن انکل کے پیچھے پیچھے گھر کے بیرونی دروازے تک بھاگتا چلا گیا۔

ورنن انکل اپنا سفری کوٹ پہن رہے تھے۔ جب انہوں نے ہیری کو باہر آتے ہوئے دیکھا تو وہ غرا کر بولے۔ ''میں تمہیں ساتھ نہیں لے جا رہا ہوں...... سمجھے۔''

ہیری نے ٹھنڈے لہجے میں جواب دیا۔ ''ویسے میں بھی آنا نہیں چاہتا ہوں۔ میں تو آپ سے صرف کچھ پوچھنا چاہتا تھا۔'' ورنن انکل نے اسے شک بھری نگاہ سے دیکھا۔

''ہاگس......'' ہیری بولا۔ ''میرے اسکول میں تیسرے سال کے بچوں کو کبھی کبھار سکول سے باہر قصبے میں گھومنے جانے کی چھوٹ ملتی ہے۔''

''تو......؟'' ورنن انکل نے دروازے کے پاس والے ہک سے گاڑی کی چابیاں اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے آپ سے اس سلسلے میں اجازت نامے پر دستخط کرانا ہیں۔''

ورنن انکل نے چڑاتے ہوئے کہا۔ ''اور میں ایسا کیونکر کروں گا؟''

ہیری نے بہت احتیاط سے لفظ چنتے ہوئے کہا۔ ''دیکھئے! مارج آنٹی کے سامنے یہ ڈرامہ کرنا بہت مشکل ہوگا کہ میں سینٹ بروٹس سکول......''

''ناقابل علاج آوارہ بچوں کی تعلیم وتربیت کیلئے عمدہ سینٹ بروٹس سکول......!'' ورنن انکل نے دھاڑتے ہوئے اس کی بات کاٹ کر تصحیح کی۔ مگر ہیری کو اپنے من میں سرشاری سی محسوس ہوئی کیونکہ ورنن انکل کی گرج میں کسی قدر دہشت کا تاثر بھی جھلک رہا تھا۔

''بالکل!'' ہیری نے ورنن انکل کے بڑے سے بینگنی چہرے کی طرف اطمینان سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اتنا بڑا نام یاد رکھنا بہت مشکل ہے۔ مجھے اسے کسی قدر آسان اور زبان پر رواں بنانے کیلئے کافی محنت کرنا پڑے گی...... ہے نا؟ مان لیجئے کہ اگر غلطی سے میرے منہ سے کوئی غلط بات نکل گئی تو......؟''

''تو تمہاری ہڈی پسلی توڑ دی جائے گی...... سمجھے!'' ورنن انکل اپنی مٹھیاں بھینچ کرتا نتے ہوئے اس کی طرف بڑھے مگر ہیری اپنی جگہ پر مستحکم انداز میں کھڑا رہا۔

اس نے مسکرا کر کہا۔ ''کیا میری ہڈی پسلی توڑنے سے مارج آنٹی اُس بات کو فراموش کر پائیں گی جو میں انہیں بتا دوں گا۔''

ورنن انکل کے بڑھتے قدم رُک گئے۔ان کی مٹھیاں اب بھی ہوا میں اُٹھی ہوئی تھیں اوران کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

''لیکن اگر آپ میرے اجازت نامے پر دستخط کر دیں گے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''تو میں قسم کھاتا ہے کہ میں یقیناً یاد رکھوں گا کہ مجھے کس اسکول میں جانا چاہئے اوراس طرح کی اداکاری کروں گا، جیسے میں ماگل......یعنی جیسے میں عام انسان ہوں۔''

ہیری جانتا تھا کہ ورنن انکل اس پر اچھی طرح غور وفکر کر رہے ہیں کیونکہ ان کے دانت کھلے تھے اوران کے ماتھے کی رگ ابھی تک پھڑک رہی تھی۔

آخر کار کچھ دیر کی سوچ بچار کے بعد وہ گویا ہوئے۔''ٹھیک ہے...... میں مارج کے قیام کے دوران تمہارے رویے کوغور سے دیکھوں گا۔اگرتم نے صحیح رویئے کا مظاہرہ کیااور ہمارا کہنا مانا تو مارج کے جانے کے بعد میں اس بیہودہ اجازت نامے پر دستخط کر دوں گا۔''

انہوں نے گھوم کر دروازہ کھولا اور جاتے وقت اسے اتنی تیزی سے بند کیا کہ اس کے اوپر لگا کانچ نکل کر گر گیا۔

ہیری لوٹ کر باورچی خانے میں نہیں گیا بلکہ وہ اوپر اپنے بیڈروم میں چلا آیا۔اسے اب ایک عام انسان (ماگل) کی طرح اداکاری نبھانا تھی تو بہتر یہی تھا کہ وہ اس کی مشق ابھی سے کرنا شروع کر دے۔افسردہ من سے اس نے دھیرے دھیرے اپنے تمام تحفے اور برتھ ڈے کارڈ اکٹھے کئے اوران سب کو اپنے بستر کے نیچے فرش کے اکھڑے بورڈ کے نیچے اپنے ہوم ورک کے ساتھ رکھ دیا۔ پھر وہ ہیڈوگ کے پنجرے کے پاس گیا۔ایرل اب تازہ دم ہو چکا تھا۔وہ اور ہیڈوگ دونوں سو رہے تھے اور دونوں کے سر ان کے پنکھوں کے اندر تھے۔ہیری نے آہ بھرتے ہوئے انہیں جگایا۔

''ہیڈوگ۔''اس نے اداسی بھرے لہجے میں کہا۔''تمہیں ایک ہفتے کے لئے یہاں سے جانا ہوگا۔تم ایرل کے ساتھ چلی جاؤ۔ رون تمہاری اچھی طرح دیکھ بھال کرے گا۔میں نے اسے پورا معاملہ واضح کرتے ہوئے ایک خط لکھ دوں گا اور میری طرف اس طرح مت دیکھو۔'' ہیڈوگ کی بڑی پیلی آنکھیں اسے گھور رہی تھیں۔''اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔یہی ایک طریقہ ہے، جس سے مجھے رون اور ہرمائنی کے ساتھ ہاگس میڈ جانے کی اجازت مل سکے گی۔''

دس منٹ بعد ایرل اور ہیڈوگ (جس کے پاؤں میں رون کے نام ایک خط بندھا ہوا تھا) کھڑکی سے باہر نکل کر نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔بے حد غمگین ہیری نے خالی پنجرہ اُٹھایا اور الماری کے اندر رکھ دیا۔

لیکن ہیری کو رنجیدہ رہنے کے لئے زیادہ وقت نہیں ملا. تھوڑی ہی دیر میں پتونیہ آنٹی چیختی ہوئی اوپر آئیں اور ہیری سے کہا کہ وہ نیچے آکر مارج آنٹی کا استقبال کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔جب وہ ہال میں پہنچا تو پتونیہ آنٹی نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔''اپنے بالوں کا کچھ کرو!''

ہیری کی سمجھ میں یہ نہیں آپایا کہ اسے بال سنوارنے سے کیا فائدہ ہوگا؟

مارج آنٹی کو تو اس میں سے کیڑے نکالنا بے حد مرغوب تھا اس لئے وہ جتنا زیادہ گندا دکھائی دے گا، وہ اتنی ہی زیادہ خوش ہوں گی۔

بہت جلد ہی ورنن انکل کی کار گیٹ کے اندر داخل ہوگئی۔ پھر گیراج میں ٹائروں کے چر چرانے، کار کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے، باغیچے کی راہداری پر چلتے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

پتونیہ آنٹی نے سرگوشی کے انداز میں ہیری سے کہا۔ ''دروازہ کھولو!''

نہایت بے دلی کے ساتھ ہیری نے دروازہ کھول دیا۔

چوکھٹ پر مارج آنٹی کھڑی تھیں۔ وہ کافی حد تک ورنن انکل کی طرح ہی دکھائی دیتی تھیں۔ طویل القامت، فربہ اور بینگنی چہرے والی۔ یہاں تک کہ ان کی مونچھیں بھی تھیں حالانکہ اپنے بھائی جتنی گھنی نہیں تھیں۔ ان کے ایک ہاتھ میں بڑا سا سوٹ کیس تھا اور دوسرے ہاتھ کے نیچے ایک بوڑھا اور بدمزاج 'بلڈاگ' کتا تھا۔

''میرا پیارا ڈڈلی کہاں ہے۔'' مارج آنٹی گرج کر بولیں۔ ''میرا بھتیجا...... کہاں ہے؟''

ڈڈلی ہال میں سے بدمست ہاتھی کی مانند ڈولتا ہوا آیا۔ اس کے سنہرے بال اس موٹے سر پر چپکے ہوئے لگ رہے تھے اور اس کی کئی ٹھوڑیوں کے نیچے بو ٹائی مشکل سے نظر آ رہی تھی۔ مارج آنٹی نے اپنا اٹیچی ہیری کے پیٹ میں گھسا دیا جس سے اس کی ہوا باہر نکل گئی۔ اس کے بعد مارج آنٹی نے ڈڈلی کو ایک ہاتھ سے جکڑا اور اس کے گال پر ایک زوردار بوسہ لیا۔

ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ ڈڈلی مارج آنٹی سے گلے ملنا صرف اس لئے برداشت کرتا ہے کیونکہ اس کے بدلے میں اسے کافی پیسے ملتے ہیں اور یہ بات مکمل طور پر درست ثابت ہوئی، کیونکہ بوسہ کے بعد جب وہ اس سے الگ ہوئیں تو ڈڈلی کی موٹی مٹھی میں بیس پاؤنڈ کا کڑکتا ہوا نوٹ تھا۔

مارج آنٹی چیخ کر بولیں۔ ''پتونیہ!'' اور پھر وہ ہیری کو اس طرح نظرانداز کر کے پاس سے گزر گئیں کہ جیسے ہیٹ ٹانگنے والا اسٹینڈ ہو۔ پتونیہ آنٹی نے آگے بڑھ کر مارج آنٹی کا استقبال کیا اور دونوں نے ایک دوسرے کے گالوں پر بوسہ لیا۔ بلکہ یہاں یہ کہنا شاید زیادہ مناسب ہوگا کہ مارج آنٹی نے اپنا بڑا جبڑا پتونیہ آنٹی کے پتلے گال کی ہڈی سے ٹکرایا تھا۔

ورنن انکل اب تک اندر آ چکے تھے اور دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

انہوں نے پوچھا۔ ''چائے پئیں گی؟ اور ''رپر'' کیا لے گا؟''

''اوہ...... رپر میری پلیٹ میں سے ہی تھوڑی چائے پی لے گا۔'' مارج آنٹی بولیں۔ جب وہ سب لوگ کچن میں پہنچے تو اس وقت ہیری مارج آنٹی کے بھاری بھرکم سوٹکیس کے ساتھ ہال میں تنہا رہ گیا تھا لیکن اسے اس بات سے کوئی شکایت نہیں تھی۔ یہ تو چاہتا ہی تھا کہ کسی نہ کسی بہانے سے وہ مارج آنٹی سے دور ہی رہے۔ اس لیے وہ آرام آرام سے سوٹ کیس کو گھسیٹتا ہوا اوپر والے خالی بیڈروم میں لے جانے لگا۔

جب ہیری کچن میں واپس لوٹا تب تک مارج آنٹی کو چائے اور فروٹ کیک مل چکا تھا۔ ان کا کتا ''رپر'' ایک کونے میں بیٹھا

سڑ سڑ کر کے چائے پی رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اپنے صاف ستھرے فرش پر چائے اور کتے کی رال گرتی دیکھ کر پٹونیہ آنٹی کانپ اُٹھیں ۔ پٹونیہ آنٹی شاید اسی لئے جانوروں سے شدید نفرت کرتی تھیں۔

ورنن انکل نے پوچھا۔ ''مارج! باقی کتوں کو کون سنبھال رہا ہے؟''

مارج آنٹی نے زوردار آواز میں کہا۔ ''کرنل فوسٹر! وہ اب ریٹائر ہو چکا ہے، اس کے پاس بھی تو کرنے کے لئے کوئی کام ہونا چاہئے۔ لیکن مجھ سے رپر کو وہاں چھوڑا نہیں گیا، یہ میری جدائی برداشت نہیں کر پاتا ہے۔''

ہیری کے بیٹھنے پر رپر غرایا۔ اس سے مارج آنٹی کی توجہ پہلی بار ہیری کی طرف مبذول ہوئی۔ ''تم.....'' انہوں نے گرجتے ہوئے کہا۔ ''ابھی تک یہیں ہو؟''

''ہاں۔'' ہیری نے کہا.

''تمہیں اتنا اکڑ کر 'ہاں' بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' مارج آنٹی نے کہا۔ ''یہ ورنن اور پٹونیہ کی مہربانی ہے کہ تمہیں اپنے یہاں رکھ رہے ہیں، میں ایسا ہرگز نہیں کرتی، اگر تمہیں میری چوکھٹ پر چھوڑا گیا ہوتا تو میں تمہیں براہ راست یتیم خانے بھیج دیتی۔''

ہیری کی یہ کہنے کی بہت خواہش تھی کہ ڈرسلی خاندان کے ساتھ رہنے کے بجائے وہ یتیم خانے میں رہنا زیادہ پسند کرے گا، لیکن ہاگس میڈ کے اجازت نامے کے خیال نے اسے روک دیا. اس نے اپنے چہرے پر زبردستی درد بھری مسکراہٹ لانے کی کوشش کی۔

مارج آنٹی دھاڑتے ہوئے بولیں۔ ''میری طرف دیکھ کر بلاوجہ مت ہنسو۔ مجھے صاف دکھائی دے رہا ہے کہ جب میں نے تمہیں گزشتہ مرتبہ دیکھا تھا، اس کے بعد سے تم ذرا بھی نہیں سدھرے ہو۔ مجھے کسی قدر امید تھی کہ سکول والے تمہیں تھوڑی بہت تمیز سکھا دیں گے۔ انہوں نے چائے کا ایک بڑا سا گھونٹ لیا اور اپنی مونچھ پونچھتے ہوئے کہا۔ ''ورنن! تم اسے کون سے سکول میں بھیجتے ہو؟''

انکل نے فوراً کہا۔ ''سینٹ بروٹس میں...... لاعلاج آوارہ بچوں کے لئے وہ سب سے بہترین سکول ہے۔''

مارج آنٹی نے خوش ہو کر کہا۔ ''اچھی بات ہے۔ کیا سینٹ بروٹس میں لڑکوں پر چھڑی کا استعمال ہوتا ہے؟'' انہوں نے میز کے پار ہیری سے پوچھا۔

''ارے......'' ہیری نے کچھ بولنا چاہا کہ اسی وقت ورنن انکل نے مارج آنٹی کے عقب سے اپنا سر آہستگی سے ہلایا۔ ہیری نے کہا۔ ''جی ہاں!'' پھر اسے محسوس ہوا کہ یہ بات کسی طرح ڈھنگ سے کرنا زیادہ بہتر ہوگا اسی لئے اس نے مزید لقمہ دیا۔ ''ہر وقت......''

''بہت خوب!'' مارج آنٹی بولی۔ ''مجھے یہ بکواس بالکل اچھی نہیں لگتی کہ بچوں کی پٹائی نہیں ہونا چاہئے۔ میں اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ کوڑھ مغز بچے پٹے بغیر سدھر ہی نہیں سکتے ہیں۔ سو میں سے ننانوے معاملات میں تگڑی پٹائی کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا تمہاری اکثر پٹائی ہوتی ہے؟''

ہیری بولا۔ ''ہاں! سینکڑوں بار......'' مارج آنٹی کی آنکھیں سکڑ کر مزید چھوٹی ہوگئیں۔

''مجھے تمہارے بولنے کا انداز بالکل اچھا نہیں لگ رہا ہے لڑکے۔'' انہوں نے کہا۔ اگر تم اپنی پٹائی کے بارے میں اتنے ہلکے انداز میں بول رہے ہو تو یہ بات صاف واضح ہے کہ تمہاری جم کر پٹائی نہیں ہوتی ہے۔ پتونیہ اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو سکول والوں کو ایک خط ضرور لکھ دیتی۔ انہیں صاف صاف بتا ڈالو کہ تم اس بچے کے معاملے میں بری طرح پٹائی کرنے کی سفارش کرتی ہو۔''

شاید ورنن انکل فکر مند تھے کہ ہیری اپنا وعدہ بھول سکتا ہے اس لئے انہوں نے فوری طور موضوع بدل دیا۔

''مارج! آج صبح کی خبریں سنی تھیں؟ خصوصاً اس بھگوڑے قیدی کے بارے......''

☆☆☆☆

جب مارج آنٹی وہاں پر آرام سے رہنے لگیں تو ہیری حسرت سے سوچنے لگا کہ اگر وہ یہاں نہیں آتیں تو کتنا اچھا وقت گزرتا۔ ورنن انکل اور پتونیہ آنٹی ہیری کو عام طور پر مارج کے سامنے لانے سے زیادہ تر گریز کرتے رہتے تھے کہ وہ ان کے راستے سے دور ہی رہے۔ ہیری کو بھی یہ انتظام بھلا لگتا تھا۔

یہ الگ بات تھی کہ دوسری طرف مارج آنٹی کی شدید خواہش تھی کہ ہیری ہر وقت ان کی نگاہوں کے سامنے رہا کرے تاکہ وہ اس کی آوارگی اور بدتمیزی کے سدھار پر اپنی قیمتی آراء دیتی رہ سکیں۔ انہیں ہیری اور ڈڈلی کا موازنہ کرنے میں مزہ آتا تھا۔ اس کے علاوہ انہیں ڈڈلی کو مہنگے تحفے دینا بھی بہت اچھا لگتا تھا۔ ایسا کرتے وقت وہ ہمیشہ ہیری کو گھورتی تھیں جیسے اسے یہ پوچھنے کے لئے اکسا رہی ہوں کہ اسے کوئی تحفہ کیوں نہیں ملا۔ وہ بار بار یہ بھی بتاتی رہتی تھیں کہ ہیری اتنا ناقص اور برا لڑکا کیوں ہے؟

تیسرے دن انہوں نے دوپہر کا کھانا کھاتے وقت کہا۔ ''ورنن! یہ لڑکا اگر غلط راستے پر چلا جائے تو اس کے لئے خود کو ذمہ دار مت گردانا۔ اگر کوئی چیز اندر سے ہی سڑی ہوئی ہو، تو کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔''

ہیری نے اپنی توجہ کھانے پر مرکوز کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے ہاتھ تھرتھرانے لگے اور اس کا چہرہ غصے کے مارے تمتمانے لگا۔ اس نے خود کو یاد دلایا۔ ''اجازت نامہ پر دستخط کو یاد رکھو۔ ہاگس میڈ کے بارے میں سوچو۔ کچھ مت بولو اور نہ ہی اُٹھنے کی کوشش کرو۔''

مارج آنٹی نے مے کے جام کی طرف ہاتھ بڑھایا اور وہ بولیں۔ ''یہ پیدائش کے بنیادی قوانین میں سے ایک ہے۔ کتوں میں بھی ایسا ہوتا ہے اگر کتیا کے ساتھ کچھ گڑبڑ ہوتی ہے، تو پلے کے ساتھ بھی کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہوگی۔''

مارج آنٹی نے مے کے جس جام کو ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا، وہ اسی وقت دھماکے کی آواز کے ساتھ پھٹ گیا۔ کانچ کے ٹکڑے ہر طرف اڑنے لگے اور مارج آنٹی نے بمشکل تھوک نگلکر پلکیں جھپکانے لگیں۔ ان کا بڑا سرخ چہرہ مے میں شرابور ہو چکا تھا۔

اسی لمحے پتونیہ آنٹی چیختی ہوئی بولیں۔ ''مارج...... مارج تم ٹھیک تو ہو؟''

مارج آنٹی نے اپنے چہرے کو رومال سے پونچھتے ہوئے کہا۔ ''فکر کی کوئی بات نہیں، شاید جام تھوڑا سخت پکڑ لیا ہوگا۔ کچھ دن پہلے کرنل فوسٹر کے یہاں بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ پتونیہ تم بلاوجہ بات کا بتنگڑ مت بناؤ...... میری گرفت خاصی مضبوط ہوتی ہے......''

لیکن پیٹونیہ آنٹی اور ورنن انکل ہیری کو شک بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے، اس لیے انہوں نے فیصلہ کیا کہ بہتر یہی ہوگا کہ وہ پڈنگ کو چھوڑ دے اور جتنی جلدی ہو سکے، وہاں سے اُٹھ کر باہر چلا جائے۔

ہال سے باہر نکلنے کے بعد ہیری بیرونی دیوار پر سر ٹکا کر گہری سانسیں لینے لگا۔ بہت طویل عرصے کے بعد اُسے غصہ آیا تھا اور اس نے کسی چیز کو پھاڑا تھا۔ اس نے سوچا کہ یہ دوبارہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہاں صرف ہاگس میڈ کے اجازت نامے کا سوال ہی نہیں تھا، اگر وہ اسی راستے پر چلا، تو جادوئی وزیر اس کے لئے کوئی بڑی پریشانی کھڑی کر دے گا۔

ہیری ابھی بھی نابالغ جادوگر ہی تھا۔ اور جادوگروں کے قانون کے مطابق ہیری کو سکول کے باہر جادو استعمال کرنے کی قطعی اجازت نہیں تھی۔ اس کا ریکارڈ بھی صاف ستھرا نہیں تھا۔ پچھلی گرمیوں کی تعطیلات میں ہی اسے ایک سرکاری تنبیہ موصول ہو چکی تھی۔ جس میں یہ صاف طور پر مندرج تھا کہ اگر مستقبل میں پرائیویٹ ڈرائیو میں جادو کا مظاہرہ دیکھا گیا تو ہیری کو ہوگورٹس سے نکال دیا جائے گا۔

اندر پیدا ہونے والی آوازوں سے وہ یہ سمجھ گیا تھا کہ اب ڈرسلی خاندان ٹیبل سے اُٹھ رہا ہے۔ وہ ان کے راستے سے دور ہٹ کر فوری طور پر اوپر کی سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔

☆☆☆☆

اگلے تین دنوں تک جب بھی مارج آنٹی اس ایسی ویسی بات کہتی تھیں تو ہیری اپنی بہاری ڈنڈے کی بہترین دیکھ بھال...... خود کس طرح کریں؟ نامی کتابچے کے بارے میں سوچنے لگتا۔ یہ ترکیب بہت کامیاب رہی، کیونکہ اس سے اس کے چہرے پر ایک سپاٹ تاثر آ جاتا تھا۔ اسے دیکھ کر مارج آنٹی اب یہ کہنے لگی تھیں کہ یہ کاہل الوجود تھا۔

بالآخر...... مارج آنٹی کے قیام کی آخری شام آ ہی گئی۔ پیٹونیہ آنٹی نے اس دن کا بہترین ڈنر تیار کیا اور ورنن انکل نے عمدہ مے کی کئی بوتلیں کھول لیں۔ سوپ اور مچھلی کے دوران ہیری کی غلطیوں کا کوئی تذکرہ نہیں ہوا۔ جب سب لوگ لیمن میرنگ پائی کھا رہے تھے تو ورنن انکل اپنی کھدائی کرنے والی کمپنی گرینگس کے بارے میں تفصیل بتا کر سب کو بے زار کرنے لگے۔ پھر پیٹونیہ آنٹی نے کافی بنائی اور ورنن انکل برانڈی کی ایک بوتل لے کر آ گئے۔

''مارج تم تو نہیں لوگی......؟''

مارج آنٹی پہلے ہی کافی مے پی چکی تھیں اور ان کا بڑا چہرہ بہت لال ہو گیا تھا۔

''ایک دم چھوٹا سا جام۔'' انہوں نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''تھوڑا سا اور...... تھوڑا سا اور...... یہ ہوئی نہ بات......!''

ڈڈلی پائی کا چوتھا ٹکڑا کھا رہا تھا. پیٹونیہ آنٹی اپنی چھوٹی انگلی باہر نکال کر کافی کی چسکیاں لے رہی تھیں۔ دراصل ہیری اپنے بیڈروم میں چھپ جانا چاہتا تھا۔ لیکن ورنن انکل کی غصے سے بھری چھوٹی چھوٹی آنکھیں دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ اسے وہاں بیٹھ کر یہ سب جھیلنا

پڑے گا۔

مارج آنٹی نے اپنے ہونٹ چاٹتے ہوئے اور برانڈی کے خالی جام کو رکھتے ہوئے کہا۔

''بہت اعلیٰ! پٹونیہ اس سے تھوڑی طاقت مل جاتی ہے۔ آخر بارہ کتوں کی دیکھ بھال بھی تو کرنا پڑتی ہے.....'' انہوں نے لمبی ڈکار لیتے ہوئے اپنے موٹے پیٹ کو تھپتھپایا۔ ''معاف کرنا! مجھے کھانے پینے والے بچے اچھے لگتے ہیں۔''

انہوں نے ڈڈلی کی طرف آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا ڈیل ڈول صحیح ہے ڈڈلی! بالکل اپنے باپ کی طرح..... ہاں ورنن، میں تھوڑی سی برانڈی اور لوں گی.....!''

''دوسری طرف یہ بچہ.....'' انہوں نے ہیری کی طرف سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ہیری نے اپنے پیٹ میں مروڑ کی سی کیفیت محسوس کی۔ اس نے جلدی سے سوچا۔ ''سرکاری انتباہ کو یاد کرو۔''

"یہ بچہ تو چھوٹا اور ناقص لگتا ہے۔ ایسا کتوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ ابھی پچھلے ہی سال کی بات ہے، میں نے کرنل فوسٹر سے ایک کتے کو ڈبونے کا کہا تھا۔ بہت چھوٹا کتا تھا۔ کام چور، اس کی صحیح تربیت نہیں ہوئی تھی۔''

ہیری اپنی کتاب کے بارہویں صفحے کو یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس میں بہاری ڈنڈے کی گڑبڑ کو دور کرنے کا منتر لکھا تھا۔

''یہ سب خون کا اثر ہے، جیسا کہ میں اس دن کہہ رہی تھی۔ گندا خون، آخر رہے گا گندا ہی۔ برا مت ماننا پٹونیہ! میں تمہارے خاندان کی برائی نہیں کر رہی ہوں۔''

انہوں نے پٹونیہ آنٹی کے پتلے ہاتھ پر اپنا پھاوڑے جیسا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن سچ تو یہ ہے کہ تمہاری بہن میں گڑبڑ تھی۔ ایسا اچھے سے اچھے خاندانوں میں بھی ہو جاتا ہے. پھر وہ ایک آوارہ کے ساتھ بھاگ گئی۔ اور نتیجہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔''

ہیری اپنی پلیٹ کو گھور رہا تھا. اس کے کانوں میں عجیب سی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ اس نے سوچا، اپنے بہاری ڈنڈے کے نچلے سرے کو کس کر پکڑو۔ لیکن اسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ اس کے بعد کیا آتا ہے۔ مارج آنٹی کی آواز ورنن انکل کی کھدائی کرنے والی مشین کی طرح اس کے کانوں میں اترتی جا رہی تھی۔

مارج آنٹی نے زور سے کہا۔ ''اس کا باپ.....؟'' انہوں نے برانڈی کی بوتل کو پکڑا اور اپنے جام میں ڈالتے وقت نفیس میز پوش پر برانڈی چھلکا دی تھی۔ وہ مزید بولیں۔ ''تم نے مجھے کبھی یہ نہیں بتایا کہ اس کا باپ کیا کرتا تھا؟''

ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی کے چہرے ہیجان انگیز تناؤ سے کھنچے پڑے تھے۔ ڈڈلی نے پہلی بار اپنی پائی سے نظریں ہٹا کر ممی پاپا کی طرف دیکھا۔

ورنن انکل نے ہیری کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ کوئی کام نہیں کرتا تھا..... بے روزگار تھا۔''

''مجھے یہی امید تھی!'' مارج آنٹی برانڈی کا بڑا گھونٹ لیتے ہوئے بولیں۔

پھرانہوں نے اپنی آستین سے اپنی ٹھوڑی پونچھتے ہوئے کہا۔''نکما، سست، آوارہ......''

''وہ ایسے نہیں تھے......!'' ہیری اچانک چیخ کر بولا۔ میز پر ایک دم خاموشی سی چھا گئی۔ ہیری کانپ رہا تھا۔ زندگی میں اسے پہلے کبھی اتنا زیادہ غصہ نہیں آیا تھا۔

ورنن انکل کا چہرہ سفید پڑ گیا، وہ بوکھلائے انداز میں بولے۔''مارج! اور برانڈی لوگی۔'' انہوں نے مارج آنٹی کے جام میں پوری بوتل ہی انڈیل ڈالی۔ پھر وہ ہیری کی طرف متوجہ ہوئے اور غرا کر کہا۔''لڑکے! تم بستر پر جاؤ۔ چلو اسی وقت......!''

''نہیں......ورنن! مارج آنٹی نے ہچکیاں لیتے ہوئے ایک ہاتھ اُٹھا کر کہا اور ان کی چھوٹی سرخ آنکھیں ہیری پر ٹک گئیں۔ ''آگے بولو لڑکے! آگے کیا؟......تمہیں اپنے ماں باپ پر بڑا فخر ہے؟ وہ جو گاڑی کے حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے (مجھے لگتا ہے کہ وہ یقیناً شراب کے نشے میں دھت ہوں گے)''

''وہ کار کے حادثے میں نہیں مرے تھے؟'' ہیری نے کہا کہ جواب کھڑا ہو چکا تھا۔

''وہ کار کے حادثے میں ہی ہلاک ہوئے تھے، جھوٹے کہیں کے......! اور تمہیں اپنے بھولے بھالے محنتی رشتہ داروں کے سر پر بوجھ کی طرح تھونپ گئے تھے۔'' مارج آنٹی گھمنڈ سے منہ پھلاتے ہوئے زہریلے انداز میں پھنکارتی ہوئی بولیں۔''تم ایک برے اور کاہل الوجود لڑکے......''

لیکن مارج آنٹی کے منہ کے الفاظ اچانک کہیں گم ہو گئے تھے۔ ایک پل کیلئے تو ایسا لگا جیسے انہیں الفاظ ہی نہیں مل رہے ہوں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ انتہائی طیش میں آ کر پھول رہی تھیں۔

لیکن ان کا یہ پھولنا طیش سے نہیں تھا۔ ان کا بڑا لال چہرہ اپنے حجم سے کچھ زیادہ ہی پھول رہا تھا۔ ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں باہر نکلتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ اور ان کا منہ اتنا کھل گیا کہ وہ بول نہیں سکتی تھیں۔ اگلے ہی پل ان کی جیکٹ کے کچھ بٹن ٹوٹ کر بکھر گئے۔ مارج آنٹی کا بدن کسی بڑے غبارے کی مانند پھولتا جا رہا تھا۔ ان کا پیٹ اتنا پھول چکا تھا کہ ان کی بیلٹ ٹوٹ کر گر گئی، ان کی ہر انگلی بیلن کی طرح پھول چکی تھی......

جب مارج آنٹی کا بدن کرسی سے چھت کی طرف اٹھنے لگا تو ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی ایک ساتھ چیخے۔''مارج......!'' وہ اب مکمل طور گول مٹول ہو چکی تھیں۔ اور ان کے ہاتھ پیر موٹے ہو چکے تھے جب وہ ہوا میں غبارے کی طرح ڈولتی ہوئی اوپر اُٹھ رہی تھیں تو تبھی ان کا ہردلعزیز ''رپر'' بری طرح سے بھونکتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

نن......نن......نہیں......!

ورنن انکل نے اچھل کر مارج آنٹی کے پاؤں پکڑ لئے اور انہیں نیچے کھینچنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگے۔ لیکن اس کوشش میں

ورنن انکل کے دونوں پیر فرش سے اوپر اُٹھ گئے اور وہ مارج کے ساتھ ہوا میں تیرنے لگے۔ اگلا پل اور زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوا جب رپر نے غصے میں جھپٹ کر ورنن انکل کے پیر میں اپنے نوکیلے دانت گڑا دیئے۔

اس سے پہلے کہ کوئی اسے روک پاتا، ہیری ڈرائنگ روم سے دوڑ کر باہر آ گیا۔ وہ سیڑھیوں کے نیچے بنی بڑی الماری کی طرف لپکا۔ اس کے وہاں پہنچتے ہی الماری کا دروازہ جادو سے خود بخود کھل گیا۔

کچھ ہی پل میں وہ اپنے صندوق کو کھینچ کر گھر کے بیرونی دروازے تک لے آیا۔ پھر وہ دوڑ کر سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے بستر کے نیچے والے فرش پر رکھے ڈھیلے بورڈ کو کھینچا۔ اس کے اندر سے اس نے اپنی کتابوں اور سالگرہ کے تحفے والے تکیے کے غلاف کو جھپٹکر باہر نکالا۔ کمرے سے باہر نکلتے وقت اس نے ہیڈوگ کا خالی پنجرہ بھی اٹھالیا۔ دھڑ دھڑاتے ہوئے وہ ابھی اپنے صندوق کے پاس پہنچا ہی تھا کہ تبھی ورنن انکل ڈرائنگ روم سے سے باہر نکلے، ان کا ایک پاؤں خون میں لتھڑا ہوا تھا۔

وہ گرجے۔ ''واپس آؤ......واپس آؤ......اور اسے ٹھیک کرو!''

لیکن ہیری تو جیسے غصے سے پاگل ہی چکا تھا۔ اس نے اپنے صندوق کو لات مار کر کھولا۔ اس میں سے اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور ورنن انکل کی طرف لہرائی۔ ہیری نے بہت تیز تیز سانس لیتے ہوئے بولا۔ ''وہ اسی قابل تھیں......انہیں جو سزا ملی۔ وہ اسی قابل تھیں۔ آپ مجھ سے دور ہی رہنا۔'' اس نے دروازے کے ہینڈل کو پکڑنے کے لئے ہاتھ پیچھے بڑھایا۔

ہیری نے کہا۔ ''اب بہت ہو چکا ہے۔ میں نے یہ گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔''

اور اگلے ہی پل وہ باہر نکل کر اندھیری سنسنان سڑک پر پہنچ گیا۔ وہ اپنا بھاری صندوق کھینچ رہا تھا اور ہیڈوگ کا خالی پنجرہ اس کے ہاتھ میں دبا ہوا تھا۔

☆☆☆☆

تیسرا باب

نائٹ بس

ہیری غصے کے عالم میں کافی دور چلتا چلا گیا۔ پھر وہ تھک کر منگولیا کریسنٹ کی ایک نیچی دیوار پر بیٹھ گیا۔ بھاری بھرکم صندوق کو کھینچنا بڑا مشکل کام تھا۔ جس کی وجہ سے وہ بری طرح ہانپنے لگا۔ وہ کچھ دیر تک دم بخود سا بیٹھا رہا اور طوفانی انداز میں دھڑکتے ہوئے دل کی آواز سنتا رہا۔ غصے کا سیلاب اب بھی اس کے تن بدن میں طغیانی مچائے ہوئے تھا۔ لیکن اندھیری سنسان سڑک پر دس منٹ تک اکیلے بیٹھنے کے بعد اس کے دل پر ایک بالکل نیا احساس حاوی ہو گیا۔

دہشت......!

اس نے جس سمت میں بھی سوچا تو یہی پایا کہ اس کی اس سے پہلے کبھی ایسی بری حالت نہیں تھی۔ وہ ماگلوؤں کی دُنیا میں رات کو بالکل تنہا سڑکوں پر بھٹک رہا تھا اور اس کے پاس جانے کا کوئی ٹھکانہ تک نہیں تھا۔ اس سے بھی سنگین بات تو یہ تھی کہ اس نے کچھ ہی دیر پہلے انتہائی طاقتور جادو کا استعمال کیا تھا۔ جس کا مطلب صاف تھا کہ اس کے یقینی طور پر ہوگورٹس سے نکال دیا جائے گا۔ اس نے نابالغ جادوگری کے قوانین کو بری طرح سے توڑا تھا۔ اسے حیرت ہو رہی تھی کہ اس کے وہاں بیٹھنے کے دوران ہی وزارتِ جادو کے نمائندہ الو اس پر کیوں نہیں منڈلا رہے تھے۔

ان گھمبیر خیالوں کے باعث ہیری پر کپکپی سی طاری ہونے لگی۔ اس نے کبھی منگولیا کریسنٹ کے اوپر کے آسمان کو اور کبھی سنسان اندھیری سڑک کو دیکھا۔ 'اس کے ساتھ اب کیا ہونے والا تھا؟' کیا اسے گرفتار کیا جائے گا یا پھر اسے صرف جادوگری کی دُنیا سے نکال دیا جائے گا؟ اس نے رون اور ہرمائنی کے بارے میں سوچا جس سے وہ اور بھی افسردہ ہو گیا۔ ہیری کو یقین تھا کہ چاہے وہ ملزم ہو یا نہ ہو......رون اور ہرمائنی اس کی مدد ضرور کریں گے۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ دونوں ہی بیرون ملک تھے۔ اور ہیڈوگ کے جانے کے بعد تو وہ ان سے رابطہ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

اس کے پاس تو ماگلوؤں کے پیسے بھی نہیں تھے۔ البتہ اس صندوق کی سب سے نچلی تہہ میں جادوگروں کی چند سکے رکھے تھے۔ لیکن اس کی باقی جائیداد (جو ہیری کے ماں باپ اس کے لئے چھوڑ گئے تھے) لندن میں جادوگروں کے بینک گرنگوٹس کی تجوریوں میں

بند تھی۔اس نے سوچا، وہ اپنے بھاری بھر کم صندوق کو کھینچتے ہوئے لندن تک تو نہیں لے جاسکتا جب تک کہ......

اس نے اپنی جادوئی چھڑی کو دیکھا جسے وہ اب بھی اپنے ہاتھ میں مضبوطی پکڑے ہوئے تھا اگر اسے اسکول سے نکال ہی دیا جائے گا (یہ سوچ کر اس کے دل میں درد بھری ٹیس اُٹھی) ہیں تو تھوڑا اور جادو کرنے میں کیا برائی ہے؟ اس پاس غیبی چوغہ تھا، جو اسے اپنے والد سے وراثت میں ملا تھا- اگر وہ اپنے صندوق پر جادو کر کے اسے بہت ہلکا بنا لے، اسے اپنے بہاری ڈنڈے سے باندھ دے، غیبی چوغہ پہن لے اور لندن تک اڑ کر جائے؟ وہاں پہنچ کر وہ اپنی تجوری میں سے اپنی تمام دولت نکال سکتا ہے اور...... اپنی جلاوطن زندگی شروع کر سکتا ہے۔ یہ خیال کافی ہیبت ناک تھا لیکن وہ اس دیوار پر زیادہ دیر تک بھی نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ ورنہ ماگلوؤں پولیس اس سے پوچھ گچھ کرے گی کہ وہ اتنی رات کو جادو کی کتابوں اور بہاری ڈنڈے کے ساتھ صندوق لئے کیوں بیٹھا ہے؟

ھیری نے دوبارہ صندوق کھولا اور اس کے سامان کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے غیبی چوغہ تلاش کرنے لگا تو لیکن اس سے ملنے سے پہلے ہی وہ اچانک چونک کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اسے گردن کے پچھلے حصے میں ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ اسے لگا، جیسے کوئی اسے دیکھ رہا تھا لیکن ایسا کیسے ہوسکتا تھا؟ سڑک پوری طرح ویران نظر آ رہی تھی اور آس پاس کے کسی گھر میں سے روشنی نہیں آ رہی تھی۔

وہ ایک بار پھر اپنے صندوق پر جھکا لیکن تقریباً فوراً ہی دوبارہ کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی چھڑی کو مضبوطی پکڑ لیا۔ اسے آواز تو نہیں سنائی دی لیکن اس نے محسوس کیا کہ کوئی شخص یا جانور اس کے پیچھے کی باڑھ اور گیراج کے درمیان تنگ جگہ میں کھڑا ہے۔ ھیری نے اپنی آنکھیں گڑا کر تاریک گلی کی طرف دیکھا۔ یہ چاہے جو بھی ہو، اس کے ہلنے پر ہی ھیری کو یہ پتہ چل سکتا تھا کہ یہ کوئی جنگلی آوارہ بلی ہے یا پھر کچھ اور ہے۔

''اجالا ہو جائے!'' ھیری بڑبڑایا۔ فوری طور پر اس کی چھڑی کے سرے پر روشنی ہوگئی، جس سے اس کی اپنی آنکھیں لگ بھگ چندھیا گئیں۔ اس نے چھڑی اپنے سر کے اوپر کی، جس سے مکان نمبر دو کی پتھروں کے نشانات والی دیوار چمکنے لگی۔ گیراج دروازہ بھی نظر آنے لگا۔ روشنی میں ھیری کو وہاں کسی بڑے جانور کا عکس دکھائی دیا جس کی آنکھیں چوڑی تھیں اور چمک رہی تھی۔

ھیری اچھل کر پیچھے ہٹا لیکن اس کوشش میں اس پیر اپنے صندوق سے ہی الجھ گئے اور وہ بری طرح لڑکھڑا گیا۔ جب اس نے گرتے وقت اپنا چہرہ بچانے کیلئے ہاتھ ٹیکنے کی کوشش کی تو اس کی چھڑی ہاتھ سے نکل کر زمین پر جا گری۔ اس کے ساتھ ہی وہ بھی زمین بوس ہوتا چلا گیا۔

تبھی ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔ ھیری کی آنکھیں تیز ترین روشنی میں خیرہ ہوگئیں۔ جس سے بچنے کے لئے اس نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا کر آنکھوں کو ڈھانپ لیا۔

قریباً چیختے ہوئے اس نے سڑک کے کنارے کی طرف پلٹا کھایا۔ بالکل صحیح وقت پر...... اگلے ہی لمحے بڑے بڑے پہیئے اور چکا چوند کر دینے والی ہیڈ لائٹس ٹھیک اسی جگہ پر بریک لگاتے ہوئے رُکے جہاں کچھ دیر پہلے ھیری زمین پر گرا ہوا تھا۔

سر اٹھانے پر ہیری نے دیکھا کہ وہ پہیئے اور ہیڈ لائٹس ایک تین منزلہ ارغوانی رنگ کی ایک بڑی بس کے تھے، جو اچانک فضا میں سے نمودار ہوئی تھی۔ ونڈ سکرین کے اوپر سنہرے الفاظ میں لکھا ہوا تھا...... ''نائٹ بس!''

ایک پل کے لئے تو ہیری کو ایسا لگا کہ شاید گرنے کی وجہ سے اس کا دماغ چکرا گیا ہے۔ تبھی ارغوانی یونیفارم والا ایک کنڈیکٹر بس میں سے باہر کودا اور اندھیرے میں تیزی سے بولنے لگا۔

''نائٹ بس میں آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے! یہ بس صرف مصیبت میں پھنسے جادوگروں اور جادوگرنیوں کے لئے ہنگامی ترسیل کا ذریعہ ہے۔ اپنا چھڑی والا ہاتھ اُٹھایئے اور اوپر چڑھ جایئے۔ ہم آپ کو آپ کے حسب منشاء منزل پر پہنچا دیں گے۔ میرا نام سٹین شانپائک ہے اور آج کی شام میں آپ کا کنڈیکٹر ہوں......''

کنڈیکٹر بولتے بولتے اچانک رُک گیا۔ کیونکہ اسے ہیری اسی وقت دکھائی دیا تھا جو اب بھی زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہیری نے اپنی چھڑی دوبارہ اٹھائی اور لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا ہوا۔ قریب آنے پر اس نے دیکھا کہ سٹین شانپائک عمر میں اس سے کچھ ہی سال بڑا تھا. اس کی عمر زیادہ سے زیادہ اٹھارہ یا انیس برس ہوگی۔ اس لمبے کان جیسے لٹک رہے تھے اور اس کے چہرے پر ڈھیر سارے مہاسے تھے۔

سٹین نے اپنے کاروباری انداز سے ہٹ کر پوچھا۔ ''نیچے کیوں بیٹھے تھے؟''

''میں گر گیا تھا۔'' ہیری نے جواب دیا۔

سٹین نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ ''کھڑے کھڑے کیوں گر گئے تھے؟''

"میں جان بوجھ کر نہیں گرا تھا۔'' ہیری نے چڑ کر کہا۔ اس کی جین کی پینٹ گھٹنے پر سے پھٹ گئی تھی۔ اس کے علاوہ، اس نے گرتے وقت بچنے کے لئے جس ہاتھ کا سہارا لیا تھا۔ اُس میں سے خون نکل رہا تھا۔ اسے اچانک یاد آیا کہ وہ کیوں گرا تھا اور پھر وہ گیراج اور باڑھ کے درمیانی حصے کی خالی جگہ کو دیکھنے کیلئے سرعت سے پلٹ گیا۔ نائٹ بس کی ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی کے باعث وہاں کافی اجالا تھا لیکن اب وہاں کچھ نہیں تھا۔

''وہاں پر کیا دیکھ رہے ہو......؟'' سٹین نے اس کے عقب میں سے پوچھا۔

''وہاں پر ایک بڑا سیاہ جانور تھا۔'' ہیری نے خالی جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ ''کسی کتے جیسا......لیکن بہت بڑا......!''

اس نے سٹین کی طرف مڑ کر دیکھا جس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ پریشانی سے ہیری نے دیکھا کہ سٹین کی نگاہ اب اس کے ماتھے کے نشان پر پہنچ چکی تھی۔

''تمہارے ماتھے پر یہ کیا ہے؟'' سٹین نے اس سے غیر متوقع سوال کیا۔

''کچھ نہیں......!'' ہیری نے جلدی سے اپنے لمبے بالوں سے ماتھے کے نشان کو چھپاتے ہوئے کہا۔ اگر وزارتِ جادو کے لوگ

اس کی تلاش کر رہے ہیں تو وہ ان کے کام کو آسان نہیں بنانا چاہتا تھا۔

سٹین نے آگے سے پوچھا۔ ''تمہارا نام کیا ہے؟''

''نیول لانگ باٹم......'' ہیری نے وہ نام بول دیا جو اس کے دماغ میں سب سے پہلے آیا پھر اُس نے سٹین کی توجہ بھٹکانے کے لئے پوچھا۔ ''تو......تو...... یہ بس کہیں بھی جا سکتی ہے۔''

''ہاں!'' سٹین نے فخر سے کہا۔ ''جہاں بھی تم جانا چاہو، شرط یہ ہے کہ وہ جگہ زمین پر ہونا چاہئے۔ یہ بس پانی کے اندر نہیں جا سکتی ہے۔'' پھر اس نے شک بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔ تم نے ہمیں اشارہ کیا تھا...... ہے نا؟ اپنی چھڑی والا ہاتھ آگے لہرایا تھا...... ہے نا؟''

''ہاں!'' ہیری نے فوراً کہا۔ ''سنئے، یہاں سے لندن کا کرایہ کتنا ہے۔''

سٹین خالصتاً کاروباری انداز میں بولا۔ ''گیارہ سکل، لیکن تیرہ سکل میں تمہیں گرم چاکلیٹ ملے گی جبکہ پندرہ سکل میں گرم پانی کی بوتل اور آپ کے پسندیدہ رنگ کا دانتوں کا برش۔''

ہیری نے ایک بار پھر اپنا صندوق کھولا اور اس میں سے اپنا پرس نکال کر سٹین کو چاندی کے کچھ سکے دیئے۔ پھر اس نے اور سٹین نے اس کا صندوق اُٹھایا، جس پر ہیڈوگ کا پنجرہ رکھا تھا۔ دونوں نے مل کر صندوق کو بس کی سیڑھیوں سے اوپر پہنچا دیا۔

بس میں ایک بھی نشست نہیں تھی۔ نشستوں کی بجائے وہاں پر پیتل کے نصف درجن پلنگ تھے جو پردے والی کھڑکیوں کے پاس لگے تھے۔ ہر پلنگ کے پاس موم بتی جل رہی تھی جس سے لکڑی کے پینل والی دیواروں پر روشنی ہو رہی تھیں۔ بس کے پچھلے حصے میں نائٹ کیپ پہن کر لیٹا ہوا ایک پستہ قد جادوگر بڑبڑایا۔ ''ابھی نہیں! شکریہ...... میں گھونگھوں کا اچار ڈال رہا ہوں۔'' اور پھر نیند میں ہی اس نے کروٹ بدل لی۔

اسٹین نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ ''تمہاری جگہ یہ ہے۔'' اس نے ہیری کے صندوق کو ڈرائیور کی پشت پر موجود ایک بستر کے نیچے گھسا دیا۔ ڈرائیور سٹیئرنگ وہیل کے سامنے ایک دستی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ پھر سٹین نے آواز لگائی۔ ''یہ ہماری نائٹ بس کا ڈرائیور ہے، ارنئی پرانگ۔ اور یہ ہے نیول لانگ باٹم......ارن!''

ارنئی پرانگ کی عمر کچھ زیادہ تھی۔ وہ بہت موٹے شیشوں والا نظر کا چشمہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے ہیری کو دیکھ کر محض سر ہلایا۔ جس نے پریشان ہو کر ایک بار پھر اپنے بالوں کی لٹ نیچے کی اور اپنے بستر پر بیٹھ گیا۔

ارنئی کے پاس والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سٹین نے کہا۔ ''اب ہوا کی رفتار سے گاڑی بھگاؤ ارن۔'' ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اگلے ہی پل ہیری بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ کیونکہ نائٹ بس کی تیز رفتار کی وجہ سے وہ جھٹکا کھا کر پیچھے دھکیلا گیا تھا۔

دھیرے دھیرے اپنی قوت جمع کر کے ہیری نے بستر سے اُٹھنے کی کوشش کی۔ اس کا سر جب کھڑکی کے برابر پہنچا تو اس نے

کھڑکی کے باہر اندھیرے میں دیکھا۔ وہ ایک دوسری سڑک پر پہنچ چکے تھے۔ سٹین ہیری کے ساکت چہرے کو بڑے مزے سے دیکھ رہا تھا۔

وہ بولا۔ ''جب تم نے ہمیں اشارہ کیا تھا، تو ہم یہیں تھے۔ ہم کہاں تھے ارن...... ویلز میں کہیں پر؟''

''ہوں!'' ارنئ نے کہا۔

ماگلوؤں کو اس بس کی آواز کیوں سنائی نہیں دیتی ہے؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا۔

''ماگلوؤں......!'' سٹین نے حقارت بھرلے لہجے میں کہا۔ ''وہ تو صحیح طریقے سے سنتے ہی نہیں ہیں...... ہے نا؟ یہاں تک کہ صحیح طریقے سے دیکھتے بھی نہیں ہیں۔ انہیں کبھی کسی چیز کا پتا ہی نہیں چلتا ہے...... کبھی نہیں۔''

''سٹین! جا کر میڈم مارش کو جگا دو۔'' ارنئ نے پلٹ کر کہا۔ ''ہم ایک منٹ میں ایبر گیوینی پہنچ جائیں گے۔''

سٹین ہیری کے بستر کے پاس سے ہوتا ہوا گیا اور لکڑی کی ایک سیدھی سیڑھی پر چڑھ کر آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری جو ابھی تک کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا اور اس کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے ارنئ نائٹ بس چلانے میں زیادہ ماہر نہیں تھا۔ نائٹ بس بار بار فٹ پاتھ پر چڑھ جاتی تھی لیکن وہ کسی بھی چیز سے ٹکراتی نہیں تھی۔ اس کے پاس آتے ہی لیمپ پولز، لیٹر بکس اور کوڑے دان سب اپنی جگہ سے اچھل اچھل کر رستے سے ہٹ جاتے تھے اور اس کے گزرتے ہی واپس اپنی جگہ پر لوٹ آجاتے تھے۔

سٹین ایک بار پھر نیچے آ گیا۔ اس کے پیچھے ایک جادوگرنی آئی جس نے سبز سفری چوغہ پہن رکھا تھا۔

''یہ آ گئی آپ کے اترنے کی جگہ میڈم مارش!'' سٹین نے خوشی خوشی کہا۔ تبھی ارنئ نے بریک لگائی اور پلنگ بس میں ایک فٹ آگے کی طرف آ گیا۔ میڈم مارش نے اپنے منہ پر ایک رومال مضبوطی لگا رکھا تھا اور وہ بڑی عجلت میں سیڑھیوں پر سے نیچے اتر گئی۔ سٹین نے ان کے اترنے کے بعد عقب میں سے ان کا بیگ پھینکا اور دروازہ بند کر لیا۔ پھر ایک اور زوردار دھماکہ ہوا۔ اب وہ دیہاتی علاقے میں ایک تنگ پلی میں طوفانی رفتار سے چلے جا رہے تھے اور آس پاس کے درخت کے راستے سے دور ہٹ رہے تھے۔

اگر بس اتنی زوردار آواز نہیں کر رہی ہوتی اور ایک فرلانگ میں بھی سو میل چھلانگ نہیں رہی ہوتی تو بھی ہیری نہیں سو پاتا۔ اس کے پیٹ میں ایک بار پھر ہلچل ہونے لگی، جب وہ پیچھے گرا اور یہ سوچنے لگا کہ اس کے ساتھ جانے کیا ہوگا اس نے یہ بھی سوچا کہ کیا ڈرسلی خاندان کے افراد اب تک مارج آنٹی کو چھت پر سے نیچے اتار پائے ہوں گے۔

سٹین نے روزنامہ 'جادوگر' اخبار نکالا اور دانتوں میں زبان دبا کر اُسے پڑھنے لگا۔ پہلے صفحے پر ہی ہیری کو ایک لمبے بالوں والے ناراض شخص کی بڑی تصویر دکھائی دی، ہیری کو وہ تصویر کچھ جانی پہچانی سی لگی۔

''یہ آدمی......!'' ہیری نے کہا اور وہ ایک لمحے کے لئے اپنی مشکلات کو فراموش کر چکا تھا۔ ''یہ تو ماگلوؤں کی خبروں میں بھی دکھایا گیا تھا!''

سٹین نے اخبار پلٹ کر پہلے صفحے کو دیکھا اور مسکرایا۔

''سیریس بلیک......!'' وہ سر ہلاتے ہوئے بولا۔ جادوگر ہے، وہ ماگلوں کی نیوز میں بھی دکھائی دے گا۔ ویسے نیول! تم کس دنیا میں تھے؟''

ہیری کا سپاٹ چہرہ دیکھ کر وہ ایک بار اس کی نامکمل معلومات پر ہنسا اور پھر اس نے اخبار کا پہلا صفحہ الگ کر کے ہیری کے ہاتھوں میں تھما دیا۔

''نیول! اخبار پڑھا کرو۔''

ہیری موم بتی کی روشنی میں اخبار پڑھنے لگا۔ اخبار کی شہ سرخی نمایاں تھی۔

بلیک اب تک مفرور ہے!

وزارتِ جادو نے آج یہ تصدیق جاری کی ہے کہ سیریس بلیک جو شاید اژقبان کے زندان خانے کا سب سے خطرناک قیدی تصور کیا جاتا ہے، اب تک مفرور ہے۔ جادوئی وزیر کارنیلوس فج نے آج صبح کہا، ہم بلیک کو دوبارہ پکڑنے کی ہر ممکنہ کوشش کر رہے ہیں اور ہم جادونگری کے باسیوں سے مطمئن اور پرسکون رہنے کی درخواست کرتے ہیں۔

بین الاقوامی جادوگروں کی وارلاک فیڈریشن کے کچھ ممبران نے جادوئی وزیر فج کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں اس ضمن میں ماگلوؤں کے وزیر اعظم کو باخبر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

جب وزیر جادو فج سے فیڈریشن کی رائے معلوم کی گئی تو انہوں نے چڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ نہیں سمجھیں گے، معلومات کا تبادلہ کرنا بے حد ضروری امر تھا۔ کیا آپ اس بات سے پوری طرح باخبر نہیں ہیں کہ بلیک خطرناک قسم کا پاگل ہے۔ وہ اپنی راہ میں آنے والے ہر شخص کیلئے خطرہ ہے۔ چاہے وہ جادوگر ہو یا پھر کوئی ماگل...... مجھے ماگلوؤں کے وزیر اعظم نے بھرپور یقین دھانی کرائی ہے کہ وہ بلیک کے اصلیت کے بارے میں ایک لفظ بھی کسی کو نہیں بتائیں گے۔ اور تو اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ اگر وہ اس ضمن میں کچھ کہنا بھی چاہیں گے تو کون بھلا ان کی بات پر یقین کرے گا؟

حالانکہ ماگلوؤں کو یہ بتایا گیا ہے کہ بلیک کے پاس ایک ریوالور ہے۔ (ایک طرح کی دھات کی چھڑی جس کا استعمال ماگلوں ایک دوسرے کو مارنے کیلئے کرتے ہیں) لیکن جادوئی دنیا میں یہ دہشت پھیلی ہوئی ہے کہ کہیں بلیک بارہ سال قبل جیسی کوئی مہلک قاتلانہ کارروائی نہ کر دے، جب اس نے ایک جادوئی کلمے سے تیرہ افراد کو لقمہ اجل بنا ڈالا تھا۔

ہیری نے خبر پڑھنے کے بعد متحرک تصویر کو دیکھا۔ سیریس بلیک کی آنکھیں کافی حد تک دھنسی ہوئی دکھائی دیتی تھیں اور وہ ہی اس کے پچکے ہوئے چہرے کا اکلوتا زندہ حصہ محسوس ہوتی تھیں۔ ہیری کسی خون آشام ویمپائر سے کبھی نہیں ملا تھا۔لیکن اس نے تاریک جادو سے حفاظت والی کلاس میں دورانِ تعلیم ان کی کچھ تصاویر ضرور دیکھی تھیں۔ سفید چہرے والا بلیک بھی انہی جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

''بہت بڑا قاتل ہے...... ہے نا!'' سٹین نے کہا جو ہیری کو پڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

''کیا واقعی اس نے تیرہ لوگوں کو ایک ہی جادوئی کلمے سے مار ڈالا تھا؟' ہیری نے سٹین کو اخبار واپس لوٹاتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں!'' اسٹین بولا۔ ''اس واقعہ کے بہت زیادہ سے چشم دید گواہ تھے۔ یہ حادثہ بھری دوپہر میں ہوا تھا۔ بہت بڑا قاتل تھا...... ہے نا!......ارن؟''

''ہاں!......'' ارنئی نے گہری اداسی سے کہا۔

سٹین اپنی کرسی پر گھوما اور اس نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے، تاکہ وہ ہیری کو زیادہ اچھی طرح دیکھ سکے۔ پھر وہ بولا۔ ''بلیک! تم جانتے ہو کس کا؟...... بہت بڑا حمایتی اور مددگار تھا۔''

''کیا...... والڈی مورٹ کا؟'' ہیری نے بغیر سوچے سمجھے براہ راست کہہ دیا۔

خوف سے سٹین کے مہاسے تک سفید ہو گئے۔ ارنئی نے سٹیئرنگ وہیل اتنی زور سے گھما دیا کہ بس کے راستے سے ہٹنے کے لئے پورے کے پورے فارم ہاؤس کو اُچھل کر پیچھے ہٹنا پڑا۔

سٹین بری طرح سے چیخا۔ ''تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو! تم نے اس کا نام کیوں لیا؟''

''معاف کرنا......!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''معاف کرنا، میں...... میں بھول گیا تھا۔''

''بھول گئے تھے......'' سٹین نے مری ہوئی آواز میں کہا۔ ''میرا دل کتنی تیزی سے دھڑک رہا ہے......''

''تو...... تو بلیک...... تم جانتے ہو کس؟ کا...... حامی تھا؟'' ہیری نے معذرت بھرے انداز میں کہا۔

''ہاں!'' سٹین اپنا سینہ ملتے ہوئے بولا۔ ''ہاں! اب ٹھیک ہے۔ ایسا کہا جاتا ہے کہ وہ تم جانتے ہو کون؟ کا...... زیادہ مقرب تھا۔ بہرحال، اس ہیری پوٹر نے تم جانتے ہو کس؟ کا...... برا حال کر دیا'' ہیری نے اپنے بالوں کی لٹ کو نیچے کی طرف کرتے ہوئے ایک بار پھر اپنے نشان کو چھپایا۔ ''تو تم جانتے ہو کون؟...... کے تمام حامیوں کی شامت آ گئی تھی...... ہے نا......ارن؟ ان میں سے زیادہ تر جادوگر یہ سمجھ گئے تھے کہ تم جانتے ہو کہ کون؟ کے جانے بعد سب کچھ ختم ہو چکا ہے اور وہ چپ چاپ سیدھے راستے پر لوٹ آئے تھے لیکن سیریس بلیک نے ایسا نہیں کیا۔ لوگوں کے مطابق وہ یہ سوچ رہا تھا کہ جب تم جانتے ہو کون؟ دوبارہ طاقتور بنے گا اور لوٹ آئے گا تو وہ یقیناً اس کے نائب کے طور پر پہچانا جائے گا۔''

''بہرحال، انہوں نے بلیک کو ماگلوؤں سے بھری سڑک پر گھیر لیا۔ بلیک نے نہایت سرعت سے اپنی چھڑی باہر نکالی اور پھر آناً فاناً

پوری سڑک کو ہی اُڑا ڈالا۔ اس مقابلے میں اس کے راستے میں آنے والا ایک جادوگر اور بارہ ماگل ہلاک ہو گئے۔ تم جانتے ہو کون؟ ......وہ بڑا بھیانک تھا اس کے بعد بلیک نے کیا کارروائی کی؟ سٹین نے ڈرامائی انداز میں پھسپھساتے ہوئے کہا۔

''کیا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''وہ ہنسنے لگا۔'' اسٹین بولا۔ ''وہ وہیں کھڑے کھڑے ہنستا رہا اور جب وزارت جادو کا حفاظتی دستہ وہاں پہنچا تو وہ چپ چاپ بلا مزاحمت ان کے ساتھ چل دیا۔ اس وقت بھی وہ ہنستا جا رہا تھا کیونکہ وہ پاگل ہو چکا تھا۔ ہے نا......ارن؟ کیا وہ پاگل نہیں ہے؟''

''اژقبان جاتے وقت اگر وہ پاگل نہیں بھی رہا ہوگا، تو وہاں پہنچنے کے بعد تو یقیناً ہو گیا ہوگا۔'' ارنئ نے اپنی دھیمی آواز میں کہا۔

''اگر مجھے اژقبان میں قدم رکھنا پڑے تو اس سے پہلے ہی میں خودکشی کر لوں گا۔ اسے صحیح سزا ملی...... جو اس نے کیا تھا، اس کے بعد...''

سٹین مزید بولا۔ ''جادوئی وزارت کو اس خوفناک حادثے پر پردہ ڈالنے کے لئے بہت کڑی محنت کرنا پڑی...... ہے نا! ارن؟ ......پوری کی پوری سڑک اُڑ گئی تھی اور کئی ماگلوں ہلاک ہو چکے تھے۔ انہوں نے کیا بہانہ بنایا تھا......ارن؟''

''بم دھماکہ......!'' ارنئ نے کہا۔

''اور اب بلیک باہر آ چکا ہے!......'' سٹین نے موضوع کو سمیٹتے ہوئے اور اخبار پر بلیک کے پچکے اور نقاہت زدہ چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ اژقبان جیسے جہنم سے فرار ہونے والا پہلا قیدی ہے۔ میں صحیح کہہ رہا ہوں ارن! سمجھ میں نہیں آتا کہ اس نے ایسا کیسے کیا ہوگا؟ بڑا ڈراؤنا منظر ہوگا۔ ویسے مجھے لگتا ہے کہ وہ اژقبان کے پہرے داروں سے زیادہ دیر تک بچ نہیں پائے گا۔''

ارنئ اچانک کانپ اُٹھا۔

''کسی اور چیز کے بارے میں بات کرو، سٹین! اژقبان اور اس کے پہرے داروں کے ذکر سے مجھے دہشت ہوتی ہے۔''

سٹین نے ہچکچاتے ہوئے اخبار کو دور ہٹا دیا اور ہیری پہلے سے بھی زیادہ خود کو بے چین اور غیر محفوظ محسوس کرنے لگا۔ اس نے اپنا سر نائٹ بس کی کھڑکی کے ساتھ ٹکا دیا۔ وہ اپنے تخیل میں تصور کر رہا تھا کہ سٹین کچھ ہی دن بعد اپنے مسافروں سے یہ کہہ رہا ہوگا کہ......

'تم نے ہیری پوٹر کے بارے میں کچھ سنا کہ اس نے اپنی آنٹی کو غبارے کی مانند پھولا دیا تھا۔ وہ اس رات اسی نائٹ بس میں فرار ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہے نا ارن! اللہ کی قسم......وہ اسی بس کا مسافر تھا......'

سیریس بلیک کی مانند اس نے بھی جادوئی قوانین کو توڑا تھا۔ کیا مارج آنٹی کو غبارہ بنا دینا کوئی بڑا جرم ہے؟ کہ اسے اژقبان بھیج دیا جائے۔ ہیری جادوگروں کی جیل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا مگر اس نے جتنے بھی لوگوں کے منہ سے اژقبان کے بارے میں سنا تھا۔ وہ سب ہی اس کے ذکر تک سے تھرتھراتے تھے۔ ہوگورٹس کی چابیوں کے چوکیدار ہیگرڈ نے گذشتہ سال وہاں پر دو مہینے کی سزا کاٹی تھی۔ جب ہیگرڈ کو اس بارے میں آگاہ کیا گیا تھا کہ اسے اژقبان لے جایا جا رہا ہے تو اس کے چہرے پر جو دہشت پھیل گئی تھی اسے ہیری آسانی سے نہیں بھلا پایا تھا اور ہیگرڈ تو بہت بہادر تھا......

نائٹ بس اندھیرے میں چلتی رہی۔اس کی وجہ سے راستے میں آنے والی جھاڑیاں، ٹیلی فون بوتھ اور بجلی کے کھمبے اپنی جگہ سے ادھر اُدھر اچھلتے رہے۔بہرکیف ہیری نہایت خاموش، افسردہ اور رنجیدہ اپنے بستر پر لیٹا رہا۔کچھ دیر بعد سٹین کو یاد آیا کہ ہیری نے اسے گرم چاکلیٹ کیلئے بھی ادائیگی کی تھی۔اس لئے اس نے اُٹھ کر اسے گرم چاکلیٹ دینے کی کوشش کی۔لیکن تبھی بس اچانک انگلیسی سے ایبرڈن پر ایک زبردست جھٹکے ساتھ رُکی۔

جس وجہ سے سٹین کے ہاتھ سے پوری کی پوری چاکلیٹ ہیری کے تکیے پر پھیل گئی۔ڈریسنگ گاؤن اور نائٹ سلیپرس پہنے جادوگر اور جادوگرنیاں ایک ایک کر کے بالائی منزل سے نیچے آئے۔اور بس سے اُترتے گئے۔اترتے وقت وہ بہت خوش لگ رہے تھے۔

آخر میں ہیری کے علاوہ بس میں اور کوئی مسافر نہیں بچا تھا۔

اسٹین نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔''اب بتاؤ نیول! لندن میں کہاں جانا ہے؟''

ہیری نے کہا۔''لیکی کالڈرن......!''

''ٹھیک ہے۔''اسٹین بولا۔''بس کو لندن کے لیکی کالڈرن کی طرف لے چلو ارن!''

پھر ایک دھماکہ ہوا۔

وہ اب چیئرنگ کراس روڈ پر تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ہیری اٹھ کر بیٹھ گیا، اس نے دیکھا کہ عمارتیں اور جھاڑیاں نائٹ بس کے راستے سے دور ہٹنے کے لئے سکڑ رہی تھیں۔آسمان پر ہلکی ہلکی روشنی پھیلنے لگی تھی۔وہ کچھ گھنٹوں تک تو پوشیدہ رہے گا، پھر گرنگوٹس بینک کے کھلتے ہی وہاں جا کر اپنے پیسے نکال لے گا اور پھر وہ چل پڑے گا۔نہ جانے کہاں......؟

ارنئی نے پوری قوت صرف کرتے ہوئے بریک لگائی نائٹ بس کے ٹائر چیختے ہوئے ایک چھوٹے اور گندے سے بیئر بار کے سامنے پھسلتے ہوئے رُک گئے۔جس کی عقبی دیوار میں جادوئی بازار کا پوشیدہ دروازہ موجود تھا۔

''شکریہ!'' ہیری نے سٹین سے کہا۔

وہ سیڑھیوں سے نیچے کود گیا۔پھر صندوق اور ہیڈوگ کا خالی پنجرہ نائٹ بس میں سے نکال کر فٹ پاتھ پر رکھنے میں اس نے سٹین کی مدد کی۔

''اب ٹھیک ہے۔'' ہیری نے اطمینان کرنے کے بعد کہا۔''الوداع......!''

لیکن سٹین کی توجہ اس طرف نہیں تھی وہ بس کے دروازے پر کھڑا ہو کر بئیر بار لیکی کالڈرن کے داخلی دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''تو تم آ گئے ہیری......!'' ایک صدا خاموش فضا میں گونجی۔

اس سے پہلے کہ ہیری پلٹ کر بولنے والے کو دیکھ پاتا۔ کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔اسی وقت سٹین چلایا۔

''اوہو......ارن یہاں آؤ!......جلدی آؤ۔

ہیری نے مڑکر دیکھنا چاہا کہ اس کے کندھے پر کس کا ہاتھ تھا۔نظر اُٹھاتے ہی اسے ایسا لگا جیسے کسی نے اس کے پیٹ پر برف سے بھری ہوئی یخ بستہ بالٹی انڈیل دی ہو۔وہ براہ راست جادوئی وزیر کارنیلوس فج سے ٹکرا گیا تھا۔

سٹین لمحہ ضائع کئے بغیر بس سے کودا اور فٹ پاتھ پر ان کے پاس آ گیا۔اس نے پر جوش ہو کر پوچھا۔''محترم وزیر! آپ نے ابھی نیول کی کس نام سے پکارا؟''

لمبے دھاری دار چوغے میں فج کافی سرد مزاج دکھائی دے رہا تھا۔

انہوں نے تیوری چڑھا کر کہا۔''نیول؟......یہ تو ہیری پوٹر ہے۔''

''میں جانتا تھا!'' اسٹین نے پر جوش انداز میں چلا کر بولا۔''ارنئ! ذرا سوچو تو سہی۔یہ نیول کون ہے؟ ارن! وہ ہیری پوٹر ہے! مجھے اس کا نشان بھید کھائی دے رہا ہے۔''

''ہاں!'' فج نے تھوڑے روکھے انداز میں کہا۔''مجھے خوشی ہے کہ نائٹ بس نے ہیری پوٹر کو بٹھا لیا۔بہرکیف......فی الوقت مجھے اسے اب لیکی کالڈرن میں لے جانا ہے۔''

فج نے ہیری کے کندھے پر دباؤ بڑھا دیا اور اسے بیئر بار کے اندر لے جانے لگا۔بار کی عقبی جانب سے ایک خمیدہ کمر والا کبڑا اپنے ہاتھوں میں لالٹین لے کر وہاں نمودار ہوا۔یہ کبڑا لیکی کالڈرن کا مالک ٹام تھا جس کے چہرے پر جھریاں بھری تھیں اور اس کے منہ میں دانت تک نہیں تھے۔ٹام نے کہا۔''آپ کو وہ مل گیا وزیر جادو!......کیا آپ کو کچھ اور چاہئے......بیئر یا پھر برانڈی؟''

''شاید چائے۔'' فج نے آہستگی سے کہا۔جنہوں نے اب بھی ہیری کو پکڑ رکھا تھا۔

انہیں اپنے پیچھے کسی چیز کے گھسیٹنے اور پٹخنے کی تیز آواز سنائی دی۔

سٹین اور ارنئ بھی بیئر بار میں آ چکے تھے۔وہ ہیری کا صندوق اور ہیڈوگ کا خالی پنجرہ اُٹھا کر لائے تھے۔اس کے چہروں پر گہری حیرت کے بادل چھائے ہوئے تھے۔وہ چاروں طرف کا منظر دیکھ رہے تھے۔سٹین نے ہنستے ہوئے ہیری سے پوچھا۔''تم نے ہمیں یہ کیوں نہیں بتایا کہ تم کون ہو؟......آہ نیول؟''

ارنئ کی الو جیسی آنکھیں سٹین کے کندھے کے اوپر سے ہیری کا طواف کر رہی تھیں جن میں حد درجے کا اشتیاق جھلک رہا تھا۔

''اور ایک پرائیویٹ کمرہ بھی ٹام......!'' فج نے چڑ کر بلند آواز میں کہا۔اسی لمحے ٹام نے فج کو بار سے دور والے حصے کی طرف آنے کا اشارہ کیا تو ہیری نے سٹین اور ارنئ سے رنجیدہ انداز میں کہا۔''اچھا چلتا ہوں بائے!''

''بائے بائے......نیول!'' سٹین نے سینہ پھلا کر کہا۔

فج ہیری کو ساتھ لئے ٹام کی ٹمٹماتی ہوئی لالٹین کے تعاقب میں چل پڑا۔وہ تنگ راہداری سے ہوتے ہوئے ایک چھوٹے سے

کمرے میں پہنچ گئے۔ٹام نے اپنی انگلیوں سے چٹکی بجائی، جس سے فوری طور پر انگیٹھی میں آگ بھڑک اُٹھی۔اس کے بعد اس نے سلام کرتے ہوئے اپنا سر جھکایا اور پھر باہر چلا گیا۔

فج نے آگ کے پاس والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''بیٹھ جاؤ ہیری پوٹر!''

ہیری بیٹھ گیا۔آگ کی گرمی کے باوجود اُسے محسوس ہوا جیسے اس کی باہیں اکڑی ہوئی تھیں۔فج نے اپنا سبز دھاری دار چوغہ اتارا اور تہہ لگا کر ایک طرف رکھ دیا۔اس کے بعد وہ اپنے سبز سوٹ کو پیٹ کے اوپر کھسکاتے ہوئے ہیری کے سامنے بیٹھ گئے۔

''میں جادونگری کا وزیر اعظم کارنیلوس فج ہوں......ہیری!''

ہیری یہ بات پہلے سے جانتا تھا۔اس نے فج کو ایک بار پہلے بھی دیکھا تھا لیکن اس وقت وہ اپنے والد کا غیبی چوغہ پہنے ہوئے تھا۔اس لئے فج کو پتہ نہیں چلا تھا۔

سرائے کا مالک ٹام دوبارہ نظر آیا۔اس نے اپنے نائٹ سوٹ کے اوپر ایک ایپرن پہن رکھا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک بڑی طشت تھی جس میں چائے کی پیالیاں اور بریڈ سلائس تھے۔اس نے طشت فج اور ہیری کے درمیان میز پر رکھ دی۔پھر چھوٹے کمرے سے باہر جاتے وقت اس نے بیرونی دروازہ بند کر دیا۔

''تو ہیری......!''فج نے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے کہا۔''مجھے یہ کہنے میں کوئی ہرج نہیں کہ تم نے ہم سب کو بہت بڑی پریشانی میں ڈال دیا تھا۔اس طرح اپنے انکل اور آنٹی کے گھر سے بھاگنا بہت غیر ذمہ دارانہ فعل تھا۔ میں تو یہ سوچنے لگا تھا......لیکن تم محفوظ ہو اور یہی سب سے اہم بات ہے۔''

فج نے اپنی بریڈ پر مکھن لگایا اور ہیری کی طرف پلیٹ بڑھا دی۔

''کھاؤ ہیری!تم کافی کمزور دکھائی دے رہے ہو......تمہیں یہ سن کر خوشی ہوگی کہ ہم مسز مارجری ڈرسلی کے پھولنے کے افسوسناک واقعے سے پوری طرح نمٹ چکے ہیں. ہم نے جادو زائل کرنے والے محکمہ کے دو آدمی کچھ گھنٹے پہلے پرائیویٹ ڈرائیو بھیجے۔انہوں نے مارجری ڈرسلی کی ساری ہوا نکال دی اور ان کی یادداشت سے بھی یہ بھیانک حادثہ مٹا ڈالا۔اب اس دردناک حادثے کے بارے میں انہیں کچھ بھی یاد نہیں رہے گا۔تو اس طرح بات ختم ہوئی ہیری!......اور کسی کو بھی نقصان نہیں ہوا۔''

فج اپنے چائے کے کپ کے اوپر سے ہیری کی طرف دیکھ کر دھیمے سے مسکرایا۔وہ اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے کوئی چچا اپنے عزیز بھتیجے کو دیکھ رہا ہو۔ہیری کو اپنی سماعت پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔اس نے بولنے کے لئے اپنا منہ کھول دیا لیکن اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا بولے؟اس لئے اس نے کھلا منہ پھر سے بند کر لیا۔

''اور اگر تم اپنے انکل آنٹیکے ردعمل کے بارے میں فکر کر رہے ہو۔''فج نے کہا۔''تو میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ وہ نہایت ناراض تھے لیکن اگلی گرمیوں کی چھٹیوں میں وہ تمہیں اپنے گھر پر رکھنے کیلئے رضامند ہو چکے ہیں بشرطیکہ تم آنے والی کرسمس اور

ایسٹر کی چھٹیاں ہوگورٹس میں ہی گزاروتو......''

ہیری نے اپنا بند منہ کھولتے ہوئے کہا۔

''میں اپنی کرسمس اور ایسٹر کی چھٹیاں ہمیشہ ہوگورٹس میں ہی گزارتا ہوں۔ اور میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ اب میں پرائیویٹ ڈرائیو کبھی بھی واپس نہیں جانا چاہوں گا۔''

''ارے، ارے...... مجھے پورا یقین ہے کہ جب تمہارا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو تمہارے خیالات کافی مختلف ہوں گے۔'' فج کے چہرے پر کسی قدر پریشانی کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔ ''آخر تم سب ایک ہی خاندان کے فرد ہو۔ اس کے علاوہ مجھے اس بات پر بھی یقین ہے کہ تم سب دل کی گہرائیوں میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو......''

ہیری نے دانستہ طور پر فج کی غلط رائے کو درست کرنے کی کوشش نہیں کی۔ وہ ابھی تک اپنے بارے میں جادوئی وزارت کے فیصلے کو سننے کا منتظر تھا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

فج نے ایک اور بریڈ سلائس پر مکھن لگاتے ہوئے کہا۔ ''تو اب اس بات کا فیصلہ باقی رہ گیا ہے کہ تم اپنی چھٹیوں کے آخری یہ دو ہفتے کہاں گزارنا چاہو گے؟ میرا مشورہ تو یہ ہے کہ تم یہیں لیکی کالڈرن میں ہی اپنے لئے ایک کمرہ بک کروالو......''

ہیری کے منہ سے اچانک نکل پڑا۔ ''ذرا ٹھہریئے، میری سزا کا کیا ہوا؟''

فج نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔ ''سزا......؟''

''میں نے قانون توڑا ہے۔'' ہیری بولا۔ ''میں نے نابالغ جادوگروں کے قانون کو توڑا ہے۔''

''میرے پیارے بچے! ہم تمہیں اتنی چھوٹی سی بات کیلئے سزا کیسے دے سکتے ہیں؟'' فج نے زور سے کہا اور وہ بے چینی سے اپنی بریڈ سلائس کو ہلانے لگے۔ ''وہ تو ایک حادثہ تھا۔ اپنی آنٹیوں کے بدن میں ہوا بھر کر پھولانے کے جرم کے عوض وزارت جادو کسی کو اژقبان نہیں بھیجتی ہے۔''

لیکن یہ بات ہیری کو ہضم نہیں ہوئی۔ جادوئی وزیر کے ساتھ اس کے گذشتہ جذبات تو بالکل ہی مختلف نوعیت کے تھے۔ ہیری نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''گذشتہ سال ایک گھریلو خرس نے میرے انکل کے گھر میں پڈنگ کا ایک پیالہ گرا دیا۔ مجھے اتنی سی بات کے لئے وزارت جادو نے فوری تنبیہ کا خط بھجوا دیا تھا جبکہ وہ جادوئی جرم براہ راست میں نے کیا ہی نہیں تھا۔ وزارت جادو نے اس تنبیہی خط میں صاف لکھا تھا کہ اگر اب اس گھر میں کوئی جادو ہوا تو مجھے ہوگورٹس سے نکال دیا جائے گا۔''

اگر ہیری کی نگاہیں اسے دھوکا نہیں دے رہی تھیں تو فج اس غیر متوقع سوال پر اچانک پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''نظریہ ضرورت کے تحت قوانین میں لچک اختیار کی جاتی ہے ہیری......ہمیں بہت سی چیزوں کا دھیان رکھنا پڑتا ہے...... حالات بدلتے رہتے ہیں......ویسے ضرور! تم تو یہ نہیں چاہو گے کہ تمہیں سکول سے نکال دیا جائے ہیں۔''

''بالکل نہیں!'' ہیری بولا۔

''تو پھر اتنے پریشان کیوں ہو؟'' فج کھلکھلا کر ہنسا۔ ''لو ہیری ایک بریڈ سلائس کھاؤ۔ جب تک میں باہر جا کر پتہ لگاتا ہوں کہ کیا ٹام تمہارے لئے کسی کمرے کا انتظام کر سکتا ہے۔''

فج چھوٹے کمرے سے باہر نکل گئے اور ہیری دروازے کو گھورتا رہا۔ کوئی بہت عجیب چیز ہو رہی تھی۔ اگر فج اسے اس کے جرم کی سزا نہیں دینا چاہتے تھے تو وہ لیکی کالڈرن میں اس کا انتظار کیوں کر رہے تھے؟ اور پھر ہیری کے من میں یہ خیال بھی بجلی کی طرح کوندا کہ نابالغ جادوگری جیسے چھوٹے معاملے میں وزیراعظم جیسی شخصیت کیونکر دخل اندازی کر رہی ہے۔ یہ تو براہ راست الگ محکمے کا کام ہے، وزیراعظم کا اس سے کیا لینا دینا؟

فج جب واپس لوٹے تو ان کے ساتھ بار کا کبڑا مالک ٹام بھی تھا۔

فج نے کہا۔ ''کمرہ نمبر گیارہ خالی ہے ہیری! مجھے لگتا ہے کہ وہاں تم بہت آرام سے رہو گے۔ بس ایک اور بات...... مجھے یقین ہے کہ تم سمجھ جاؤ گے۔ میں نہیں چاہتا کہ تم لندن میں ماگلوؤں کے درمیان بھٹکتے پھرو۔ ٹھیک ہے؟...... جادوئی بازار میں ہی رہنا اور ہر رات کو اندھیرا ہونے سے پہلے لیکی کالڈرن میں واپس لوٹ آنا۔ مجھے یقین ہے کہ تم خوشی خوشی ایسا کرو گے۔ ویسے میں نے ٹام سے بھی تم پر نظر رکھنے کا کہہ دیا۔''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''لیکن کیوں...؟''

''ہم تمہیں دوبارہ نہیں کھونا چاہتے ہیں۔'' فج نے زور سے ہنستے ہوئے کہا۔ ''نہیں۔ نہیں...... بہتر یہی رہے گا کہ ہمیں تمہارا پتہ ٹھکانا معلوم رہے۔ میرا مطلب ہے کہ......''

فج نے زور سے کھنکارتے ہوئے اپنا گلا صاف کیا اور اپنا دھاری دار چوغہ اُٹھایا۔

''تو اب میں چلتا ہے بہت کام پڑا ہے۔''

ہیری نے پوچھا۔ ''کیا آپ کو بلیک کو پکڑنے میں کوئی کامیابی ملی ہے؟''

فج کی انگلیاں اس کے دھاری دار چوغے کی سفید ڈوری سے پھسل گئیں۔

''کیا کہا؟...... اچھا تو تم نے سن لیا ہے۔ نہیں ابھی تک تو نہیں لیکن یہ صرف کچھ وقت کی بات ہے۔ اژقبان کے محافظ اب تک کبھی ناکامیاب نہیں رہے ہیں اور میں نے اس سے پہلے انہیں کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا ہے۔''

فج کے جسم میں تھوڑی سی کپکپی پھیل گئی۔ ''تو اب میں چلتا ہوں۔'' انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ہیری سے ہاتھ ملایا۔ تبھی ہیری کے کے دماغ میں ایک خیال بجلی کی مانند کوندا۔

''وزیر جادو! کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں؟''

''بالکل!'' فج مسکرا کر بولے۔

ہوگورٹس کے تیسرے سال کے طلباء وطالبات کو ہاگس میڈ میں سیر وتفریح کیلئے خصوصی رخصت حاصل ہوتی ہے۔لیکن میرے انکل اور آنٹی نے میرے اجازت نامے پر دستخط نہیں کئے۔کیا آپ اجازت نامے پر دستخط کر دیں گے۔''

فج اس کی بات سن کر کسی قدر پریشان دکھائی دینے لگے۔

انہوں نے کہا۔''نہیں......نہیں! مجھے بہت افسوس ہے ہیری! میں ایسا نہیں کرسکتا کیونکہ میں تمہارا والد یا قانونی سرپرست نہیں ہوں۔''

''لیکن آپ کو جادوئی دنیا کے وزیراعظم ہیں۔'' ہیری نے پرجوش انداز میں کہا۔''اگر آپ اجازت دے دیں تو......!''

''نہیں! مجھے بے حد افسوس ہے ہیری! قوانین آخر قوانین ہوتے ہیں۔'' فج نے دوٹوک انداز میں کہا۔''ہاگس میڈ میں تم اگلے سال گھوم سکتے ہو۔ دراصل میری رائے یہ ہے کہ بہتر تو یہی رہے گا کہ تم وہاں نہ ہی جاؤ...... ہاں!......اچھا تو میں اب چلتا ہوں۔ یہاں مزے اُڑاؤ ہیری!''

بالآخر وہ مسکراتے ہوئے بڑھے اور ہیری سے ہاتھ ملانے کے بعد چھوٹے چھوٹے مگر تیز قدم اُٹھاتے ہوئے اس چھوٹے کمرے سے باہر نکل گئے۔فج کے جاتے ہی کبڑا ٹام اندر داخل ہوا اور ہیری کے مقابل پہنچ کر دھیمے انداز میں مسکرایا۔

''مسٹر پوٹر! میرے پیچھے تشریف لائیے!'' کبڑے ٹام نے کہا۔''میں نے پہلے ہی آپ کا سارا سامان آپ کے کمرے میں پہنچادیا ہے۔''

ہیری ٹام کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ وہ لکڑی کی خوبصورت سیڑھیوں کو عبور کر کے ایک بڑے دروازے کے پاس پہنچا۔جس پر پیتل سے گیارہ کا ہندسہ چمک رہا تھا۔ٹام نے دروازے کا تالا کھول کر آگے سرکا دیا۔کمرہ اندر سے کافی شاندار دکھائی دے رہا تھا۔ ایک جانب نہایت آرام دہ بستر موجود تھا۔ بلوط کی لکڑی کا قیمتی اور دیدہ زیب فرنیچر سلیقے سے سجایا گیا تھا۔ایک جانب انگیٹھی میں آگ روشن تھی۔الماری کے اوپر بیٹھی چیز دیکھ کر ہیری کے چہرے پر حیرت ومسرت پھیل گئی۔

''ہیڈوگ......!'' ہیری قریباً چلاتے ہوئے بولا۔

سفید الّو نے چونچ کھول کر آواز نکالی اور تیزی سے جست لگا کر ہیری کے بازو پر آبیٹھی۔

''آپ کی الّو بہت سمجھدار ہے۔'' ٹام ہنستا ہوا بولا۔''یہ آپ کی آمد کے ٹھیک پانچ منٹ بعد ہی یہاں پہنچ گئی تھی۔ مسٹر پوٹر! اگر آپ کو یہاں کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ بلا جھجک مانگ لیجئے گا۔'' وہ ایک بار پھر سلام کر کے وہاں سے چلا گیا۔

ہیری کافی دیر تک اپنے بستر پر بیٹھا رہا اور بازو پر بیٹھی ہیڈوگ کو تھپتھپاتا رہا۔کھڑکی سے باہر آسمان تیزی سے رنگ بدل رہا تھا۔ گہرا مخملی نیلا آسمان پہلے تو ٹھنڈے اسٹیل کی طرح نمودار ہوا اور پھر یہ دھیرے دھیرے سے گلابی ہوتا ہوا بالآخر سنہرا ہوتا چلا گیا۔ ہیری کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ چند گھنٹے پہلے پرائیویٹ ڈرائیو کے ڈرسلی ہاؤس کو چھوڑ کر باہر نکلا تھا اور اس کی غلطی کو نظرانداز

کر کے اسے سکول سے بھی نکالا نہیں کیا تھا۔اب اس کے سامنے دو ہفتوں کا وقت تھا جس پر ڈرسلی خاندان کی پابندیوں اور روک ٹوک کی کوئی چھاپ نہیں تھی۔

اس نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔'' آج کی رات بہت عجیب تھی ہیڈوگ!'' اور پھر اس نے اپنی عینک کو اتارے بغیر ہی اپنا سر تکیے پر ٹکا دیا اور چند لمحوں میں نیند میں ڈوب گیا۔

☆☆☆☆

چوتھا باب

لیکی کالڈرن

اب ہیری پر کوئی پابندی نہیں تھی لیکن اسے اس کی عادت پڑنے میں کئی دن لگ گئے۔ اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ وہ اپنی مرضی سے جب چاہے، سو کر اٹھ سکتا تھا یا جو چاہے کھا پی سکتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی من پسند جگہ پر آزادانہ آ جا سکتا تھا۔ بشرطیکہ وہ جگہ جادوئی بازار میں ہو۔ چونکہ یہ طویل بل دار سڑک دنیائے جادوگری کی سب سے زیادہ پرکشش دکانوں سے بھری پڑی تھی، اس لئے ہیری کے دل میں یہ خواہش ہی پیدا نہیں ہوئی کہ وہ فج سے کیا ہوا وعدہ توڑے اور ماگلوؤں کی دُنیا میں آوارہ گردی کرتا پھرے۔

ہیری ہر صبح لیکی کالڈرن بار میں ناشتہ کرتا تھا جہاں اسے دوسرے مہمانوں کو دیکھنا اچھا لگتا تھا۔ دوسرے ممالک سے خریداری کرنے کیلئے آئی ہوئی مضحکہ خیز پستہ قد جادوگرنیاں ہفت روزہ ''تدوین الیوم'' میں شائع تازہ ترین مضامین پر بحث کرنے والے دانشور جادوگر، عجیب سے دکھائی دینے والے جنگلی بوڑھے جادوگر، نوکیلی آواز میں بولتے ناہنجار بونے ......اور ایک بار تو اسے موٹی اُونی ٹوپی پہنے ایک ایسی خاتون دکھائی دی جس کے بارے میں نے اسے شک تھا کہ وہ یقیناً ڈائن ہوگی۔ اس نے تو پلیٹ بھر تازہ کچے جگر اور گردوں کا آرڈر دیا تھا۔

ناشتے کے بعد ہیری پیچھے والے احاطے میں چلا جاتا اور اپنی چھڑی باہر نکالتا اور دیوار کی تیسری اینٹ کو اپنی چھڑی سے ضرب لگاتا۔ اس کے بعد وہ پیچھے ہٹ کر دیوار میں نمودار ہونے اس جادوئی دروازے کو دلچسپی سے دیکھتا رہتا جو جادوئی بازار کی طرف کھلتا تھا۔

ہیری تمام دن دکانوں پر سجا ہوا عجیب و غریب سامان دیکھتا رہتا۔ جب اسے بھوک لگتی وہ ریستورانوں کے سامنے لگی رنگین بڑی چھتریوں کے نیچے بیٹھ کر کھانے سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ جہاں باقی گاہک ایک دوسرے کو اپنا خریدا ہوا سامان دکھاتے تھے۔ (دیکھو! یہ چاند کی منازل بتانے والی لونا سکوپ ہے، اب چاند کی منازل کو دیکھنے کیلئے کسی چارٹ کی ضرورت نہیں پڑے گی) یا پھر ان کے پاس پسندیدہ موضوع سیریس بلیک ہی تھا جس کے بارے میں وہ آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ (میں اپنے بچوں کو اب اکیلے باہر جانے نہیں دوں گا۔ جب تک اسے پکڑ کر واپس اژقبان نہیں بھیج دیا جاتا)

ہیری کو اب کمبل کے نیچے چھپ کر ٹارچ کی روشنی میں ہوم ورک کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اب وہ ''فلورین فورسٹ کیو'' کی

آئس کریم والی دکان کے باہر بیٹھ کر سورج کی روشنی میں اپنے مضمون لکھتا تھا۔اس کام میں کبھی کبھار مسٹر فلورین فورسٹ کیوخود بھی اس کی مدد کر دیتے تھے۔قرون وسطیٰ میں جادوگرنیوں کو آگ میں جلائے جانے کے بارے میں اسے کافی علم تھا اور اس کے علاوہ وہ ہیری کو ہر نصف گھنٹے بعد مفت میں آئس کریم بھی کھلاتے تھے۔

ایک بار ہیری جادوگروں کے گرنگوٹس بینک میں بھی گیا۔وہاں اس نے اپنی تجوری سے ڈھیر سارے سونے کے گیلن، چاندی کے سکل اور کانسی کے نٹس نکال کر اپنے پرس میں بھر لئے۔اس کے بعد اُسے خود پر بہت قابو رکھنا پڑا کہ وہ کہیں عجلت میں اپنے سارے پیسے خرچ نہ کر دے۔اسے خود کو بار بار یہ یاد دلانا پڑا کہ ابھی اسے ہوگورٹس میں پانچ سال اور پڑھنا ہے اور یہ بھی کہ ڈرسلی خاندان سے جادوئی کلمات کی کتابیں اور دیگر سامان کیلئے پیسے مانگتے وقت اسے کیسا لگے گا؟ ان خیالات کی وجہ سے ہی اس نے خالص سونے کا عفریتی پتھر نہیں خریدا (سنگ مرمر کی طرح کا جادوگری کا کھیل، جس میں پوائنٹ ہارنے کے بعد پتھر سامنے والے کھلاڑی کے منہ پر ایک بدبودار سیال چھڑک دیتے تھے) اس نے کانچ سے بنا ہوا متحرک کہکشاں کا لاجواب ماڈل دیکھا جسے خریدنے کی اس کی بہت خواہش ہوئی۔اسے خریدنے کا مطلب یہ تھا کہ اسے کبھی فلکیات کی کلاس میں نہیں جانا پڑے گا لیکن جس چیز نے ہیری کے ضبط کا اصل امتحان لیا تھا وہ لیکی کالڈرن میں آنے کے ٹھیک ایک ہفتے بعد اس کی پسندیدہ دوکان ''کوالٹی کیوڈچ سپلائرز'' میں دکھائی دی۔

دکان کے سامنے بھیڑ لگی ہوئی تھی اور لوگ اندر رکھی ہوئی کسی چیز کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ہیری کے ذہن سے یہ جاننے کا تجسس ہوا کہ وہ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ پھر پرجوش جادوگروں اور جادوگرنیوں کے بیچ میں سے جگہ بناتے ہوئے وہ دکان کے شیشے کے شوکیس کے پاس پہنچا۔وہاں اس نئی چوکی پر ایک بہت خوبصورت بہاری ڈنڈا پڑا ہوا دکھائی دیا۔اس نے اتنا خوبصورت بہاری ڈنڈا پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

''ابھی......ابھی آیا ہے...... بالکل نیا ماڈل!'' ایک مربع نما جبڑے والا جادوگر اپنے ساتھی کو بتا رہا تھا۔

''یہ دنیا کا سب سے تیز رفتار بہاری ڈنڈا ہے...... ہے نا ابو؟'' ایک بچے نے اپنے باپ سے پوچھا۔یہ بچہ عمر میں ہیری سے چھوٹا تھا اور اپنے باپ کے کندھے پر لٹکا ہوا تھا۔

''آئرلینڈ کی سرکاری کیوڈچ ٹیم نے حال ہی میں ان سات خوبصورت بہاری ڈنڈوں کا آرڈر دیا ہے۔'' دوکان کا مالک دکان کے سامنے جمع بھیڑ کو بتا رہا تھا۔''اور اس مہارت یافتہ ٹیم کو ورلڈ کپ جیتنے کا ممکنہ دعویدار بھی سمجھا جاتا ہے۔''

ہیری کے سامنے کھڑی ایک بڑی جادوگرنی ہٹ گئی۔اب ہیری بہاری ڈنڈے کے پاس لگی تختی کے الفاظ بخوبی پڑھ سکتا تھا۔

فائر بولٹ......سب سے بہترین بہاری ڈنڈا

کھیلوں کی سرکاری تنظیم سے پاس شدہ تیز رفتار اور شاندار بہاری ڈنڈا، اس کے دلکش ہینڈل پر ہیرے کی راکھ سے تیار شدہ بہترین پالش کی گئی ہے۔ہر بہاری ڈنڈے کا رجسٹریشن نمبر اس پر درج کیا گیا ہے۔اس بہاری ڈنڈے کی

دم میں لگی ہر برج ٹہنی کو انفرادی مہارت سے چنا گیا ہے۔بے مثال اور لاجواب آتشی دھکیل کیلئے خصوصی پمپ نہایت احتیاط سے نصب کیا گیا ہے۔اسی لئے فائر بولٹ کا نہ بگڑنے والا توازن، غیر محسوس اور بھرپور مضبوط ہے۔ یہ صرف دس سیکنڈ میں صفر سے ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار پکڑ لیتا ہے۔اس کے علاوہ اس میں بریک لگانے کیلئے اٹوٹ جادوئی کلمات بھی نصب ہیں...... قیمت آرڈر کرنے کی صورت میں بتائی جائے گی۔

فائر بولٹ بہاری ڈنڈا کتنا مہنگا ہوگا؟...... ہیری کو یہ سوچنا بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔اس کے دل میں فائر بولٹ خریدنے کی جتنی خواہش ابھری تھی، اتنی تو پوری زندگی میں کسی چیز کو خریدنے کیلئے کبھی نہیں پیدا ہوئی تھی۔ پھر اس نے یہ سوچ کر خود بہلانے کی بھرپور کوشش کی کہ وہ اپنے نیمبس ۲۰۰۰ بہاری ڈنڈے پر بیٹھ کر ایک بھی کیوڈچ میچ نہیں ہارا تھا۔ جب اس کے پاس پہلے سے ہی ایک عمدہ بہاری ڈنڈا موجود ہے تو پھر اسے فائر بولٹ خریدنے کے چکر میں اپنی گرنگوٹس کی تجوری کو خالی کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ ہیری نے خود پر قابو پالیا اور اس کی قیمت نہیں پوچھی لیکن یہ الگ بات ہے کہ محض فائر بولٹ کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے روزانہ اس دکان پر ضرور آتا تھا۔

بہرحال اسے سکول کیلئے کچھ ضروری سامان کی خریداری تو کرنا ہی تھی۔اس کیلئے اس نے عطار کی دکان پر جا کر جادوئی سیال کے نصابی اجزا خریدے۔اس کا سکول یونیفارم بھی کچھ انچ چھوٹا ہو چکا تھا۔اس لئے وہ نیا یونیفارم خریدنے کیلئے اس دکان پر پہنچا جس کے بیرونی سائن بورڈ پر لکھا تھا۔''میڈم مولیکن یونیفارمز سٹور! ہر موقع کیلئے۔'' ان سے دلچسپ بات تو یہ تھی اسے اپنی نئی کتابیں بھی خریدنا تھیں۔جس میں دو نئے موضوعات کی کتابیں ''جادوئی مخلوقات کی دیکھ بھال'' اور ''علم جوتش'' شامل تھیں۔

کتابوں کی دکان کی کھڑکی سے اندر جھانکنے پر ہیری دنگ رہ گیا۔عام طور پر شوکیسوں میں سنہری جلدوں والی ضخیم جادوئی کلمات والی کتب کے ڈھیر دکھائی دیا کرتے تھے۔لیکن ان کے بجائے اب شوکیس کے پیچھے لوہے کا ایک بڑا پنجرہ رکھا ہوا تھا جس میں بھیانک عفریتوں کی خوفناک کتاب کی لگ بھگ سو سے زیادہ کاپیاں رکھی گئی تھیں۔ وہ سب کتابیں آپس میں دھینگا مشتی کر رہی تھیں، جھگڑ رہی تھیں اور شدید غصے کے عالم میں ایک دوسرے پر وار کر رہی تھیں۔ان کے پھٹے ہوئے صفحات ے ہر طرف اُڑتے دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری نے جیب سے اپنی کتابوں کی فہرست نکالی اور اسے پہلی بار غور سے دیکھا۔

بھیانک عفریتوں کی خوفناک کتاب، جادوئی مخلوق کی دیکھ بھال والے موضوع کے حصے میں درج تھی۔

اب ہیری کو یہ سمجھ میں آیا کہ ہیگرڈ نے یہ کیوں کہا تھا کہ یہ مددگار ثابت ہوگی۔اسے راحت کا احساس ہوا۔اس سے پہلے وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں ہیگرڈ نے پھر سے کوئی بھیانک عفریت تو نہیں پال لیا ہے، جس کی دیکھ بھال میں وہ اس کی مدد چاہتا ہو۔

جب ہیری فلوریش اینڈ بلوٹس کی دکان میں داخل ہوا تو مینیجر تیزی سے اس کے پاس پہنچا۔

''ہوگورٹس؟''اس نے فوری طور پر پوچھا۔''نئی کتابیں لینے آئے ہو؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔''مجھے یہ کتابیں چاہیے۔''

''راستے سے ہٹ جاؤ۔''مینیجر نے بڑی بے چینی سے کہا اور ہیری کو ایک طرف کر دیا۔ پھر اس نے بہت موٹے دستانے نکالے۔ایک بڑی گھماؤدار چھڑی اُٹھائی اور بھیانک کتاب والے پنجرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔

''ذرا ٹھہریئے!'' ہیری فوری طور پر بولا. ''یہ کتاب تو میرے پاس پہلے سے ہی ہے۔''

''اچھا؟''ہیری کو لگا جیسے اس کی بات سن کر مینیجر کے ستے ہوئے چہرے پر بشاشیت سی پھیل گئی ہو۔''خدا کا شکر ہے!......آج ہی یہ منحوس کتاب مجھے پانچ بار کاٹ چکی ہے۔''

اسی لمحے صفحات پھٹنے کی تیز آواز دکان میں گونجی۔ بھیانک عفریتوں کی دو کتابوں نے باہم اتحاد سے تیسری کتاب کو اپنے شکنجے میں جکڑ رکھا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دونوں نے مل کر اس کے چیتھڑے اُڑا کر رکھ دیئے۔

''لڑائی بند کرو!......لڑائی بند کرو!......''مینیجر چیخا اور پنجرے کی سلاخوں کے درمیان چھڑی ڈال کر کتابوں کو علیحدہ کرنے لگا۔

''میں انہیں اپنی دکان میں کبھی نہیں رکھوں گا کبھی بھی نہیں!......انہوں نے تو میری ناک میں دم کر رکھا ہے۔ مجھے لگتا تھا کہ ہمارا سب سے برا حال تب ہوا تھا جب ہم نے اس عفریتوں والی کتاب کی دو سو کاپیاں خریدی تھیں۔انہیں خریدنے میں بہت پیسے لگے تھے،لیکن ہم نے انہیں کبھی تلاش کر ہی نہیں پائے کیونکہ وہ سچ مچ پوشیدہ تھیں......تو آپ کو اور کون سی کتابیں چاہیۓ؟''

ہیری نے اپنی کتابوں کی فہرست دیکھتے ہوئے کہا۔''مجھے کاسندرا وبلاٹسکی کی مستقبل بینی کی کتاب چاہیۓ۔''

''اوہ! تو تم علم جوتش پڑھنے والے ہو؟''مینیجر نے اپنے دستانے اتارتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہیری کی دکان کی عقبی سمت میں لے گیا جہاں ایک کنارے پر بنے بڑے شلف صرف علم جوتش کی کتب کیلئے ہی مخصوص تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ایک چھوٹی سی میز پر کچھ اس طرح کی کتابیں پڑی تھیں۔'ناقابل یقین پشین گوئیوں کی پیش گوئیاں'،اور'مخالف کی بے عزتی اور اپنی بدقسمتی کی خود حفاظت کیسے کریں؟'اور'جب بدقسمتی ہاتھ دھو کر آپ کے پیچھے پڑ جائے'،اور'مستقبل میں آنیوالے صدمات اور توہمات سے خود بچیں'۔

مینیجر نے دو پائیدان چڑھ کر کالی جلد والی ایک موٹی کتاب نکالتے ہوئے کہا۔''یہ لو مستقبل بینی کے انکشافات، علم جوتش کی سبھی خاص اقسام کے حوالے سے یہ ایک جامع اور مفید کتاب ہے۔ جیسے دست شناسی، ٹیرٹ، بلوری گولے کا استعمال، پرندوں کی علامات اور تشریح وغیرہ۔ان سب علوم کی مدد سے تم مستقبل کے بارے میں یقیناً عمدہ اور صحیح پیشین گوئی کی اہلیت خود میں پیدا کر سکتے ہو۔''

لیکن ہیری کی توجہ اس کی طرف بالکل بھی نہیں تھی۔اس کی نظریں تو پاس کی میز پر رکھی ہوئی کتاب'موت کی نحوستیں: جب آپ جان لیں کہ خاتمہ سامنے کھڑا ہے تو کیا بچاؤ کریں؟'پر مرتکز تھیں۔

مینیجر کے اسسٹنٹ نے جب ہیری کو اس کتاب کو گھورتے ہوئے دیکھا تو وہ مذاقیہ انداز میں بولا۔ ''اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو اسے نہیں پڑھتا۔ اس پڑھنے کے بعد تمہیں اپنے چاروں طرف ہی موت کی نحوستیں منڈلاتی ہوئی دکھائی دیں گی۔ موت بھلے میلوں دور کھڑی ہو، لیکن یہ سچ ہے کہ اسے پڑھنے کے بعد آدمی یقیناً موت کی دہشت سے ہی مرجائے گا۔''

اس کے باوجود ہیری اپنی نگاہیں اس کتاب سے بالکل ہٹا نہ سکا بلکہ بدستور گھورتا رہا۔ کتاب کے سرورق پر ایک بھالو جتنے سیاہ خوفناک کتے کی تصویر تھی جو اسے جانا پہچانا سا لگ رہا تھا......

مینیجر نے ہیری کو 'مستقبل بینی کے انکشاف' نامی کتاب پکڑا دی۔

اس نے پوچھا۔ ''اور کچھ؟''

ہیری نے اپنی نگاہ کتے پر سے ہٹائی اور اپنی کتابوں کی فہرست دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! مجھے غائب ہونے کا فن ثانوی حصہ اور سٹینڈرڈ جادوئی کلمات کا تیسرا اسٹیپ بھی چاہئیں۔''

دس منٹ بعد جب ہیری فلوریش اینڈ بلوٹس سے باہر نکلا تو اس کے ہاتھ میں اس نئی کتابیں تھیں. لیکی کالڈرن کی طرف جاتے وقت اسے یہ ہوش ہی نہیں تھا کہ، وہ کہاں جارہا ہے؟ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ راستے میں کئی لوگوں سے ٹکرا گیا۔

لیکی کالڈرن میں پہنچنے کے بعد وہ بے خودی کے عالم میں سیڑھیاں چلتا گیا۔ اس نے کمرے کا تالا کھولا اور پھر کمرے میں داخل ہوا۔ لاشعوری انداز میں اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتابیں بستر پر پھینک دیں۔ وہ اس وقت چونکا جب اسے کمرہ کچھ بدلا سا دکھائی دیا۔ کسی نے آکر اس کے کمرے کی اچھی طرح صفائی کر دی تھی اور کھڑکیاں کھول دی تھیں جن میں سے سورج کی روشنی اندر آرہی تھی۔

ہیری کو ماگلوؤں کی سڑک تو نہیں دکھائی دے رہی تھی لیکن اسے اس پر آتی جاتی گاڑیوں کا شور ضرور سنائی دے رہا تھا۔ اس کے علاوہ اسے لیکی کالڈرن میں موجود گاہکوں کی آوازوں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ اس نے واش بیسن کے اوپر لگے آئینے میں خود کو دیکھا۔

اس نے اپنے عکس کو جرأت کے ساتھ مخاطب کیا۔ ''وہ یقیناً موت کی نحوست کا عکس نہیں ہوسکتا جب میں نے منگولیا کریسنٹ میں اس عجیب سی چیز کو دیکھا تھا۔ اس وقت میں کافی پریشان اور مضطرب تھا۔ وہ شاید کوئی آوارہ کتا ہی ہوگا......''

پھر وہ اپنے بالوں کو سنوارنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسی وقت آئینہ گھڑگھڑاتی ہوئی آواز میں بولا۔ ''بچے تم یہ لڑائی نہیں جیت سکتے......''

☆☆☆☆

دن گزرتے چلے گئے۔ اب ہیری جہاں بھی جاتا تھا، وہاں رون یا ہرمائنی کی تلاش کیا کرتا تھا۔ اسکول جانے کی تاریخ پاس آرہی تھی۔ اس لئے لیکی کالڈرن میں ہوگورٹس کے بہت سے طالب علم دکھائی دینے لگے تھے۔ کوالٹی کیوڈچ سپلائز میں ہیری سیمس فنی گن اور ڈین تھامس سے ملا۔ جو گری فنڈر فریق میں ہی پڑھتے تھے اور اس کے کلاس فیلو بھی تھے۔ وہ بھی فائر بولٹ کو حسرت بھری

نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔فلوریش اینڈ بلوٹس کے باہر ہیری کو نیول لانگ بوٹم بھی دکھائی دیا جو گول چہرے والا بھلکّڑ لڑکا تھا۔ ہیری نے جان بوجھ کراس بات نہیں کی۔ایسا لگتا تھا جیسے نیول نے اپنی کتابوں کی فہرست گنوادی تھی اوراس کی کرخت دکھائی دینے والی نانی اسے ڈانٹ رہی تھیں۔ ہیری نے دل میں سوچا کاش انہیں یہ کبھی پتہ نہ چلے کہ وزارتِ جادو کے شکنجے سے فرار کے وقت اس نے نیول بننے کا ڈرامہ کیا تھا۔

چھٹیوں کے آخری دن ہیری یہ سوچ کر بیدار ہوا کہ کل تو رون اور ہر مائنی اسے ہوگورٹس ایکسپریس نامی سالانہ تقریب میں مل ہی جائیں گے۔ کپڑے پہن کر وہ آخری مرتبہ فائر بولٹ کی جھلک دیکھنے کیلئے کوالٹی کیوڈچ سپلائز رپہنچا۔ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ وہ لنچ کہاں کرے تبھی کسی نے اس کا نام لیااوراس نے پلٹ کر دیکھا۔

''ہیری......ہیری......!''

رون اور ہر مائنی دونوں ہی فلوریش اینڈ بلوٹس کے آئس کریم پارلر کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ رون بہت چتکبرا دکھائی دے رہا تھااور ہر مائنی کسی قدر بھوری۔ دونوں ہی اس کی طرف تیزی سے ہاتھ ہلا رہے تھے۔

جب ہیری ان کے پاس آ بیٹھا تو رون نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔'' آخرتم مل ہی گئے۔ ہم لوگ جب لیکی کالڈرن میں پہنچے تو ہمیں پتہ چلا کہ تم باہر گھومنے گئے ہو۔ پھر ہم تمہاری تلاش میں فلوریش اینڈ بلوٹس کی دکان میں بھی گئے اوراس کے بعد میڈم ملیکن کی دکان میں اور......''

ہیری نے کہا۔ ''میں تو گذشتہ ہفتے ہی سکول کا سارا سامان خرید لیا تھااور تمہیں یہ بات کس نے بتائی کہ میں لیکی کالڈرن میں رہتا ہوں؟''

''اس بارے میں ڈیڈی نے ہمیں باخبر کر دیا تھا......'' رون ویزلی نے ہنس کر بتایا۔

محکمہ جادوئی وزارت میں کام کرنے والے مسٹر ویزلی کو غیر معمولی طور پر مارج آنٹی کے پھلائے جانے والے پورے واقعے کی خبر تھی۔

ہر مائنی نے نہایت متفکر انداز میں پوچھا۔'' کیا تم نے سچ مچ اپنی آنٹی کو غبارہ بنا دیا تھا ہیری......؟''

''درحقیقت میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔'' ہیری نے جواب دیا۔ یہ سن کر تو رون ہنسی کے مارے دُہرا ہوتا چلا گیا۔'' مجھے تو بس ان کی باتوں پر غصہ آ گیا تھا۔'' ہیری نے بات مکمل کی۔

''یہ ہنسی کی بات نہیں ہے رون!'' ہر مائنی نے جھڑکتے ہوئے کہا۔'' سچ میں میں بڑی حیران ہوں کہ ہیری کو سکول سے نہیں نکالا گیا۔''

''اور میں بھی......اتنا ہی حیران ہوں!'' ہیری نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔'' سکول سے نکالے جانے کی بات تو چھوڑو۔ مجھے تو لگ رہا تھا کہ مجھے گرفتار کر لیا جائے گا۔'' پھراس نے رون کی طرف دیکھا۔'' کیا تمہاری ڈیڈی کو معلوم ہے کہ فج نے میرے جرم

کو کیونکر نظر انداز کر دیا؟''

''شاید اس وجہ سے...... کیونکہ یہ کام تم نے کیا تھا...... ہے نا!'' رون نے ہنستے ہوئے اپنے کندھے اچکائے۔''مشہور ہیری پوٹر نے ......اگر میں نے اپنی آنٹی کے کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہوتا تو یقیناً محکمہ وزارت جادو میرے ساتھ بڑا ہی سخت برتاؤ اپناتا۔ ویسے اتنا بتا دوں کہ انہیں مجھے قبر میں سے ہی نکالنا پڑتا کیونکہ اس غلطی کے عوض ممی پہلے ہی مجھے ہلاک کر چکی ہوتیں۔ بہرحال تم آج شام کو ڈیڈی سے ملاقات کر کے خود ہی سب کچھ پوچھ لینا۔ ہم بھی آج رات یہیں لیکی کالڈرن میں ہی رُکیں گے۔ اس لئے تم کل ہمارے ہی ساتھ کنگ کراس سٹیشن چل سکتے ہو۔ ہر مائنی بھی ہمارے ساتھ رُک رہی ہے۔''

''ممی ڈیڈی مجھے آج صبح ہی ہوگورٹس کے تمام سامان کے ہمراہ یہیں چھوڑ گئے ہیں۔'' ہر مائنی نے ہنستے ہوئے سر ہلایا۔

''یہ تو تم نے اچھی خبر سنائی!'' ہیری کے چہرے پر بشاشیت پھیل گئی۔''تو کیا تم نے اپنی نئی کتابیں اور باقی سامان خرید لیا ہے۔''

''ادھر دیکھو۔'' رون نے بیگ میں سے ایک لمبا، پتلا ڈبہ باہر نکال کر اسے کھولا۔''بالکل نئی جادوئی چھڑی! چودہ انچ کی اس میں یک سنگھے کی دم کے بال شامل ہیں۔ اور ہم نے اپنی ساری نصابی کتابیں بھی خرید لی ہیں۔'' اس نے اپنی کرسی کے پہلو میں رکھے ہوئے ایک بڑے تھیلے کی طرف اشارہ کیا۔''کیا تم نے بھیانک عفریتوں والی کتاب کے بارے میں مزیدار بات سنی......؟ جب ہم نے دوکاندار سے یہ کہا کہ ہمیں بھیانک عفریتوں والی دو کتب چاہئیں تو وہ قریباً روہانسا ہو گیا۔''

''ان سب میں کیا ہے ہر مائنی؟'' ہیری نے اس کی کرسی کے پاس رکھے ایک نہیں بلکہ تین بھاری بھرکم تھیلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''دراصل میں اس سال تم لوگوں سے زیادہ مضامین لینے کا ارادہ کر چکی ہوں'' ہر مائنی نے بتایا۔''ان تھیلوں میں سکول فہرست کی کتب کے علاوہ جادوئی علم الاعداد، جادوئی مخلوق کی دیکھ بھال، غیب بینی، قدیمی حروف تہجی کا مطالعہ اور ماگلوؤں کی نفسیات کا مطالعہ کی کتب ہیں۔''

''تم ماگلوؤں کی نفسیات کا مطالعہ والا مضمون کیوں لے رہی ہو؟'' رون نے ہیری کی طرف دیدے مٹکاتے ہوئے ہر مائنی سے پوچھا۔''تم تو خود ماگلوؤں کے گھر میں ہی پیدا ہوئی ہو۔ تمہاری ماں باپ دونوں ماگلوؤں ہیں، تم تو پہلے سے ہی ماگلوؤں کے بارے میں سب کچھ جانتی ہو۔''

''مجھے لگتا ہے کہ جادوگروں کے نکتہ نظر سے ماگلوؤں کی نفسیات کا مطالعہ کرنا خاصا دلچسپ رہے گا۔'' ہر مائنی گہری سنجیدگی سے جواب دیا۔

''کیا اس سال تمہارا کھانے اور سونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ہر مائنی؟'' ہیری نے تعجب بھرے انداز سے پوچھا۔ یہ سن کر رون ہنس پڑا۔ ہر مائنی نے اس بات پر توجہ دینا مناسب نہیں سمجھا۔ اس نے اپنے پرس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے پاس ابھی دس گیلن بچے ہیں چونکہ میری سالگرہ ستمبر میں ہے اس لئے ممی ڈیڈی نے مجھے پیشگی ہی کچھ پیسے دیئے تھے کہ میں اپنی سالگرہ کا تحفہ کچھ جلدی ہی خرید لوں۔''

''ایک اچھی کتاب کیسی رہے گی......؟'' رون نے معصومیت سے کہا۔

''نہیں! مجھے ایسا نہیں لگتا۔'' ہرمائنی نے رون کی بات کا برا منائے بغیر کہا۔ ''مجھے دراصل ایک الو چاہئے۔ میرا مطلب ہے کہ ہیری کے پاس ہیڈوگ ہے اور تمہارے پاس ایرل ہے......''

''ایرل میرا نہیں بلکہ میرے پورے خاندان کا الو ہے۔'' رون نے جلدی سے تصحیح کرنے کی کوشش کی۔ ''میرے پاس تو صرف سکے برز ہے۔'' اس نے اپنے پالتو چوہے کو جیب سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔ ''اور میں اس کی جانچ کروانا چاہتا ہوں۔'' یہ کہتے ہوئے رون نے چوہے کو سامنے والی میز پر رکھ دیا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ مصر کی سیر تفریح کے باعث اس کی حالت کچھ درست نہیں رہی ہے۔ وہاں کی آب وہوا نے اسے شاید بیمار کر ڈالا ہے۔''

سکے برز پہلے سے کچھ دبلا دکھائی دے رہا تھا اور غیر معمولی طور اس کی حالت کسی قدر پتلی لگ رہی تھی۔ اس کی مونچھ کے بال تک جھکے ہوئے تھے۔

''چلو جادوئی حیوانات کی دوکان میں چلتے ہیں۔'' ہیری نے کہا جو دو ہی ہفتوں کے قیام سے جادوئی بازار کی دوکانوں اور راستوں سے بھرپور واقفیت حاصل کر چکا تھا۔ ''وہاں تم سکے برز کی جانچ کروالینا اور ہرمائنی الّو خرید لے گی......''

انہوں نے اپنی آئس کریم کے پیسے ادا کئے اور کچھ ہی دور سڑک کے دوسری طرف موجود جادوئی حیوانات کی دوکان میں پہنچ گئے۔ دوکان کے اندر چلنے پھرنے کیلئے بہت کم جگہ تھی، ہر طرف پنجرے ہی پنجرے دکھائی دے رہے تھے۔ دوکان کے اندر بے حد ناگوار بدبو اور شوروغل کا سماں پھیلا ہوا تھا۔ پنجروں میں بند پرندوں اور جانوروں نے طرح طرح کی آوازیں نکال کر ماحول خاصا ہیجان انگیز بنایا ہوا تھا۔ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی جادوگرنی ایک جادوگر کو دوسر والے سانپ کی دیکھ بھال کے بارے میں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس لئے رون، ہرمائنی اور ہیری کو اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا پڑا۔ وہ وقت گزاری کیلئے مختلف پنجروں کی طرف دیکھنے میں مشغول ہو گئے۔

دو بہت بڑے بینگنی رنگ کے مینڈک بھری ہوئی مکھیاں کھانے میں مصروف تھے۔ چمکیلے اور شوخ خول والا ایک دیوہیکل کچھوا کھڑکی کے پاس چمک رہا تھا۔ زہریلے نارنجی رنگ کے گھونگھے اپنے شیشے کے تالاب میں دھیرے دھیرے اوپر نیچے آجا رہے تھے۔ ایک موٹا سفید خرگوش کلکاریاں مارتا ہوا ریشمی ہیٹ میں بدل جاتا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے واپس اپنی اصلی شکل میں آجاتا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں رنگ برنگی بلیاں بھی تھیں۔ پنجروں میں بند سیاہ کوے اپنی بھدی آواز میں شور مچا رہے تھے۔ کسٹرڈ کے رنگ جیسے فربالز ایک بڑی ٹوکری میں موجود تھے جس میں سے ان کی تیز بھنبھناہٹ سنائی دے رہی تھی۔ کاؤنٹر پر ایک بڑا پنجرا رکھا ہوا تھا جس میں کالے

رنگ کے چکنے چوہے بھرے ہوئے تھے جو اپنی لمبی دم کا استعمال کرتے ہوئے دھکم چوکڑی مچائے ہوئے تھے۔ جیسے ہی دومونہہ والے سانپ والا جادوگر فارغ ہوکر کاؤنٹر سے ہٹا تو رون وقت ضائع کئے بغیر کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

''سنیے!'' رون گلا کھنکار کر بولا۔ ''یہ میرا پالتو چوہا ہے۔ ہم جب سے مصر کی تفریح سے واپس لوٹے ہیں۔ اس کی حالت کچھ خراب سی دکھائی دے رہی ہے۔''

''اسے کاؤنٹر پر ڈال دو۔'' جادوگرنی نے اپنی جیب سے موٹے شیشوں والا سیاہ چشمہ نکالتے ہوئے کہا۔ رون نے اپنی اندرونی جیب سے سکے برز کو نکالا اور کاؤنٹر پر چوہوں کے پنجرے کے پاس رکھ دیا۔ اسی لمحے چوہوں کے پنجرے میں تبدیلی رونما ہوئی۔ چوہوں نے اپنی اچھل کود اچانک بند کر دی اور وہ سکے برز کو اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے پاس آنے کی کوشش میں ایک دوسرے سے جھگڑنے لگے۔ رون کی لگ بھگ ہر چیز کی طرح اس کا پالتو چوہا سکے برز بھی سیکنڈ ہینڈ تھا۔ (وہ پہلے رون کے بھائی پرسی کے پاس ہوا کرتا تھا) خاص طور پر پنجرے کے چمکیلے اور چکنے چوہوں کے آگے تو سکے برز بہت ہی خستہ حال دکھائی دے رہا تھا۔

جادوگرنی نے سکے برز کو اوپر اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''اس کی عمر کتنی ہوگی؟''

''معلوم نہیں!'' رون نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''کافی ہوگی، پہلے یہ میرے بھائی کے پاس تھا۔''

''کیا اس میں جادوئی صلاحیت ہے؟'' جادوگرنی نے سکے برز کا بغور جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔

''پتہ نہیں!'' رون نے کہا۔ حقیقت تو یہی تھی کہ سکے برز نے کبھی بھی کسی خاص دلچسپ جادوئی صلاحیت کا کوئی مظاہرہ نہیں کیا تھا۔ جادوگرنی کی نگاہ سکے برز کے دبے ہوئے بائیں کان سے ہوتی ہوئی اس کے اگلے پنجے تک پہنچی، جس کی ایک انگلی غائب دکھائی دے رہی تھی پھر وہ تاسف بھرے لہجے میں بولی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ اس کا وقت پورا ہو چکا ہے۔''

''کچھ دن پہلے تک تو یہ بالکل ویسا ہی تھا جیسے یہ مجھے پرسی سے لیتے وقت پر تھا۔'' رون نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس طرح کے معمولی قسم کے چوہے سے تین سال سے زیادہ تک کی زندگی کی امید نہیں رکھنا چاہئے۔'' جادوگرنی نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''اگر تمہیں اب زیادہ دیرپا اور صحت مند چوہا چاہئے تو تم ان چوہوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کر سکتے ہو......'' اس نے کالے چکنے چوہوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اب اپنی من موجی اچھل کود میں دوبارہ مصروف ہو چکے تھے۔ رون نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''اترا رہے ہو......''

''اگر تمہیں دوسرا چوہا نہیں خریدنا ہے تو تم اپنے چوہے کو صحت بخش ٹانک پلا کر دیکھ لو۔ شاید کوئی بات بن جائے۔'' جادوگرنی نے اپنے کاؤنٹر کے نیچے سے ایک چھوٹی سی بوتل نکالی جس میں سرخ رنگ کا سیال بھرا ہوا تھا۔

رون کے چہرے پر بشاشیت پھیل گئی۔ ''یہ ٹھیک ہے، کتنے پیسے ہوئے اس کے......''

اچانک رون کو بوکھلا کر پیچھے ہٹنا پڑا کیونکہ ایک بڑی سی چیز اس کے اوپر والے پنجرے سے نکل کر نیچے کود پڑی تھی اور سیدھی رون

کے سر کے اوپر آ گری تھی۔کودتے ہی وہ وحشیانہ انداز میں سکے برز پر جھپٹی۔

''نہیں! کروک شانکس......نہیں!'' جادوگرنی چیختی ہوئی بولی لیکن تب تک سکے برز اس کے ہاتھوں سے صابن کی ٹکیا کی مانند پھسل کر فرش پر کود گیا تھا اور عجلت میں دروازے سے ہی باہر نکل گیا تھا۔اسی وقت رون چلایا۔''سکے برز!'' اور پھر سکے برز کے تعاقب میں اس نے بھی دروازے سے باہر دوڑ لگا دی۔ہیری بھی رون کے پیچھے بھاگا۔

سکے برز کو تلاش کرنے میں انہیں قریباً دس منٹ لگ گئے تھے۔وہ کوالٹی کیوڈچ سپلائرز کی دوکان کے باہر رکھے ہوئے کوڑے دان میں چھپا بیٹھا تھا۔رون نے ہانپتے ہوئے چوہے کو دوبارہ اپنی اندرونی جیب میں رکھا۔اور اپنا سر مسلتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

''وہ کیا چیز تھی......؟''

''وہ ایک بڑی بلی تھی یا پھر کوئی چھوٹی شیرنی......!'' ہیری نے اسے بتایا۔

''ہرمائنی کہاں ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''شاید وہ وہیں الّو خرید رہی ہوگی۔'' ہیری نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں واپس جادوئی حیوانات کی دوکان کی طرف جانے والی پرہجوم سڑک پر چلنے لگے۔جب وہ دوکان کے پاس پہنچے تو ہرمائنی نکل رہی تھی لیکن اس کے ہاتھ میں الّو نہیں تھا۔اس کی بانہوں میں ایک بڑی بلّی تھی۔

''کیا تم نے اس وحشی بلی کو خرید لیا......'' رون کا منہ کھلا رہ گیا۔

''کتنی پیاری بلی ہے......ہے نا!'' ہرمائنی نے پیارے بھرے لہجے میں کہا۔

ہیری نے سوچا کہ یہ تو اپنی اپنی پسند ہے۔بلی کی کھال موٹی اور روئیں دار تھی لیکن غیر معمولی طور پر اس کا ایک پنجہ کسی قدر موٹا اور بڑا تھا اور اس کا چہرہ کسی قدر دُبلا محسوس ہو رہا تھا۔جیسے وہ کسی اینٹوں والی دیوار سے ٹکرا کر پچک گیا ہو۔چونکہ اب بلی کو سکے برز کی صورت دکھائی نہیں دے رہی تھی اسی لئے وہ ہرمائنی کی بانہوں میں پرسکون بیٹھی ہوئی تھی۔

''تم جانتی ہو کہ اس نے میرے سر پر چھلانگ لگا کر مجھے زخمی کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔'' رون شکایتی انداز میں بولا۔

''اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا......ہے نا کروک شانکس!'' ہرمائنی نے ہنس کر کہا۔''اور سکے برز کا کیا ہوا؟'' رون نے اپنی قمیض کے ابھرے ہوئے حصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اسے آرام کی ضرورت ہے۔اگر تمہاری بلی چاروں طرف آزادانہ گھومتی پھرے گی تو وہ آرام کیسے کر پائے گا؟''

''اوہ مجھے یاد آیا......تم اپنا صحت بخش ٹانک تو دوکان میں ہی بھول گئے تھے۔'' ہرمائنی نے رون کو ایک چھوٹی سرخ بوتل دیتے ہوئے کہا۔''اب زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔یہ بلی میرے کمرے میں سوئے گی اور تمہارا چوہا تمہارے کمرے میں......دونوں کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔سمجھے!......بے چاری کروک شانکس......اس جادوگرنی نے مجھے بتایا کہ یہ بلی کئی سالوں سے

اس کی دوکان میں رہ رہی تھی لیکن کسی نے بھی اسے کبھی پسند نہیں کیا۔''

''نہ جانے کیوں......؟'' رون نے اسے طعنہ مارتے ہوئے کہا۔اب وہ دھیمے قدموں لیکی کالڈرن کی جانب بڑھ رہے تھے۔ وہاں پہنچ کران کی نظر مسٹر ویزلی پر پڑی جو کہ بار میں ایک طرف بیٹھے روزنامہ ''جادوگر'' پڑھ رہے تھے۔وہ سب ان کی میز کی طرف آ گئے۔

''خوش آمدید!...... ہیری تم کیسے ہو؟'' مسٹر ویزلی نے پوچھا۔

''اچھا ہوں...... شکریہ!'' ہیری نے مسکرا کر کہا۔ان تینوں کے پاس جادوئی بازار سے خریدا ہوا سامان تھا۔مسٹر ویزلی نے اپنا اخبار ایک طرف رکھ دیا۔ہیری کی نظر اخبار پر پڑی جس پر سیریس بلیک کی مشہور زمانہ متحرک تصویر صاف دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا اسے اب تک گرفتار کیا جا سکا......؟'' ہیری نے بے خیالی میں سوال کیا۔

''نہیں!'' مسٹر ویزلی نے کہا جو بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔''محکمہ وزارت کے سبھی لوگ اپنے کام چھوڑ کر اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں،لیکن ابھی تک قسمت نے ہمارا ساتھ نہیں دیا۔''

''اگر ہم اسے پکڑنے میں کامیاب ہو جائیں تو کیا ہمیں انعام ملے گا؟'' رون نے پوچھا۔''کچھ اور پیسے ملنا اچھا لگے گا...... ہے نا!''

''بے وقوفوں جیسی باتیں مت کیا کرو رون!'' مسٹر ویزلی نے تناؤ بھری آواز میں اسے ڈانٹا۔''بلیک کو تیرہ سال کا کوئی بچہ نہیں پکڑ سکتا۔میری بات یاد رکھنا......اسے صرف اژقبان کے محافظ ہی پکڑیں گے!''

اسی لمحے مسز ویزلی بار میں داخل ہوئیں۔ان کے ہاتھ میں خریداری کا سامان تھا۔ان کے عقب میں جڑواں بھائی فریڈ اور جارج بھی دکھائی دیئے جو ہوگورٹس میں پانچویں سال کے طالبعلم تھے۔ان کے پیچھے پرسی بھی تھا جو حال ہی میں ہیڈ بوائے بن چکا تھا۔ سب سے پیچھے جینی تھی جو ویزلی خاندان کی سب سے چھوٹی اولاد تھی اور اکلوتی لڑکی تھی۔

جینی کے دل میں ہیری کیلئے محبت بھرے جذبات تھے، جونہی اس کی نظر ہیری پر پڑی تو وہ بری طرح شرما گئی۔عام طور پر وہ جتنا شرماتی تھی،اس بار تو وہ کچھ زیادہ ہی شرمیلی دکھائی دی۔ایسا شاید اس لئے ہوا تھا کہ گذشتہ برس ہیری نے ہوگورٹس میں اس کی جان بچائی تھی۔اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے ہیری کی طرف دیکھے بنا ہی اس سے ہیلو کہا۔دوسری طرف پرسی نے ہیری کی طرف اپنا ہاتھ بڑے ہی نخوت بھرے انداز میں اس طرح بڑھایا کہ جیسے پہلے کبھی وہ ہیری سے ملا ہی نہ ہو۔''تم سے مل کر خوشی ہوئی ہیری......!''

''ہیلو پرسی!'' ہیری نے بمشکل اپنی ہنسی کو قابو میں رکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے امید ہے کہ سب کچھ اچھا ہی چل رہا ہو گا۔'' پرسی نے اتراتے ہوئے انداز میں ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ایسے لگ رہا تھا جیسے ہیری کسی وزیر سے مل رہا ہو۔

''بہت عمدہ......شکریہ!'' ہیری نے مختصراً کہا۔اسی لمحے فریڈ نے پرسی کو اپنی کہنی کا ٹھوکا مار کر پیچھے ہٹایا اور باقاعدہ سر جھکاتے

ہوئے استقبالیہ انداز میں کہا۔

''ہیری!......تم سے ملاقات ہمارے لئے بے حد فخر کی بات ہے۔''

''بالکل سچی بات......'' جارج نے فریڈ کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے آگے بڑھ کر ہیری کا تھام لیا اور بولا۔ ''بلکہ یہ کہنا کہ بے حد مزے دار......''

پرسی نے ان دونوں کو غصے سے گھورا۔

''چلو چھوڑو......اب مذاق بہت ہو گیا۔'' مسز ویزلی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اوہ ممی!'' جارج نے یوں کہا جیسے اس نے انہیں ابھی دیکھا ہو۔ پھر اس نے ان کا ہاتھ تھام کر کہا۔ ''آپ کو یہاں دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ممی......!''

''میں نے کہا نا کہ اب بہت ہو چکا۔ یہ مذاق بند کرو۔'' مسز ویزلی نے اپنا خریدا ہوا سامان ایک خالی کرسی پر رکھتے ہوئے کہا۔

''ہیلو ہیری! میرا خیال ہے کہ تم نے ہماری ترقی کی خبر سن لی ہو گی؟'' انہوں نے پرسی کے سینے پر لگے چاندی کے چمکتے ہوئے بیج کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا۔ ''خاندان میں دوسرا ہیڈ بوائے......!'' یہ کہتے وقت ان کا سینہ فخر سے پھولا ہوا دکھائی دیا۔

''اور آخری......'' پرسی نے دبی ہوئی آواز میں سرگوشی کی۔

''مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں!'' مسز ویزلی نے اچانک تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''میں یہ دیکھ رہی ہوں کہ تم دونوں کو مانیٹر تک نہیں بنایا گیا ہے۔''

''ہم مانیٹر بننا ہی نہیں چاہتے ہیں......'' جارج نے اس عہدے کے بارے میں حقارت بھرے انداز میں اظہار کیا۔ ''اس سے تو آزادی کا سارا مزہ ہی خراب ہو جائے گا۔''

جینی یہ سن کر ہنس پڑی۔

''تمہیں اپنی بہن کے سامنے عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے تھا۔'' مسز ویزلی نے کہا۔

''عمدہ اخلاق پیش کرنے کیلئے جینی کے پاس دوسرے بھائی بھی موجود ہیں...... ہے نا ممی!'' پرسی نے موقعہ کا پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''میں ڈنر کیلئے کپڑے بدل کر آتا ہوں۔''

اس کے جاتے ہی جارج نے گہری آہ بھری۔

''ہم اسے ایک مصری اہرام میں بند کرنے کی کوشش کی تھی۔'' اس نے ہیری کو بتایا۔ ''لیکن ممی نے ہمیں عین موقعہ پر ہی تاڑ لیا تھا......''

☆☆☆☆

اس رات ڈنر نہایت لذیذ رہا۔ لیکی کالڈرن بیئر بار کے مالک مسٹر ٹام نے چھوٹے پرائیویٹ کمرے میں تین میزیں ایک ساتھ

جوڑ کر لگا دی تھیں۔ جن کے گرد ویزلی خاندان کے ساتوں افراد کے ساتھ ساتھ ہیری اور ہرمائنی نے خوب ڈٹ کر کھانا کھایا۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہو کر لذیذ چاکلیٹ پڈنگ سے لطف اندوز ہو رہے تھے تو اسی وقت فریڈ نے دریافت کیا۔

''ہم کل کنگ کراس سٹیشن تک کیسے جائیں گے ڈیڈی؟''

''محکمہ وزارت جادو کی طرف سے دو کاریں ہمیں لینے کیلئے آئیں گی۔'' مسٹر ویزلی نے پڈنگ کھاتے ہوئے سب کو آگاہ کیا۔ سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''لیکن کیوں......؟'' پرسی نے غیر یقینی انداز میں پوچھا۔

''اس لئے کہ تم جو ہمارے ساتھ ہو گے پرسی۔'' جارج نے بڑے سنجیدہ انداز میں کہا۔ ''اور ان کے بونٹ پر دو عدد جھنڈے بھی لگے ہوئے ہوں گے، جن پر لکھا ہوا ہو گا۔ بی، بی!''

''یعنی کہ...... بے حد بکواس......!'' فریڈ فوراً لقمہ دیا۔

پرسی اور مسز ویزلی کے علاوہ کمرے میں موجود سب ہی لوگ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''محکمہ وزارت کاریں کیوں بھیج رہا ہے ڈیڈی......؟'' پرسی نے ان کی بیہودگی کو نظر انداز کرتے ہوئے متفکر انداز میں دوبارہ اپنا سوال دہرایا۔

''کیونکہ اب ہمارے پاس کار نہیں ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''اور چونکہ میں وہاں کام کرتا ہوں اسی لئے انہوں نے میری مدد کر رہے ہیں......'' ان کی آواز میں کسی قدر کپکپاہٹ عیاں تھی۔ ہیری غور سے انہیں دیکھ رہا تھا اسی لئے اسے احساس ہو گیا کہ مسٹر ویزلی کے کان بے حد سرخ ہو رہے تھے۔ یہ بالکل اسی طرح کا ہی منظر تھا جیسے شدید ہیجان کے باعث رون کے کان سرخ ہو جایا کرتے تھے۔

''اور یہ کتنا اچھا بھی رہے گا......'' مسٹر ویزلی عجلت میں بات پلٹتے ہوئے بولے۔ ''تمہیں معلوم ہی ہے کہ تم لوگوں کے پاس کس قدر زیادہ سامان ہے؟ ماگلوؤں کے ریلوے سٹیشن پر تمہاری پریڈ کتنی شاندار دکھائی دے گی......تم سب نے اپنا اپنا سامان تو پیک کر لیا ہو گا...... ہے نا؟''

''رون نے اب تک اپنا نیا سامان اپنے صندوق میں نہیں رکھا ہے ڈیڈی۔'' پرسی نے شکایتی انداز میں کہا۔ ''اس نے اپنا سارا سامان میرے بستر پر پٹخ دیا ہے۔''

''رون! بہتر یہی ہو گا کہ تم ابھی جاؤ اور اپنا تمام سامان صحیح طریقے سے پیک کرو۔ ہمارے پاس کل صبح زیادہ وقت نہیں ہو گا سمجھے!'' مسز ویزلی نے کرخت آواز میں رون کو کہا۔ رون نے پرسی کی طرف دیکھ کر منہ بسورا۔

ڈنر سے فراغت پر سب کا پیٹ بے حد بھرا ہوا تھا، کھانے کے خمار کے باعث سب کی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں۔ ایک ایک

کر کے وہ سب سیڑھیاں چڑھ کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے اور اپنے بکھرے سامان کو سمیٹ کر پیک کر کرنے لگے۔ رون اور پرسی کا کمرہ کمرہ ہیری کے بالکل پاس ہی تھا۔ ہیری نے سامان کو پیک کرنے کے بعد اپنے صندوق کو تالا لگایا ہی تھا کہ تبھی اسے دیوار کے اس پار سے غصے بھری آوازیں سنائی دیں۔ وہاں کیا مسئلہ درپیش تھا یہ دیکھنے کیلئے وہ آہستگی سے اپنے کمرے سے باہر نکلا۔ بارہ نمبر کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اس کے اندر سے پرسی کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''وہ یہیں رکھا ہوا تھا۔ بستر کے پاس والی میز پر...... میں نے پالش کرنے کے لئے اتارا تھا......'' پرسی چیخ کر کہہ رہا تھا۔

''میں نے تمہیں بتایا ہے نا...... کہ میں اسے چھوا تک نہیں ہے'' رون نے چلا کر کہا۔

''کیا ہوا......؟'' ہیری نے دروازے میں ہی ٹھہر کر پوچھا۔

''میرا ہیڈ بوائے کا بیج گم ہو گیا ہے۔'' پرسی روہانسے انداز میں بولا۔

''اور سکے برز کا صحت بخش ٹانک بھی......!'' رون اپنے صندوق سے سامان کو باہر پھینکتے ہوئے چیخ کر بولا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ میں اسے کہیں باہر ہی بھول آیا ہوں۔''

''بکواس بند کرو۔ جب تم تم میرا بیج ڈھونڈ نہیں لیتے ......تم باہر کہیں نہیں جاؤ گے سمجھے!'' پرسی نے چیختے ہوئے کہا۔

''سکے برز کا صحت بخش ٹانک میں لے آتا ہوں، میرا سامان پیک ہو چکا ہے اور میں اب فارغ ہوں۔'' ہیری نے رون سے کہا اور نیچے کی طرف چل دیا۔

نیچے بار کی طرف جانے والی اندھیری راہداری کو ابھی ہیری طے بھی نہیں کر پایا تھا کہ اسے بلند انداز میں کسی کے بولنے کی غصے بھری آوازیں سنائی دیں۔ آوازیں جانی پہچانی تھیں اسی لئے وہ ایک پل میں سمجھ گیا کہ مسٹر اور مسز ویزلی کسی معاملے پر آپس میں تکرار کر رہے تھے۔ وہ کسی قدر جھجکا کیونکہ وہ ان دونوں کا جھگڑا سننا نہیں چاہتا تھا۔ ویسے بھی یہ غیر اخلاقی بات تھی۔ اس نے بڑھنے کیلئے قدم اُٹھایا ہی تھا کہ اسے رُکنا پڑ گیا کیونکہ انہوں نے باہمی جھگڑے میں ہیری کا نام لیا تھا۔ ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی کمرے کے دروازے کے قریب کھسک آیا تھا۔

''...... مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ ہیری کو سچائی کیوں نہیں بتا رہے ہیں۔'' مسٹر ویزلی غصے سے کانپتے ہوئے بول رہے تھے۔ ''ہیری کو جاننے کا پورا حق ہے۔ میں نے فج سے بات کی تھی لیکن وہ اسے بچہ سمجھنے پر ہی مصر ہے۔ ہیری اب تیرہ سال کا ہو چکا ہے اور......''

''آرتھر! سچائی سن کر ہیری دہشت زدہ ہو جائے گا۔'' مسز ویزلی نے بات کاٹتے ہوئے تیکھے انداز میں کہا۔ ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہیری دہشت زدہ ہو کر سکول جائے۔ اگر اسے یہ سب پتہ نہیں چلے گا تو وہ یقیناً زیادہ پرسکون رہے گا۔''

''میں اسے تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں اسے متنبہ ضرور کرنا چاہتا ہوں۔'' مسٹر ویزلی نے جھنجھلائے ہوئے انداز

میں جواب دیا۔ ’’تم تو جانتی ہو کہ ہیری اور رون کس طرح کے ہیں؟ وہ دونوں کہیں بھی اکیلے بھٹکتے رہتے ہیں۔ وہ دوبار تاریک جنگل میں بھی جا چکے ہیں لیکن ہیری کو اس سال ایسا کچھ نہیں کرنا چاہئے۔ جس رات کو وہ اپنے گھر سے بھاگ نکلا تھا اس رات کو اس کے ساتھ بہت کچھ ہو سکتا تھا۔ اگر نائٹ بس نے اسے بروقت بٹھا نہ لیا ہوتا تو میں پورے وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ محکمہ وزارت جادو کی تلاش سے پہلے ہی ہیری مر چکا ہوتا......‘‘

’’لیکن وہ مرا نہیں ہے۔ وہ صحیح سلامت ہمارے پاس ہے۔ پھر یہ بات اسے بتانے کی کیا ضرورت ہے؟‘‘ مسز ویزلی نے تنک کر کہا۔

’’ماؤلی! لوگ کہتے ہیں کہ سیریس بلیک بالکل پاگل ہو چکا ہے اور شاید یہ سچ ہی ہو۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ وہ اتنا چالاک بھی ہے کہ اژقبان کے محافظوں کو جل دے کر فرار ہو چکا ہے، اس کی عیاری کی کسی کو بھنک تک نہ پڑ سکی۔ وہ ابھی تک آزادانہ گھوم پھر رہا ہے اور لاکھ کوشش کے باوجود محکمہ اس کا سراغ نہیں لگا پایا۔ فج روزنامہ جادوگر کو چاہے جو بھی بیان دیتا رہے لیکن سچ تو یہی ہے کہ بلیک کو پکڑنے کی اتنی ہی ضرورت درکار رہے کہ جتنی ازخود جادوئی کلمات پڑھنے والی جادوئی چھڑیوں کو قابو کرنے کی ہوتی ہے۔ ہمیں صرف ایک ہی بات کی پکی مخبری ہے، اور وہ یہ ہے کہ بلیک کس کے پیچھے پڑا ہے......؟‘‘

’’آرتھر! تم سمجھتے کیوں نہیں کہ ہیری ہوگورٹس میں مکمل طور پر محفوظ رہے گا۔‘‘

’’ہم اژقبان کو بھی مکمل طور پر محفوظ خیال کرتے تھے ماؤلی!......اگر بلیک اژقبان کے در و دیوار سے باہر نکل سکتا تو پھر وہ ہوگورٹس کے اندر بھی جا سکتا ہے۔‘‘

’’لیکن ہم اتنے وثوق کے ساتھ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ بلیک واقعی ہیری کے پیچھے پڑا ہے۔‘‘ مسز ویزلی نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے ہیری نے لکڑی ٹھونکنے کی تیز آواز سنی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مسٹر ویزلی نے فرطِ طیش میں آ کر میز پر مکا مارا ہوگا۔

’’ماؤلی! یہ بات تمہیں کتنی بار بتانا پڑے گی کہ محکمہ والوں نے یہ بات اخبار کو صرف اس لئے نہیں بتائی کیونکہ فج اسے مکمل طور پر پوشیدہ رکھنے کا خواہش مند تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جس رات بلیک اژقبان سے فرار ہوا تھا، اسی رات کو فج اژقبان گیا تھا۔ محافظوں نے اسے آگاہ کیا ہے کہ بلیک کچھ عرصے سے نیند میں بڑبڑاتا رہا تھا۔ وہ ہمیشہ ایک ہی جملہ بولتا تھا......’وہ ہوگورٹس میں ہے...... وہ ہوگورٹس میں ہے......‘ بلیک کا ذہنی توازن کسی طرح سے بھی درست نہیں ہے اور ہمیں اس بات کا پورا یقین ہے کہ وہ ہیری کو ہلاک کرنے کا خواہش مند ہے۔ شاید وہ یہ خیال رکھتا ہے کہ ہیری کے مر جانے کے بعد تم جانتی ہو کہ کون؟ دوبارہ طاقتور بن جائے گا۔ جس رات کو ہیری نے تم جانتی کون؟ کو شکست دی تھی اسی رات بلیک نے اپنا سب کچھ گنوا دیا تھا......اور وہ بارہ برس تک اژقبان میں اسی بارے میں سوچتا رہا ہوگا......!‘‘

کچھ دیر تک دونوں طرف سے خاموشی رہی۔ ہیری کی سانس تیز تیز چل رہی تھی۔ وہ اس بارے میں مزید جاننا چاہتا تھا۔ اسی

لئے اس کے قدم غیر ارادی طورا سے دروازے کے بالکل قریب لے آئے تھے۔

''ٹھیک ہے آرتھر!'' مسز ویزلی کی آواز میں پہلا سا دم نہیں تھا۔''جو تمہیں درست لگتا ہے، تم وہ کرو۔ لیکن تم ایلبس ڈمبل ڈور کو بھول رہے ہو۔ میرا خیال ہے کہ وہ جب تک ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر ہیں تب تک ہیری کو کوئی نقصان نہیں پہنچنے دیں گے۔ انہیں اس معاملے کی خبر تو ہوگی؟''

''ڈمبل ڈور اژقبان کے محافظوں کو بالکل پسند نہیں کرتے ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے بھاری آواز میں کہا۔''سچائی تو یہ ہے کہ میں بھی انہیں سخت ناپسند کرتا ہوں۔ لیکن جب معاملہ بلیک جیسے جادوگر کا ہو تو ایسی لڑائی میں کئی بار آپ کو ایسی قوتوں کا سہارا بھی لینا پڑتا ہے جنہیں آپ بالکل پسند نہ کرتے ہوں۔''

''اگر وہ ہیری کو بچانے میں کامیاب رہیں تو......''

''تو میں پھر کبھی بھی ان کے خلاف ایک لفظ تک نہیں بولوں گا۔'' مسٹر ویزلی نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔''اب بہت رات ہو چکی ہے ماؤلی! مناسب یہی ہوگا کہ ہمیں چل کر بستر پر آرام کرنا چاہئے۔ صبح کافی جلدی اُٹھنا ہوگا......''

ہیری کو کرسیاں کھسکنے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ بنا آواز کئے دبے پاؤں بار کی طرف چل دیا اور اندھیرے میں نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور کچھ سیکنڈ کے بعد قدموں کی چاپ سنائی دی جو بالائی سیڑھیوں کی جا رہی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ دونوں اب اپنے سونے کے کمرے کی طرف جا رہے ہیں۔

صحت بخش ٹانک کی بوتل اسے بار میں میز کے نیچے گری ہوئی مل گئی تھی۔ جہاں وہ کچھ دیر پہلے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیری بوتل ہاتھ میں پکڑے چپ چاپ وہیں کھڑا رہا جب تک کہ اسے مسٹر ویزلی کے بیڈ روم کا دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی نہ دی۔ اس کے بعد وہ بوتل لیکر اوپر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

فریڈ اور جارج سیڑھیوں کے پاس اندھیرے میں کھڑے تھے۔ پرسی کو اپنے بیج کی تلاش میں حیرانگی اور پریشانی میں مبتلا دیکھ کر وہ پیٹ پکڑ پکڑ کر ہنس رہے تھے جو اپنے سارے سامان کو ادھر ادھر پٹختا ہوا شدید جھنجھلاہٹ کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔

''وہ نہیں جانتا کہ اس کا بیج ہمارے پاس ہے۔'' فریڈ نے ہیری کو دیکھ کر اسے سرگوشی کے انداز میں بتایا۔''ہم اسے ذرا سبق سکھا رہے ہیں!''

انہوں نے بیج ہیری کو دکھایا جس پر ہیڈ بوائے کے عین نیچے لکھا تھا......''نک چڑھا!''

ہیری کو مجبوراًان کی ہنسی میں ہنسی ملانا پڑی۔ وہ ان کے پاس رُکا نہیں بلکہ رون کے پاس پہنچا اور صحت بخش ٹانک کی بوتل اس کے ہاتھوں میں تھما کر تیزی سے باہر نکل آیا۔ وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔ اس نے جوتے اتارے اور بستر پر لیٹ گیا۔

'تو سیریس بلیک اِس کے پیچھے پڑا تھا' اب اسے ساری بات سمجھ آ رہی تھی۔ فج اس پر اتنے مہربان کیونکر ہو رہے تھے؟ اسے زندہ

سلامت دیکھ کران کے چہرے راحت کا احساس کیوں پھیلا تھا؟ انہوں نے غیر محسوس انداز میں ہیری سے یہ وعدہ بھی لے لیا تھا کہ وہ جادوئی بازار کے علاوہ اور کہیں نہیں جائے گا۔ وہاں اس پر نظر رکھنا بے حد آسان تھا، کئی جادوگر اسے احساس دلائے بغیر اس کی نگرانی کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ فج ان سب کو کل کنگ کراس سٹیشن تک پہنچانے کیلئے دوسرکاری کاریں اسی لئے بھجوا رہا تھا کہ ویزلی خاندان ہیری کو اپنی نگرانی میں ٹرین پر سوار کروائے۔

ہیری دیوار کی دوسری طرف سے آنے والے ہلکے شور کو سنتا رہا اور یہ سوچتا رہا کہ اسے زیادہ خوف کیوں محسوس نہیں ہو رہا؟ حالانکہ اسے معلوم تھا کہ سیریس بلیک نے ایک ہی جادوئی وار میں تیرہ افراد کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ مسٹر اور مسز ویزلی تو یہی سوچتے تھے کہ حقیقت معلوم ہونے پر وہ دہشت زدہ ہو جائے گا۔ لیکن یہ الگ بات تھی کہ ہیری مسز ویزلی کی اس بات سے مکمل طور متفق تھا کہ پوری دُنیا میں سب سے محفوظ ترین جگہ وہی تھی جہاں ایلبس ڈمبل ڈور موجود ہوں۔ لوگ ہمیشہ کہتے تھے کہ ڈمبل ڈور ہی ایسے واحد قابل ذکر جادوگر ہیں جن سے لارڈ والڈی مورٹ خوفزدہ تھا۔ غیر معمولی طور پر لارڈ والڈی مورٹ کا دایاں ہاتھ بلیک بھی ان سے اتنا ہی ڈرتا ہو گا......

اور پھر ہوگورٹس میں اژقبان کے محافظ بھی تو تعینات ہوں گے، جن سے سب لوگ خوف کے مارے تھر تھراتے تھے اور ان کا نام سنتے ہی ان کے ہاتھ پیروں میں کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔ اگر وہ سکول کے چاروں طرف پہرہ دیں گے تو بلیک اندر کیسے گھس سکتا ہے؟

ہیری کو سب سے زیادہ اس بات کا قلق تھا کہ اب اس کی ہاگس میڈ کی تفریح کا موقعہ مکمل طور پر ختم ہو چکا تھا۔ جب تک بلیک کو گرفتار کر نہیں لیا جائے گا تب تک تو کوئی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ ہیری سکول کی محفوظ عمارت کو چھوڑ کر باہر نکلے۔ دراصل ہیری کو یہ شک ہو رہا تھا کہ جب تک خطرہ مکمل طور پر ٹل نہیں جائے گا تب تک اس کے ہر قدم پر نگاہ رکھی جائے گی۔

اندھیری چھت کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے تیوریاں چڑھائیں۔ لوگوں کو یہ کیوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنا دھیان ازخود نہیں رکھ سکتا؟ وہ تین بار لارڈ والڈی مورٹ سے بچ چکا ہے۔ لوگ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں کر سکتا......؟

عین اسی وقت اس کے ذہن میں منگولیا کریسنٹ کے اس خوفناک جانور کا عکس ابھر آیا جب آپ جان لیں کہ خاتمہ آپ کے سامنے ہے تو کیا کریں......؟

''میں ابھی مرنا نہیں چاہتا......'' ہیری نے زور سے کہا۔

''یہی نظریہ ہونا چاہئے!'' آئینے نے نیند بھری آواز میں جواب دیا۔

☆☆☆☆

پانچواں باب

رُوح کھچڑ

اگلی صبح مسٹر ٹام نے ہیری کو اپنی پوپلی مسکراہٹ اور ایک کپ چائے کے ساتھ بیدار کیا۔ ہیری نے جلدی سے کپڑے بدلے۔ ابھی ہیری اپنی ناراض الو ہیڈوگ کو پنجرے میں داخل ہونے کیلئے منا رہا تھا کہ رون اس کے کمرے میں گھستا چلا آیا۔ وہ اپنے سوتی سوئیٹر میں اپنا سر دھنسا کر اسے پہننے کی کوشش کرر ہا تھا اور کسی قدر چڑ چڑا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہم جتنی جلدی ٹرین میں پہنچ جائیں گے اتنا ہی اچھا ہوگا۔'' اس نے کہا۔ ''کم از کم ہوگورٹس میں تو میں پرسی سے دور رہ سکتا ہوں۔ اب وہ مجھ پر یہ الزام لگا رہا ہے کہ میں نے اس کی گرل فرینڈ 'پینی لوپ کلیئرواٹر' کی تصویر پر جان بوجھ کر چائے گرا دی ہے۔ چائے گرنے کے باعث تصویر میں اس کی ناک نہایت بدصورت ہوگئی ہے، اسی لئے پینی لوپ نے اپنا چہرہ فریم کے نیچے چھپا لیا ہے۔''

''میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے رون کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔ اس سے قبل وہ بول پاتا کہ فریڈ اور جارج آ دھمکے۔ وہ پرسی کو دوبارہ غصہ دلانے پر رون کو مبارکباد دینے آئے تھے۔ پھر وہ لوگ ناشتہ کرنے کیلئے نیچے چلے آئے۔ مسٹر ویزلی تیوریاں چڑھائے روزنامہ جادوگر کے پہلے صفحے کو پڑھ رہے تھے۔ دوسری طرف مسز ویزلی، ہرمائنی اور جینی کو محبت کے اس سیال کے بارے میں بارے بتا رہی تھیں جو انہوں نے اپنی لڑکپن کی عمر میں تیار کیا تھا۔ وہ تینوں بات بات پر زور زور سے قہقہے لگا رہی تھیں۔

''تم کیا کہہ رہے تھے؟'' بیٹھنے کے بعد رون نے ہیری سے دریافت کیا۔

''بعد میں بتاؤں گا۔'' ہیری نے سرگوشی کے انداز میں کہا کیونکہ اسی وقت پرسی اندر آ گیا تھا۔ سٹیشن جانے کی ہڑبڑاہٹ ایسی پھیلی کہ ہیری کو رون یا ہرمائنی سے کسی قسم کی بات کرنے کا موقعہ ہی نہیں مل پایا۔ وہ سب اپنے صندوق لیکی کالڈرن کی تنگ سیڑھیوں سے نیچے لاکر دروازے کے پاس ڈھیر کرنے میں ہی بری طرح تھک گئے تھے۔ ہیڈوگ اور پرسی کا الو 'ہرمس' اپنے اپنے پنجروں کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے۔ صندوقوں کے ڈھیر کے پاس بید کی بنی ہوئی ایک چھوٹی سی ٹوکری رکھی ہوئی تھی جو زور زور سے ہل رہی تھی۔

ہرمائنی اس کے ٹوکری کے پاس پہنچی اور میٹھی آواز میں بولی۔ ''سب ٹھیک ہے کروک شانکس! میں تمہیں ٹرین میں پہنچ کر اس

ٹوکری سے باہر نکال دوں گی۔''

''نہیں!تم ایسا نہیں کروگی۔'' رون نے جلدی سے کہا۔'' بے چارے سکے برز کا کیا ہوگا؟'' اس نے اپنے ابھرے ہوئے سینے کی طرف اشارہ کیا۔اس ابھار کو دیکھ کر ہرمائنی سمجھ سکتی تھی کہ سکے برز، رون کی اندرونی جیب میں پڑا آرام کر رہا ہوگا۔

مسٹر ویزلی باہر کھڑے محکمے کی سرکاری کاروں کا انتظار کر رہے تھے۔تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے دروازے کے اندر جھانکتے ہوئے کہا۔'' کاریں آ گئی ہیں۔ہیری آ جاؤ......''

وہاں پر پرانے زمانے کی دو سبز رنگ کی کاریں کھڑی تھیں جنہیں سبز مخملی چوغہ پہنے پراسرار دکھائی دینے والا جادوگر چلا رہا تھا۔ مسٹر ویزلی ہیری کو پچھلی کار کی طرف لے گئے۔

''اندر چلو ہیری!'' مسٹر ویزلی نے پرہجوم سڑک پر ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

ہیری کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔تھوڑی دیر میں ہرمائنی، رون اور پرسی بھی اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔پرسی کی موجودگی دیکھ کر رون کا چہرہ کسی قدر پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

نائٹ بس کے دلچسپ سفر کے مقابلے میں ہیری کو کاروں کا کنگ کراس سٹیشن تک کا یہ سفر نہایت بے کیف محسوس ہوا۔محکمے کی سرکاری کاریں بالکل عام سی دکھائی دیتی تھیں لیکن ہیری نے غور کیا کہ وہ اتنی کم جگہ میں سے نکل سکتی تھیں جس میں سے ورنن انکل کی کمپنی کی نئی کار کسی بھی طور پر نکل نہیں سکتی تھی۔وہ جب کنگ کراس سٹیشن پر پہنچے تو ریل گاڑی چھوٹنے میں صرف بیس منٹ باقی رہ گئے تھے۔سرکاری ڈرائیور ان کیلئے جلدی سے ٹرالیاں لے آئے اور ان کے صندوق کاروں سے اتار دیئے۔اس کام سے فارغ ہو کر انہوں نے اپنے ہیٹ کو چھو کر سلام کیا اور پھر اجازت لے کر واپس لوٹ گئے۔ہیری نے دیکھا کہ وہ ٹریفک لائٹس کے لئے رُکی ہوئی کاروں کے بیچ سے ہوتے ہوئے سب سے آگے پہنچ گئے تھے۔

مسٹر ویزلی سٹیشن کے اندر داخل ہوتے وقت تمام راستے ہیری سے مل کر چلتے رہے۔انہوں نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' ٹھیک ہے...... چونکہ ہم لوگ زیادہ ہیں اس لئے ہمیں دو دو کر کے ستونی راستے کو عبور کرنا ہوگا۔سب سے پہلے میں اور ہیری جاتے ہیں۔''

مسٹر ویزلی ہیری کی ٹرالی کو پلیٹ فارم نمبر نو اور پلیٹ فارم نمبر دس کے وسطی ستون کی طرف دھکیلتے ہوئے بڑھے۔ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان کا دھیان انٹرسٹی 125 میں ہے جو اسی وقت پلیٹ فارم نمبر نو پر آئی تھی۔ہیری کو اشارہ کرتے ہوئے وہ ستون کی طرف جھک گئے۔ہیری نے بھی ان کی نقل اتاری۔

اگلے لمحے وہ ٹھوس اور پختہ ستون کے جادوئی راستے کو عبور کر کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر پہنچ گئے تھے۔وہاں پر ہوگورٹس ایکسپریس تیار کھڑی دکھائی دی۔اس کا بھاپ والا سرخ انجن پلیٹ فارم پر کھڑا دھوئیں اُڑا رہا تھا۔پلیٹ فارم پر جادوگر اور جادوگرنیوں

کی بھیڑ لگی ہوئی تھی جو اپنے اپنے بچوں کو ٹرین میں سوار کرنے کیلئے آئے ہوئے تھے۔

پرسی اور جینی اچانک ہیری کے عقب میں سے نکل کر آئے۔ وہ ہانپ رہے تھے، ظاہر ہے کہ انہوں نے ستونی راستہ دوڑ کر عبور کیا تھا۔

''آہا...... وہ رہی پینی لوپ!'' پرسی نے اپنے بال سنوارتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا۔ ٹھیک اسی لمحے جینی کی نظریں ہیری کے چہرے سے ٹکرائیں اور وہ دونوں ہی اپنی اپنی ہنسی چھپانے کیلئے پلٹ گئے۔ جب پرسی لمبے اور گھنگھریالے بالوں والی ایک لڑکی کی طرف جانے لگا تو اس نے اپنا سینہ فخر سے پھلا رکھا تھا تاکہ وہ لڑکی اس کے سینے پر سجے چمچماتے ہوئے ہیڈ بوائے کے بیج کو بآسانی دیکھ لے۔

ہر مائنی اور ویزلی خاندان کے سبھی لوگ ایک ایک کر کے وہاں پہنچ گئے تو ہیری اور مسٹر ویزلی ٹرین کے آخری سرے کی طرف جانے کیلئے سب سے آگے آگے چلنے لگے۔ ٹرین کے وسطی کمپارٹمنٹس کھچا کھچ بھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ انہیں ایک ایسا کمپارٹمنٹ مل ہی گیا جو کافی حد تک خالی دکھائی دے رہا تھا۔ انہوں نے مل کر وہاں اپنے اپنے صندوق چڑھائے اور ہیڈوگ کا پنجرہ اور کروک شانکس کی ٹوکری بھی ان پر رکھ دی۔ اس کے بعد وہ مسٹر اینڈ مسز ویزلی سے آخری ملاقات کیلئے باہر نکل آئے۔ مسز ویزلی نے پہلے اپنے سبھی بچوں کو چوم کر پیار کیا اور پھر ہر مائنی کو اور آخر میں ہیری کو گلے لگایا اور اس کے گال کو چوم کر پیار کیا۔ ایسا کرتے ہوئے جانے کیوں وہ تھوڑا سا شرما گیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ اسے یہ سب بے حد اچھا لگا تھا۔

پھر مسز ویزلی نے ہیری کو کہا۔ ''اپنا خیال رکھنا۔ ٹھیک ہے ہیری؟'' ان کی آنکھوں میں عجیب سی چمک دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے بعد وہ اپنے بڑے ہینڈ بیگ کو کھولتے ہوئے بولیں۔ ''میں نے تم سب کے لئے سینڈوچز بنا دیئے ہیں۔ یہ رہے رون...... نہیں، ان میں کارن بیف نہیں ہے...... فریڈ؟ فریڈ کہاں ہیں...... اوہ یہ رہے...... بیٹے!''

''ہیری ذرا ایک منٹ یہاں آؤ۔'' اسی لمحے مسٹر ویزلی نے گھومتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنا سر ہلا کر ایک ستون کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری ان کے ساتھ اس ستون کے پیچھے آ گیا۔ باقی سب لوگ مسز ویزلی کے چاروں طرف کھڑے تھے۔

''جانے سے پہلے میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔'' مسٹر ویزلی نے مضطرب انداز میں کہا۔

''آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر ویزلی! میں پہلے سے جانتا ہوں۔'' ہیری بولا۔

''تم جانتے ہو؟ تم کیسے جان سکتے ہو؟'' مسٹر ویزلی کے چہرے پر لرزہ چھا گیا۔

''میں نے...... مم...... میں نے کل رات آپ کی اور مسز ویزلی کی تمام باتیں سن لی تھیں۔ میں یہ سب سننا تو نہیں چاہتا تھا مگر تجسس کے باعث مجھ سے رہا نہیں گیا۔'' ہیری نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ''اس جسارت پر معافی چاہتا ہوں......''

''تمہیں یہ سب باتیں بتانے کیلئے میں نے یہ طریقہ نہیں چنا تھا۔'' مسٹر متفکر انداز میں بولے۔ جیسے وہ سب کچھ بتانا نہیں چاہتے تھے جو ہیری جان چکا تھا۔

''نہیں! دراصل یہ سب سے اچھا طریقہ ہی تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''اس طرح آپ نے فج سے کیا ہوا وعدہ بھی نہیں توڑا اور میں سب کچھ جان بھی گیا۔''

''ہیری! تمہیں تو یہ سب جان کر بہت ڈر لگا ہوا ہوگا......؟''

''بالکل نہیں!'' ہیری نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ مسٹر ویزلی کے چہرے سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے انہیں اس بات پر بالکل یقین نہ ہو رہا ہو، اسی لئے اس نے بات کو آگے بڑھایا۔''یہ سچ ہے کہ میں ہیری بننے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں لیکن سیریس بلیک، لارڈ والڈی مورٹ سے زیادہ خطرناک تو نہیں ہوسکتا...... ہے نا!''

والڈی مورٹ کا نام سن کر مسٹر ویزلی کا چہرہ متغیر ہو گیا تھا لیکن جانے کیوں اس بات کو نظر انداز کر دینا ضروری سمجھا۔

''ہیری میں جانتا ہوں کہ تم مضبوط قوت ارادی کے مالک ہو اور فج تمہیں خوامخواہ کمزور قرار دینے پر اڑا ہوا ہے۔ مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ تمہیں ذرا سا بھی ڈر نہیں لگ رہا ہے لیکن......''

''آرتھر......'' اسی لمحے مسز ویزلی کی تیز آواز گونجی۔''آرتھر! تم کیا کر رہے ہو؟ ٹرین بس نکلنے ہی والی ہے۔'' اس وقت بچے ٹرین پر چڑھتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''بس ایک منٹ آ رہے ہیں ماؤلی!......'' مسٹر ویزلی نے مڑ کر کہا۔ وہ ایک بار پھر ہیری کی طرف گھومے اور اپنا سر اس کے قریب لا کر سرگوشی نما انداز میں جلدی جلدی بولے۔''سنو! میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے ایک وعدہ کرو......'' ان کے چہرے پر پریشانیوں کی سلوٹیں پڑی تھیں۔

''......کہ میں اچھے بچوں کی طرح سکول کی چار دیواری میں رہوں گا!'' ہیری نے اداسی بھرے انداز میں کہا۔

''نہیں...... یہ نہیں!'' مسٹر ویزلی اس وقت جتنے فکر مند لگ رہے تھے اتنے پہلے کبھی نہیں دکھائی دیئے تھے۔''ہیری! قسم کھاؤ کہ تم بلیک کی تلاش میں نہیں بھٹکو گے۔''

''کیا مطلب......؟'' ہیری ان کی بات سن کر دنگ رہ گیا۔

پلیٹ فارم پر تیز سیٹی کی آواز گونجی۔ گارڈ ریل گاڑی کے ڈبوں کے دروازے بند کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''مجھ سے یہ وعدہ کرو ہیری!'' مسٹر ویزلی اب اور جلدی جلدی بول رہے تھے۔''کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے......''

''جو مجھے ہلاک کرنے کے درپے ہے، بھلا میں اسے کیونکر تلاش کروں گا؟'' ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

''قسم کھاؤ کہ تم چاہے کوئی بات بھی سنو......''

''آرتھر......آرتھر......'' مسز ویزلی چیختی ہوئی چلائیں۔

ٹرین دھواں چھوڑتے ہوئے رینگنے لگی تھی۔ یہ دیکھ کر ہیری اپنے کمپارٹمنٹ کے دروازے کی طرف دوڑا۔ رون نے جلدی سے

دروازہ کھول دیا اور ایک طرف ہو گیا تا کہ ہیری اندر آ سکے۔ اگلے ہی لمحے وہ کھڑکیوں سے باہر جھانک رہے تھے۔ مسٹر اور مسز ویزلی دونوں پلیٹ فارم پر کھڑے انہیں ہاتھ ہلا کر رخصت کر رہے تھے۔ یہ سلسلہ تب تک جاری جب تک ریل گاڑی اگلے موڑ پر گھوم نہ گئی اور پلیٹ فارم ان سب کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گیا۔

جب ریل گاڑی کی رفتار کافی تیز ہو گئی اور وہ درختوں اور کھلیانوں کو پیچھے چھوڑنے لگی تو ہیری نے سرگوشی کے انداز میں رون اور ہرمائنی سے کہا۔ ''مجھے تم دونوں سے تنہائی میں کچھ بات کرنا ہے۔''

''جینی! تم باہر جاؤ اور کچھ دیر کے بعد آنا!'' رون نے پاس بیٹھی جینی کو اُٹھا دیا۔

''یہ تو بڑا اچھا سلوک ہے تم لوگوں کا......'' جینی چڑ چڑے انداز میں بولی اور پاؤں پٹختی ہوئی باہر نکل گئی۔ ہیری کا دل وہاں بات کرنے کو نہیں کر رہا تھا۔ اس لئے وہ تینوں وہاں سے اُٹھ کر ڈبے کی راہداری میں آ گئے اور کسی خالی کمپارٹمنٹ کی تلاش کرنے لگے۔ ٹرین کے آخری کمپارٹمنٹ کو چھوڑ کر باقی سبھی کمپارٹمنٹس بھرے پڑے تھے۔

اس میں صرف ایک ہی فرد موجود تھا۔ کھڑکی کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا سو رہا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ایک لمحے کیلئے کمپارٹمنٹ کے دروازے پر ٹھٹک کر رُک گئے۔ ہوگورٹس ایکسپریس میں عام طور پر صرف طلباء و طالبات ہی سفر کرتے تھے۔ اس میں انہوں نے اشیاء فروخت کرنے والی ٹرالی کی جادوگرنی کے علاوہ کسی شخص کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اجنبی نے جادوگروں کا سا نہایت گندہ چوغہ پہن رکھا تھا جس پر کئی جگہ پیوند لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کی حالت بیماروں اور تھکان زدہ لوگوں جیسی تھی۔ اس کے ہلکے بھورے بالوں میں کچھ سفید بال بھی صاف نظر آ رہے تھے۔

''تمہیں کیا لگتا ہے...... یہ کون ہو سکتا ہے؟'' رون نے پوچھا۔ وہ کمپارٹمنٹ کے اندر داخل ہو گئے اور خالی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ ہیری نے کمپارٹمنٹ کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ جان بوجھ کر کھڑکی سے دور ہٹ کر بیٹھے تھے۔

''پروفیسر آر جے لوپن......!'' ہرمائنی نے جلدی سے دھیمے انداز میں کہا۔

''تم یہ بات کیسے جانتی ہو؟'' رون نے حیرت سے پوچھا۔

''ان کے صندوق پر لکھا ہے۔'' ہرمائنی نے جواب دیا اور اس آدمی کی بالائی نشست پر رکھے ہوئے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں ایک چھوٹا سا پرانا صندوق دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ایک کونے پر بوسیدہ الفاظ میں پروفیسر آر جے لوپن لکھا ہوا تھا۔

''نجانے یہ کیا پڑھائیں گے؟'' رون نے پروفیسر لوپن کے زرد چہرے کی طرف دیکھ کر تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''صاف ظاہر ہے......'' ہرمائنی نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''ہمارے سکول میں صرف ایک ہی استاد کی اسامی خالی ہے...... یعنی تاریک جادو سے تحفظ والی اسامی۔''

ہیری، رون اور ہرمائنی پہلے ہی تاریک جادو سے تحفظ والا مضمون دو مختلف اساتذہ سے پڑھ چکے تھے جو صرف ایک ہی سال تک

اس عہدے پر فائز رہ پائے تھے۔ طلباء میں یہ افواہ گرم تھی کہ اس عہدے پر کوئی بھی استاد ٹک نہیں سکتا کیونکہ یہ عہدہ منحوس شمار کیا جاتا تھا۔

''مجھے امید ہے کہ ان میں یہ کام کرنے کی بھرپور صلاحیت ہوگی۔'' رون نے پُرامید انداز میں کہا۔ ''ویسے سچی بات ہے کہ مجھے ایسے لگتا ہے کہ ایک عمدہ جادوئی کلمہ ان کا کام تمام کرنے کیلئے کافی ہوگا...... ہے نا!'' وہ ہیری کی طرف متوجہ ہوا۔ ''خیر! تم مجھے کیا بتانے کی کوشش کر رہے تھے۔''

ہیری نے دھیمے انداز میں مسٹر ویزلی اور مسز ویزلی کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو اور دیگر حالات ان دونوں کو تفصیل بتا دیئے۔ اس کے علاوہ اس نے مسٹر ویزلی کی فکرمندی کے بارے میں بھی آگاہ کر دیا۔ اس کی بات مکمل ہونے کے بعد رون کا تو منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا اور ہرمائنی نے اپنے دونوں ہاتھوں سے نصف چہرے کو چھپایا ہوا تھا۔ بالآخر ہرمائنی نے اپنے ہاتھ چہرے سے ہٹائے اور پوچھا۔ ''سیریس بلیک تمہارا تعاقب کرنے کیلئے فرار ہوا ہے؟ اوہ ہیری......! تمہیں سچ مچ بہت، بہت زیادہ ہوشیار رہنا ہوگا۔ کسی مشکل میں مت پھنس جانا...... ہیری!''

''میں مشکل میں خود نہیں پھنستا ہوں!'' ہیری اکتائے ہوئے لہجے میں بولا۔ ''عام طور پر مشکل مجھے پھنسا لیتی ہے۔''

''اگر ہیری اس وحشی درندے کو ڈھونڈنے جائے، جو اسے مار ڈالنا چاہتا ہے تو ہیری سے بڑا بیوقوف کوئی نہیں ہوگا۔'' رون نے کانپتے ہوئے کہا۔

ہیری کو ان سے جتنی امید تھی، ان کی حالت تو اس کی توقع سے بھی زیادہ پتلی ہو رہی تھی۔ بلیک سے جس قدر وہ ڈرا ہوا تھا اس سے کہیں زیادہ رون اور ہرمائنی ڈرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''کوئی بھی نہیں جانتا ہے کہ وہ اژقبان سے کیسے فرار ہوا ہے؟'' رون نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ ''اس سے پہلے وہاں سے کوئی بھی نہیں فرار ہو سکا ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ بلیک کی نگرانی کا سخت انتظام کیا گیا تھا اور اس پر عام فرد سے زیادہ کڑا پہرہ لگایا گیا تھا......''

''لیکن وہ اسے جلد پکڑ لیں گے...... ہے نا؟'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ ماگلوں بھی تو اسے ڈھونڈ رہے ہیں!''

''وہ کیسی آواز ہے......؟'' رون نے اچانک پوچھا۔

کہیں ایک ہلکی سیٹی جیسی آواز سنائی دے رہی تھی۔ انہوں نے کمپارٹمنٹ میں چاروں طرف دیکھا۔ پھر رون نے کہا۔ ''یہ آواز تو تمہارے صندوق میں سے آ رہی ہے ہیری!''

رون اُٹھ کر ہیری کے صندوق کے پاس پہنچا۔ ایک لمحے بعد اس نے ہیری کے چوغے میں سے مخبر لٹو کو باہر نکالا۔ مخبر لٹو رون کے

ہاتھ میں بہت تیزی سے گھوم رہا تھا اور ساتھ ہی تیز روشنی سے چمک رہا تھا۔

''کیا یہ مخبر لٹو ہے......؟'' ہرمائنی نے متجسس لہجے میں پوچھا اور اسے زیادہ اچھی دیکھنے کیلئے اپنی نشست سے کھڑی ہوگئی۔ اس کی آنکھوں میں گہرا اشتیاق جھلک رہا تھا۔

''ہاں......مگر دھیان رکھنا کیونکہ یہ سستے والا ہے۔'' رون نے بتایا۔''جب میں اسے ہیری کے پاس بھجوانے کیلئے ایرل کے پاؤں سے باندھ رہا تھا تو اس نے مجھے بھی گھما ڈالا تھا۔''

''کیا تم اُس وقت کوئی غلط کام کر رہے تھے؟'' ہرمائنی نے سمجھداری سے پوچھا۔

''نہیں تو...... ہاں! شاید میں مجھے ایرل کا استعمال نہیں کرنا چاہئے تھا۔ تم تو جانتی ہو، وہ لمبا سفر کرنے کی صلاحیت بالکل نہیں رکھتا ہے......لیکن میں ہیری کا تحفہ اُس تک اور کیسے پہنچاتا؟''

جب مخبر لٹو کچھ زیادہ تیزی سے گھومنے لگا اور اس کی سیٹی کی آواز بھی بلند ہونے لگی تو ہیری نے رون کو مشورہ دیا۔''اسے واپس صندوق میں رکھ دینا ہی بہتر رہے گا ورنہ اس کے شور سے پروفیسر کی نیند خراب ہوجائے گی اور بیدار ہوجائیں گے۔''

اس نے پروفیسر لوپن کی طرف اشارہ کیا۔ رون نے جلدی سے مخبر لٹو کو صندوق میں پڑے ورنن انکل کے پرانے گندے موزے میں ٹھونس دیا۔ جس کی وجہ سے آواز کسی قدر دھیمی ہوگئی تھی۔ اس کے بعد رون نے صندوق کا ڈھکن بھی بند کر دیا۔

''ہم ہاگس میڈ میں اس کی جانچ کروالیں گے۔'' رون نے دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا۔''فریڈ اور جارج نے مجھے بتایا ہے کہ وہاں پر 'دروش اینڈ بین جز' میں جادوئی مکینک مل جاتے ہیں جو جادوئی اشیاء کی جانچ بھی کرتے ہیں اور ان کی خرید و فروخت بھی ہوتی ہے۔''

''ہاگس میڈ کے بارے میں تم کتنا جانتے ہو؟'' ہرمائنی نے گہرے لہجے میں دریافت کیا۔''میں نے پڑھا ہے کہ پورے برطانیہ میں یہ واحد جادوگروں کا قصبہ ہے جہاں ماگلوؤں کا دور دور تک کوئی نام نشان نہیں ہے۔''

''ہاں ایسا ہی ہے!'' رون نے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔''لیکن میں اس وجہ سے وہاں نہیں جانا چاہتا ہوں، بلکہ میں تو 'ہنی ڈیوکس' میں جانا چاہتا ہوں۔''

''وہاں کیا ہے......؟'' ہرمائنی نے حیرت سے پوچھا۔

''وہ لذیذ مٹھائی کی دوکان ہے۔'' رون نے کہا اور اس کے چہرے پر خوابیدہ آثار تیرنے لگے۔''جہاں ہر چیز ملتی ہے...... چٹ پٹے شتان، جنہیں کھانے کے بعد منہ سے دھواں نکلتا ہے۔ اور بہت موٹی چوکو بالز، جن میں سٹرابری اور کریم کے ٹکڑے بھرے رہتے ہیں اور شکر کی بہت عمدہ قلمیں جنہیں آپ کمرہ جماعت میں بیٹھ کر منہ میں رکھے چوس سکتے ہیں۔ کوئی اگر آپ کو ایسی حالت میں دیکھے گا تو اسے یہی لگے گا کہ آپ لکھنے کیلئے کسی سوچ میں گم ہیں......''

''ہاگس میڈ بہت دلچسپ جگہ ہے...... ہے نا!'' ہرمائنی نے اشتیاق بھرے انداز میں کہا۔''جادوگری کی تاریخی دستاویزات کی

کتاب میں اس کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ یہ قصبہ سنہ 1612ء میں غوبلن کا ہیڈ کوارٹر ہوا کرتا تھا۔ اور اسی قصبے کے قریب چیختا بنگلہ نامی عمارت برطانیہ کی سب سے زیادہ خوفناک اور آسیبی جگہ تسلیم کی جاتی تھی۔''

''......اور بڑے شربتی بالز، جنہیں چوستے وقت آپ زمین سے کچھ انچ اوپر اُٹھ جاتے ہیں۔'' رون بولا۔ یہ صاف واضح تھا کہ وہ اپنے خیالوں میں کھویا ہوا تھا جہاں لذیذ چیزوں کی بھرمار تھی۔ اس نے تو ہرمائنی کا ایک لفظ بھی نہیں سنا تھا۔

ہرمائنی نے گھوم کر ہیری کی طرف دیکھا۔

''سکول سے باہر جا کر ہاگس میڈ میں گھومنا کتنا اچھا رہے گا...... ہے نا؟''

''مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہیری نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''جب تم گھوم لو تو مجھے بھی آ کر بتا دینا......''

''کیا مطلب ہے تمہارا......؟'' رون یکدم چونک کر بولا۔

''میں وہاں نہیں جا سکتا۔ چونکہ میرے سرپرستوں نے میرے اجازت نامے پر دستخط نہیں کئے ہیں اور اس کے علاوہ فج نے بھی مجھے وہاں جانے سے منع کر رکھا ہے۔''

رون کے چہرے پر ہوائیاں اڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

''تمہیں وہاں جانے اجازت نہیں ملی......لیکن......کوئی بات نہیں پروفیسر میک گوناگل یا کوئی اور تمہیں اجازت دے دے گا۔''

ہیری کھوکھلے انداز میں مسکرایا۔ پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر فریق کی ہیڈ تھیں اور ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ بڑی سخت اور بااصول تھیں۔

''ارے ٹھہرو......ہم جارج اور فریڈ کی مدد لے سکتے ہیں۔ انہیں سکول کی عمارت سے باہر جانے کے سبھی خفیہ راستے معلوم ہیں۔'' رون اچانک خوش ہوتے ہوئے بولا۔

''رون!'' ہرمائنی تیکھے انداز میں بولی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ جب تک بلیک کھلا گھوم رہا ہے، تب تک ہیری کو سکول سے باہر بالکل نہیں نکلنا چاہئے۔''

''ہاں! مجھے اس کا اندازہ ہے۔ جب میں پروفیسر میک گوناگل سے اس معاملے میں اجازت طلب کروں گا تو یقیناً وہ بھی مجھے یہی کہہ کر منع کر دیں گی۔'' ہیری رنجیدگی سے بولا۔

''اگر ہم اس کے ساتھ رہیں گے تو بلیک کی ہمت نہیں ہوگی......'' رون نے پرجوش انداز میں ہرمائنی کو کہا۔

''اوہ رون!......بکواس مت کرو۔'' ہرمائنی نے پلٹ کر جھاڑ پلائی۔ ''بلیک پرہجوم سڑک پر کئی افراد کو ایک ساتھ ہلاک کر چکا ہے۔ کیا تمہیں واقعی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہماری موجودگی کے باعث ہم پر یا ہیری پر حملہ آور نہیں ہو پائے گا......''

ہرمائنی نے اُٹھ کر اپنی پالتو بلی 'کروک شانکس' کی ٹوکری کی رسی کھولنا شروع کر دی۔

''اسے باہر مت نکالو......'' رون نے زور سے کہا۔لیکن دیر ہو چکی تھی، کروک شانکس اچھل کر ٹوکری سے باہر کود گئی۔عین اسی وقت پروفیسر لوپن کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔انہوں نے اپنا چہرہ گھما کر دوسری طرف کر لیا تھا۔ان کا منہ تھوڑا کھل گیا تھا اور وہ بدستور سوتے رہے۔

ہوگورٹس ایکسپریس اب مشرق کی سمت میں تیز رفتاری سے چل رہی تھی۔کھڑکی سے باہر جنگل کے مناظر دکھائی دے رہے تھے۔آسمان پر گھنے بادلوں کی وجہ سے باہر اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔طلباء و طالبات کے گروہ ان کے کمپارٹمنٹ کے دروازے کے قریب سے آتے جاتے دکھائی دینے لگے تھے۔کروک شانکس آزادی پاکر ایک خالی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ گئی، یہ الگ بات تھی کہ اس کا چہرہ اب بھی رون کی طرف تھا اور اس کی زرد آنکھیں اسکے سینے پر ابھری جگہ پر جمی ہوئی تھیں۔

ٹھیک ایک بجے بوڑھی جادوگرنی کھانے پینے کی اشیاء کی ٹرالی دھکیلتے ہوئے ان کے کمپارٹمنٹ کے دروازے پر دکھائی دی۔

''کیا درست ہوگا کہ ہم انہیں بیدار کر دیں......'' رون نے پروفیسر لوپن کی طرف عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''میرا خیال ہے کہ انہیں اب کھانا کھانے کی حاجت ہوگی۔''

ہرمائنی محتاط انداز میں اُٹھی اور پروفیسر لوپن کی طرف بڑھی۔

''پرو...... پروفیسر......معاف کیجئے...... پروفیسر......!''

وہ اپنی جگہ سے ذرا سا بھی نہیں ہلے۔

''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں بچو!'' بوڑھی جادوگرنی نے ہیری کو بہت سے کڑی کیک دیتے ہوئے کہا۔''اگر بیدار ہونے پر انہیں بھوک لگے تو میں سب سے آگے والے ڈبے میں موجود ملوں گی۔''

''کیا وہ واقعی سو رہے ہیں......؟'' رون نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔اسی وقت بوڑھی جادوگرنی نے کمپارٹمنٹ کا دروازہ بند کر دیا تھا۔''یعنی میرا مطلب ہے کہ......کہیں وہ مر تو نہیں گئے ہیں؟''

''نہیں......نہیں! ان کی سانس چل رہی ہے۔'' ہرمائنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے آگے ہو کر وہ کڑی کیک پکڑ لیا جو ہیری اس کی طرف بڑھا رہا تھا۔

پروفیسر لوپن کا ساتھ بلاشبہ کوئی زیادہ خوشگوار نہ رہا ہو لیکن کمپارٹمنٹ میں ان کی موجودگی فائدہ مند ضرور تھی۔دوپہر کے ڈھلتے ہی بادلوں کو جوش آ گیا اور پھر تیز بارش ہونے لگی۔باہر کا ماحول پھیکا پڑ گیا۔پہاڑیاں دھندلی دھندلی دکھائی دینے لگیں۔انہیں راہداری میں پھر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔اگلے لمحے دروازے پر جن لوگوں کا چہرہ انہیں دکھائی دیا، وہ نہایت ناپسندیدہ تھے۔ڈریکو ملفوائے اور اس کے ساتھی چمچے ونسٹ کریب اور گریگوری گوئل۔

ڈریکو ملفوائے اور ہیری پوٹر میں رقابت کا احساس اسی دن سے شروع ہوا تھا جب وہ دونوں ہوگورٹس کیلئے پہلی بار آ رہے تھے اور

ان کی پہلی ملاقات ٹرین کے سفر کے دوران ہوئی تھی۔ ڈریکو ملفوائے اپنی متکبرانہ روش کے باعث ہیری پر کوئی اچھا تاثر نہ ڈال سکا تھا۔ ڈریکو ملفوائے سلے درن فریق میں پڑھتا تھا۔ اس کا چہرہ دبلا، نوکیلا اور زرد تھا۔ وہ سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کا متلاشی تھا جبکہ ہیری پوٹر گری فنڈر فریق کا متلاشی تھا۔ کریب اور گوئل کی پیدائش تو صرف اسی لئے ہوئی ہوگی کہ انہیں ہر حال میں آنکھیں بند کر کے ملفوائے کے حکم کو ماننا ہے۔ وہ دونوں جسمانی طور پر فربہ اور طاقتور تھے۔ دونوں میں کریب زیادہ لمبا تھا۔ اس کے بال کٹورے کی مانند کٹے ہوئے تھے اور اس کی گردن کافی موٹی تھی۔ گوئل کے بال چھوٹے اور سخت دکھائی دیتے تھے۔ اس کے ہاتھ گوریلے کی طرح لمبے تھے۔

ڈریکو ملفوائے نے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے دھیمے انداز میں تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو تو یہاں کون لوگ بیٹھے ہیں...... پوٹی اور ویزیلز!''

کریب اور گوئل اس کی بات سن کر ہونقوں کی طرح ہنسنے لگے۔

''میں نے سنا ہے کہ تمہارے ڈیڈی کو آخر کار ان گرمیوں میں کچھ پیسے مل ہی گئے تھے ویزلی!'' ملفوائے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ''کہیں تمہاری ماں صدمے سے مر تو نہیں گئی؟''

رون غصے کے عالم میں اتنی تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا کہ اس نے کروک شانکس کی ٹوکری فرش پر گرادی تھی۔ اسی لمحے پروفیسر لوپن نے تیز خراٹا لیا۔

''وہ کون ہے؟'' ملفوائے پروفیسر لوپن کو دیکھتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''نئے استاد......'' ہیری نے روکھے انداز میں کہا جو محض اس لئے کھڑا ہو گیا تھا شاید اسے رون کو بھڑنے سے روکنے کی ضرورت پڑے۔ ''تو تم کیا کہہ رہے تھے ملفوائے؟''

ملفوائے کی زرد آنکھیں سکڑ گئیں۔ وہ اتنا بیوقوف تو نہیں تھا کہ کسی استاد کی ناک کے نیچے لڑائی شروع کرے۔

''چلو...... پھر سہی!'' اس نے کریب اور گوئل سے کہا اور پھر وہاں سے غائب ہو گئے۔

ہیری اور رون دوبارہ بیٹھ گئے۔ رون اپنے ہاتھ مسل رہا تھا۔

''میں اس سال ملفوائے کی بیہودہ بکواس بالکل برداشت نہیں کروں گا۔'' اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''میں بتا رہا ہوں...... سچ مچ نہیں کروں گا...... اب اگر اس نے میرے خاندان کے بارے میں ایک بھی غلط لفظ کہا تو میں اس کا سر پھوڑ ڈالوں گا اور......''

رون نے فرطِ طیش میں ہوا میں مکا لہرایا۔

''رون...... خبردار!'' ہرمائنی نے دبی ہوئی آواز میں پروفیسر لوپن کی طرف اشارہ کیا۔

پروفیسر لوپن اب بھی گہری نیند میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ریل گاڑی ابھی تک مشرق کی سمت میں دوڑی چلی جا رہی تھی۔ بارش کی شدت میں اضافہ ہو چکا تھا۔ کھڑکیاں اب بالکل بھورے رنگ کی ہو چکی تھیں۔ باہر اتنا اندھیرا چھا گیا تھا کہ ریل گاڑی کی راہداریوں

اور کمپارٹمنٹس میں اوپر سامان رکھنے والی جگہوں کے قریب لگی ہوئی لالٹینیں روشن ہوگئی تھیں۔ ریل گاڑی بری طرح ہچکولے کھاتی ہوئی چل رہی تھی۔ بارش میں تیز سنسناتی ہوئی ہواؤں نے عجیب سا شور مچایا ہوا تھا۔ آسمان پر بادل ہیبت ناک انداز میں گرج رہے تھے لیکن ان سب کے باوجود پروفیسر لوپن گہری نیند میں مزے لیتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''ہم اب بس پہنچنے ہی والے ہوں گے۔'' رون نے کسی قدر جھک کر پروفیسر لوپن کی قریبی کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔ کھڑکی کے باہر گہرا اندھیرا تھا اور کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ ابھی وہ باہر کا جائزہ لینے میں ہی مصروف تھا کہ ریل گاڑی کی رفتار دھیمی ہونا شروع ہوگئی۔

''مزہ آ گیا......'' رون نے واپس پلٹتے ہوئے کہا۔ وہ اب پروفیسر لوپن کے قریب سے گزرتے ہوئے اپنی نشست کی طرف آ رہا تھا۔ اس نے دروازے کے باہر دیکھنے کی کوشش کی اور پھر بولا۔ ''مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے، میں دعوت میں فوراً پہنچنا چاہوں گا۔''

''ہم ابھی وہاں نہیں پہنچ سکتے ہیں......'' ہرمائنی نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی اور لفظ چبا چبا کر کہا۔ رون نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

''تو پھر ریل گاڑی رُک کیوں رہی ہے؟''

ریل گاڑی اور دھیمی ہوتی چلی گئی۔ انجن کی گڑگڑاہٹ بھی کافی کم ہو رہی تھی۔ کھڑکیوں پر بارش اور ہوا کے تھپیڑوں کی آوازیں شدت پکڑنے لگیں۔ ہیری چونکہ دروازے کے سب سے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ وہ راہداری میں دیکھنے کیلئے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پورے ڈبے میں موجود بچوں کے سر ان کے کپارٹمنٹس کے دروازوں سے باہر جھانکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ریل گاڑی ایک جھٹکے کے ساتھ بالکل رُک گئی۔ اسی لمحے دھم کی گہری آوازیں ریل گاڑی میں پھیل گئی۔ انہیں جلدی ہی اندازہ ہوگیا کہ کئی کمپارٹمنٹس میں بالائی نشستوں پر رکھا ہوا سامان ہچکولے کے باعث نیچے گر گیا تھا۔ پھر کسی بھی اطلاع کے بغیر تمام روشنیاں گل ہوگئیں اور ریل گاڑی میں عجیب سا گھپ اندھیرا پھیل گیا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے؟'' ہیری کو اپنے عقب میں رون کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

''آہ......!'' ہرمائنی نے زور سے سسکاری بھری۔ ''رون! تم میرے پاؤں پر چڑھ گئے ہو۔''

ہیری دروازے سے پلٹا اور واپس اپنی نشست پر جانے کیلئے راستہ ٹٹولنے لگا۔

''کہیں ریل گاڑی خراب تو نہیں ہوگئی ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''معلوم نہیں......'' ہیری نے مختصراً کہا۔

چوں چوں جیسی آوازیں گونجنے لگیں۔ ہیری کو رون کا سیاہ سایہ دکھائی دیا۔ وہ کھڑکی کو صاف کر کے باہر دیکھنے کی کوشش کر رہا

تھا۔

''باہر کوئی چیز ہلتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔'' رون باہر اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے بولا۔

تبھی ان کے کمپارٹمنٹ کا دروازہ اچانک کھلا اور کوئی ہیری کے پیروں کو کچلتا ہوا لڑکھڑا کر نیچے گر گیا۔

''معاف کرنا...... کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟'' ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

''ہیلو نیول!'' ہیری نے آواز کو پہچان لیا تھا۔ اس نے اندھیرے میں ٹٹولتے ہوئے نیول کے چوغے کو پکڑا اور اسے اُٹھنے میں مدد دی۔

''اوہ ہیری...... کیا یہ تم ہو؟...... یہ کیا ہو رہا ہے؟'' نیول نے اُٹھ کر خالی نشست پر بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں...... دھیان سے بیٹھ جاؤ۔''

اسی لمحے ایک تیز اور درد بھری آواز کمپارٹمنٹ میں گونجی۔ نیول نے بے دھیانی میں کروک شانکس کے اوپر بیٹھنے کی کوشش کی تھی۔

''میں ڈرائیور سے پوچھ کر آتی ہوں کہ کیا ہو رہا ہے؟'' ہرمائنی کی آواز سنائی دی۔ وہ ہیری کے قریب سے گزرتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔ ایک بار پھر دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور اگلے ہی لمحے دھڑام کی آواز راہداری میں سنائی دی۔ دو افراد کی درد میں ڈوبی دبی ہوئی چیخیں ابھریں۔

''کون ہے......؟''

''تم کون ہو......؟''

''جینی؟''

''اوہ ہرمائنی؟''

''تم یہاں کیا کر رہی ہو؟''

''میں رون کو ڈھونڈ رہی تھی......''

''چلو اندر آ کر بیٹھ جاؤ......''

''ارے یہاں نہیں......'' ہیری جلدی سے بولا۔ ''یہاں میں بیٹھا ہوا ہوں۔''

''اوچ......'' نیول کے منہ سے سسکی نکلی۔

''اطمینان رکھو!'' اچانک ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

ایسا لگا کہ جیسے پروفیسر لوپن بالآخر بیدار ہو ہی گئے تھے۔ ہیری کو ان کی سمت میں کسی قسم کی حرکت کا احساس ہوا۔ ان میں سے کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔ پھر ایک ہلکی چٹک کی سی آواز سنائی دی اور اگلے لمحے کمپارٹمنٹ میں کمزور سی روشنی پھیل گئی۔ پروفیسر لوپن کی

ہتھیلی پر آگ کا ننھا سا شعلہ جل رہا تھا جیسے کسی نے موم بتی کی لو اُٹھا کر ان کی ہتھیلی پر رکھ دی ہو۔ لو کی روشنی میں ان کا تھکا ہوا بھورا چہرہ دکھائی دیا۔ ان کی آنکھیں ابھی بوجھل اور خوابیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔

''تم لوگ جہاں، وہیں بیٹھے رہو......'' انہوں نے اپنی بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے بعد وہ بوجھل انداز میں اپنی جگہ سے اُٹھے اور دھیرے دھیرے پاؤں اُٹھاتے ہوئے چلنے لگے۔ انہوں نے آگ کے شعلے والی ہتھیلی کو اب اپنے سامنے کے رُخ کر لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ پروفیسر لوپن دروازے تک پہنچ پاتے۔ دروازہ ایک جھٹکے سے خود بخود کھلتا چلا گیا۔

دروازے پر پروفیسر لوپن کے ہتھیلی کی تھرتھراتی ہوئی لو میں سیاہ چوغہ پہنے ایک سایہ دکھائی دیا جو اس قدر لمبا تھا کہ اس کا سر ریل گاڑی کے ڈبے کی چھت کو چھو رہا تھا۔ اس کا پورا چہرہ نقاب کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ چوغے سے ایک چمکتا ہوا گندا اور پھپھوندی زدہ پتلا استخوانی ہاتھ باہر لٹک رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی مردہ ہاتھ پانی میں پڑا پڑا اگل چکا ہو۔

وہ ہاتھ اسے صرف ایک ہی پل کیلئے دکھائی دیا۔ پھر ہاتھ اچانک سیاہ چوغے کی تہہ میں کہیں چھپ گیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ نقاب کے پیچھے والے چہرے نے اس کی نظروں کا ہدف بھانپ لیا تھا۔ اور پھر نقاب کے پیچھے پوشیدہ شخص نے ایک لمبی اور دھیمی کھڑکھڑاتی ہوئی سانس کھینچی۔ ایسا لگا کہ جیسے وہ ہوا کے علاوہ اور بھی کچھ کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اچانک ان سبھی کو بہت سردی لگنے لگی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے اس کی سانسیں سینے میں ہی کہیں اٹک گئی ہوں۔ سرد کی یخ بستہ لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کا بدن اکڑنے لگا اور سرد لہر اس کے بدن میں دوڑتی ہوئی اس کے دل کے اندر گھسنے لگی۔ شدید اذیت کا احساس اسے تکلیف دینے لگا۔ اس کی آنکھیں اوپر چڑھ گئیں اور وہ دیکھنے کی صلاحیت سے محروم ہوتا چلا گیا۔ اسے لگ رہا تھا جیسے کوئی نادیدہ چیز ٹھنڈے یخ بستہ پانی کے سیلاب میں اسے ڈبو رہی ہو۔ اس کے کانوں میں ایسی آوازیں گونج رہی تھیں جیسے پانی کی بڑی لہریں پتھروں سے ٹکرا کر شور کر رہی ہوں۔ وہ سنبھلنے کی ناکام کی سی کوشش کر رہا تھا مگر کوئی اسے نیچے اور نیچے پانی کی تہہ میں کھینچتا چلا جا رہا تھا۔ پانی کی موجوں کا شور لمحہ بہ لمحہ بڑھتا چلا جا رہا تھا......

اور پھر کہیں دور سے اسے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ کسی عورت کی بھیانک چیخ......! دہشت بھری، سنسناتی ہوئی تیز چیخ! وہ چیخنے والی عورت کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ ہلانے کی کوشش کی لیکن وہ ایسا نہیں کر پایا۔ کہر کی دبیز تہہ نے اسے اپنے مضبوط حصار میں قید کر لیا تھا۔

''ہیری......ہیری......تم ٹھیک تو ہو......؟''

کوئی اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔

''کک......کیا......؟''

ہیری نے اپنی آنکھوں کو زور لگاتے ہوئے کھولا۔ اس کے اوپر جلتی ہوئی لالٹینیں تھیں اور فرش ابھی تک ہل رہا تھا۔ ہوگورٹس

ایکسپریس دوبارہ چلنے لگی تھی اور کمپارٹمنٹ میں پھیلا ہوا اندھیرا چھٹ چکا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنی نشست سے پھسل کر نیچے فرش پر گر پڑا تھا۔ رون اور ہرمائنی گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے اوپر ہیری کو نیول اور پروفیسر لوپن کا چہرہ دکھائی دیا جو اسے متفکر نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ جب اس نے اپنے چشمے کو ٹھیک کرنے کیلئے ہاتھ اُٹھایا تو اس کا جی متلانے لگا۔ اسے اپنے چہرہ پر ٹھنڈا پسینہ دوڑتا ہوا محسوس ہوا۔

رون اور ہرمائنی نے اسے اس کی نشست پر سہارا دے کر دوبارہ بٹھایا۔

''تم ٹھیک تو ہو ہیری......؟'' رون نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں!'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں کہا اور اس نے جلدی سے دروازے کی طرف دیکھا۔ وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ نقاب پوش پراسرار شخص وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔ ''کیا ہوا تھا؟ اور......وہ کیا چیز تھی......کون چیخا تھا......؟''

''کوئی بھی نہیں چیخا......'' رون اور بھی زیادہ گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

ہیری نے روشن کمپارٹمنٹ میں چاروں طرف نظریں گھمائیں۔ جینی اور نیول کا سہا ہوا چہرہ دکھائی دیا جو خوف کے باعث پیلا پڑ چکا تھا۔

''لیکن مجھے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی تھی......''

اسی لمحے ایک کھٹاک سی آواز سنائی دی۔ سب لوگ اپنی اپنی جگہ اچھل پڑے۔ پروفیسر لوپن چاکلیٹ کی ایک لمبی پٹی ہاتھ میں لئے بیٹھے تھے اور اس میں سے ایک ٹکڑا توڑنے میں مصروف دکھائی دیئے۔ یہ کھٹاک کی آواز چاکلیٹ توڑنے کے باعث گونجی تھی۔ انہوں نے چاکلیٹ کا ایک بڑا ٹکڑا ہیری کی طرف بڑھایا اور بولے۔

''یہ لو......اسے کھا لو......اس سے طبیعت سنبھل جائے گی۔''

ہیری نے چاکلیٹ کا ٹکڑا لے لیا مگر وہ اسے کھانے کے بجائے پھٹی نظروں سے سب کو دیکھ رہا تھا۔

''وہ کیا چیز تھی......؟'' ہیری نے پروفیسر لوپن کی طرف سوالیہ نگاہوں سے پوچھا۔

''روح کھچڑ......'' پروفیسر لوپن نے آہستگی سے کہا اور چاکلیٹ کے ٹکڑے سب میں تقسیم کرنے لگے۔ ''اژقبان کے محافظوں میں ایک......!''

سب لوگ انہیں عجیب سی نگاہوں سے گھورنے لگے۔ پروفیسر لوپن نے چاکلیٹ کے خالی پیکٹ کو مٹھی میں دبا کر مروڑا اور اپنی جیب میں واپس ڈال لیا۔

''اسے کھا لو ہیری......'' انہوں نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس سے تمہیں اپنی قوت بحال کرنے میں مدد ملے گی۔ مجھے ڈرائیور سے ایک بات پوچھنی ہے۔ معاف کرنا......''

وہ ہیری کے پاس سے گزرتے ہوئے راہداری میں اوجھل ہو گئے۔

''ہیری! تمہیں یقین ہے کہ تم ٹھیک ہو؟'' ہر مائنی نے اس کی طرف پریشانی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں سمجھ نہیں پا رہا ہوں...... ہوا کیا تھا؟'' ہیری نے اپنے چہرے سے ایک بار پھر پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔

''دیکھو...... وہ چیز...... یعنی روح کھچڑ...... وہاں کھڑا تھا اور چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ یہ میرا اندازہ ہے کہ وہ ایسا ہی کر رہا تھا کیونکہ مجھے اس کا چہرہ بالکل بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا...... اور تم...... تم......''

''مجھے محسوس ہوا کہ تمہیں مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو......'' رون نے کہا جو اب بھی دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ ''تم اکڑ گئے تھے اور پھر اگلے ہی لمحے تم اپنی نشست سے نیچے گر گئے اور بری طرح کپکپانے لگے۔''

''اس کے بعد پروفیسر لوپن تمہیں پھلانگتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے۔'' ہر مائنی نے بات آگے بڑھائی۔ ''وہ بالکل روح کھچڑ کے مقابل جا کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی چھڑی نکال کر اسے مخاطب کیا۔ 'ہم میں سے کسی نے بھی سیریس بلیک کو اپنے چوغے میں نہیں چھپا رکھا ہے۔ یہاں سے چلے جاؤ' لیکن روح کھچڑ اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں ہلا۔ یہ دیکھ کر پروفیسر لوپن نے کوئی جادوئی کلمہ بڑبڑایا اور ان کی جادوئی چھڑی سے کوئی سفید چیز نکل کر روح کھچڑ کی طرف بڑھی۔ روح کھچڑ یہ دیکھ تیزی پلٹا اور ایک سمت میں اُڑ گیا......''

''وہ بہت بھیانک تھا۔'' نیول کانپتی ہوئی آواز میں بولا۔ ''جب وہ اندر داخل ہوا تھا تو کتنی سردی بڑھ گئی تھی...... میرا تو بدن کانپنے لگا تھا......''

''مجھے بھی بہت عجیب لگ رہا تھا۔'' رون نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے پریشان آواز میں کہا۔ ''مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں اب زندگی میں کبھی خوش نہیں ہو پاؤں گا......''

جینی ایک کونے میں دبکی بیٹھی تھی۔ اس کی حالت بھی ہیری کی طرح پتلی دکھائی دے رہی تھی۔ ان لوگوں کی باتیں سن کر وہ سسکنے لگی۔ ہر مائنی تیزی سے اس کے پاس گئی اور اسے اپنے ہاتھ سے پچکارنے لگی۔

''لیکن تم میں سے کوئی بھی...... اپنی نشست پر سے نہیں گرا؟'' ہیری نے عجیب انداز میں پوچھا۔

''نہیں!'' رون نے ہیری کو پھر پریشانی کے عالم میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جینی پاگلوں کی طرح کانپ رہی تھی بس......''

ہیری کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ اسے بہت کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا بدن غیر ارادی طور پر کانپ رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کسی لمبے بخار کے بعد ٹھیک ہو رہا ہو۔ اسے کسی قدر شرمندگی بھی محسوس ہو رہی تھی کہ جب کسی اور کی حالت اتنی خراب نہیں ہوئی تو پھر وہ کیوں بے ہوش ہو گیا تھا؟

پروفیسر لوپن واپس لوٹ آئے۔ اندر داخل ہوتے وقت انہوں نے ٹھہر کر چاروں سمت نظر دوڑائی اور تھوڑا سا مسکراتے ہوئے

گویا ہوئے۔

''میں نے اس چاکلیٹ میں زہر نہیں ملایا ہے......''

ہیری کو ہاتھ میں پکڑی ہوئی چاکلیٹ کا احساس ہوا۔اس نے ایک ٹکڑا منہ میں رکھ کر چبایا۔اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں حیرت کے سائے رقص کرنے لگے کہ اس کی انگلیوں اور پیروں میں اچانک حرارت پیدا ہونے کا احساس ہونے لگا تھا۔

''ہم دس منٹ بعد ہوگورٹس پہنچ جائیں گے۔'' پروفیسر لوپن بولے۔''تم ٹھیک تو ہو نا ہیری؟''

ہیری نے یہ نہیں پوچھا کہ پروفیسر لوپن اس کے نام سے کیسے واقف ہوگئے تھے؟

''ٹھیک ہوں......'' ہیری نے خجالت بھرے لہجے میں کہا۔

باقی لمحات کے سفر میں زیادہ تر خاموشی ہی چھائی رہی۔آخر کار ریل گاڑی ہوگورٹس ریلوے سٹیشن پر جا رُکی اور سبھی لوگ باہر نکلنے میں جلد بازی کرتے دکھائی دیئے۔چھوٹا سا پلیٹ فارم عجیب سی ہلڑ بازی کا منظر پیش کر رہا تھا۔الوز ور زور سے چیخنے لگے، بلیاں میاؤں میاؤں کی آوازیں نکال رہی تھیں، نیول کا پالتو مینڈک اس کے ہیٹ کے نیچے سے سر نکال کر زور زور سے ٹرٹرانے لگا۔باہر کا موسم بے حد برفیلا تھا۔بارش کی ہوائیں برف کی مانند یخ بستہ لگ رہی تھیں۔

''پہلے سال کے بچے اس طرف آجائیں......!'' ایک بھاری بھرکم بلند آواز پلیٹ فارم پر گونجی۔ہیری، رون اور ہرمائنی نے مڑ کر پلیٹ فارم کے دوسرے سرے پر دیکھا جہاں ہیگرڈ اپنے دیوہیکل جسم کے ساتھ پہاڑ کی طرح کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔وہ اپنی تیز نگاہوں سے نئے طالبعلموں کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کر رہا تھا تاکہ وہ کشتیوں میں بیٹھ کر جھیل کے دلکش راستے سے سکول جائیں۔یہی ہوگورٹس کی روایت تھی۔کشتیوں میں بیٹھ کر جھیل کو عبور کرنا نئے طلباء وطالبات کیلئے ایک یادگار سفر تھا جسے وہ زندگی میں جلد فراموش نہیں کر پاتے تھے۔

''تم تینوں ٹھیک تو ہو......!'' ہیگرڈ کی عقابی نگاہوں نے انہیں دیکھ لیا تھا۔وہ طلباء کی بھیڑ کے اوپر سے ان کی طرف دیکھ کر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے چلایا۔ان تینوں نے بھی اس کی طرف دیکھ کر جواب میں ہاتھ ہلایا۔مگر انہیں کچھ بولنے کا موقعہ ہی نہ مل سکا کیونکہ چاروں طرف پھیلے ہوئے ہجوم نے انہیں پلیٹ فارم سے باہر کی طرف دھکیل دیا تھا۔ہیری، رون اور ہرمائنی سکول کے دوسرے طلباء کے پیچھے پیچھے کیچڑ بھرے کچے راستے پر آگئے۔وہاں کم از کم سو سے زائد بغیر گھوڑوں کی بگھیاں باقی رہ جانے والے طلباء و طالبات کا انتظار کر رہی تھیں۔ہیری کا اندازہ تھا کہ ہر بگھی کو یقیناً کوئی غیبی گھوڑا کھینچتا ہوگا۔جب وہ ایک بگھی کے اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کیا تو بگھی خود بخود چلنے لگی۔

بگھی کے اندر مٹی اور گھاس کی مہک پھیلی ہوئی تھی۔چاکلیٹ کھانے کے بعد ہیری کو کافی بہتر لگ رہا تھا لیکن بدن میں اب بھی تکان اور کمزوری کا احساس باقی تھا۔رون اور ہرمائنی اس کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے رہے۔انہیں ابھی بھی اندیشہ تھا کہ ہیری دوبارہ

گر کر بے ہوش ہوسکتا ہے۔

بگھی لوہے کے دیوہیکل اور شاندار گیٹ کے دوہرے پٹوں کی طرف بڑھنے لگی جن کے پس منظر میں پتھریلے ستون کھڑے تھے اور ان پر بالائی بلند حصے پر پنکھ سواروں کے مجسمے بنے ہوئے تھے۔ دروازے کے پاس پہنچ کر ہیری کو نقاب پہنے ہوئے دو اور روح کھچڑ دکھائی دیئے جو دروازے کے دائیں طرف پہرہ دے رہے تھے۔ اسے ایک بار پھر ٹھنڈ لگنے لگی اور اس کا جی بری طرح متلانے لگا۔ اس نے بگھی کی پشت سے ٹیک لگا لی اور اپنی آنکھیں اتنی دیر تک بند ہی رکھیں جب تک کہ بگھی دروازے کو عبور کر کے سکول کے اندرونی حدود تک نہیں پہنچ گئی۔ سکول کے اونچی عمارت تک چڑھائی چڑھنے کیلئے بگھی نے رفتار پکڑ لی تھی۔ ہرمائنی بگھی کی چھوٹی کھڑکیوں میں سے باہر جھانک رہی تھی۔ وہ بے شمار کنگروں اور میناروں کو قریب آتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ آخر کار وہ بگھی رُک گئی، ہرمائنی اور اس کے بعد رون چھلانگ لگاتے ہوئے باہر کود پڑے۔ جیسے ہی ہیری نے نیچے قدم رکھا اس کے کانوں میں ایک دھیمی اور مسرت انگیز آواز پڑی۔

''تم بے ہوش ہو گئے تھے پوٹر؟...... کیا لانگ باٹم سچ کہہ رہا ہے؟...... تم سچ مچ بے ہوش ہو گئے تھے؟''

ڈریکو ملفوائے، ہرمائنی کو کہنی سے پرے دھکیلتے ہوئے ہیری کے بالکل مقابل آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ اس کا راستہ روکے کھڑا تھا تا کہ وہ ہیری کو سکول کی قلعہ نما عمارت میں لے جانے والی پتھریلی سیڑھیوں پر چڑھنے نہ دے۔ اس کا چہرہ خوشی کے مارے دمک رہا تھا اور اس کی زرد آنکھوں میں شیطانی چمک عیاں تھیں۔

''ہٹ جاؤ ملفوائے!'' رون اپنا جبڑا بھینچتے ہوئے بولا۔

''کیا تم بھی بے ہوش ہو گئے تھے ویزلی؟'' ملفوائے نے تیز آواز میں کہا۔ ''کیا روح کھچڑ نے تمہیں بھی ڈرا دیا تھا ویزلی......؟''

''کیا کوئی مسئلہ درپیش ہے بچو؟'' ایک دھیمی سی آواز سنائی دی۔ پروفیسر لوپن اگلی بگھی سے باہر اترتے دکھائی دیئے۔

ملفوائے نے پروفیسر لوپن کو حقارت بھری نگاہوں سے دیکھا۔ وہ ان کے چوغے پر لگے پیوند اور ان کے خستہ حال صندوق کو نہایت غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی آواز میں تمسخر نمایاں تھا جب اس نے پروفیسر لوپن کو جواب دیا۔ ''ارے نہیں...... پروفیسر!''

پھر وہ کریب اور گوئل کی طرف دیکھ کر ہنسا اور اس کے آگے آگے سکول کی پتھریلی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

ہرمائنی نے رون کو پیچھے سے دھکا دیا تا کہ وہ جلدی جلدی چلے۔ وہ تینوں بھی اگلے لمحے سیڑھیوں پر جانے والی بھیڑ کا حصہ بن چکے تھے۔ بلوط کے دیوہیکل دروازے سے ہوتے ہوئے وہ غار جیسے وسیع ہال میں پہنچ گئے۔ وہاں لاتعداد مشعلیں جل رہی تھیں۔ بالائی منزل پر جانے کیلئے سنگ مرمر کی دیدہ زیب سیڑھیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ بڑے ہال کا دروازہ دائیں طرف تھا۔ ہیری ہجوم کے ساتھ کھسکتا ہوا اس کی طرف بڑھا، لیکن ابھی اس نے جادوئی چھت کو دیکھا ہی تھا جو آج رات سیاہ اور گھنے بادلوں سے بھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی، تبھی ایک تیز آواز ان کے کانوں میں پڑی۔ ''پوٹر...... گرینجر! میں تم دونوں سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔''

ہیری اور ہرمائنی دونوں ٹھٹک کر گھوم گئے۔ جادوئی تغیرات کی ٹیچر اور گری فنڈر کی ہیڈ پروفیسر میک گوناگل بھیڑ کے دوسرے کنارے پر موجود دکھائی دیں جو انہیں اپنی طرف بلا رہی تھیں دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا کیونکہ پروفیسر نہایت سخت اور بااصول جادوگرنی تھیں۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی اُن کے بال کس کر جوڑے کی شکل میں بندھے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان کی چھوٹی آنکھوں پر چوکور فریم والا چشمہ تھا۔ ہیری مضطرب انداز میں چلتا ہوا ان کے پاس پہنچا۔ ہیری کا یقین تھا کہ پروفیسر میک گوناگل میں کسی کو بھی اس کی غلطی کا احساس دلانے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ وہ اپنی نگاہوں سے ہی گنہگار کا تعین کر لیتی ہیں۔

''اس قدر پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف آفس میں تم سے کچھ بات چیت کرنا چاہتی ہوں۔'' انہوں نے دونوں سے کہا۔ ''ویزلی تم بڑے ہال میں جاؤ۔''

جب پروفیسر میک گوناگل ہیری اور ہرمائنی کو بھیڑ سے دور لے گئیں تو رون انہیں محض گھورتا رہا۔ وہ دونوں پروفیسر میک گوناگل کے ہمراہ استقبالیہ ہال سے دور چلے گئے۔ انہوں نے سنگ مرمر کی سیڑھیاں طے کیں اور مختلف راہداریوں میں ہوتے ہوئے ایک سرخ دروازے پر پہنچ گئے۔ یہ ایک چھوٹا کمرہ تھا جس کی انگیٹھی میں دہکتی ہوئی آگ روشن تھی۔ کمرے کا موسم باہر کی نسبت گرم تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے ان دونوں کو بیٹھنے کیلئے اشارہ کیا اور خود تمکنت سے چلتی ہوئی اپنے کرسی پر جا کر بیٹھ گئیں جو ایک درمیانے حجم کے میز کے پیچھے رکھی ہوئی تھی۔

''پروفیسر لوپن نے ایک الو کے ذریعے ہمیں پہلے ہی پیغام ارسال کر دیا تھا کہ تم ریل گاڑی میں بیمار ہو گئے تھے......کیا صحیح ہے پوٹر؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تیکھی نظروں سے پوچھا

اس سے پہلے کہ ہیری کوئی جواب دیتا، دروازے پر ہلکی سی دستک سنائی دی اور اگلے ہی لمحے ہوگورٹس کے ہسپتال کی انچارج نرس میڈم پامفری تیزی سے اندر داخل ہوئیں۔

ہیری کو اچانک ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس کا چہرہ شرمندگی کے مارے سرخ پڑ گیا ہو، اس کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا کہ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ سب لوگوں کو اس بات کا بتنگڑ بنانے کی آخر کیا ضرورت تھی؟

''میں ٹھیک ہوں!'' اس نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔''

''اچھا تو یہ تم ہو......'' میڈم پمفری نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا اور اسے غور سے دیکھنے کیلئے اس پر جھک گئیں۔ ''تم کوئی خطرناک کام کر رہے ہو گے؟''

''روح کھچڑ......تھا پوپی!'' پروفیسر میک گوناگل نے دھیمے لہجے میں کہا۔

دونوں نے عجیب سی متفکر نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

''روح کھچڑ......! انہیں سکول کے احاطے سے باہر ہی رکھا جائے تو بہتر ہو گا۔'' میڈم پامفری ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے

بولیں۔انہوں نے ہیری کو پیچھے کی جانب دھکیلا اور اس کا ماتھا چھو کر چیک کرنے لگیں۔ ''بے ہوش ہونے والا یہ آخری بچہ نہیں ہوگا...... ہاں! اس کا ماتھا پسینے سے لتھڑا ہوا ہے۔ روح کھچڑ نہایت بھیانک ہوتے ہیں ان لوگوں پر ان کا اور زیادہ برا اثر پڑتا ہے جو پہلے سے ہی نازک ہوتے ہیں......''

''میں نازک نہیں ہوں......'' ہیری نے بگڑتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے تم نہیں ہو!'' میڈم پامفری نے ادھیڑ بن میں کہا اور اس کی نبض ٹٹولنے لگیں۔

''اسے کس چیز کی ضرورت ہے پوپی؟'' پروفیسر میک گوناگل فکرمندی سے بولیں۔ ''کیا ہسپتال میں آرام کی؟ شاید اسے آج رات ہسپتال میں داخل کر دینا مناسب رہے گا۔''

''پروفیسر...... میں بالکل ٹھیک ہوں۔'' ہیری اپنی جگہ سے اچھلتے ہوئے بولا۔ اسے یہ سوچ کر بھی بے حد خجالت محسوس ہو رہی تھی کہ اگر وہ ہسپتال میں داخل ہو گیا تو ڈریکو ملفوائے اس کا کتنا تمسخر اُڑائے گا۔

''کم از کم اسے کچھ چاکلیٹ تو کھانا ہی ہوگی۔'' میڈم پامفری نے کہا جو اب ہیری کی آنکھوں کی پتلیوں کی جانچ کر رہی تھیں۔

''وہ میں پہلے ہی کھا چکا ہوں۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''پرفیسر لوپن نے مجھے کھانے کیلئے دی تھیں بلکہ انہوں نے ہم سب کو چاکلیٹ دی تھیں......''

''اچھا!'' میڈم پامفری نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''تو بالآخر ہمیں پراسرار علوم اور تاریک جادو سے تحفظ کیلئے ایک قابل استاد مل ہی گیا جو اپنے کام کو اچھی طرح انجام دینا جانتا ہے۔''

''کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ تم بالکل ٹھیک ہو پوٹر؟'' پروفیسر میک گوناگل کے لہجے میں بے حد سختی عود کر آئی تھی۔

''جی ہاں!'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''بہت بہتر...... اب تم باہر جا کر کچھ دیر تک ہمارا انتظار کرو۔ مجھے مس گرینجر سے اس کے ٹائم ٹیبل کے بارے میں کچھ بات کرنا ہے؟ پھر ہم سب اکٹھے استقبالیہ دعوت میں شریک ہوں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

ہیری میڈم پامفری کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آیا اور راہداری میں ٹھہر کا ان کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ میڈم پامفری منہ میں کچھ بڑبڑاتی ہوئی ہسپتال کی طرف جا رہی تھیں۔ اس صرف چند ہی منٹ تک انتظار کرنا پڑا۔ ہر مائنی جب کمرے سے باہر نکلی تو وہ نہایت خوش دکھائی دے رہی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے آفس کا دروازہ بند کیا اور ان دونوں کے ہمراہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے واپس استقبالیہ ہال میں پہنچ گئیں۔

ہال میں شور شرابے کے ساتھ نوکیلی سیاہ ٹوپیوں کا سمندر دکھائی دے رہا تھا۔ چاروں لمبی فریقی میزوں کے پیچھے طلباء و طالبات قطار بنا کر کھڑے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے ہزاروں موم بتیوں کی روشنی میں دمک رہے تھے جو میزوں کے اوپر ہوا میں تیر رہی

تھیں۔سفید بالوں والے پستہ قد پروفیسر فلنٹ وک ایک پرانی ٹوپی اور تین پیروں والے سٹول کو اُٹھائے ہال سے باہر جاتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''اوہ!'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں کہا۔''ہم انتخاب کی رسم نہیں دیکھ پائے۔''

ہوگورٹس میں آنے والے نئے طالب علموں کو بولنے والی ٹوپی پہننا پڑتی تھی جوان کی ذہنی صلاحیت کے مطابق یہ طے کرتی تھی کہ انہیں سکول کے کس فریق میں رکھا جائے۔(گری فنڈر، سلے درن، ہفل پف اور ریون کلا،سکول کے چار فریق تھے) پرفیسر میک گوناگل نے سٹاف ٹیبل پر اپنی خالی نشست سنبھال لی۔ہیری اور ہرمائنی دوسری سمت میں چلتے ہوئے گری فنڈر کی بڑی میز پر پہنچ گئے۔جب وہ ہال کی عقبی سمت سے اس طرف بڑھ رہے تھے تو طلباء کی بڑی تعداد نے انہیں دیکھا اوران میں کچھ ہاتھ سے ہیری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔وہ سوچنے لگا کہ کیا اس کے روح کھچڑ کے سامنے بے ہوش ہونے کی بات اتنی تیزی سے پھیل چکی تھی......؟

ہیری اور ہرمائنی نے رون کے دائیں بائیں اپنی نشست سنبھال لی جورون نے ان کیلئے خالی رکھی ہوئی تھی۔

''کس لئے بلایا تھا؟'' رون نے سرگوشی کے انداز میں ہیری سے پوچھا۔

ہیری نے جواب دینے کی کوشش کی مگر اسے خاموش ہونا پڑا کیونکہ ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور نے اپنی گفتگو کے آغاز کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔پروفیسر ڈمبل ڈور نہایت بوڑھے جادوگر تھے،انہیں دیکھ کر عظیم توانائی کا احساس ہوتا تھا۔ان کے کئی فٹ لمبے چاندی جیسے بال اور ڈاڑھی تھی۔وہ نصف چاند کی شکل کی عینک لگاتے تھے جو اکثر ان کی بے حد خمیدہ ناک پر ٹکی رہتی تھی۔انہیں تمام جادونگری اس دور کا سب سے قابل اور طاقتور جادوگر تسلیم کرتی تھی۔لیکن ہیری اس وجہ سے ان کی عزت نہیں کرتا تھا بلکہ اسے ڈمبل ڈور پر اپنی ذات سے زیادہ بھروسہ تھا کہ وہ بدترین حالات میں بھی اس کی بھرپور حفاظت کر سکتے ہیں۔جونہی ہیری نے ان کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھا جو تمام طلباء کی طرف محبت بکھیر رہا تھا تو روح کھچڑ سے مڈبھیڑ کے بعد اسے پہلی بار اپنی روح میں سکون وطمانیت کا احساس ہوا۔

''ہوگورٹس میں خوش آمدید!'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔اس کی چندھیا موم بتیوں کی روشنی میں چمک رہی تھی۔

''میں آپ سب سے کچھ باتیں کرنا چاہوں گا اس لئے ذرا خاموش ہو جایئے اور چونکہ ان میں ایک بات کچھ زیادہ اہم ہے اس لئے میں سب سے پہلے اسی کو بیان کرنا چاہوں گا۔اس سے پہلے کہ آپ دعوت کے طعام میں مگن ہو کر سست پڑ جائیں......''

وہ ذرا ٹھہرے تو ہیری کو مسٹر ویزلی کی بات یاد آ گئی کہ ڈمبل ڈور اس بات سے خوش نہیں ہیں کہ روح کھچڑ سکول میں پہرہ دیں۔

''روح کھچڑ سکول کے ہر بیرونی راستے پر تعینات ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے آگے کہا۔''اور جب تک وہ یہاں موجود ہیں،تب تک کوئی بلا اجازت سکول سے باہر نہیں جائے گا۔روح کھچڑ کو اپنی ہوشیاری سے یا پوشیدگی سے یا پھر......غیبی چوغہ پہن کر بے وقوف نہیں بنایا جا سکتا۔'' ان کی بات سن کر ہیری اور رون دونوں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے تھے۔وہ اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھے۔''رحم

کھانا یا معاف کر دینا روح کھچڑ کی سرشت میں شامل نہیں ہوتا۔ اس لئے میں آپ سب کو اس بارے میں خبردار کرتا ہوں کہ آپ میں سے کوئی بھی انہیں ایسا موقعہ نہ دے۔ جس سے وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچا سکیں۔ میں تمام مانیٹرز، نئے بنائے گئے ہیڈ بوائز اور ہیڈ گرلز سے یہ توقع کرتا ہوں کہ وہ کسی بھی طالب علم کو روح کھچڑ کے راستے میں بھٹکنے نہیں دیں گے۔''

ہیری سے کچھ دور بیٹھے پرسی نے ایک بار پھر اپنا سینہ فخر سے پھلایا اور چاروں طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور ایک بار پھر ٹھہرے اور وہ نہایت سنجیدہ نگاہوں سے پورے ہال کا جائزہ لینے میں مصروف دکھائی دیئے۔ اس دوران نہ تو کوئی بولا اور نہ ہی کسی نے شور کیا۔

''اب اچھی خبر سننا چاہیئے!'' انہوں نے بات بڑھائی۔ ''مجھے اس سال دو نئے اساتذہ کا تعارف کروانے میں بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے تو پروفیسر لوپن، جو آپ کو پراسرار علوم اور تاریک جادو سے محفوظ رہنے والا مضمون پڑھائیں گے۔ یہ میری خصوصی درخواست پر اس خالی اسامی کو پُر کرنے کیلئے تیار ہوئے ہیں۔''

ہال میں سے کچھ ہی لوگوں نے ان کیلئے تالیاں بجائیں لیکن ان لوگوں نے خاصا جم کر تالیاں بجائیں جو پروفیسر لوپن کے ساتھ ان کے کمپارٹمنٹ میں موجود تھے اور ہیری ان میں سے ایک تھا۔ سٹاف کی نشستوں پر بیٹھے ہوئے دیگر اساتذہ کے چکاچوند کپڑوں کے سامنے پروفیسر لوپن کے کپڑے کچھ زیادہ ہی خستہ حال اور خراب دکھائی دے رہے تھے۔

''سنیپ کی طرف دیکھو......'' رون نے سرگوشی سے ہیری کے کان میں کہا۔

جادوئی مرکبات کے استاد پروفیسر سیورس سنیپ سٹاف ٹیبل پر پروفیسر لوپن کو گھور رہے تھے۔ سب جانتے تھے کہ پروفیسر سنیپ پراسرار علوم اور تاریک جادو سے تحفظ والے مضمون کی اسامی حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن ان سے نفرت کرنے والا ہیری بھی ان کے تاثرات دیکھ کر چونک گیا تھا جو اس وقت ان کے دبلے پتلے چہرے پر چھائے ہوئے تھے۔ یہ غصے سے بھی زیادہ برا اظہار تھا۔ یہ حسد اور شدید ناراضی کا ملا جلا ردعمل تھا۔ ہیری ان جذبات کو بہت اچھی طرح جانتا تھا کیونکہ سنیپ جب بھی ہیری کو دیکھتے تھے تو ان کے چہرے پر یہی جذبات عیاں ہوتے تھے۔

جب پروفیسر لوپن کے استقبال میں بجنے والی تالیوں کا شور ختم ہوا تو ڈمبل ڈور نے گفتگو کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا۔ ''اب ہمارے دوسرے نئے استاد کے بارے میں سن لیجئے۔ افسوس کی بات ہے کہ جادوئی مخلوقات کی دیکھ بھال کے استاد پروفیسر کیٹ لبرن اس سال کے آخر میں ریٹائر ہو گئے ہیں تاکہ وہ بچے کھچے وقت میں اپنے باقی ماندہ امور کی فرحت حاصل کر سکیں۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ان کی جگہ پر کوئی اور نہیں بلکہ ہر دلعزیز ہیگرڈ لے رہے ہیں جو اپنی مخصوص ذمہ داری یعنی چابیوں کی رکھوالی کے ساتھ ساتھ پڑھانے کیلئے بھی تیار ہو گئے ہیں۔''

ہیری، رون اور ہرمائنی یہ سن کر سکتے میں رہ گئے تھے، انہوں نے تعجب بھری نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی تالیوں کی گونج میں شامل ہو گئے۔ یہ حقیقت تھی کہ گری فنڈر کی میز سے ہیگرڈ کیلئے سب سے زیادہ تالیاں بج رہی تھیں۔ ہیری

ہیگرڈ کو دیکھنے کیلئے آگے جھکا۔ ہیگرڈ کا چہرہ سرخ ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اور وہ اپنے بڑے ہاتھوں میں نظریں گڑائے گھور رہا تھا۔ اس کی چوڑی مسکراہٹ اس کی سیاہ گھنی ڈاڑھی میں ہی کہیں چھپ گئی تھی۔

''ہمیں اس ضمن میں معلوم ہونا چاہئے تھا کہ......'' رون میز پر مکا مارتے ہوئے غرایا۔'' کاٹ کھانے والی کتاب نصاب اور کون شامل کرسکتا ہے......؟''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے سب سے آخر میں تالیاں بجانا بند کیں۔ جب پروفیسر ڈمبل ڈور نے دوبارہ بولنا چاہا تو انہوں نے دیکھا کہ ہیگرڈ میز پوش سے اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسو پونچھ رہا تھا۔

''میرا خیال ہے اصل معاملات کو پیش کیا جا چکا ہے لہٰذا اب دعوت کا باقاعدہ آغاز ہو جانا چاہئے۔''

ان کے سامنے رکھی سنہری پلیٹوں اور پیالیوں میں اچانک کھانے پینے کی چیزیں نمودار ہو گئیں۔ لذیذ کھانوں کا انبار دیکھ کر ہیری کے پیٹ میں بھوک سے بل پڑنے لگے اور پھر وہ ان میں جتنا لے سکتا تھا اس نے اپنی پلیٹ میں بھر لیا اور سب چیزوں سے فراموش کھانا کھانے میں جت گیا۔ دعوتی تقریب کے سبھی رنگا رنگ کھانے بے حد ذائقہ دار تھے۔ ہال میں اب باتوں، ہنسی اور چھری کانٹوں کے چلنے کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ بہرحال ہیری، رون اور ہرمائنی چاہتے تھے کہ دعوت کا یہ سلسلہ اب جلد ہی ختم ہو جانا چاہئے تاکہ وہ ہیگرڈ سے مل سکیں۔ وہ جانتے تھے کہ اس کیلئے استاد کے فرائض انجام دینا کتنا معنی خیز کام تھا۔ ہیگرڈ کسی بھی طرح ایک مکمل جادوگر نہیں تھا۔ اسے ہوگورٹس کی تیسرے سال کی پڑھائی کے دوران سکول سے ایک ایسے جرم کے تحت نکال دیا گیا تھا جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے گذشتہ سال ہی اس کے نام پر لگی بدنامی کو دھو ڈالا تھا۔

آخر کار کدو کی کچوری کے بچے ہوئے خول سنہری پلیٹوں میں غائب ہو گئے۔ اس کے بعد ڈمبل ڈور نے کہا کہ اب سب کے بستروں پر جانے کا وقت ہو چکا ہے۔ اسی لمحے انہیں موقعہ مل گیا۔ اساتذہ کی میز کے پاس پہنچ کر ہرمائنی چہکی۔

''بہت مبارک ہو ہیگرڈ......''

''یہ سب تم تینوں کی بدولت ہی ممکن ہوا ہے۔'' ہیگرڈ نے رومال سے اپنے چمکتے ہوئے چہرے کا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں تو اب بھی یقین نہیں ہو رہا ہے......ڈمبل ڈور بڑے عظیم ہیں...... جب پروفیسر کیٹ لبرن نے جانے کی بات کی تو ڈمبل ڈور سیدھے ہمارے پاس آئے......ہم ہمیشہ سے یہی چاہتے تھے......''

اس نے اپنے جذبات کی شدت کو رومال کے ذریعے چھپا لیا تھا۔ اسی لمحے پروفیسر میک گوناگل نے انہیں وہاں سے بھگا دیا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی، گری فنڈر کے باقی بچوں کے ساتھ مل کر سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ اب انہیں بے حد تکان محسوس ہو رہی تھی اور ان کی آنکھیں بھی بوجھل تھیں۔ انہوں نے کئی راہداریوں کو عبور کیا اور کئی سیڑھیاں چڑھیں۔ بالآخر ان کا سفر ختم ہوا اور وہ گری فنڈر کے پوشیدہ دروازے کے سامنے پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ گلابی پوشاک میں ایک فربہ عورت کی بڑی متحرک تصویر ان کے

سامنے موجود تھی۔عورت نے ان کو دیکھا اور منہ بسور کر پوچھا۔''شناخت......''

''آ رہا ہوں......آ رہا ہوں......''بچوں کے ہجوم کے پیچھے سے پرسی تیز آواز سنائی دی۔''نئی شناخت ہے...... بڑی قسمت!''

''اوہ نہیں......!''نیول لانگ باٹم نے افسردہ لہجے میں کہا۔شناخت یاد رکھنے میں اسے ہمیشہ دقت کا سامنا رہتا تھا۔تصویر نے ہٹ کر انہیں راستہ دکھایا تو وہ سوراخ میں سے ہو کر گری فنڈر کے بڑے ہال میں پہنچ گئے۔اس کے بعد لڑکیاں اور لڑکے الگ ہو کر اپنی اپنی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ہیری گولائی سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔اس کے ذہن میں ایک ہی خیال چھایا ہوا تھا......وہ یہاں واپس لوٹ کر بے حد خوشی محسوس کر رہا تھا۔وہ اپنے شناسا گول کمرے میں پہنچا جس میں پانچ مسہری دار پلنگ لگے ہوئے تھے۔ہیری نے چاروں طرف دیکھا اور اسے محسوس ہوا جیسے آخر کار اب وہ اپنے گھر لوٹ آیا ہو......!

☆☆☆☆

چھٹا باب

چنگال اور چائے کی پتیاں

اگلے دن جب ہیری، رون اور ہرمائنی کے ساتھ ناشتے کیلئے بڑے ہال میں پہنچے تو انہیں سب سے پہلے ڈریکو ملفوائے کی صورت دکھائی دی۔ وہ سلے درن کے طلباء کے ساتھ بیٹھا کوئی مزیدار کہانی سنا رہا تھا۔ جب وہ تینوں اس کے پاس سے گزرے تو ملفوائے نے بے ہوش ہونے کی اداکاری کی جس پر ہال میں قہقہے گونج اُٹھے۔

''اس کی طرف دھیان مت دو......'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں کہا جو ہیری کے ٹھیک پیچھے چل رہی تھی۔ ''اس کی طرف دھیان مت دو......کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔''

''ارے پوٹر!'' پینسی پارکنسن چیختے ہوئے بولی۔ سلے درن کی اس لڑکی کا چہرہ کسی بدصورت بڑھیا جیسا تھا۔ ''پوٹر! روح کھچڑ آ رہے ہیں......پوٹر......ہاؤووو......''

ہیری گری فنڈر کی میز پر جارج ویزلی کے پاس جا بیٹھا۔

''یہ لو تیسرے سال کی پڑھائی کا ٹائم ٹیبل!'' جارج نے ان کی طرف ایک چرمئی ٹکڑا بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں کیا ہوا ہیری......؟''

''ملفوائے......'' رون نے منہ بگاڑ کر کہا جو جارج کے دوسری طرف بیٹھ کر سلے درن فریق کے طلباء کو غصے سے گھور رہا تھا۔ جارج نے مڑ کر دیکھا۔ ملفوائے ابھی بھی ہیری کو چڑانے کیلئے ڈر کر بے ہوش کی اداکری کرتا دکھائی دیا۔

''وہ گھٹیا لڑکا......جب روح کھچڑ کل رات کو ہماری طرف والے حصے میں آئے تھے تب تو وہ اتنا بہادر نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بھاگتا ہوا ہمارے کمپارٹمنٹ میں آ گیا تھا......ہے نا فریڈ؟''

''وہ پوری طرح شرابور تھا۔'' فریڈ نے ملفوائے کو حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے اندر سے بھی ساری خوشی سلب ہوگئی تھی۔'' جارج بولا۔ ''روح کھچڑ بہت بھیانک ہوتے ہیں۔''

''ایسا لگتا تھا جیسے خون برف بن گیا ہو......ہے نا؟'' فریڈ جلدی سے بولا۔

''تم بے ہوش تو نہیں ہوئے تھے؟'' ہیری نے دھیمے انداز میں پوچھا۔

''بھول جاؤ ہیری!'' جارج نے اس کی ہمت بڑھاتے ہوئے کہا۔''ڈیڈی کو ایک بار اژقبان جانا پڑا تھا۔ یاد ہے نا فریڈ!...... اورانہوں نے لوٹ کہا تھا کہ انہیں اس سے بری جگہ آج تک دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ واپس آنے پر وہ بہت کمزور ہو گئے تھے اوران کا بدن کئی دن تک خوف سے کانپتا رہا تھا......روح کھچڑا اپنے گردونواح سے ہر قسم کی خوشی کو چوس لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اژقبان کے زیادہ تر قیدی پاگل ہو چکے ہیں......''

''چلو دیکھتے ہیں کہ ملفوائے ہمارے پہلے کیوڈچ میچ کے بعد کتنا خوش دکھائی دیتا ہے؟'' فریڈ بولا۔''اس سال کا پہلا میچ گری فنڈر اور سلے درن کے بیچ میں ہے...... یاد ہے نا؟''

کیوڈچ میچ میں ہیری اور ملفوائے کا ابھی تک ایک ہی بار آمنا سامنا ہوا تھا جس میں ملفوائے کا بہت برا حال ہوا تھا۔ اس لمحے کا تصور کرتے ہوئے ہیری کو اپنے اندر مسرت کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر گائے کا قیمہ اور فرائی کئے ہوئے ٹماٹر اپنی پلیٹ میں ڈالے۔

ہرمائنی اپنا نیا ٹائم ٹیبل دیکھ رہی تھی۔ اس نے خوش ہو کر کہا۔

''آہا کتنا اچھا ہے......آج ہمارے نئے مضامین کی کلاسز بھی شروع ہو رہی ہیں۔''

''ہرمائنی!'' رون نے اس کے کندھے کے اوپر سے جھانکتے ہوئے کہا۔''انہوں نے تمہارا ٹائم ٹیبل غلط بنا دیا ہے۔ دیکھو!...... تمہیں ایک دن میں دس مضامین پڑھنے ہوں گے۔ اس کیلئے تمہارے پاس مناسب وقت بھی نہیں ہے۔''

''میں سنبھال لوں گی۔ میں نے اس بارے میں پروفیسر میک گوناگل سے بات کر لی ہے۔'' ہرمائنی نے پُراعتماد لہجے میں جواب دیا۔

''ذرا دیکھو!'' رون نے ہنستے ہوئے کہا۔''آج صبح کا ٹائم ٹیبل تو دیکھو؟ نو بجے علم جوتش کی کلاس ہو گی اور اس کے نیچے پھر......نو بجے ماگلوؤں کی نفسیات کا مطالعہ والا مضمون......اور......'' رون حیران ہو کر ٹائم ٹیبل کے مزید تھوڑا قریب جھک گیا۔''دیکھو......اس کے بعد نو بجے......رمل اور اسطرلاب کی کلاس......میرا مطلب ہے کہ میں جانتا ہوں کہ تم پڑھنے میں لائق ہو ہرمائنی! لیکن کوئی بھی اتنا اچھا نہیں ہو سکتا۔ تم ایک ہی وقت پر تین مختلف مضامین کی کلاسوں میں کیسے جا سکو گی؟''

''بے وقوفی کی باتیں مت کرو رون!'' ہرمائنی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔''میں ایک ہی وقت میں تینوں کلاسز میں کیسے جا سکتی ہوں؟''

''تو پھر......؟''

''مربے کا جار ادھر بڑھا دو......''

''مگر......؟''

''اوہ ہو......رون! تمہیں اس سے کیا مطلب......اگر میرا ٹائم ٹیبل کچھ زیادہ بھرا ہوا ہے؟'' ہرمائنی نے بے رُخی سے کہا۔ ''میں نے تمہیں بتایا ہے نا۔ میں نے پروفیسر میک گوناگل سے اس بارے میں بات کر لی ہے۔''

اسی لمحے ہیگرڈ بڑے ہال میں نمودار ہوا۔ وہ اپنا روایتی چھچھوندر کی کھال والا لمبا اوور کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ وہ بے دھیانی میں اپنے ہاتھ میں پکڑی ایک مری ہوئی بلی کو لہرا رہا تھا۔

''سب ٹھیک ہے؟'' اس کے لہجے میں اعتماد کی کمی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ سٹاف ٹیبل کی طرف جاتے ہوئے ان کے قریب رُکا اور بولا۔ ''آج ہماری زندگی کی پہلی کلاس ہے۔ جس میں ہم تمہیں پڑھائیں گے، لنچ کے بعد!......صبح پانچ بجے سے اُٹھ کر اس کی تیاری کر رہے ہیں......امید ہے کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہی رہے گا......ہم بالآخر استاد بن ہی گئے......قسم سے!''

وہ ان کی دیکھ کر مسکرایا اور اپنی مردہ بلی کو لہراتے ہوئے سٹاف ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔

''کیا پتہ......وہ کس چیز کی چیز تیاری کر رہا ہے؟'' رون لفظ چبا کر بولا۔

طلباء و طالبات کھانے سے فارغ ہو کر اپنی اپنی کلاسز میں جانے لگے۔ بڑا ہال تیزی سے خالی ہوتا جا رہا تھا۔ رون نے اپنا ٹائم ٹیبل نکال کر دیکھا۔

''بہتر ہوگا کہ ہم بھی اب چل دیں۔ دیکھو علم جوتش کی کلاس مشرقی مینار کے بالائی منزل پر ہوگی اور وہاں پہنچنے میں کم از کم دس منٹ لگ جائیں گے۔''

انہوں نے جلدی سے اپنا ناشتہ ختم کیا اور فریڈ اور جارج سے رخصت لے کر ہال سے باہر نکل گئے۔ وہ سلے درن کی میز کے قریب سے گزرے تو ملفوائے نے ایک بار پھر بے ہوش ہونے کا منظر دہرایا۔ جب ہیری بڑے ہال کے دروازے کو عبور کر رہا تھا تو اسے عقب میں سے بلند قہقہے کی آواز سنائی دی۔ سکول کے وسیع و عریض عمارت سے مشرقی مینار تک جانا آسان نہیں تھا۔ یہ ایک طویل سفر تھا حالانکہ انہیں ہوگورٹس میں دو سال ہو چکے تھے لیکن اس کے باوجود انہیں سکول کی وسیع و عریض عمارت اور اس کے راستوں کے بارے میں صحیح آگاہی نہیں ہو پائی تھی۔ انہیں پہلے کبھی مشرقی مینار کی طرف جانے کا اتفاق بھی نہیں ہوا تھا۔

''کوئی نہ کوئی مختصر راستہ ہونا ہی چاہئے!'' رون نے ہانپتے ہوئے کہا۔ وہ ساتویں منزل کی طویل سیڑھیاں عبور کر رہے تھے۔ وہ ایک ایسی سنسنان جگہ پر پہنچ چکے تھے جہاں پتھر کی ٹھوس دیوار پر لٹکی ہوئی ایک بڑی تصویر کے علاوہ اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تصویر میں گھاس کا بڑا میدان دکھائی دے رہا تھا۔ اسی وقت ہرمائنی دائیں طرف کی خالی راہداری میں جھانکتے ہوئے بولی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ راستہ ادھر سے ہوگا......''

''ہو ہی نہیں سکتا۔'' رون تیزی سے بولا۔ ''ادھر تو شمالی سمت ہے......! دیکھو وہاں کی کھڑکی کے باہر جھیل دکھائی دے رہی ہے۔''

ہیری تصویر کے منظر میں کھویا ہوا تھا اور اس نے دیکھا کہ ایک موٹا ٹٹو ابھی ابھی گھاس کے اس میدان میں نموادر ہوا تھا اور وہ

مزے مزے سے گھاس چرنے لگا۔ ہیری کو اب اس بات کی عادت پڑ چکی تھی کہ ہوگورٹس کی ان دیو قامت تصاویر میں موجود لوگ اپنی تصویر کو چھوڑ کر دوسری تصویروں میں ایک دوسرے سے ملنے جاتے رہتے تھے لیکن اسے یہ دیکھنے میں بڑا مزہ آتا تھا۔ ایک پل کے بعد زرہ بکتر پہنے ایک موٹا گول مٹول سپاہی اپنے ٹٹو کی تلاش میں اس تصویر میں گھس آیا۔ اس کے گھٹنے پر چڑھے دھاتی خول پر گھاس کا نشان دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ ابھی ابھی گرا ہو۔

''اوہ!'' وہ ہیری، رون اور ہرمائنی کو دیکھ کر چلایا۔ ''یہ فضول لوگ کون ہیں جنہوں نے میری نجی جاگیر میں گھسنے کی ہمت کی ہے؟ شاید میرے گرنے پر ہنسی اُڑانے کیلئے آئے ہو؟ بھاگ جاؤ یہاں سے، احمقو!...... کمینو!...... میں تمہیں ابھی اس کا مزہ چکھاتا ہوں۔''

انہوں حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پستہ قد سپاہی نے اپنی تلوار میان سے باہر نکالی۔ اس کے بعد وہ اسے زور زور سے ہوا میں گھمانے اور غصے کے عالم میں خود بھی اوپر نیچے کودنے لگا۔ لیکن اس کے قد کے لحاظ سے وہ تلوار کچھ زیادہ ہی لمبی اور وزنی تھی۔ ایک زوردار جھٹکے سے اس کا توازن بگڑ گیا اور وہ منہ کے بل گھاس پر گر پڑا۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟'' ہیری نے تصویر کے پاس کھسکتے ہوئے پوچھا۔

''گھٹیا، آوارہ اور گامڑ...... آدمی...... پیچھے پیچھے ہٹو...... ڈینگ مار!''

سپاہی نے اپنی تلوار دوبارہ پکڑی اور اسے کھینچنے کی کوشش کی جو گھاس کے میدان میں گہرائی تک دھنس گئی تھی۔ اس نے تلوار باہر نکالنے کیلئے اپنی پوری قوت صرف کر دی مگر وہ بری طرح ناکام رہا۔ آخر کار اس نے اپنی کوشش ترک کر دی اور مجبوراً گھاس پر ہانپتا ہوا بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا خود اتارا اور ماتھے پر پھیلے ہوئے پسینے کو پونچھنے لگا۔

''سنئے!'' ہیری نے موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''ہم مشرقی مینار کی تلاش میں بھٹک چکے ہیں کیا آپ وہاں پہنچنے میں ہماری رہنمائی کرنا پسند کریں گے۔''

''تلاش......!'' سپاہی کا غصہ کافور ہو چکا تھا۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور دھیمے لہجے میں بولا۔ ''میرے پیارے دوستو! میرے پیچھے آؤ۔ یا تو ہم اپنی منزل کو پا لیں گے، نہیں تو اس کوشش میں بہادری سے اپنی جان دے دیں گے۔''

اس نے تلوار کو کھینچنے کی ایک اور ناکام کوشش کی۔ پھر وہ اپنے موٹے ٹٹو پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور اگلے ہی لمحے ٹٹو نے اسے دوبارہ گھاس پر پھینک دیا۔ وہ چلا کر بولا۔ ''بھٹکے نوجوانو اور نازک مزاج لڑکی...... ہم پیدل ہی اپنی منزل کی تلاش میں چلتے ہیں...... چلو اب میرے پیچھے پیچھے چلو!''

اس کے بعد وہ بھاگتے ہوئے بائیں طرف کی تصویر میں گھس گیا اور نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ تینوں اس کی زرہ بکتر کے شور کا تعاقب کرتے ہوئے راہداری میں بھاگنے لگے۔ کبھی کبھار وہ سپاہی اگلی تصویر میں بھاگتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

''ہمت رکھو! دل کو مضبوط کر لو ابھی سب سے بری منزل آنے والی ہے۔'' سپاہی نے چیخ کر کہا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک

طویل بل دار سیڑھی کی دیوار پر ٹنگی ہوئی تصویر کے بیچ میں نمودار ہوا تھا جس میں موجود عورت اسے دیکھ کر دہشت میں سمٹ گئی تھی۔

ہیری، رون اور ہرمائنی زور زور سے ہنستے ہوئے بل دار سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ ان کا سر بل دار سیڑھیوں کے باعث گھومنے لگا تھا۔ آخر کار انہیں بالائی مینار کے حصے سے لوگوں کے بولنے کی ہلکی آوازیں سنائی دیں تو وہ سمجھ گئے کہ وہ بالآخر اپنی جماعت کے کمرے تک پہنچ ہی گئے ہیں۔

''الوداع دوستو!'' سپاہی نے چیخ کر کہا اور پھر اس نے اپنا سر کچھ بدصورت دکھائی دینے والے جنگلیوں کی تصویر میں گھسا دیا۔ ''اچھا تو میں اب چلتا ہوں ساتھیو! اگر آپ کو کبھی کسی عظیم اور قابل بھروسہ آدمی کی ضرورت ہو تو سر کیڈوگن کا نام ضرور یاد رکھئے......''

''ہاں ہم یاد رکھیں گے۔'' رون بڑبڑایا اور سپاہی کے غائب ہونے کے بعد اس نے یہ بھی کہہ ڈالا۔ ''اگر ہمیں کسی پاگل کی ضرورت ہوگی تبھی......''

وہ لوگ آخری کچھ سیڑھیاں چڑھے اور ایک چھوٹی سی جگہ پر پہنچ گئے جہاں کلاس کے طلباء پہلے سے ہی پہنچ چکے تھے۔ سامنے ایک بھی دروازہ نہیں تھا۔ رون نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے چھت کی طرف اشارہ کیا جہاں ایک گول دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس دروازے پر پیتل کی ایک پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

''سبیل ٹراؤلینی! علم جوتش کی استاد!'' ہیری نے اس پلیٹ پر لکھے ہوئے الفاظ پڑھتے ہوئے کہا۔ ''مگر ہم وہاں تک پہنچیں گے کیسے؟''

ایسا لگا جیسے کسی نے اس کا سوال سن لیا ہو اور پھر چھت میں لگا ہوا دروازہ یکدم کھل گیا اور اس میں سے ایک سفید رنگ کی سیڑھی نیچے کی طرف آگئی جو ہیری کے پیروں کو چھو رہی تھی۔ تمام طلباء بالکل خاموش ہوگئے۔

''پہلے آپ......'' رون نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر ہیری جلدی سے سیڑھی پر چڑھ گیا۔

وہ ایک ایسے کمرہ جماعت میں پہنچا۔ آج سے پہلے اس نے اتنا عجیب وغریب کلاس روم کبھی نہیں دیکھا تھا۔ درحقیقت وہ کسی بھی طرح سے کمرہ جماعت نہیں لگتا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ پرانے زمانے کی چائے کی میلی کچیلی دوکان کا ملا جلا روپ ہو۔ اس میں کم از کم بیس چھوٹی میزیں ٹھونس کر بھری ہوئی تھی جن کے چاروں طرف چھوٹی کرسیاں تھیں، قریب ہی موٹے کشن پڑے تھے۔ ہر چیز پر دھیمی سرخ روشنی پڑ رہی تھی۔ تمام کھڑکیوں پر دبیز پردے پڑے ہوئے تھے۔ کئی لیمپوں پر گہرے سرخ اسکارف ڈالے گئے تھے۔ کلاس روم میں دم گھٹ قسم کی گرمی تھی۔ مینٹل پیس کے نیچے جلنے والی آگ سے عجیب سی بدبو آ رہی تھی۔ آگ پر تانبے کی ایک بڑی کیتلی گرم ہو رہی تھی۔ گولائی دیواروں کے چاروں طرف موجود سرخ الماریوں میں دھول سے آلودہ پنکھ، موم بتیوں کے ٹکڑے، کٹی پھٹی تاش کے پتے اور گڈیاں، ان گنت سفید شیشے کے گولے اور چائے کی بہت ساری پیالیاں رکھی ہوئی تھیں۔

ہیری کے پیچھے پیچھے رون بھی آگیا اور کچھ ہی دیر میں پوری جماعت کے بچے ان کے آس پاس اکٹھے ہوگئے تھے۔ وہ سب

سرگوشیوں میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔

''پروفیسر کہاں ہیں؟'' رون نے پوچھا۔

اچانک سائے میں ایک دھیمی اور کہر آلود آواز سنائی دی۔

''خوش آمدید!......آخر کار تمہیں اس دُنیا میں دیکھ کر بے حد اچھا لگا۔''

ہیری کو پہلی نظر میں ایسا لگا جیسے کوئی چمکتا ہوا کیڑا آ گیا ہو۔ پروفیسر ٹراؤلینی جب آگ کی روشنی میں نمودار ہوئیں تو ان لوگوں نے دیکھا کہ وہ نہایت دبلی پتلی تھیں۔ عینک کے موٹے شیشوں کی وجہ سے ان کی آنکھیں چہرے پر کئی گنا بڑی اور موٹی دکھائی دے رہی تھیں۔انہوں نے ستاروں سے مزین چمکیلی شال اوڑھ رکھی تھی۔ان کی پتلی اور لمبی گردن میں کئی طرح کی مالائیں لٹک رہی تھیں۔ان کی کلائیوں میں موٹے کڑے اور انگلیوں میں متعدد قسم کی انگوٹھیاں تھیں۔

''بیٹھ جاؤ......میرے بچو! بیٹھ جاؤ!'' وہ دھیمے انداز میں بولیں۔ یہ سنتے ہی کچھ طلباء و طالبات کرسیوں پر جم کر بیٹھ گئے اور کچھ نرم و موٹے کشنوں میں دھنس گئے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک گول میز کا انتخاب کیا اور اس کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔

''علم جوتش کی اس پراسرار دُنیا میں آپ سبھی کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا جو آگ کے سامنے والی پنکھ لگی کرسی پر بیٹھ گئی تھیں۔''میرا نام پروفیسر ٹراؤلینی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ تم لوگوں نے مجھے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہو۔ مجھے لگتا ہے کہ سکول کی دوڑ دھوپ میں زیادہ شامل ہونے سے میرے من کی آنکھ دھندلی ہو جاتی ہے۔''

کسی نے بھی اس لاحاصل بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ پروفیسر ٹراؤلینی نزاکت سے اپنی شال درست کرتے ہوئے دوبارہ گویا ہوئیں۔''تو تم لوگوں نے پڑھنے کے لئے علم جوتش کا انتخاب کیا ہے جو سبھی جادوئی علوم میں سب سے مشکل علم ہے۔ مجھے تمہیں آغاز میں اس بات سے متنبہ کر دینا چاہئے کہ اگر تمہارے اندر مستقبل دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے تو میں تمہیں زیادہ کچھ نہیں سکھا پاؤں گی۔ کتابیں بھی اس معاملے میں تمہاری کچھ زیادہ مدد نہیں کر پائیں گی۔''

اس جملے پر ہیری اور رون نے مڑ کر ہرمائنی کی طرف دیکھا جو یہ سن کر حیرت میں مبتلا دکھائی دے رہی تھی کہ کتابیں اس مضمون پر مہارت کیلئے زیادہ مددگار ثابت نہیں ہو پائیں گی۔

''بہت سے جادوگر اور جادوگرنیاں جادوئی کلمات، جادوئی مرکبات اور جادوئی تغیرات کو سیکھنے کے معاملے میں تو بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں مگر وہ مستقبل کے اسرار کو سمجھ نہیں پاتے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے ٹھہر کر سب کی طرف دیکھا اور بچوں کے گھبرائے ہوئے چہروں کا جائزہ لیتی رہیں۔''یہ ایک ایسا پراسرار فن ہے جو بہت کم لوگوں کو ہی حاصل ہو پاتا ہے۔تم...... ہاں تم سنولڑکے!'' انہوں نے اچانک نیول کی طرف توجہ کی جو ان کی آواز سن کر اپنے کشن سے گرتے گرتے بچا۔''کیا تمہاری دادی ٹھیک ہیں؟''

''جہاں تک میرا اندازہ ہے......وہ ٹھیک ہی ہوں گی!'' نیول نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا

''اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو یہ بات اتنے یقین سے نہیں کہتی۔'' پروفیسر ٹراؤلینی عجیب سے انداز میں بولیں۔ آگ کی روشنی میں ان کے کانوں میں موجود لمبے کانٹے چمک رہے تھے۔ ''ہم اس سال علم جوتش کے مختلف علوم سے مستقبل بینی کے بارے میں پڑھیں گے۔ آغاز میں ہم چائے کی پیالوں میں قسمت کا حال جاننے اور آئندہ کی خبر پانے کا طریقہ سیکھیں گے۔ اس کے بعد اگلا مرحلہ دست شناسی کے متعلق ہوگا جس میں ہم ہتھیلی کی لکیروں کے راز تلاش کرنا سیکھیں گے...... تم سنولڑکی!'' اچانک ان کا رُخ پاروتی پٹیل کی طرف ہو گیا۔ ''سرخ بالوں والے آدمی سے ہمیشہ خبردار رہنا۔''

پاروتی نے اپنے ٹھیک پیچھے بیٹھے ہوئے رون کی طرف مڑ کر دہشت بھری نظروں سے دیکھا اور پھر جلدی سے اپنی کرسی اس سے کچھ دور کھسکالی۔

پروفیسر ٹراؤلینی نے بات آگے بڑھائی۔ ''دوسرے نصابی مرحلے میں ہم گرمیوں میں شیشے کے گلوب یعنی بلوری گولے میں مستقبل کی جھلک دیکھنے کی مشق کریں گے، بشرطیکہ ہم اس سے پہلے آتشی شگونوں سے مکمل طور پر آگاہی پالیں تو...... بدقسمتی سے فروری میں سکول میں بخار کی وبا پھیل جائے اور پڑھائی کا سلسلہ رُک جائے گا۔ بخار کے باعث میری آواز بند ہو جائے گی اور ایسٹر کے آس پاس پڑھائی کا سلسلہ دوبارہ جڑے گا۔ اس وقت ہم میں کئی ہمیشہ کیلئے ہمیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔''

یہ سن کر پوری جماعت میں اضطراب انگیز سی خاموشی چھا گئی لیکن پروفیسر ٹراؤلینی کو اس بات کی سنگینی کا ذرا بھی احساس نہیں ہوا۔

''سنو!'' انہوں نے لیونڈر براؤن کو مخاطب کیا جو سب سے زیادہ ان کے قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر وہ گھبرا سی گئی اور جلدی سے کرسی کے پشت پر ٹیک لگالی۔ ''کیا تم چائے کا سب سے بڑا سفید برتن اُٹھا کر لا سکتی ہو؟''

لیونڈر نے سکھ کا سانس لیا اور اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑی ہوئی۔ وہ الماری کی طرف بڑھی اور شلف سے ایک بڑا چائے کا برتن نکالا اور اسے لاکر پروفیسر ٹراؤلینی کے سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔

''شکریہ لڑکی! ویسے تمہیں جس حادثے کا ڈر ہے وہ جمعہ کے دن سولہ اکتوبر کو رونما ہوگا۔''

یہ سن کر لیونڈر پر یکلخت کپکپی طاری ہوگئی۔

''اب میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ جوڑیاں بنالو۔ شلف سے چائے کی ایک پیالی اُٹھا کر میرے پاس آؤ، میں اس میں چائے بھر دوں گی۔ پھر بیٹھ کر تسلی سے چائے پیو۔ چائے کو مکمل طور پر ختم کرنا ہے تاکہ اس کی تہہ میں چائے کی پتیاں بچ جائیں۔ اب بائیں ہاتھ سے انہیں پیالی میں تین بار گھماؤ اور پھر پیالی کو اس کی پرچ میں الٹا یعنی منہ کے بل اوندھا رکھ دو۔ اس کے بعد تب تک انتظار کرنا جب تک پیالی میں سے چائے کی آخری بوند تک نہ بہہ جائے۔ جب یہ سب کرلو تو پھر اپنی پیالی اپنے جوڑی دار کو پڑھنے کیلئے دے دینا۔ اس کام کیلئے تمہیں مستقبل بینی کا خلاصہ والی کتاب نکال کر کھولنا ہوگی۔ اس کے صفحہ نمبر پانچ اور چھ میں موجود جدول میں کچھ علامتیں دکھائی دے رہی ہیں۔ جنہیں پیالی کی تہہ میں موجود علامت کے ساتھ موازنہ کرکے پہچاننا ہے۔ اور اس کے آگے موجود عبارت کو پڑھ

کر مستقبل کا حکم لگانا ہے۔تمہاری مدد کرنے اور تمہیں تمہاری محنت پر نمبر دینے کیلئے میں تم لوگوں کے درمیان گھومتی رہوں گی......اور تم !''انہوں نے نیول کا بازو پکڑتے ہوئے کہا جو اپنی جگہ سے اُٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔''جب تم اپنا پہلی پیالی توڑ دو تو اس کے بعد مہربانی کر کے نیلی پیالی اُٹھانا۔ مجھے گلابی پیالیاں کچھ زیادہ ہی پسند ہیں۔''

اور پھر ایسا ہی ہوا۔ نیول ابھی چائے کی پیالی لینے کیلئے شلف تک پہنچا ہی تھا کہ کمرے میں پیالی ٹوٹنے کا چھناکا ہوا۔ پروفیسر ٹراؤلینی فوراً ایک جھاڑو اور کوڑے دان لیکر وہاں پہنچ گئیں اور بولیں۔''اگر تمہیں کوئی مسئلہ نہ ہو تو نیلی پیالی اُٹھانا لڑکے......شکریہ!''

جب ہیری اور رون کے چائے کی پیالیاں بھر گئیں تو وہ انہیں لے کر واپس اپنی میز پر پہنچ گئے۔انہوں نے گرم گرم چائے کو جلدی سے پینے کی کوشش کی۔انہوں چائے کی بچی ہوئی پتیوں کو پروفیسر ٹراؤلینی کے ہدایات کے مطابق ہلایا اور پیالی کو الٹا کر اس میں موجود چائے کی آخری بوند تک گرا دی۔ جب وہ اس کام سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے اپنی پیالیاں آپس میں بدل لیں۔

''اب ٹھیک ہے!'' رون نے کہا اور پھر وہ دونوں اپنے بستوں میں سے مستقبل بینی کا خلاصہ نامی کتاب نکال کر اس کا صفحہ پانچ اور چھ ٹٹولنے لگے۔''تمہیں میری پیالی میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟''

''گیلا بھورا مسالہ!'' ہیری نے جواب دیا۔ کمرے میں بھرے بدبودار دھوئیں کے باعث اس کا دماغ گھوم رہا تھا۔

''اپنے دماغ کا دائرہ بڑھاؤ...... میرے بچو!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے تیز لہجے میں کہا۔''اور اپنی آنکھوں سے اس پار کی دُنیا کو دیکھنے کی کوشش کرو۔''

ہیری نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔

''ٹھیک ہے......تمہاری پیالی میں مجھے ضرب جیسی چیز دکھائی دے رہی ہے......'' اس کے بعد اس نے مستقبل بینی کے خلاصے کو سامنے رکھا اور اس میں موجود نشانات کو دیکھنے لگا۔''اس کا مطلب ہے کہ تمہیں مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا......اس بارے میں افسوس ہے۔لیکن ایک ایسی چیز دکھائی دے رہی ہے...... جو شاید سورج ہو سکتا ہے۔ ذرا ٹھہرو......اس کا مطلب ہے کہ بہت مسرت......تو تم مصیبت زدہ تو رہو گے مگر اس میں خوش بھی رہو گے۔''

''میرے خیال میں تمہیں اپنے من کی آنکھ کی جانچ کروانا چاہئے۔'' رون تنگ کر بولا اور ان دونوں کو ہی اپنی ہنسی پر بند باندھنے کیلئے پوری قوت صرف کرنا پڑی کیونکہ پروفیسر ٹراؤلینی ان کی ہی طرف دیکھ رہی تھیں۔

''اب میری باری ہے!'' رون نے سینہ پھلا کر کہا۔ رون نے ہیری کی پیالی میں جھانکا۔اس کوشش میں اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے پھر وہ بولا۔''گول ہیٹ جیسا کچھ دکھائی دے رہا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ شاید تم جادوئی محکمے میں ملازمت کرو گے۔''

پھر اس نے چائے کی پیالی گھما کر دوسری طرف سے دیکھا۔

''لیکن اس طرف سے تو یہ زیتون کے پھل جیسا دکھائی دے رہا ہے۔اس کا بھلا کیا مطلب ہوا؟'' اس نے مستقبل بینی کے

خلاصے میں جھانک تانک شروع کر دی۔''مال و دولت کا نشان ...... بہت عمدہ! یعنی تم مجھے کچھ پیسے ادھار دے دینا......اور یہاں کچھ اور چیز بھی دکھائی دے رہی ہے......؟''اس نے پیالی کو ایک بار پھر موڑا۔''جو کسی جانور جیسا ہے۔ ہاں! اگر یہ اس کا سر ہے......تو یہ دریائی گھوڑے سے کچھ مشابہت رکھتا ہے......نہیں بھیڑ کی طرح......''

جب رون کی بکواس سن سن کر ہیری سے نہ رہا گیا تو اس کی ہنسی چھوٹ گئی۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے گھوم کر اس کی طرف دیکھا اور ران کی میز کے پاس آ گئیں۔

''مجھے دیکھنے دو بچے!''انہوں نے رون کو جھڑکتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ سے ہیری کی پیالی چھین لی۔سب طلباء نہایت خاموشی سے دیکھنے لگے۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے چائے کی پیالی کو گھور کر دیکھا اور پھر وہ اسے گھڑی کی سوئیوں کی مانند گھمانے لگیں۔

''اوہ عقاب!......میرے بچے! تمہارا کوئی دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہے۔''

''لیکن یہ بات تو سبھی لوگ جانتے ہیں۔''ہرمائنی نے زوردار لہجے میں کہا۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے اسے گھور کر دیکھا۔

''ہیری اور 'تم جانتے ہو کہ کون؟' کے بارے میں سبھی لوگ جانتے ہیں۔''ہرمائنی بولی۔

ہیری اور رون نے اسے حیرت اور توصیف کے ملے جلے جذبات سے دیکھا۔انہوں نے پہلے کبھی ہرمائنی کو کسی بھی استاد سے اس طرح بولتے نہیں سنا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔انہوں نے ایک بار پھر اپنی موٹی موٹی آنکھیں ہیری کی پیالی میں دھنسا دیں اور بدستور اسے گھورتی رہیں۔

''اجتماع......یعنی حملہ! اوہ اوہ......اس پیالی کیلئے پیش گوئی نحوست سے خالی نہیں ہے۔''

''لیکن مجھے تو یہ کھلاڑی کا ہیٹ لگتا ہے پروفیسر؟''رون نے بڑبڑا کر کہا۔

''ہیٹ نہیں کھوپڑی......تمہارے راستے میں خطرہ ہے میرے بچے!''

ہرمائنی کے علاوہ کلاس کے سبھی بچے پروفیسر ٹراؤلینی کی عجیب و غریب باتوں کو سن کر مبہوت بیٹھے ہوئے ان کی صورت کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہے تھے۔انہوں نے ہاتھ میں پکڑی پیالی کو مزید گھمایا اور انہوں نے ایک آہ بھری اور پھر اچانک ان کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

اسی لمحے ایک اور پیالی ٹوٹنے کی آواز سنائی دی کیونکہ نیول نے اپنی دوسری پیالی بھی توڑ دی تھی۔ پروفیسر ٹراؤلینی ایک خالی کرسی پر نڈھال ہو کر گر پڑی۔ان کا ایک ہاتھ ان کے دل پر تھا اور ان کی آنکھیں بند تھیں......

''میرے پیارے بچے...... بیچارے پیارے بچے......نہیں! ...... چپ رہنا ہی زیادہ بہتر ہے ......نہیں! مجھ سے مت پوچھنا......''

''اس کپ میں ایسا کیا ہے پروفیسر؟''ڈین تھامس نے جلدی سے پوچھا۔تمام طلباء اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے ہو چکے تھے۔ وہ

اب دھیرے دھیرے ہیری اور رون کی میز کے گرد جمع ہو رہے تھے تاکہ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کی کرسی کے پاس موجود ہیری کے کپ کے اندر جھانک سکیں۔

''میرے بچے!'' پروفیسر ٹراؤلینی کی بڑی بڑی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ ''تمہاری پیالی میں چنگال ہے۔''

''کیا ہے......؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔ وہ اس کا مطلب نہیں سمجھا تھا۔ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اس کے علاوہ کئی اور لوگ بھی اس کا مطلب نہیں سمجھ پائے تھے۔ ڈین تھامس نے اس کی طرف دیکھ کر اپنے کندھے اچکائے اور لیونڈر براؤن کے چہرے پر الجھن دکھائی دی۔ لیکن باقی سب بچوں نے دہشت میں اپنے ہاتھ منہ پر رکھ لئے تھے۔

''چنگال...... میرے بچے چنگال......!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے چیختے ہوئے کہا جو اس بات پر حیران تھی کہ ہیری اس کا مطلب تک نہیں جانتا تھا۔ ''دیوقامت...... آسیبی کتا...... جو قبرستانوں میں گھومتا پھرتا ہے۔ میرے بچے! یہ ایک منحوس شگون ہے......سب سے برا اور ڈراؤنا شگون......موت کی پیشین گوئی!''

ہیری کے پیٹ میں اتھل پتھل سی ہونے لگی۔ فلوریش اینڈ بلوٹس کی دوکان میں موت کی نحوستیں نامی کتاب کا سرورق والا سیاہ کتا......منگولیا کریسنٹ میں اندھیرے میں دکھائی دینے والا سیاہ کتا......اب تو لیونڈر براؤن نے بھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ سبھی ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے......صرف ہرمائنی کو چھوڑ کر...... ہرمائنی اُٹھ کر پروفیسر ٹراؤلینی کی کرسی کے عقب میں جا کھڑی ہوئی اور اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں لگتا ہے کہ یہ جو چیز پیالی میں دکھائی دے رہی ہے، کسی بھی طرح سے چنگال سے ملتی جلتی ہے۔''

پروفیسر ٹراؤلینی نے ہرمائنی کی طرف ناپسندیدگی سے دیکھا۔

''معاف کرنا میری بچی!......تمہاری مستقبل میں جھانکنے والی آنکھ کسی بیماری کا شکار لگتی ہے اور تمہارے اندر مستقبل بینی کے اسراروں کو زیر کرنے کی صلاحیت بھی بہت کم ہے۔''

سمیس فنی گن اپنے سر کو ایک طرف سے دوسری طرف نفی میں ہلانے لگا۔ اس نے اپنی آنکھیں لگ بھگ بند کرتے ہوئے کہا۔ ''ایسا لگتا ہے کہ یہ چنگال جیسا دکھائی دیتا ہے۔'' پھر اس نے بائیں طرف جھانکتے ہوئے کہا۔ ''لیکن یہاں سے یہ گدھے کی طرح بھی دکھائی دیتا ہے۔''

''آپ لوگ یہ فیصلہ کب تک کر لیں گے کہ میں مرنے والا ہوں یا نہیں؟'' ہیری نے تیز لہجے میں کہا۔ پھر وہ اپنے الفاظ سن کر خود ہی حیرت میں مبتلا ہو گیا۔ اب کوئی بھی اس کی طرف نہیں دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ آج کی پڑھائی یہیں پر ختم کر دینا چاہئے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے اپنی کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''ہاں!......اپنا سامان صحیح جگہ پر رکھ دو۔''

نہایت خاموشی میں پوری کلاس نے اپنی اپنی چائے کی پیالیاں دیواروں پر لگی ہوئی الماریوں میں رکھنا شروع کر دیئے۔ اپنی کتابیں اپنے بستوں میں رکھیں اور انہیں بند کر کے چلنے کی تیاریاں کرنے لگے۔ کوئی بھی ہیری سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا حتیٰ کہ رون بھی اس سے نظریں چرا رہا تھا۔

پروفیسر ٹرااؤلینی نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''دوبارہ ملنے تک تک آپ لوگوں کی قسمت اچھی رہے۔ اور تم بیٹے!'' انہوں نے نیول کی طرف اشارہ کرتے کہا۔ ''تم اگلی کلاس میں دیر سے آؤ گے۔ اس لئے زیادہ محنت کرنا تا کہ تمہاری پڑھائی پوری ہو جائے۔''

ہیری، رون اور ہرمائنی، پروفیسر ٹرااؤلینی کی سیڑھی سے نیچے اترے اور پروفیسر میک گوناگل کی کلاس کی طرف چل دیئے۔ وہاں انہیں جادوئی تغیرات کی تعلیم دی جاتی تھی یعنی ایک شکل سے خود کو دوسری صورت میں بدل لینے کا فن۔ ان کے کمرہ جماعت کو تلاش کرنے میں ان کا اتنا وقت لگا کہ وہ خود پریشان ہو گئے۔ اس سے کم وقت میں تو انہوں نے علم جوتش کا کمرہ جماعت ڈھونڈ لیا تھا۔ بہر حال وہ کسی نہ کسی طرح وقت پر ہی پہنچ گئے تھے۔

ہیری نے بیٹھنے کیلئے کلاس میں سب سے پیچھے کی نشست کا انتخاب کیا تھا۔ اسے لگا جیسے وہ بہت ہی چمکدار سپاٹ لائٹ میں بیٹھا ہوا ہے۔ پوری کلاس اس کی طرف چوری چوری دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی بھی پل مر سکتا ہو۔ اس نے بالکل نہیں سنا کہ پروفیسر میک گوناگل 'بھیس بدل چوپائی جادوگر' (ایسے انسان جو روپ بدل کر جانور بن سکتے ہیں) کے بارے میں کیا سمجھایا تھا؟ اس نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ پروفیسر میک گوناگل پوری کلاس کی نظروں کے سامنے روپ بدل کر ایک دھاری دار بلی میں بدل گئیں۔ جس کی آنکھوں کے چاروں طرف عینک کے نشان دکھائی دے رہے تھے۔

''تم لوگوں کو آج کیا ہو گیا ہے؟'' پروفیسر میک گوناگل نے دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آتے ہوئے کہا۔ وہ سب کو الجھی ہوئی نظروں سے گھور رہی تھیں۔ ''ویسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے لیکن یہ پہلی بار ہوا ہے کہ جب میرے روپ بدل کر بلی بننے پر کلاس کے بچوں نے تالیاں نہیں بجائیں۔''

سب کے سر ایک بار پھر ہیری کی طرف گھوم گئے لیکن کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔ آخر کار ہرمائنی نے ہاتھ ہوا میں بلند کر دیا۔

''پروفیسر! ہم ابھی ابھی علم جوتش کی پہلی کلاس سے آ رہے ہیں۔ ہم نے آج چائے کی پتیوں سے مستقبل بینی کے فن کا پہلا سبق پڑھا ہے اور......''

''اوہ......تو یہ بات ہے!'' پروفیسر میک گوناگل نے اچانک تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''اس سے آگے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے مس گرینجر! مجھے صرف اتنا بتاؤ کہ اس سال تم میں سے کون مرنے والا ہے......؟''

تمام بچے تعجب بھری اور معنی خیز نظروں سے پروفیسر میک گوناگل کو گھورنے لگے۔

''میں...... پروفیسر!'' ہیری نے بالآخر کمرے کے سکوت کو توڑا۔

''اچھا!'' پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کو اپنی منکے دار آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تو تمہیں یہ جان لینا چاہئے پوٹر! پروفیسر سبیل ٹراؤلینی جب سے اس سکول میں آئی ہے تب سے وہ ہر سال کسی ایک طالب علم کے مرنے کی پیشین گوئی کررہی ہے۔ اب تک ان میں سے کوئی بھی مرا ہے۔ کسی نئی کلاس کا استقبال کرتے وقت موت کی بدشگونیاں دیکھنا اس کا پسندیدہ شوق ہے۔ میں اپنے ہم پیشہ اساتذہ کی برائی نہیں کرتی ہوں ورنہ...... '' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی بات کو روکا اور پھر بولیں۔ ''علم جوتش جادو کا سب سے کمزور شاخوں میں سے ایک تو ہماتی مضمون ہے جس میں اندیشے، قیاس اور بےعمل بننے کی تلقین ملتی ہے۔ میں تم لوگوں سے یہ بات بالکل بھی نہیں چھپاؤں گی کہ مجھ سے علم جوتش کے فنون بالکل برداشت نہیں ہوتے ہیں۔ سچے جوتشی بہت کم ہوتے ہیں اور پھر پروفیسر ٹراؤلینی......''

وہ ایک بار پھر ٹھہریں اور اس کے بعد بھاری لہجے میں بولیں۔ ''تم مجھے اچھی حالت میں دکھائی دے رہے ہو پوٹر! اس لئے معاف کرنا، میں تمہارے ساتھ ہوم ورک میں کسی قسم کی نرمی نہیں برتوں گی۔ میں تمہیں بھرپور یقین دلاتی ہوں کہ اگر تم مرجاؤ تو تمہیں ہوم ورک کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔''

اس پر ہرمائنی زور سے ہنس پڑی۔ ہیری کو بھی تھوڑا کسی قدر اچھا محسوس ہوا۔ پروفیسر ٹراؤلینی کے کلاس روم کی دھیمی سرخ روشنی، دماغ چکرا دینے والا بدبودار دھواں اور چائے کی پتیوں سے گھبرانا اب اسے حماقت لگ رہا تھا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ کلاس کے بیشتر بچوں کو اب بھی یقین نہیں ہوا تھا۔ رون اب بھی پریشان دکھائی دے رہا تھا اور لیونڈر براؤن سرگوشی کے انداز میں بولی۔

''تم نے دیکھا نیول کی پیالی تو ٹوٹ گئی تھی نا!''

جادوئی تغیرات کی کلاس ختم ہونے کے بعد وہ دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی طرف جانے والی بھیڑ میں شامل ہوگئے۔

''رون! خوش ہوجاؤ۔'' ہرمائنی نے اس کی طرف گوشت کی کڑاہی سرکاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے سن لیا کہ پروفیسر میک گوناگل نے کیا کہا تھا۔''

رون نے اپنی پلیٹ میں گوشت ڈالا اور اپنا کانٹا اُٹھالیا لیکن اس نے ابھی کھانا شروع نہیں کیا تھا۔

''ہیری!'' وہ دھیمے آواز میں نہایت سنجیدگی سے بولا۔ ''تم نے کہیں کوئی بڑا سا سیاہ کتا تو نہیں دیکھا ہے......''

''ہاں دیکھا ہے!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''اس رات کو جب میں ڈرسلی خاندان کے گھر کو لات مار کر نکلا تھا......''

رون کے ہاتھ سے کانٹا چھناکے کی آواز کے ساتھ گر گیا۔

''شاید کوئی آوارہ کتا ہوگا۔'' ہرمائنی نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

رون نے ہرمائنی کی طرف ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔

''ہرمائنی!'' وہ کاٹ کھانے والے انداز میں بولا۔ ''اگر ہیری نے واقعی چنگال کو دیکھا ہے تو یہ...... یہ بہت ہی منحوس بات ہے۔

میرے......میرے انکل بلیوس نے چنگال کو دیکھا تھا اور......اور وہ چوبیس گھنٹوں میں ہی مر گئے تھے......''

''یہ اتفاق بھی تو ہوسکتا ہے۔'' ہر مائنی نے کدو کا جوس گلاس میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''تم جانتی ہی نہیں کہ تم کس بارے میں بکواس کر رہی ہو۔'' رون کو واقعی اس کی ڈھٹائی پر غصہ آ رہا تھا۔'' چنگال سے زیادہ جادوگر اتنے زیادہ خوفزدہ ہو جاتے ہیں کہ ان کی جان ہی نکل جاتی ہے۔''

''تم نے صحیح کہا!'' ہر مائنی نے لاپروائی سے بال جھٹکتے ہوئے کہا۔'' وہ چنگال کو دیکھتے ہیں اور دہشت کے باعث جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ چنگال کوئی بدشگونی تو نہ ہوئی نا۔ موت کی اصل وجہ تو دہشت ہوئی۔ ہیری اب تک ہمارے ساتھ اسی لئے ہے کہ وہ اتنا احمق نہیں ہے کہ چنگال کو دیکھ کر دہشت میں آ جائے۔ اچھا تمہیں اگر دقت نہ ہو تو اب میں تھوڑی سی پڑھائی کر لوں......''

رون نے منہ بسور کر ہر مائنی کی طرف دیکھا۔ ہر مائنی نے اپنے بستہ کھول کر اس میں سے جادوئی علم الاعداد کی نئی کتاب نکالی اور اسے جوس کے جگ کے ساتھ ٹکا کر پڑھنے لگی۔

''مجھے علم جوتش تھوڑا سا ناقابل بھروسہ قسم کا مضمون لگتا ہے۔'' اس نے کتاب کے صفحات میں کچھ تلاش کرتے ہوئے کہا۔ ''میرے خیال سے یہ بہت اٹکل پچو جیسا کام ہے۔''

''اس بات میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ اس پیالی میں چنگال ہی کی شبیہ تھی۔'' رون نے گرم لہجے میں کہا۔

''جب تم ہیری سے باتیں کر رہے تھے کہ یہ بھیڑ تھی تب تو تمہیں اتنا یقین نہیں تھا۔'' ہر مائنی نے سرد لہجے میں کہا۔

''پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا تھا کہ تم میں علم جوتش سیکھنے اور مستقبل میں جھانکنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ تم کسی مضمون میں ڈوبی رہو، یہ تم سے برداشت نہیں ہوتا ہے۔''

اس نے ہر مائنی کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔ اس نے اپنی جادوئی علم الاعداد کی کتاب کو میز پر اتنی زور سے پٹخا کہ گوشت اور گاجر کے ٹکڑے ہر طرف اُڑ کر بکھر گئے۔

''اگر علم جوتش میں مہارت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے چائے کی پتیوں میں موت کی بدشگونیاں دیکھنے کی اداکاری کرنا ہوگی تو مجھے لگتا ہے کہ میں زیادہ دیر تک اس مضمون کو جاری نہیں رکھ پاؤں گی۔ جادوئی علم الاعداد کی کلاس کے مقابلے میں علم جوتش کی کلاس نہایت بکواس اور بیہودہ تھی۔'' اس نے جھپٹ کر اپنا بستہ سمیٹا اور چل دی۔

رون اس کے عقب میں محض گھورتا رہ گیا۔

''تم نے سنا......وہ کیا کہہ کر گئی؟'' رون نے تعجب بھری آواز میں ہیری سے کہا۔'' جادوئی علم الاعداد کی کلاس میں تو وہ ابھی تک گئی نہیں ہے......''

☆☆☆☆

دوپہر کے کھانے سے فارغ ہوکر ہیری جب سکول کی عمارت سے باہر نکلا تو اس کا چہرہ بے حد کھلا ہوا تھا۔کل کی بارش اب بند ہو چکی تھی۔آسمان بالکل صاف اور ہلکے بھورے رنگ کا دکھائی دے رہا تھا۔ملائم اور چکنی گھاس میں ابھی تک نمی باقی تھی۔ایسے دلکش ماحول میں وہ جادوئی مخلوقات کی دیکھ بھال والی اپنی پہلی کلاس میں شامل ہونے کیلئے چل دیا۔

رون اور ہرمائنی ایک دوسرے سے بات چیت نہیں کررہے تھے۔ہیری بھی بنا کچھ بولے ان کے ہمراہ چلتا رہا۔پھر وہ تاریک جنگل کے کنارے پر پہنچ گئے۔وہاں ہیگرڈ کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی۔وہ سکول کی قریبی سرسبز ڈھلان کو عبور کر کے نیچے اترے اور جونہی وہ اس جگہ پہنچے جہاں کلاس کے بچے موجود تھے تو انہیں وہاں تین لوگوں کی جانی پہچانی پشتیں دکھائی دیں۔وہ اُنہیں دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ اس کلاس میں انہیں سلے درن کے ساتھ مل کر مشترکہ پڑھائی کرنا ہوگی۔ملفوائے اوچھے انداز میں کلکاریاں بھرتا ہوا اپنے چمچوں کریب اور گوئل کے ساتھ باتیں کررہا تھا۔ہیری بخوبی جانتا تھا کہ وہ وہاں کس بارے میں گفتگو کررہے ہوں گے؟

ہیگرڈ اپنی جھونپڑی کے دروازے پر ہی طلباء کا انتظار کررہا تھا۔وہ حسب معمول اپنا چھچھوندر والا اوورکوٹ پہنے ہوئے تھا۔فنگ نامی کتا اس کے پاس ہی تھا۔ہیگرڈ پڑھائی شروع کرنے کیلئے کسی قدر بے چین دکھائی دے رہا تھا۔

طلباء کے پاس پہنچنے پر ہیگرڈ پرجوش انداز میں بولا۔''چلو آگے بڑھو! تم لوگوں کے لئے آج بہت ہی مزیدار سبق ہے...... بہت عمدہ اور دلچسپ سبق!......سب لوگ آچکے ہیں؟ تو ٹھیک ہے اب سب ہمارے پیچھے پیچھے آؤ......''

ایک لمحے کیلئے تو ہیری پر خوف غالب ہوگیا، اس نے سوچا کہ ہیگرڈ انہیں تاریک جنگل میں لے جارہا ہو۔تاریک جنگل میں جانے کے اتنے تلخ تجربے ہیری کو ہو چکے تھے کہ وہ اس کے تصور سے بھی لرزنے لگتا تھا۔اس نے طے کرلیا تھا کہ وہ کبھی بھی تاریک جنگل میں نہیں جائے گا۔بہرکیف ہیگرڈ انہیں اپنے ہمراہ درختوں کے جھنڈ کے قریب لے گیا۔پانچ منٹ بعد وہ ایک قسم کے باڑے کے باہر پہنچ چکے تھے،جس کے چاروں طرف لکڑی کی باڑھ لگائی گئی تھی......لیکن اس باڑے میں تو کچھ بھی نہیں تھا۔

''سب لوگ لکڑی کی باڑھ کے چاروں طرف کھڑے ہو جاؤ۔''اس نے تیزی سے کہا۔''ٹھیک ہے...... دھیان سے دیکھنا۔ سب سے پہلے تو اپنی کتاب کو کھولو۔''

''مگر کیسے......؟''ڈریکو ملفوائے کی سہمی ہوئی آواز گونجی۔

''کیا......؟''ہیگرڈ حیرت سے بولا۔

''ہم اپنی کتابیں کیسے کھولیں؟''ملفوائے نے دوبارہ پوچھا۔اس نے بھیانک عفریتوں کی خوفناک کتاب باہر نکالی جسے اس نے رسی سے باندھ رکھا تھا۔باقی سب لوگوں نے بھی اپنی اپنی کتابیں باہر نکالیں۔کچھ بچوں نے تو ہیری کی طرح اپنی کتاب کو چرمئی بیلٹ سے باندھ رکھا تھا اور باقی بچوں نے انہیں تنگ بستے میں گھسا رکھا تھا یا پھر بڑی چٹکیوں سے بند کر رکھا تھا۔

''کیا کوئی بھی......کوئی بھی اپنی کتاب کھول نہیں پایا؟''ہیگرڈ نے ناراضگی سے کہا۔

پوری کلاس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

''تمہیں انہیں پچکارنا چاہئے تھا۔'' ہیگر ڈ نے کہا جیسے یہ دنیا کی سب سے عمدہ چیز ہو۔''دیکھو!......'' اس نے ہرمائنی کی کتاب لی اور اس پر لگی سپلوٹیپ کو ہٹا دیا۔ کتاب نے کاٹنے کی کوشش کی لیکن ہیگر ڈ نے اس کی پشت پر اپنی انگلی پھیری۔ کتاب پہلے تو کانپ گئی اور پھر پر سکون ہو کر اس کے ہاتھوں میں کھل گئی۔

''ارے واہ!...... ہم لوگ بھی کتنے احمق تھے۔'' ملفوائے نے ہنسی اُڑانے والے انداز میں کہا۔''ہمیں کتاب کو پچکارنا چاہئے تھا۔ ہمیں یہ اندازہ لگالینا چاہئے تھا......''

''ہم نے ...... ہم نے سوچا کہ وہ مزیدار ہے۔'' ہیگر ڈ نے ہرمائنی سے کہا۔

''اوہ!...... بہت مزیدار ہیں۔'' ملفوائے منہ بگاڑ کر بولا۔''جو کتابیں ہمارے ہاتھ کاٹنے کی کوشش کریں...... وہ بہت مزیدار ہی تو ہوتی ہیں......''

''چپ رہو ملفوائے!'' ہیری نے دھیمے مگر سرد لہجے میں کہا۔ ہیگر ڈ کسی قدر دلبر داشتہ دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کی کوشش تھی کہ ہیگر ڈ کی پہلی کلاس میں کسی قسم کی بدمزگی نہ پیدا ہو۔

''تو پھر ٹھیک ہے!'' ہیگر ڈ بولا جس کا دھیان بھٹک گیا تھا۔''...... تو تم لوگوں نے کتابیں نکال لی ہیں اور...... اور...... اب تمہیں جادوئی مخلوقات کی ضرورت ہے۔ ہے نا!...... تو اب ہم جا کر انہیں یہاں لاتے ہیں۔ تھوڑی دیر انتظار کرو۔''

وہ تیز تیز ڈگ بھرتا ہوا تاریک جنگل کی گہرائیوں میں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ملفوائے نے زور سے کہا۔

''اوہ میرے خدا!...... یہ سکول تو اب برباد ہو گیا ہے۔ وہ جنگلی آدمی اب پڑھانے لگا ہے۔ جب میں اپنے ڈیڈ کو یہ سب بتاؤں گا تو انہیں تو دل کا دورہ پڑ جائے گا۔''

''چپ رہو ملفوائے!'' ہیری نے ایک بار پھر اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

''خبردار پوٹر......! تمہارے پیچھے روح کھچڑ ہے۔''

''اووووں اووووں......'' لیونڈر براؤن باڑھ کی دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخی۔

ایک درجن کے قریب جادوئی جانور ان کی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہیری نے آج تک اس قدر عجیب و غریب جانور کبھی نہیں دیکھے تھے۔ ان کے جسم، پچھلے کھر اور دم گھوڑے کی طرح تھیں لیکن ان کے اگلے پنجے، پنکھ اور سر بالکل عقاب جیسا تھا۔ ان کی نوکیلی چونچیں تیز دھار خنجر کی طرح تھیں اور ان کی بڑی بڑی آنکھیں چمکدار اور نارنجی رنگ کی تھیں۔ ان کے اگلے پیروں کے پنجے آدھ فٹ تک لمبے تھے اور وہ نہایت خونخوار دکھائی دے رہے تھے۔ ان سب کے گلے میں چمڑے کے پٹے پڑے ہوئے تھے جو ایک بڑی زنجیر سے بندھے ہوئے تھے۔ ہیگر ڈ نے ان سب کی زنجیروں کو اپنے قوی الجثہ ہاتھوں میں پکڑ رکھا تھا۔ وہ ان عجیب الخلقت

جانوروں کے عقب میں باڑے میں داخل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔

''وہاں چلو!'' ہیگرڈ نے زنجیروں کو ہلاتے ہوئے جانوروں کو اس باڑھ کے اندر دھکیلتے ہوئے کہا۔ باڑھ کی بیرونی طرف طلباء گھیرا ڈالے کھڑے حیرت بھری نگاہوں سے ان جانوروں کو دیکھ رہے تھے۔ ہیگرڈ باڑے کے احاطے میں داخل ہوا اور ایک ایک کر کے ان سب جانوروں کو ایک دوسرے سے الگ فاصلے پر باندھنے لگا۔ باڑھ کے قریب کھڑے سب بچے ایک ایک قدم پیچھے ہٹ گئے تھے۔

''قشنگر......!'' ہیگرڈ نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا اور اس نے ان کی طرف ہاتھ ہلا کر کہا۔ ''کیوں......خوبصورت ہیں نا؟''

ہیری ہیگرڈ کی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا۔ آدھے گھوڑے اور آدھے عقاب......قشنگر کو دیکھنا بھلا لگتا تھا۔ اس کی چمکتی ملائم کھال اور بالائی دھڑ پر موجود پروں سے لیکر بالوں تک ہر چیز خوبصورت تھی۔ سبھی قشنگر الگ الگ رنگوں کے تھے۔ بھورے، گلابی، سرخ، سیاہ کالے اور سرمئی۔

ہیگرڈ نے اپنے ہاتھ مسلتے اور مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اس کے پاس کون جانا چاہے گا؟''

ایسا دکھائی دیا کہ جیسے طلباء میں سے یہ کام کرنے کیلئے کوئی بھی تیار نہیں تھا۔ بہرحال ہیری، رون اور ہرمائنی بے خوفی سے باڑھ کے مزید نزدیک چلے آئے۔

''اوہ ہاں!......قشنگروں کے بارے میں تم لوگوں کو سب سے پہلی بات یہ پتہ ہونا ضروری ہے کہ وہ بے حد حساس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ ''قشنگر بہت جلدی ہی برا مان جاتے ہیں۔ کبھی ان کا تمسخر نہیں اُڑانا چاہئے اور نہ ہی ان سے پنگا لینے کی کوشش کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنا ممکن ہے کہ یہ آپ کی زندگی کی آخری غلطی ثابت ہو۔''

ملفوائے، کریب اور گوئل ہیگرڈ کی باتیں بالکل نہیں سن رہے تھے۔ وہ باہمی گپ شپ میں مشغول دکھائی دیئے۔ ہیری کو جانے کیوں ایسا احساس ہو رہا تھا کہ وہ کسی ایسی سازش کے تانے بانے بننے میں مشغول ہیں جس سے کلاس کے ماحول کو بگاڑا جا سکے۔

''ہمیشہ......قشنگروں کی جانب سے پہل کا انتظار کرنا چاہئے۔'' ہیگرڈ نے بات جاری رکھی۔ ''یہ بنیادی اصول ہے کہ اس کے پاس جا کر سر جھکاؤ اور پھر انتظار کرو۔ اگر وہ بھی سر جھکا دیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے تمہیں خود کو چھونے کی اجازت دے دی ہے۔ اگر وہ سر نہ جھکائیں تو جلدی سے پیچھے ہٹ جانا چاہئے کیونکہ اس کے پنجوں سے بے حد نقصان پہنچنے کا احتمال ہو سکتا ہے۔'' ہیگرڈ نے سب کے چہروں کو بغور دیکھا۔

''ٹھیک ہے......تو پہلے کون جانا چاہتا ہے؟''

یہ سن کر کلاس کے تمام بچے تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ہیری، رون اور ہرمائنی کے دل میں خوف کا کھٹکا پیدا ہونے لگا۔ قشنگر اب اپنے خونخوار سروں کو بری طرح ہلا رہے تھے اور کئی ایک تو اپنے ادھیڑ دینے والے پنجوں کو ہوا میں لہرا کر متنبہ کر

رہے تھے۔انہیں زنجیروں میں بندھا رہنا شاید اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

''کوئی بھی نہیں......''ہیگرڈ نے مایوسی بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔

''میں یہ کام کروں گا......!''ہیری سے نہ رہا گیا اور فوراً بول پڑا۔

اس کے عقب میں تیزی سے سانس کھینچنے کی آواز سنائی دی۔ لیونڈر اور پاروتی سرگوشی کے انداز میں بولیں۔''اوہ نہیں...... ہیری! اپنی چائے کی پتیوں کی پیشین گوئی کو یاد کرو۔''

ہیری نے ان کی بات کو نظر انداز کر دیا اور پھر وہ مضبوطی سے قدم جماتا ہوا باڑھ کا جنگلا عبور کر کے احاطے میں پہنچ گیا۔

''شاباش ہیری!......''ہیگرڈ نے جوشیلی آواز میں کہا۔''تو پھر ٹھیک ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ 'بک بیک' کے ساتھ تمہاری کیسی دوستی چھنتی ہے......؟''

اس نے ایک زنجیر کھول دی۔ بھورے رنگ کے ایک قشنگر کو دوسرے قشنگروں سے الگ کیا اور اس کے گلے میں پڑا چمڑے کا پٹا بھی اتار دیا۔ باڑھ کے دوسری طرف کھڑے بچوں کی سانسیں تک رُک گئی تھیں، وہ خوف اور تجسس کے ملے جلے جذبات سے احاطے کا منظر دیکھ رہے تھے۔ملفوائے کی حالت بھی کچھ الگ نہیں تھی،اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں مزید سکڑ گئی تھیں۔

''آرام سے ہیری!''ہیگرڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔''اس سے نظر ملاؤ اور کوشش کرو کہ پلکیں کم سے کم جھپکاؤ۔ زیادہ پلکیں جھپکانے سے قشنگر تم پر بھروسہ نہیں کرے گا۔''

ہیری نے بک بیک کے مدمقابل پہنچ کر اس سے نظریں ملائیں۔اس کی آنکھوں میں پلکیں نہ جھپکانے کے باعث آنسو آنے لگے مگر اس نے پلکیں نہیں جھپکائیں۔ بک بیک نے یکا یک اپنا سر گھمایا اور اپنی خونخوار آنکھوں سے ہیری کو گھورنے لگا۔

''یہ ہوئی نا بات......!''ہیگرڈ جوشیلے لہجے میں بولا۔''اب اپنا سر جھکاؤ۔''

ہیری بک بیک کے سامنے اپنی گردن کا پچھلا حصہ کھلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا لیکن اس نے ویسا ہی کیا جیسے ہیگرڈ نے ہدایات دی تھیں۔اس نے تھوڑا سر جھکایا اور پھر کنکھیوں سے اوپر دیکھا۔

قشنگر اب بھی اکڑا کسی حرکت کے بغیر ہیری کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''اوہ!''ہیگرڈ نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔''ٹھیک ہے......اب پیچھے ہٹ جاؤ ہیری! آرام سے......''

لیکن اسی لمحے ہیری کو یہ دیکھ کر بے حد تعجب ہوا کہ قشنگر اچانک اپنے پپڑی دار گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔ یہ سمجھنے میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ واقعی جھک گیا ہے۔

''شاباش ہیری!''ہیگرڈ خوشی سے جھومتے ہوئے بولا۔''ٹھیک ہے......اب تم اسے چھو سکتے ہو۔ چلو آگے بڑھو......اور اس کی چونچ کو پیار سے سہلاؤ۔''

ہیری کا خیال تھا کہ اس سے زیادہ بہتر یہ انعام ہوتا کہ ہیگرڈ اسے پیچھے ہٹ کر احاطے سے نکل جانے کی ہدایت کرتا۔ بہر کیف وہ قشنگر کی طرف دھیمے دھیمے انداز میں قدم بڑھانے لگا اور اس نے ڈرتے ڈرتے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اگلے لمحے میں ہیری قشنگر کی چونچ کو تھپتھپا رہا تھا۔ قشنگر کو ہیری کا ایسا کرنا اچھا لگا اسی لئے اس نے سستی سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ شاید اسے اس میں لذت محسوس ہو رہی تھی۔ یہ دیکھ کر کلاس کے تمام طلباء نے ہیری کیلئے تالیاں بجائیں۔ ملفوائے، کریب اور گوئل صرف ایسے تھے جو تالیاں بجانے کے بجائے حسد کی آگ میں جل رہے تھے۔ ان کے چہروں پر ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔

''تو پھر ٹھیک ہے ہیری!'' ہیگرڈ نے پرسکون انداز میں کہا۔ ''ہمیں لگتا ہے کہ اب یہ تمہیں اپنی سواری کرنے کی بخوشی اجازت دے دے گا۔''

ہیری نے تو ایسا خواب و خیال میں بھی نہیں سوچا تھا۔ اسے بہاری ڈنڈے پر تو اُڑنے کی عادت تھی مگر اندازہ تھا کہ قشنگر کی سواری کچھ الگ ہی قسم کی ثابت ہوگی۔

''تم اس کی پشت پر بیٹھ جاؤ......'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''پروں والے جوڑ کے ٹھیک پیچھے۔ اور دھیان رہے کہ اس کا کوئی بھی پنکھ مت کھینچنا۔ اسے یہ اچھا نہیں لگے گا......''

ہیری نے بک بیک کے پر کے اوپر اپنا پیر رکھا اور اس کی پشت پر سوار ہو گیا۔ بک بیک یکدم کھڑا ہو گیا۔ ہیری کو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کہاں سے پکڑے؟ کیونکہ اس کے سامنے کی ہر چیز اس کے پروں میں ڈھکی ہوئی تھی۔

''چلو......آگے بڑھو......'' ہیگرڈ نے قشنگر کے پیٹھ پر دھول جمائی۔

اچانک بک بیک کسی اطلاع کے بغیر ہی اپنے دونوں بارہ فٹ لمبے پر کھول کر پھڑ پھڑانے لگا۔ آسمان میں اُڑنے سے پہلے اسے صرف اتنا موقع ملا کہ وہ قشنگر کی گردن کو اپنے بازوؤں کے حصار میں دبوچ سکے۔ یہ اُڑان بہاری ڈنڈے جیسی تو بالکل نہیں تھی اور ہیری خوب جانتا تھا کہ اسے کون سی اُڑان زیادہ پسند تھی۔ قشنگر کے پر اس کے دونوں طرف پھڑ پھڑا رہے تھے اور اسے اس اُڑان میں تو بالکل بھی مزہ نہیں آ رہا تھا۔ جب قشنگر کے پر ہیری کے پیروں پر پڑتے تھے تو اسے لگتا تھا کہ وہ نیچے گرنے والا ہے۔ چمکدار اور ملائم کھال پر اس کی انگلیاں پھسل پھسل جا رہی تھیں۔ وہ قشنگر کے کھال پر زیادہ مضبوط گرفت جمانے کی ہمت بھی نہیں کر پا رہا تھا۔ نمبس ۲۰۰۰ کی اطمینان بخش سواری کے بجائے وہ قشنگر پر آگے پیچھے ڈول رہا تھا۔ جب قشنگر کی پیٹھ پروں کے ساتھ اوپر اُٹھتی تھی اور پھر نیچے گرتی تھی تو ہیری بھی اوپر نیچے ہونے لگتا تھا۔

قشنگر نے باڑے کے گرد ایک فضائی چکر لگایا اور پھر وہ واپس زمین کی طرف پرواز کرنے لگا۔ ہیری کو اسی بات کا دھڑکا لگا ہوا تھا۔ جب قشنگر کی چکنی ملائم گردن نیچے کی جانب جھکنے لگی تو وہ زور لگا کر پیچھے جھک گیا۔ اسے اندیشہ تھا کہ وہ اس کی چونچ پر سے ہوتا نیچے گر جائے گا۔ بالآخر قشنگر کے چاروں پیر زمین کے ساتھ ٹکرائے تو ہیری کے جسم کو زبردست جھٹکا لگا۔ کسی طرح وہ قشنگر کی پشت پر بیٹھے

رہنے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔

''بہت اعلیٰ ہیری!'' ہیگر ڈ چہکتا ہوا گرجا۔ اس وقت ملفوائے، کریب اور گوئل کے علاوہ سبھی بچوں نے خوب جم کر تالیاں بجائی تھیں۔ ''ٹھیک ہے......اور کون یہ کرنا چاہے گا؟''

ہیری کی کامیابی سے باقی تمام طلباء میں ہمت پیدا ہو چکی تھی۔ وہ بھی باڑے کے احاطے میں داخل ہونے لگے۔ ہیگر ڈ ایک کے بعد ایک قشنگروں کی زنجیریں کھولتا چلا گیا۔ جلد ہی پورے باڑے میں طلباء اور طالبات گھبرائے ہوئے انداز میں سر جھکاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ نیول بار بار اپنے قشنگر کے سامنے سے بھاگ نکلتا تھا جو کسی بھی طرح اپنے گھٹنے اس کے سامنے جھکانے کو تیار دکھائی نہیں دیتا تھا۔ رون اور ہر مائنی نے ہیری کی آنکھوں کے سامنے ایک سرخ قشنگر پر قسمت آزمائی کی تھی۔

ملفوائے، کریب اور گوئل نے اپنے لئے بک بیک کو ہی منتخب کیا تھا۔ اس نے ملفوائے کے سامنے سر جھکا دیا تھا۔ ملفوائے اس کی چونچ تھپتھپا رہا تھا اور حقارت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ملفوائے نے ہیری کو چڑانے کیلئے بلند آواز میں کہا۔ ''یہ بہت آسان کام ہے۔ میں جانتا تھا کہ اگر پوٹر یہ کر سکتا ہے تو یہ کام آسان ہی ہوگا...... میں شرط لگا سکتا ہوں کہ یہ بالکل خطرناک نہیں ہے۔'' اس نے قشنگر کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''تم تو صرف ایک بدصورت اور گندے جانور ہو......''

یہ سب ایک ہی پل میں ہو گیا تھا۔ قشنگر کے فولادی مضبوط پنجے ملفوائے کے ہاتھ پڑے اور ملفوائے چیختا ہوا پیچھے کی طرف الٹ گیا۔ اگلے ہی لمحے ہیگر ڈ نے سرعت کے ساتھ آگے بڑھ کر بک بیک کی گردن میں پٹا ڈال کر اسے قابو کر لیا تھا۔ بک بیک اب بھی ملفوائے تک پہنچنے کیلئے بری طرح سے مچل رہا تھا۔ ہیگر ڈ کو اسے سنبھالنا خاصا دشوار محسوس ہو رہا تھا۔ دوسری طرف ملفوائے گھاس میں گرا پڑا تھا اور اس کا چوغہ خون کی سرخی سے لت پت ہو گیا تھا۔

یہ منظر دیکھ کر تو پوری کلاس کے بچے دہشت زدہ ہو چکے تھے۔ ملفوائے گرے گرے چیخا۔

''میں مر رہا ہوں...... میں مر رہا ہوں...... میری طرف دیکھو۔ اس نے مجھے مار ڈالا۔''

جب ہیگر ڈ نے ملفوائے کو آسانی سے اُٹھا لیا تو ہر مائنی نے بھاگ کر باڑے کا دروازہ کھول دیا۔ ہیگر ڈ جب اسے اُٹھائے ہوئے ہیری کے قریب سے گزرا تو ہیری نے دیکھا کہ اس کے بازو پر ایک گہرا اور لمبا گھاؤ موجود تھا جس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ ہیگر ڈ سکول کی عمارت کی طرف جانے والی چڑھائی پر تیز تیز قدموں سے بھاگتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

جادوئی مخلوقات کی دیکھ بھال کی کلاس کے بچے اب سہمے ہوئے واپس سکول کی طرف لوٹ رہے تھے۔ سلے درن کے طلباء ہیگر ڈ کو جاہل، گنوار اور جانے کیا کچھ کہہ کہہ کر کوس رہے تھے۔

''اسے تو ملازمت سے برطرف کر دینا چاہئے......'' پینسی پارکنسن نے روتے ہوئے کہا

''یہ سراسر ملفوائے کی غلطی تھی......'' ڈین تھامس نے غصے سے کہا۔ یہ سن کر کریب اور گوئل نے اپنے مسلز کو اوپر نیچے ہلاتے

ہوئے اسے دھمکی دی۔ وہ سب پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر خالی بڑے ہال میں جمع ہو گئے۔

''میں دیکھ کر آتی ہوں کہ اس کی اب کیسی حالت ہے؟'' پینسی پارکنسن یہ کہتے ہوئے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی۔ سلے درن کے باقی طلباء ہیگرڈ کے بارے میں برا بھلا کہتے ہوئے اپنے تہہ خانے میں موجود سلے درن ہال کی طرف چل دیئے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ گری فنڈر کے ہال کی طرف جانے کیلئے بالائی منزل کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔

''کیا تمہیں اندازہ ہے کہ ملفوائے بالکل ٹھیک ہو جائے گا؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''بالکل ہو جائے گا۔ میڈم پامفری ایک سیکنڈ میں گہرے سے گہرا زخم ٹھیک کر دیتی ہیں۔'' ہیری نے جواب دیا۔ اسے وہ لمحہ یاد آ گیا تھا جب میڈم پامفری نے اس کی بگڑی ہوئی چوٹ کو جادوئی ادویات سے ٹھیک کر دیا تھا۔

''ہیگرڈ کی پہلی کلاس میں اس طرح کا حادثہ ہو جانا سچ مچ سنگین بات ہے...... ہے نا؟'' رون نے فکرمند ہوتے ہوئے کہا۔ ''ملفوائے نے اس کی عزت اچھالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔''

ڈنر کے کھانے کیلئے وہ بڑے ہال میں پہنچے۔ انہیں وہاں ہیگرڈ کی موجودگی کی توقع تھی مگر وہ وہاں موجود نہیں تھا۔

''وہ اسے ملازمت سے نکالیں گے تو نہیں......؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔ وہ اپنے سامنے رکھے ہوئے لذیذ کھانے کی ڈش کو چھو بھی نہیں رہی تھی۔

''بہتر ہوگا کہ وہ ایسا نہ ہی کریں......'' رون بولا۔ وہ بھی کچھ نہیں کھا رہا تھا۔

ہیری نے سلے درن کی میز کی طرف نگاہ دوڑائی۔ کریب اور گوئل سمیت بہت سارے طلباء آپس میں جڑ کر گپ شپ میں مشغول دکھائی دیئے۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ اس بارے میں کوئی نہ کوئی من گھڑت کہانی ضرور بنا رہے ہوں گے کہ ملفوائے کو چوٹ کیسے لگی؟

''تم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ......'' رون نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔ ''پہلا دن دلچسپ نہیں رہا۔''

وہ ڈنر کے بعد گری فنڈر کے پر ہجوم ہال میں پہنچ گئے۔ انہوں نے دوسروں بچوں کی طرح پروفیسر میک گونا گل کا دیا ہوا ہوم ورک کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ان تینوں کا ہی دھیان بار بار بھٹکتا رہا اور وہ بار بار کھڑکیوں کے باہر جھانکتے رہے۔

''ہیگرڈ کی کھڑکی میں روشنی......!'' ہیری یکدم بولا۔

رون نے جلدی سے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ''اگر ہم جلدی کریں تو جا کر اس سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے......''

''کیا پتہ......؟'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں کہا اور ہیری کی طرف دیکھنے لگی۔

''مجھے میدان کے پار جانے کی اجازت ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''سیریس بلیک، روح کھچڑوں کو جل دے کر یہاں تک تو آ نہیں سکتا ہے۔''

انہوں نے اپنا ہوم ورک ایک طرف رکھا اور موٹی عورت کی تصویر سے ہو کر باہر نکل گئے۔ انہیں بے حد خوشی ہوئی کہ باہر نکلتے وقت کسی سے بھی مڈبھیڑ نہیں ہوئی تھی کیونکہ انہیں پکا یقین نہیں تھا کہ انہیں اتنی دیر سے باہر جانا چاہئے۔

گھاس اب بھی گیلی تھی اور دھند لکے میں قریباً سیاہ دکھائی دے رہی تھی۔ جب انہوں نے ہیگرڈ کی جھونپڑی کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک آواز آئی۔ ''اندر آجاؤ......''

ہیگرڈ اپنی لکڑی کی میز کے پاس شرٹ پہنے بیٹھا تھا۔ اس کے کتے فینگ کا سر اس کی گود میں تھا۔ ایک نظر میں ہی وہ سمجھ گئے کہ ہیگرڈ اس وقت نشے میں بری طرح دھت تھا۔ اس کے سامنے جست کا جگ رکھا تھا جو قریباً بالٹی جتنا بڑا تھا۔ ہیگرڈ کی حالت اتنی خراب تھی کہ وہ انہیں ٹھیک سے پہچان بھی نہیں پا رہا تھا۔ انہیں پہچاننے کے بعد وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ ''ہمیں اندازہ ہے کہ یہ ایک نیا ریکارڈ قائم ہو گیا ہے۔ ہوگورٹس میں آج تک کسی بھی استاد کو پہلے ہی دن نہیں برخاست کیا گیا ہوگا۔''

''تمہیں......'' ہرمائنی نے تعجب سے پوچھا۔ ''تمہیں نکالا تو نہیں گیا ہیگرڈ؟''

''اب تک تو نہیں نکالا گیا ہے!'' ہیگرڈ نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا اور جگ جو کچھ کچھ بھی تھا اس کا بڑا گھونٹ بھرا۔ ''لیکن یہ صرف وقت کی بات ہے، ملفوائے کی چوٹ کے بعد......''

''وہ اب کیسا ہے؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔ ''زخم زیادہ گہرا تو نہیں تھا۔''

''میڈم پامفری سے جتنا ہو سکتا تھا، انہوں نے کر دیا۔'' ہیگرڈ نے دھیرے سے کہا۔ ''لیکن ملفوائے اس کے بعد بھی درد کی شکایت کر رہا تھا...... بری طرح کراہ رہا تھا...... ہاتھ پر پٹی باندھنے کی ضد کر رہا تھا......''

''وہ جان بوجھ کر ایسی اداکاری کر رہا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''میڈم پامفری کسی بھی چوٹ کو ٹھیک کر سکتی ہیں۔ گذشتہ ہی سال کی بات ہے کہ انہوں نے میری آدھی ہڈیاں دوبارہ پیدا کر دی تھیں۔ ملفوائے اس حادثے کو طول دے کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے۔''

''ظاہر ہے! سکول کی بورڈ کمیٹی کے گورنروں کو بھی اس حادثے کے بارے میں پتہ چل چکا ہے۔'' ہیگرڈ نے دل برداشتہ لہجے میں کہا۔ ''ان کا خیال ہے کہ ہم نے پہلے ہی دن ضرورت سے زیادہ بڑا اسبق منتخب کر لیا ہے۔ ہمیں قشنگر کا موضوع بعد میں پڑھانا چاہئے تھا...... اس کے بجائے ہمیں فلبر کرومز یا پھر کوئی موضوع پڑھانا چاہئے تھا...... ہم نے بس صرف یہ سوچا تھا کہ پہلے دن کی کلاس ذرا دلچسپ رہنا چاہئے......ساری غلطی ہماری ہی تھی......''

''ساری غلطی ملفوائے کی تھی۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہم سب اس حادثے کے گواہ ہیں۔'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ ''تم نے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ اگر قشنگروں کی بے حرمتی یا تمسخر اُڑایا جائے گا تو وہ حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ یہ ملفوائے کی غلطی تھی کہ وہ اس وقت سننے کے بجائے کسی اور دنیا میں کھویا ہوا تھا۔ ہم

پروفیسر ڈمبل ڈور کو ساری سچائی بتا دیں گے......''

''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہیگرڈ! ہم سب تمہاری طرف داری کریں گے۔'' رون نے تسلی دینے کی کوشش کی۔

ہیگرڈ کی سانپ جیسی سیاہ آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے ہیری اور رون کو گلے لگا لیا۔ اس نے جذبات کی شدت میں انہیں زور سے بھینچا کہ ان کی ہڈیاں کڑ کڑانے لگی۔

''میں سوچتی ہوں کہ تم نے بہت زیادہ پی رکھی ہے ہیگرڈ!'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس نے میز سے جگ اُٹھایا اور اسے باہر لے جا کر خالی کر ڈالا۔

''شاید وہ صحیح کہتی ہے۔'' ہیگرڈ نے ہیری اور رون کو چھوڑتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں لڑکھڑاتے ہوئے جلدی سے دور ہٹ گئے اور اپنی پسلیاں مسلنے لگے۔ ہیگرڈ کرسی سے جیسے تیسے اُٹھا اور ڈگمگاتے قدموں سے ہرمائنی کے پیچھے باہر نکل گیا۔ انہیں چھپاکے کی ایک زوردار آواز سنائی دی۔

''اس نے کیا کیا......؟'' ہیری نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ ٹھیک اسی وقت ہرمائنی خالی جگ لے کر جھونپڑی میں واپس داخل ہوئی۔

''اس نے اپنا سر پانی کی بالٹی میں ڈال دیا ہے۔'' ہرمائنی نے جگ دور رکھتے ہوئے کہا۔

ہیگرڈ جب اپنی آنکھوں سے پانی پونچھتا ہوا واپس لوٹا تو اس کے لمبے بالوں اور کھچڑی جیسی ڈاڑھی میں سے پانی نچڑ رہا تھا۔

''اب ٹھیک ہے!'' اس نے اپنے سر کو کسی کتے کی مانند زور سے جھٹکا۔ پانی کے چھینٹوں کی بوچھاڑ نے ان تینوں کو بھگو دیا تھا۔

''یہ اچھا ہوا کہ تم لوگ ہم سے ملنے آ گئے......ہم سچ مچ......''

وہ اچانک بولتے بولتے رُک گیا اور اس کی نظریں ہیری پر جم گئیں۔ وہ اسے تیز نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ ایسا لگا کہ جیسے اسے ابھی اس بات کا احساس ہوا ہو کہ ہیری وہاں پر موجود تھا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' ہیگرڈ نے گرجتی ہوئی آواز میں پوچھا۔ چونکہ وہ اچانک غصیلے لہجے میں بولا تھا اس لئے وہ تینوں اپنی اپنی جگہ اچھل پڑے۔ ''اندھیرا ہونے کے بعد تمہیں باہر نہیں گھومنا چاہئے ہیری! اور تم دونوں......تم نے اسے باہر کیوں نکلنے دیا؟''

ہیگرڈ نے ہیری کے پاس پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتے ہوئے دروازے تک لے گیا۔ وہ بے حد غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔

''چلو ہم تم لوگوں کو سکول چھوڑنے جا رہے ہیں۔ اندھیرا ہونے کے بعد پھر کبھی ہم سے ملنے مت آنا۔ ہم اس قابل نہیں ہیں سمجھے......''

☆☆☆☆

ساتوں باب

الماری میں چھپا چھلاوہ

ملفوائے جمعرات کی صبح تک کلاس میں نہیں حاضر ہوا تھا۔ جادوئی مرکبات کی کلاس میں جب سلے درن اور گری فنڈر کے طلباء مشترکہ پڑھائی کا آدھا پیریڈ گزار چکے تھے تب وہ بڑی شان کے ساتھ کلاس روم میں داخل ہوا۔ اس کے دائیں ہاتھ پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور ہاتھ کو سہارا دینے کیلئے ایک لمبی پٹی اس کے گلے میں پڑی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کے مطابق ملفوائے اس طرح سے اپنی اداکاری کو عمدہ طور پر پیش کرنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے وہ کسی خطرناک میدان جنگ سے لوٹنے والا کوئی بہادر سپاہی ہو۔

''اب ہاتھ کیسا ہے ڈریکو؟'' پینسی پارکنسن نے پوچھا۔ ''کیا بہت درد ہو رہا ہے؟''

''ہاں!'' ملفوائے نے بہادری سے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے جواب دیا لیکن جونہی پینسی نے اپنی گردن دوسری طرف گھمائی تو ہیری نے دیکھا کہ ملفوائے نے قریب بیٹھے کریب اور گوئل کو چپکے سے آنکھ ماری۔

''بیٹھ جاؤ...... بیٹھ جاؤ!'' پروفیسر سنیپ نے دھیمی آواز میں ملفوائے سے کہا۔

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ اگر وہ دیر سے آئے ہوتے تو پروفیسر سنیپ نے انہیں 'بیٹھ جاؤ' نہیں کہنا تھا بلکہ سزا کا مستحق قرار دیتے ہوئے کوئی سخت سزا سنا دینا تھی۔ لیکن ملفوائے کو سنیپ کی کلاس میں ہمیشہ ہر معاملے میں بہت چھوٹ دی جاتی تھی۔ سنیپ سلے درن فریق کا سربراہ بھی تھا اور عام طور پر وہ باقی طلباء کے مقابلے میں اپنے سیکشن کے طلباء کو زیادہ پسند کرتا تھا۔

وہ لوگ آج ایک نئے مرکب کی تیاری کر رہے تھے۔ 'سکیڑنے والا سیال' ملفوائے نے ہیری اور رون کے ٹھیک پاس اپنا مرکب بنانے کا سامان رکھ لیا تاکہ وہ انہی کی میز پر سیال بنانے کی تیاری کر سکے۔

''سر! مجھے گلبہار کے پودے کی جڑوں کو کاٹنے میں کسی کی مدد چاہئے کیونکہ میرے ہاتھ میں چوٹ......'' ملفوائے نے اونچی آواز میں کہا۔

پروفیسر سنیپ نے اوپر دیکھے بنا کہا۔ ''ویزلی! ملفوائے کی جڑیں کاٹ دو۔''

رون کا چہرہ اینٹ کی طرح سرخ ہو گیا۔

’’تمہارے ہاتھ میں کوئی چوٹ ووٹ نہیں لگی۔‘‘اس نے جل کر ملفوائے سے کہا۔

ملفوائے اسے دیکھ کر بھدے انداز میں مسکرایا۔

’’ویزلی! تم نے سنا کہ پروفیسر سنیپ نے ابھی ابھی کیا کہا؟ ہے نا! ...... چلو ان جڑوں کو کاٹ دو۔‘‘ رون نے اپنا چاقو اُٹھایا۔ملفوائے کی جڑوں کو اپنی طرف کھینچا اور انہیں لاپروائی سے کاٹنے لگا تا کہ وہ سب الگ الگ شکل کی ہو جائیں۔

’’سر!‘‘ ملفوائے نے دوبارہ اونچی میں کہا۔’’ویزلی میری جڑوں کو آڑی ترچھی کاٹ رہا ہے۔‘‘

پروفیسر سنیپ اپنی جگہ سے اُٹھے اور ان کی میز کے پاس آئے۔انہوں نے اپنی ترچھی ناک سے نیچے نظریں ڈالتے ہوئے ان جڑوں کو دیکھا اس کے بعد اپنے لمبے اور چپچپے سیاہ بالوں کو لہراتے ہوئے مسکرائے اور رون سے مخاطب ہوئے۔’’ملفوائے سے اپنی جڑیں بدل لو ویزلی!‘‘

’’لیکن سر......!!‘‘

رون نے اپنی جڑوں کو بالکل برابر کاٹنے میں پندرہ منٹ خرچ کئے تھے۔

’’جلدی......‘‘سنیپ نے بے حد خطرناک لہجے میں غرا کر کہا۔

رون نے اپنی عمدہ طریقے سے تراشی ہوئی جڑوں کو میز کی دوسری طرف ملفوائے کے سامنے دھکیل دیا اور دوبارہ چاقو اُٹھالیا۔

’’اور سر! مجھے سوکھے انجیروں کے چھلکے اتارنے کیلئے بھی کسی کی مدد کی ضرورت ہے۔‘‘ ملفوائے نے جلدی سے کہا۔اس کی آواز میں دبی ہوئی ہنسی صاف جھلک رہی تھی۔

’’پوٹر! تم ملفوائے کا سوکھا انجیر چھیل دو......‘‘سنیپ نے کرخت لہجے میں کہا اور اس پر بہت حقارت بھری نگاہ ڈالی جو صرف ہیری کیلئے ہی مخصوص تھی۔

ہیری نے ملفوائے کے سوکھے انجیر لے لئے۔دوسری طرف رون آڑی ترچھی کٹی ہوئی جڑوں کو چاقو کی مدد سے برابر کرنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ ان کا استعمال تو اسی کو ہی کرنا تھا۔ہیری نے جلدی جلدی سوکھے انجیر چھیلے اور کچھ کہے بغیر انہیں میز پر ملفوائے کے سامنے پٹخ دیا۔ملفوائے اب پہلے سے زیادہ دانت نکال رہا تھا۔

’’اپنے دوست ہیگرڈ سے ملاقات ہوئی ہے کیا؟‘‘اس نے دھیمی آواز سے پوچھا۔

’’تم سے مطلب......؟‘‘رون نے اوپر دیکھے بنا جھڑکتے ہوئے کہا۔

’’میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ دیر تک استاد کی کرسی کو سنبھال نہیں پائے گا۔‘‘ ملفوائے نے افسوس ظاہر کرنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔’’ڈیڈی میری چوٹ کے بارے میں بالکل خوش نہیں ہیں......‘‘

’’ملفوائے!‘‘ رون نے کڑکتی ہوئی آواز میں غرا کر کہا۔’’اگر تم اس طرح بولتے رہے تو میں حقیقت میں تمہیں اذیت ناک قسم کی

چوٹ پہنچانے سے بالکل نہیں ہچکچاؤں گا۔''

''انہوں نے سکول کی بورڈ کمیٹی سے شکایت کردی ہے......اور جادوئی وزیراعظم سے بھی! جانتے ہو ڈیڈی کی بہت اوپر تک پہنچ ہے......اوراس طرح کی بڑی چوٹ......'' ملفوائے نے ایک مصنوعی آہ بھری۔''کون جانے کہ میرا ہاتھ کبھی پہلے جیسا ہو بھی پائے گا یا نہیں......؟''

''تو تم یہ سب ڈرامہ بازی اس لئے کررہے ہو۔'' ہیری نے کہا۔اس کا ہاتھ غصے سے بری طرح سے کانپ رہا تھا اسی لئے اس نے غلطی سے کنکھجورے کا سر کاٹ ڈالا۔''تم ہیگرڈ کو نکلوانا چاہتے ہو......''

''یہ تو صرف ایک بات ہے پوٹر!'' ملفوائے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے سرگوشی کے انداز میں بولا۔''اس کے اور بھی فائدے ہوں گے......ویزلی! میرا کنکھجورا تو کاٹ دو۔''

تھوڑی دور نیول مشکل میں گھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جادوئی مرکبات کی کلاس میں نیول کی حالت ہمیشہ ہی خراب رہتی تھی۔ یہ اس کا سب سے کمزور مضمون تھا اور پروفیسر سنیپ کی دہشت کی وجہ سے اس کی حالت دس گنا خراب ہو جاتی تھی۔اس کا سیال جسے چمکیلا سبز رنگ کا ہونا چاہئے تھا......

''یہ نارنجی ہے لانگ باٹم......'' سنیپ نے سخت لہجے میں کہا۔انہوں نے تھوڑا سیال لے کر دوبارہ کڑاہی میں ڈال دیا تاکہ ہر کوئی اسے دیکھ سکے۔''نارنجی ہے...... مجھے بتاؤ لڑکے! تمہاری اس موٹی کھوپڑی میں کبھی کوئی بات گھستی بھی ہے یا نہیں؟ میں نے صاف صاف کہا تھا کہ چوہے کی صرف ایک تلی کی ضرورت ہے۔اور میں نے صاف الفاظ میں یہ بھی بتایا تھا کہ جونکوں کا صرف ایک چمچہ رس کافی ہوگا۔تمہیں سمجھانے کیلئے میں کیا کروں لانگ باٹم......؟''

نیول کا چہرہ گلابی ہوگیا اور وہ کانپنے لگا۔اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بس رونے ہی والا ہے۔

''سر!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔''میں سیال کو صحیح کرنے میں نیول کی مدد کرسکتی ہوں۔''

''مجھے یاد نہیں مس گرینجر! میں نے آپ سے اپنا علم بگھارنے کیلئے کہا تھا!'' پروفیسر سنیپ نے سرد لہجے میں کہا اور ہرمائنی کا چہرہ بھی نیول کی طرح گلابی ہوتا چلا گیا۔''لانگ باٹم! اس کلاس کے اختتام پر ہم اس سیال کی کچھ بوندیں تمہارے مینڈک کو پلائیں گے اور دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے؟ شاید اس سے تمہیں صحیح سیال بنانے میں کسی قدر مدد مل سکے۔''

پروفیسر سنیپ تو دور چلے گئے مگر نیول کافی دیر کھڑا خوف کے مارے لرزتا رہا۔اس نے چپکے سے ہرمائنی سے درخواست کی۔ ''براہ مہربانی میری مدد کرو۔''

''ارے ہیری!'' سمیس فنی گن ان کی میز پر پیتل کا ترازو ادھار لینے کیلئے جھکا۔''کیا تم نے سنا؟ آج کے روزنامہ 'جادوگر' میں چھپا ہے کہ......سیریس بلیک دکھائی دیا ہے۔''

''کہاں؟'' ہیری اور رون دونوں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ میز کی دوسری طرف بیٹھے ملفوائے کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔ اس نے اوپر دیکھا اور ان کی باتیں سننے لگا۔

''یہاں سے زیادہ دور نہیں......'' سمیس نے تیزی سے کہا۔ وہ اس معاملے میں غیر معمولی دلچسپی لیتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ''اسے ایک ماگل عورت نے دیکھا تھا۔ ظاہر ہے کہ اسے پوری بات معلوم نہیں تھی۔ ماگلوں اسے عام سا مجرم ہی سمجھتے ہیں اسی لئے اس نے ہاٹ لائن کے دیئے گئے فون نمبر پر اطلاع دی۔ جب تک جادوئی محکمہ کے لوگ وہاں پہنچے تب تک وہ فرار ہو چکا تھا۔''

''یہاں سے زیادہ دور نہیں......!'' رون نے ہیری کی طرف معنی خیز نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔ اس نے گھوم کر دیکھا، ملفوائے ان کی طرف متوجہ تھا۔ ''کیوں ملفوائے! کوئی اور چیز چھیلنی ہے؟''

لیکن ملفوائے کی آنکھوں میں شیطانی چمک پھیلی ہوئی تھی اور وہ ہیری پر ٹکٹکی لگائے ہوئے تھا۔ وہ میز پر تھوڑا سا آگے جھکا۔

''بلیک کو اکیلے ہی پکڑنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں پوٹر......!''

''ہاں!...... یہ صحیح رہے گا۔'' ہیری نے یونہی کہہ دیا۔

ملفوائے کے پتلے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ''ظاہر ہے اگر میں تمہاری جگہ ہوتا۔'' اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''تو میں بہت پہلے ہی کوئی نہ کوئی قدم اُٹھا چکا ہوتا۔ میں اچھے بچوں کی طرح سکول میں نہیں رُکا رہتا۔ میں باہر جا کر اسے پکڑنے کی پوری کوشش کرتا۔''

''تم کس بارے میں باتیں کر رہے ہو ملفوائے......؟'' رون نے پوچھا۔

''تمہیں نہیں پتہ پوٹر......؟'' ملفوائے کی چھوٹی پیلی آنکھیں مزید سکڑ گئیں۔

''کیا......؟''

ملفوائے اس کی بے خبری کا مذاق اُڑاتے ہوئے دھیمی ہنسی ہنسنے لگا۔

''شاید تم اپنی جان جوکھوں میں ڈالنا نہیں چاہتے ہو۔'' اس نے کہا۔ ''بلیک کو پکڑنے کا کام روح کھچڑوں پر چھوڑنا چاہتے ہو...... ہے نا ہیری! لیکن اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو میں بدلہ لیتا۔ میں خود اس کی تلاش میں نکل جاتا......''

''تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟'' ہیری نے غصے سے پوچھا لیکن اسی وقت پروفیسر سنیپ کی آواز کلاس روم میں گونجی۔ ''اب تک تم لوگوں نے اپنا سارا سامان ملا کر تیار کر لیا ہوگا۔ پینے سے پہلے اس سیال کو پکانا پڑتا ہے۔ اسے ابالتے وقت تھوڑا دور ہی رہنا...... پھر ہم لانگ باٹم کے سیال کی جانچ کریں گے۔''

کریب اور گوئل کھل کر ہنسے جب انہوں نے دیکھا کہ نیول زور زور سے اپنا سیال ہلا رہا تھا اور پسینہ بہ پسینہ ہو رہا تھا۔ ہرمائنی اسے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر چوری چوری سے ہدایات دیتی جا رہی تھی تاکہ سنیپ دیکھ نہ لے۔ ہیری اور رون نے اپنا بچا ہوا سامان

پیک کیا اور اپنے ہاتھ دھونے کیلئے کونے والے واش بیسن پر پہنچے۔

''ملفوائے کا کیا مطلب تھا؟'' ہیری نے رون سے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ وہ بیسن پر لگے ہوئے ایک جانور کے مجسمے کے منہ کے دہانے نکلنے والے برفیلے پانی سے اپنے ہاتھ دھو رہا تھا۔ ''میں بلیک سے کیونکر بدلہ لوں گا...... اس نے میرا کیا بگاڑا ہے؟''

''وہ تو کچھ بھی بول سکتا ہے ہیری!'' رون نے وحشیانہ انداز کہا۔ ''وہ تمہیں اکسانے کی کوشش کررہا ہے تاکہ تم کوئی نہ کوئی غلط کام کر بیٹھو......''

کلاس ختم ہونے کا وقت قریب آ گیا تھا۔ پروفیسر سنیپ نیول کے پاس آئے جو اپنی کڑاہی کے پاس دبکا کھڑا تھا۔

''سب لوگ قریب قریب آ جاؤ۔'' پروفیسر سنیپ نے کہا۔ ان کی کالی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ''سب لوگ دیکھو کہ لانگ باٹم کے مینڈک کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ اگر اس نے سکیڑنے والا سیال بنایا ہے تو اس کا مینڈک سکڑ کر چھوٹا ہو جائے گا۔ اگر اس کے سیال میں کوئی گڑبڑ نکلی، جس کا مجھے پورا یقین ہے...... تو اس کا مینڈک ہلاک ہو جائے گا۔''

گری فنڈر کے طلباء نے ڈرتے ہوئے اور سلے درن کی طلباء نے دلچسپی کے عالم میں دیکھا۔ سنیپ نے اپنے بائیں ہاتھ میں ٹریور نامی مینڈک کو پکڑا اور نیول کے سبزی مائل سیال میں سے ایک چھوٹا چمچہ ڈال کر بھر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے ٹریور کے گلے کو دبا کر اس کا منہ کھولا اور اس میں چند بوندیں ٹپکا دیں۔

ایک پل کیلئے خاموشی چھائی رہی۔ جب سیال ٹریور کے گلے سے نیچے اترا تو ایک ہلکی سی آواز سنائی دی اور ٹریور ننھے سے مینڈک میں تبدیل ہو کر پروفیسر سنیپ کی ہتھیلی پر تھرکنے لگا۔ یہ دیکھ کر گری فنڈر کے طلباء نے جوش میں تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ پروفیسر سنیپ کا چہرہ یہ منظر دیکھ کر اُتر سا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے چوغے کے اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی بوتل باہر نکالی اور اس کی کچھ بوندیں ٹریور کے اوپر ڈال دیں۔ اس عمل سے ٹریور دوبارہ اپنی اصلی جسامت میں واپس لوٹ آیا تھا۔

''گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں!'' سنیپ نے ہر چہرے سے مسکراہٹ غائب کرتے ہوئے کہا۔ ''میں نے تمہیں منع کیا تھا...... نا...... مس گرینجر کہ تم اس کی مددمت کرنا...... کلاس ختم!''

ہیری، رون اور ہرمائنی واپس بڑے ہال کی سیڑھیوں پر چڑھے۔ ہیری اب بھی ملفوائے کی کہی ہوئی باتوں میں الجھا ہوا گہری سوچ میں ڈوبا تھا جبکہ رون پوری قوت سے سنیپ پر اپنا غصہ اتارنے کی کوشش کررہا تھا۔

''گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس اس لئے کم ہو گئے کیونکہ سیال بالکل صحیح بنا تھا۔ تم نے جھوٹ کیوں نہیں بولا ہرمائنی؟ تمہیں یہ کہنا چاہئے تھا کہ نیول نے خود ہی یہ سیال بنایا ہے۔''

ہرمائنی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ رون نے پلٹ کر دیکھا۔

''ہرمائنی کہاں گئی؟''

ہیری نے بھی پلٹ کر دیکھا۔ وہ لوگ اب سیڑھیوں کے بالکل اوپر والے حصے پر پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے اپنے باقی ساتھیوں کی طرف دیکھا جو تیز تیز قدموں سے ان کے پاس سے گزر کر بڑے ہال میں جا رہے جہاں تھوڑی دیر میں دوپہر کے کھانے کا وقت ہونے والا تھا۔

''وہ ٹھیک ہمارے پیچھے تھی.....'' رون نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

ملفوائے ان کے قریب سے گزرا۔ وہ کریب اور گوئل کے درمیان چل رہا تھا۔ وہ ہیری کی طرف عجیب سے انداز میں مسکرایا اور نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''ہرمائنی وہاں ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

ہرمائنی تھوڑا ہانپتی ہوئی سیڑھیوں پر بھاگتی چلی آ رہی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں اس کا بستہ تھا اور دوسرے ہاتھ میں اس نے اپنا چوغہ سنبھال رکھا تھا جس کے پیچھے کوئی چیز موجود تھی۔

''تم نے یہ کیسے کیا؟'' رون نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''کیا.....؟'' ہرمائنی نے اس کے قریب پہنچنے پر پوچھا۔

''ایک منٹ پہلے تک تو تم بالکل ہمارے پیچھے موجود تھی اور اگلے ہی پل تم سیڑھیوں کے نیچے پہنچ گئی.....'' رون منہ پھاڑے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''کیا.....؟'' ہرمائنی کسی قدر متذبذب دکھائی دی۔ ''اوہ! مجھے کسی چیز کیلئے واپس لوٹنا پڑا.....اوہ نہیں.....''

ہرمائنی کے بستے کی سلائی اکھڑ گئی تھی۔ ہیری کو اس بات سے کسی قسم کی حیرت نہیں ہوئی تھی۔ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ہرمائنی نے اپنے بستے میں کم از کم ایک درجن بڑی اور وزنی کتابیں ٹھونسی ہوئی تھیں۔

''تم ان سب کتابوں کو ساتھ لیکر کیوں گھوم رہی ہو؟'' رون نے بستے کو گھور کر دیکھا۔

''تم تو جانتے ہی ہو کہ میں نے اس سال کتنے زیادہ مضامین میں داخلہ لے رکھا ہے۔'' ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم ان کتابوں کو پکڑ سکتے ہو؟''

''لیکن.....؟'' رون نے اس کی اس کی کتابوں کو الٹ پلٹ کر ان کے سرورق ٹٹولتے ہوئے کہا۔ ''آج تو تمہارے یہ مضامین ہے ہی نہیں.....آج دوپہر کو تو صرف تاریک جادو سے تحفظ اور پراسرار علوم کی ہی کلاس ہے.....؟''

''ارے ہاں.....!'' ہرمائنی نے چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے باوجود اس نے تمام کتب اپنے بستے میں بھر لیں۔ ''مجھے امید ہے کہ دوپہر کا کھانا عمدہ ہوگا۔ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔'' یہ کہہ کر وہ بڑے ہال کی طرف دھڑ دھڑاتی ہوئی چلی گئی۔ رون نے ہیری کی طرف دیکھا۔

''کیا تمہیں ایسا محسوس نہیں ہو رہا ہے کہ ہرمائنی ہم سے کوئی بات چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔''

☆☆☆☆

جب وہ تاریک جادو سے تحفظ کی پہلی کلاس میں پڑھنے کیلئے پہنچے تو پروفیسر لوپن وہاں موجود نہیں تھے۔ سب نے اپنی اپنی نشستیں سنبھال لیں اور کتابیں، پروں والے قلم اور چرمئی کاغذ نکال لئے۔ جب وہ آپس میں گپ شپ لگا رہے تھے تو پروفیسر لوپن کلاس میں نمودار ہوئے۔ وہ طلباء کو دیکھ کر دھیما سا مسکرائے اور اساتذہ والی میز پر اپنا پرانا بریف کیس رکھ دیا۔ ان کے کپڑے پہلے جیسے ہی پھٹے اور بوسیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ ریل گاڑی میں دکھائی دینے والے پروفیسر لوپن اس وقت کے مقابلے میں کچھ زیادہ بہتر اور تازہ دم دکھائی دے رہے تھے۔ شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو کہ انہیں اب کچھ دنوں سے پیٹ بھر کر عمدہ کھانا مل رہا تھا۔

''طلباء! آپ سب اپنی اپنی کتابیں اور سامان بستے میں واپس رکھ لیں۔'' وہ دھیمے انداز میں بولے۔ ''آج ہم پڑھائی کے بجائے عملی مشق کریں گے اور اس کیلئے آپ کو صرف اپنی اپنی جادوئی چھڑیوں کی ہی ضرورت پڑے گی۔''

کتابیں بستوں میں واپس رکھتے ہوئے تمام طلباء نے ایک دوسرے کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔ یہ پہلی بار تھا، تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس میں آج سے پہلے کبھی بھی کوئی عملی مشق نہیں کرائی گئی تھی۔ البتہ گذشتہ سال کی ایک یادگار کلاس کو اس زمرے میں شمار کیا جا سکتا تھا جس میں ان کے پرانے استاد لک ہارٹ ننھے درجی سمک کا بڑا پنجرہ کلاس میں لائے تھے۔ ان شرارتی درجی سمکوں نے پوری کلاس میں ایسا اودھم مچایا کہ بچوں کو چھٹی کا دودھ یاد آ گیا تھا۔

جب سب لوگ ذہنی طور پر تیار ہو گئے تو پروفیسر لوپن نے غور سے ان کی طرف دیکھا اور دھیمے لہجے میں بولے۔ ''ٹھیک ہے! سب لوگ میرے پیچھے پیچھے آؤ......''

سبھی طلباء حیران و پریشان تھے لیکن ان میں تجسس اور جوش بھی دکھائی دے رہا تھا۔ وہ سب کلاس روم سے نکل کر پروفیسر لوپن کے تعاقب میں چلنے لگے۔ وہ سب کو لے کر ایک ویران ہی راہداری میں پہنچ گئے۔ وہ ایک موڑ مڑے تو سامنے پیوس نامی بھوت دکھائی دیا۔ وہ ہوا میں سر کے بل تیر رہا تھا اور قریبی 'کی ہول' میں چیونگم لگانے میں مصروف تھا۔

پیوس اپنی شرارت میں ایسا مگن تھا کہ اسے احساس ہی نہ ہو سکا کہ کوئی اس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جب پروفیسر لوپن اس سے دو فٹ کے فاصلے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے سر اُٹھا کر انہیں دیکھ لیا۔ وہ جلدی سے سیدھا ہوا اور ہوا میں لہرانے لگا۔

''پگلا دیوانہ لوپن......'' پیوس تمسخر اُڑاتے ہوئے گنگنانے لگا۔ ''پگلا دیوانہ لوپن......''

عام طور پر پیوس کیلئے مشہور تھا کہ وہ نہایت منہ پھٹ، بدتمیز اور بدمعاش قسم کا بھوت تھا مگر وہ ہوگورٹس کے اساتذہ کو دیکھ کر کنی کترا جاتا تھا اور ان کے ساتھ شرارت یا بدتمیزی سے باز ہی رہتا تھا۔ تمام بچے پیوس کی جسارت پر دنگ رہ گئے اور وہ پروفیسر لوپن کا چہرہ دیکھنے لگے کہ وہ پیوس کی بدتمیزی پر کیسا ردعمل ظاہر کرتے ہیں مگر انہیں یہ دیکھ کر زبردست حیرت ہوئی کہ پروفیسر لوپن خلاف معمول

اس کی بدتمیزی پر دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔

''اگر میں تمہاری جگہ ہوتا پیوس! تو اس چیونگم کو اس چابی والے سوراخ سے فوراً باہر نکال لیتا۔'' انہوں نے نہایت خوش مزاجی سے کہا۔ ''مسٹر فلیچ اپنے بہاری ڈنڈے نہیں نکال پائیں گے۔''

فلیچ ہوگورٹس کا چوکیدار تھا، وہ نہایت بدمزاج، جھگڑالو اور ناکارہ قسم کا جادوگر تھا۔ اس کی طلباء سے ہمیشہ مڈبھیڑ ہوتی رہتی تھی، دونوں فریق ایک دوسرے کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ پیوس کے ساتھ تو فلیچ کی کھلی دشمنی تھی، جس سے کوئی واقف تھا۔ بہرکیف پیوس نے پروفیسر لوپن کے الفاظ پر قطعی دھیان نہیں دیا۔ اس نے شرمندگی یا ندامت کا اظہار کرنے کے بجائے ایک گیلی رس بھری ہوا میں اچھال دی۔ پروفیسر لوپن نے ہلکی سی آہ بھرتے ہوئے اپنی جادوئی چھڑی باہر نکالی۔

''یہ ایک معمولی مگر زوداثر جادوئی کلمہ ہے۔'' انہوں نے اپنے عقب میں کھڑے طلباء کو آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ذرا دھیان سے سنو......''

انہوں نے اپنی جادوئی چھڑی کندھے کے برابر اُٹھائی اور ''اُڑن چھو......'' کہتے ہوئے چھڑی کا رُخ پیوس کی طرف کر دیا۔

گولی کی رفتار سے چیونگم سوراخ سے باہر نکلی اور سیدھی ہوا میں اڑتی ہوئی پیوس کے بائیں نتھنے کے اندر گھس گئی۔ وہ ہوا میں ہی الٹ گیا اور ناک کو مسلتے ہوئے چیخنے لگا۔ وہ پروفیسر لوپن کو برا بھلا کہتا ہوا وہاں رفو چکر ہو گیا۔

''بہت عمدہ سر......!'' ڈین تھامس نے توصیفی لہجے میں کہا۔

''تعریف کا شکریہ ڈین!'' پروفیسر لوپن نے اپنی جادوئی چھڑی چوغے کے اندر واپس رکھتے ہوئے کہا۔ ''تو اب آگے چلیں......؟''

وہ ایک بار پھر چل دیئے۔ پوری کلاس بوسیدہ حال پروفیسر لوپن کے برتاؤ اور چہرے کے اتار چڑھاؤ کو ٹٹول رہی تھی۔ پروفیسر لوپن ان کی نظروں سے بے خبر انہیں ساتھ لے کر ایک دوسری راہداری میں پہنچ گئے۔ وہ چلتے ہوئے سٹاف روم کے دروازے کے عین مدمقابل پہنچ گئے۔ انہوں نے سٹاف روم کا دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے طلباء کی طرف دیکھا اور نرم لہجے میں کہا۔ ''سب لوگ اندر چلیں......''

سٹاف روم ایک طویل حجم کا کمرہ تھا جس میں الگ الگ قسم کی پرانی کرسیاں رکھی تھیں۔ وہاں پر سوائے ایک استاد کے اور کوئی موجود نہیں تھا۔ پروفیسر لوپن اندر آ کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور جب پوری کلاس کے طلبا وہاں داخل ہوئے تو پروفیسر سنیپ نے مڑ کر ان سب کو حیرت بھری نظروں سے وہاں دیکھا۔ ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور ان کے چہرے پر حقارت بھرے جذبات رقص کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ پروفیسر لوپن نے دروازے کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا۔ دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔

''دروازہ کھلا رہنے دو لوپن!'' پروفیسر سنیپ نے ناپسندیدہ آواز میں کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ میں یہ سب نہ ہی دیکھوں......''

وہ اپنی جگہ سے اُٹھے اور تیز تیز ڈگ بھرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ طلباء کے پاس سے گزرتے ہوئے دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ ان کا سیاہ لمبا چوغہ ان کے عقب میں لہراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دروازے کی چوکھٹ پر پہنچ کر وہ اپنی ایڑھیوں کے بل پلٹے اور الفاظ چبا چبا کر بولے۔

''شاید کسی نے آپ کو خبردار نہیں کیا ہولوپن!...... میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو آگاہ کر دوں کہ اس کلاس میں نیول لانگ باٹم بھی ہیں۔ میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ اس سے کوئی بھی مشکل کام کرنے کیلئے نہ ہی کہیں تو بہتر ہوگا...... اور خاص طور پر اس وقت تک، جب تک مس گرینجر اس کے کان میں اپنا دانشمندانہ مشورہ نہ ٹھونس دیں......''

نیول کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری نے سنیپ کو نہایت غصے سے گھورا۔ یہ کیا کم برا تھا؟ کہ سنیپ نیول کو اپنی کلاس میں ستاتے تھے لیکن یہ تو حد ہو گئی تھی کہ انہوں نے دوسرے اساتذہ کے سامنے اس کی تذلیل میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔

پروفیسر لوپن نے اپنی بھنویں اُٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

''شکریہ...... میں سب سے پہلے نیول سے ہی اس کام کی شروعات کروانا چاہوں گا اور مجھے پورا یقین ہے کہ وہ اس کام کو نہایت عمدگی کے ساتھ انجام دے گا۔''

نیول کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا تھا۔ پروفیسر سنیپ کے ہونٹ سکڑ گئے اور انہوں نے دھڑام کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کیا اور باہر نکل گئے۔

''ادھر چلتے ہیں......'' پروفیسر لوپن نے کمرے کے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہاں پر ایک پرانی الماری کے علاوہ اور کچھ بھی موجود نہیں تھا۔ یہ الماری اساتذہ کیلئے مخصوص تھی جس میں وہ اپنے اضافی چوغے رکھتے تھے۔ جب پروفیسر لوپن الماری کے بالکل قریب پہنچے تو الماری میں جنبش پیدا ہوئی اور وہ زور زور سے ہلنے لگی۔ وہ کھٹاک کی آواز کے ساتھ دیوار سے ٹکرا رہی تھی۔ یہ عجیب منظر دیکھ کر کئی بچوں کی چیخیں نکل گئی اور وہ دہشت سے زرد پڑ گئے۔ پروفیسر لوپن نے اطمینان بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا اور بولے۔

''پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں......اس میں ایک چھلاوہ موجود ہے۔''

زیادہ تر طلباء کے چہرے تو خوف و دہشت سے زرد پڑ چکے تھے اور پروفیسر لوپن کی بات سے انہیں کوئی تسلی نہیں ہوئی تھی۔ نیول کی تو آنکھیں پھٹی پڑی تھیں۔ اس نے دہشت بھری نظروں سے پروفیسر لوپن کا مطمئن چہرہ دیکھا۔ سمیس فنی گن کی خوفزدہ نظریں الماری کے خود بخود گھومتے ہوئے ہینڈل پر جمی ہوئی تھیں۔

''چھلاوہ...... ایک شرارتی قسم کی جادوئی مخلوق ہے جسے عموماً گہری تاریکی اور بند جگہیں ہی پسند ہوتی ہیں۔ بند الماریاں، بستروں سے ڈھکے ہوئے پلنگ کی نچلی خالی جگہ، سنک کے نیچے والی چھوٹی الماری...... مجھے ایک بار ایک چھلاوہ دیوار پر لگی بڑی گھڑی

کے اندر مل گیا تھا۔ یہ چھلاوہ کل دوپہر کو یہاں آیا تھا اور میں نے ہیڈ ماسٹر سے اس بات کی استدعا کی تھی کہ اسے سٹاف روم میں چھوڑ دیا جائے تاکہ میں اس کے بارے میں اپنے تیسرے سال کے طلباء کو تفصیل سے بتاؤں اور انہیں چھلاوے سے برتاؤ اور اس سے محفوظ رہنے کی عملی مشق کرواسکوں......''

''تو ہمیں پہلا سوال یہ پوچھنا چاہئے کہ چھلاوہ کیا ہوتا ہے؟''

''چھلاوہ! اپنی شکل، جسم اور ہیئت بدلنے میں ماہر ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ اس بہروپ کو اختیار کر لیتا ہے جس سے ہم زندگی میں زیادہ تر خوفزدہ رہتے ہیں۔'' ہرمائنی نے اپنا ہاتھ اوپر اُٹھاتے ہوئے کہا۔

''اس سے بہتر تو میں بھی نہیں بتا سکتا تھا......'' پروفیسر لوپن متاثر کن لہجے میں بولے۔ ہرمائنی کا چہرہ خوشی سے دمک اُٹھا۔

''اندھیرے میں بیٹھے چھلاوے نے اب تک کوئی روپ اختیار نہیں کیا ہے۔ وہ ابھی تک یہ بھی نہیں جانتا کہ دروازے کے دوسری طرف موجود فرد کو کس چیز سے ڈر لگتا ہے۔ کوئی بھی نہیں جانتا کہ تنہائی میں چھلاوہ کیسا دکھائی دیتا ہوگا؟ لیکن باہر نکلتے ہی فوراً وہ کوئی بھی روپ دھار لے گا......جس سے ہمیں سب سے زیادہ ڈر لگتا ہے۔''

''اس کا مطلب ہے کہ......'' پروفیسر لوپن نے نیول کی دہشت بھری تیز چیخ کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''اس کام کو شروع کرنے سے پہلے ہی چھلاوے کے سامنے ہم بہت اچھی تعداد میں ہیں......ہیری! تم اس کا مطلب سمجھ گئے ہو؟''

جب پہلو میں ہرمائنی کھڑی ہو اور وہ اپنا ہاتھ ہوا میں کھڑا کرنے کی تگ ودو میں بے تابی کا مظاہرہ کرتی ہوئی دکھائی دے تو جواب دینے کی کوشش کرنا تھوڑا مشکل ہو جایا کرتا ہے لیکن ہیری نے کوشش کی۔

''چونکہ ہم بہت زیادہ لوگ ہیں اس لئے اسے یہ پتہ نہیں چلے گا کہ اسے فوراً کون سا روپ اپنانا چاہئے؟''

''بالکل صحیح!'' پروفیسر لوپن نے کہا اور ہرمائنی نے تھوڑی مایوسی کے ساتھ اپنا ہاتھ نیچے گرا دیا۔ ''چھلاوہ کا سامنا کرتے ہوئے ہمیشہ پرسکون رہنا چاہئے، یہی بہتر عمل ہے۔ اس سے وہ یقیناً تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے کہ اسے کونسا روپ اختیار کرنا چاہئے؟ سر کٹی لاش یا پھر گوشت خور گھونگھا۔ میں نے ایک بار ایک چھلاوے کو بالکل یہی غلطی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس نے دو افراد کو ایک ساتھ ڈرانے کی کوشش کی اور خود کو نصف گھونگھے میں بدل لیا جو بالکل بھی ڈراؤنا نہیں تھا بلکہ اسے دیکھ کر تو ہنسی نکل جاتی تھی۔''

''چھلاوے کو بھگانے کیلئے ایک آسان جادوئی کلمہ ہے لیکن اس کیلئے ذہنی ارتکاز کی قوت کی نہایت ضرورت پڑتی ہے۔ دیکھو! جو چیز چھلاوے کے بہروپئے وجود کو سچ مچ ختم کرتی ہے، وہ ہے ہنسی......! تمہیں بس اتنا کرنے کی ضرورت ہے کہ اسے ایسا روپ دھارنے کیلئے مجبور کر دو جو تمہیں مزیدار لگتا ہو۔''

''ہم پہلے جادوئی چھڑی کے بغیر اس جادوئی کلمے کی زبانی مشق کرتے ہیں۔ میرے پیچھے بولو......ہانسم تگڑم......''

''ہانسم تگڑم......'' پوری کلاس نے ایک ساتھ مل کر کہا۔

’’بہت عمدہ!‘‘ پروفیسر لوپن مسکرا کر بولے۔’’بہت عمدہ......لیکن یہ تو آسان پہلو تھا۔ دیکھو! صرف الفاظ ہی کافی نہیں ہیں...... اور نیول! یہاں سے تمہارا کام شروع ہوتا ہے......‘‘

الماری ایک بار پھر زور سے ہلی، یہ سچ تھا کہ نیول الماری سے زیادہ لرز گیا تھا۔ وہ اس طرح آگے بڑھا جیسے اسے پھانسی کے تختے کی طرف جانے کا حکم دے دیا گیا ہو۔

’’ٹھیک ہے نیول!‘‘ پروفیسر لوپن بولے۔’’پہلی چیز...... پہلے یہ طے کرتے ہیں۔ تمہیں دنیا میں سب سے زیادہ ڈر کس چیز سے لگتا ہے......؟‘‘

نیول کے ہونٹ تو ضرور ہلتے ہوئے دکھائی دیئے تھے مگر آواز بالکل نہیں سنائی دی۔

’’سنائی نہیں دیا نیول!‘‘ پروفیسر لوپن نے بڑی خوش مزاجی سے ہنستے ہوئے کہا۔

نیول نے چاروں طرف دہشت بھری نگاہوں سے دیکھا جیسے وہ کسی سے مدد کی بھیک مانگ رہا ہو پھر وہ پھسپھسا کر دھیمے لہجے میں اٹک اٹک کر بولا۔’’پروفیسر سنیپ!‘‘

پوری کلاس کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ یہاں تک کہ نیول کے چہرے پر بھی معافی مانگنے والی ہنسی پھیل گئی۔ بہرحال پروفیسر لوپن اس کی بات سن کر گہری سوچ میں ڈوب گئے۔

’’پروفیسر سنیپ......ہونہہ......نیول! مجھے یقین ہے کہ تم اپنی دادی کے ساتھ رہتے ہو؟‘‘

’’جی ہاں!‘‘ نیول نے گھبرا کر کہا۔’’لیکن...... میں یہ کبھی نہیں چاہوں گا کہ چھلاوہ میری دادی کے روپ میں آجائے۔‘‘

’’نہیں......نہیں! تم غلط سمجھ رہے ہو۔‘‘ پروفیسر لوپن نے مسکراتے ہوئے کہا۔’’کیا تم بتا سکتے ہو کہ تمہاری دادی عام طور پر کیسے کپڑے پہنتی ہیں؟‘‘

نیول چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ دھیمے انداز میں بولا۔’’ہمیشہ وہی نوکیلی ٹوپی جو اونچی ہوتی ہے اور اس کی چوٹی پر ایک رنگین پھندنا لگا ہوتا ہے۔ اور ایک لمبا چوغا جو عموماً سبز رنگ کا ہوتا ہے......اور اکثر ان کی گردن میں لومڑی کی ریشمی کھال کا بنا ہوا اسکارف پڑا رہتا ہے۔‘‘

’’اور ان کا ہینڈ بیگ......؟‘‘ پروفیسر لوپن نے پوچھا۔

’’بڑا سرخ رنگ کا......‘‘ نیول بولا۔

’’تو پھر ٹھیک ہے۔‘‘ پروفیسر لوپن نے کہا۔’’کیا تم ان کے کپڑوں کی بالکل صاف تصویر دیکھ سکتے ہو نیول!......کیا تم اپنے تصور میں بالکل صحیح اور صاف صاف دیکھ سکتے ہو؟‘‘

’’جی ہاں!‘‘ نیول نے کسی قدر مضطرب انداز میں کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کے بعد نجانے کیا ہوگا؟

''نیول! جب چھلاوہ اس الماری سے باہر نکلے گا اوراس کی نظرتم پر پڑی گی تو وہ یقیناً پروفیسر سنیپ کا روپ اختیار کر لے گا۔''

پروفیسر لوپن نے کہا۔''اس کے بعد تم اپنی چھڑی اُٹھانا اور......اس طرح......اور پھر جادوئی کلمہ'ہانسم تگڑم' زور سے چلانا۔ پھر اپنے دل ودماغ میں دادی کے کپڑوں کے تصور پر تمام تر توجہ مرتکز کرلینا......اگر سب کچھ ٹھیک طریقے سے ہوتا ہے تو چھلاوہ پروفیسر سنیپ کے غصے والے روپ سے ہٹ جائے گا اور پھندنے والے ہیٹ، سبز چوغے اور بڑے سرخ ہینڈ بیگ کے ساتھ ایک نئے بہروپ میں ڈھل جانے پر مجبور ہو جائے گا۔''

زوردار ہنسی کا ماحول بن گیا۔ الماری اب اور زور زور سے ہلنے لگی تھی۔

''اگر نیول پوری طرح کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کے بعد چھلاوہ اسے چھوڑ کر ہم سب کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔'' پروفیسر لوپن نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔''میں چاہوں گا کہ تم سب لوگ ایک پل کیلئے اس بارے میں سوچو کہ تمہیں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈر لگتا ہے اور پھر اپنے ذہن میں یہ تصور اجاگر کرو کہ تم اسے مزاحیہ دکھائی دینے والے منظر میں کیسے تبدیل کر سکتے ہو؟......''

کمرے میں یکلخت گہرا سکوت چھا گیا......اسی لمحے ہیری نے سوچا کہ اسے دُنیا میں کس چیز سے ڈر لگتا ہے؟ اس کے ذہن میں پہلی تصویر لارڈ والڈی مورٹ کی ہی نمودار ہوئی۔ والڈی مورٹ جو پھر سے طاقتور بن گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ چھلاوہ والڈی مورٹ کے خلاف کوئی مزاحیہ کردار میں ڈھل جائے......اس کے دماغ کے کسی کونے میں سے ایک بھیانک تصویر ابھر کر اس کے دل ودماغ پر قابض ہوتی چلی گئی......

سیاہ تاریک چوغے میں واپس لوٹتا ہوا ایک سڑا، بوسیدہ اور چمکتا ہوا ہاتھ......ایک غیبی چہرے والا......جس کے نادیدہ منہ سے کھینچی جانے والی کھڑ کھڑاتی لمبی سانس......بھیانک ٹھنڈک ابھر آئی۔

ہیری کا پورا جسم کانپ اُٹھا۔ اس نے گھبرائے ہوئے انداز میں چاروں طرف دیکھا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ کاش کسی نے اسے کانپتے ہوئے نہ دیکھا ہو تو اچھا ہوگا۔ بہت سے لوگوں کی آنکھیں بالکل ہی بند تھیں۔ رون بڑبڑا رہا تھا۔''اس کے پیر دور ہٹاؤ۔'' ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ کس کے بارے میں سوچ رہا ہوگا۔ رون کو مکڑیوں سے سب سے زیادہ ڈر لگتا تھا۔

''سب لوگ تیار ہو!'' پروفیسر لوپن نے پوچھا۔

ہیری ڈر کے سیلاب میں غوطے کھا رہا تھا۔ وہ یقیناً تیار نہیں تھا۔ کوئی روح کھچڑ کو کم سے کم ڈراؤنا کیسے بنا سکتا ہے؟ لیکن وہ اپنی تیاری کیلئے زیادہ وقت نہیں مانگنا چاہتا تھا۔ باقی سب کے سر ہل رہے تھے اور کچھ اپنی آستینیں چڑھا رہے تھے۔

''نیول! تین کی گنتی پر......'' پروفیسر لوپن نے اپنی جادوئی چھڑی الماری کے ہینڈل کی طرف کرتے ہوئے کہا۔''ایک......دو......تین......!''

پروفیسر لوپن کی چھڑی سے چنگاریاں نکلیں اور دروازے کے ہینڈل سے جا ٹکرائیں۔ اگلے ہی لمحے الماری کا دروازہ جھٹکے سے کھل گیا۔ ترچھی ناک والا خوفناک پروفیسر سنیپ الماری سے باہر نکلتا ہوا نظر آیا۔ اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں نیول کے دہشت زدہ چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔ نیول خوف کے مارے پیچھے ہٹنے لگا۔ اس نے اپنی چھڑی اوپر اُٹھائی اور منہ کھولے ہی کھڑا رہا۔ سنیپ اپنے چوغے میں ہاتھ چھپائے آہستگی سے اس کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔

''ہانسم تگڑم......'' نیول پوری قوت لگاتے ہوئے چلایا۔

چھڑی کے چٹخنے جیسی آواز کمرے میں گونجی۔ بڑھتے ہوئے سنیپ کے قدم لڑکھڑا گئے اور اگلے ہی لمحے اس کے بدن پر ایک لمبی اور جالی دار پوشاک نمودار ہوگئی۔ اس کے سر پر ایک اونچی ٹوپی آ چکی تھی جس کی چوٹی پر دیمک زدہ پھندنا لٹک رہا تھا۔ سنیپ کے ہاتھ میں ایک بڑا سرخ رنگ کا ہینڈ بیگ جھول رہا تھا۔

یہ منظر دیکھ کر سب زور زور سے ہنسنے لگے۔ نیول بھی اسے دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ چھلاوہ ٹھہر گیا۔ وہ تذبذب کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔ عین اسی وقت پروفیسر لوپن کی آواز کمرے میں گونجی۔ ''پاروتی آگے آؤ......''

پاروتی پاٹیل گھبرائے انداز میں اس کے سامنے آن پہنچی۔ اس کے چہرے پر خوف اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔ سنیپ اس کے طرف بڑھا۔ ایک اور کڑاک کی آواز سنائی دی اور اب سنیپ کی جگہ پر خون میں لت پت، پورے جسم پر سفید میلی پٹیوں سے ڈھکی ہوئی قدیم مصری ممی کھڑی تھی۔ اس کا دکھائی نہ دینے والا چہرہ پاروتی کی طرف گھوم گیا۔ ممی اپنے پیروں کو گھسیٹتے ہوئے اپنے اکڑے ہوئے بازوؤں کو اس کی گردن کی طرف اُٹھائے، دھیمے دھیمے انداز میں اس کی طرف بڑھتی چلی آ رہی تھی۔ پاروتی کا چہرہ خوف سے سپید پڑ گیا تھا۔

''ہانسم تگڑم......'' پاروتی کی چیختی ہوئی آواز گونجی۔

ممی کے پیروں پر بندھی ہوئی پٹی کھل گئی اور وہ اس میں الجھ کر چہرے کے بل زمین پر گر گئی۔ پھر اس کا سر دھڑ سے الگ ہو گیا۔

''سمیس!'' پروفیسر لوپن کی گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

سمیس پاروتی کے قریب ہی موجود تھا وہ اسے پار کر کے چھلاوے کے بالکل سامنے آ کھڑا ہوا۔ کڑاک کی آواز گونجی اور جہاں ممی موجود تھی اب وہاں پر ایک چڑیل کھڑی تھی جس کے سیاہ گھنے بال اس قدر لمبے تھے کہ فرش کو چھو رہے تھے۔ اس کا چہرہ پتلا اور سبز رنگ کا تھا۔ اس نے اپنا منہ اس قدر چوڑا کھول دیا کہ اس کا چہرہ ہیبت ناک دکھائی دینے لگا۔ پھر اس کے حلق سے بلند چیخ کی اتنی تیز آواز نکلی، جسے سن کر ہیری کے سر کے بال تک کھڑے ہو گئے تھے۔

''ہانسم تگڑم......'' سمیس چلا کر بولا۔

چڑیل نے ایک بھرائی آواز نکالی اور اپنا گلا پکڑ لیا۔ اس کی آواز بند ہو گئی تھی۔

کڑاک...... اب چڑیل ایک ایسے چوہے میں بدل چکی تھی، جو اپنی دم کے پیچھے دائروی انداز میں گول گول گھوم رہا تھا۔ کڑاک......اور پھر چوہا ایک قوی الجثہ سانپ میں بدل گیا جو لہراتے ہوئے اور بل کھاتے ہوئے آگے بڑھا۔ کڑاک...... پھر وہ خون بھری آنکھ میں بدل گیا۔

''چھلاوہ مشکل میں پڑ چکا ہے۔'' پروفیسر لوپن چلائے۔ ''ہم اب منزل کے قریب پہنچ رہے ہیں......ڈین!''

ڈین تھامس جلدی سے آگے آ گیا۔

کڑاک......آنکھ اب کٹا ہوا ہاتھ بن چکی تھی۔ وہ ہاتھ کسی کیکڑے کی مانند فرش پر رینگنے لگا۔ اس کا رُخ ڈین کی طرف تھا۔

''ہانسم تگڑم......'' ڈین چیخا۔

کھٹ کی آواز آئی اور ہاتھ ایک چوہے دان میں پھنس کر رہ گیا۔

''بہت عمدہ ڈین......چلو رون! اب تمہاری باری ہے۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔

رون اچھل کر آگے آ گیا۔

کڑاک...... کچھ لوگوں کے منہ سے غیر ارادی طور پر چیخوں کی آواز نکل گئی۔ چھ فٹ اونچی اور بالوں سے بھرے جسم کی دیوہیکل مکڑی رون کی طرف گھور رہی تھی اور اپنے دانتوں کو کٹکٹا رہی تھی۔ دیوہیکل مکڑی اپنی چمٹیوں کو کڑکڑا کر ہیبت ناک آواز پیدا کر رہی تھی۔ اپنے بالکل سامنے اسے دیکھ کر رون کے چہرے کا رنگ ہی اُڑ گیا تھا۔ اس نے اپنے قدم رون کی طرف بڑھائے۔ پل بھر کیلئے ہیری کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ رون کی ہمت یقیناً جواب دے گئی ہے لیکن پھر!

''ہانسم تگڑم......'' رون چیخ کر بولا اور مکڑی اپنی جگہ لرزنے لگی۔ اس کے تمام پیر اپنی جگہ سے غائب ہو گئے۔ بغیر پیروں کے مکڑی زمین پر لوٹیاں لگاتی ہوئی دکھائی دی۔ لیونڈر براؤن چیخ مار کر اس کے راستے سے ہٹ گئی پھر مکڑی ہیری کے پیروں کے پاس آ کر رُک گئی۔ اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی۔ وہ ذہنی طور پر تیار کھڑا تھا۔ لیکن...... پروفیسر لوپن اچانک چلائے۔ ''یہاں!'' اور وہ کمال سرعت سے ہیری کے بالکل سامنے آ کھڑے ہوئے۔ کڑاک......

بنا پیروں والی مکڑی غائب ہو گئی۔ ایک پل کے لئے سب نے گھوم کر دیکھا کہ وہ کہاں چلی گئی ہے؟ پھر انہوں نے عجیب منظر دیکھا۔ پروفیسر لوپن کے مدمقابل ہوا میں کسی قدر اونچائی پر ایک سفید گول تھالی دکھائی دے رہی تھی۔ انہوں بڑی دھیمی آواز میں کہا۔
''ہانسم تگڑم......''

کڑاک......

''آگے بڑھو نیول!......اور اسے ختم کر دو۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔ سفید گولا اب کاکروچ کی شکل میں بدل کر فرش پر رینگ رہا تھا۔ کڑاک...... پروفیسر سنیپ ایک بار پھر لوٹ آیا تھا۔ اس بار نیول الجھن کے ساتھ آگے بڑھا۔

''ہانسم تگڑم......'' وہ چلایا اور سب نے دیکھا کہ سنیپ ایک بار پھر دادی کی جالی دار پوشاک میں بدل گیا تھا۔ پھر نیول زور سے ہنسا اور چھلاوے کے جسم میں ایک دھماکہ ہوا۔ وہ دھویں کے ہزاروں ٹکڑوں میں بٹ چکا تھا۔ وہ اب غائب ہو چکا تھا۔

پوری کلاس کے بچوں نے مل کر زوردار بجائیں۔

''بہت عمدہ کوشش رہی...... نیول!'' پروفیسر لوپن چہکتے ہوئے انداز میں بولے۔ ''بہت عمدہ! سب نے بہت اچھے انداز سے چھلاوے کا مقابلہ کیا اور جادوئی کلمے کا موزوں استعمال کیا۔ گری فنڈر سیکشن کو اس کے طلباء کی جرأت اور ہمت کیلئے پانچ پوائنٹ...... سب نے اپنی اپنی کوشش عمدہ طریقے سے انجام دی۔ نیول کو دس پوائنٹ...... کیونکہ اس نے چھلاوے کا دو مرتبہ سامنا کیا۔ ہرمائنی اور ہیری کو پانچ پانچ پوائنٹ......''

''لیکن سر! میں نے تو کچھ بھی کیا......؟'' ہیری چونکتے ہوئے بولا۔

''تم نے اور ہرمائنی نے میری کلاس کے آغاز میں چھلاوے کے متعلق صحیح جوابات دیئے تھے ہیری!'' پروفیسر لوپن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ''بہت اعلیٰ! سب لوگوں نے عملی مشق میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ہماری پہلی کلاس بے حد عمدہ رہی۔ تم لوگوں کیلئے ہوم ورک یہ ہے کہ کتاب میں سے چھلاوے والا باب نکال کر اس کے مندرجات اور ان کی تفصیل کو اپنے اپنے الفاظ میں لکھنا ...... پیر والے دن مجھے دے دینا۔ بس اتنا ہی ہوم ورک کافی ہے۔''

جوشیلے انداز میں گپ شپ کرتی ہوئی پوری کلاس سٹاف روم سے باہر نکلی اور اپنی منزل کی طرف چل دی۔ بہرحال ہیری اپنے اندر کسی قسم کی خوشی محسوس نہیں کر پا رہا تھا۔ پروفیسر لوپن نے جان بوجھ کر اسے چھلاوے سے مقابلہ نہیں کرنے دیا تھا...... لیکن کیوں؟...... کیا ایسا اس لئے تھا کہ انہوں نے ہیری کو ریل گاڑی میں بے ہوش ہوتے ہوئے دیکھا تھا؟ کیا وہ ایسا خیال کرتے تھے کہ ہیری چھلاوے کے سامنے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا تھا؟ کیا انہوں نے ایسا سوچا تھا کہ ہیری ایک بار پھر کلاس کے سامنے بے ہوش ہو جائے گا؟

تاریک جادوئی قوتوں سے محفوظ رہنے کے فن کی یہ پہلی کلاس ایسی زوردار اور دلچسپ تھی کہ کسی کا بھی ہیری کی طرف دھیان نہیں گیا تھا۔

''کیا تم نے مجھے اس بھیانک چڑیل کا مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا؟'' سمیس نے پوچھا۔

''اور ہاتھ......!'' ڈین نے اپنے ہاتھ کو لہراتے ہوئے کہا۔

''اور ہیٹ پہنے ہوئے سنیپ!''

''اور میری مصری ممی......''

''میں سوچ رہی ہوں کہ پروفیسر لوپن سفید گول آئینے سے کیوں ڈرتے ہیں؟'' لیونڈر براؤن نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

’’یہ تاریک جادو سے تحفظ کی ہماری اب تک کی سب سے عمدہ کلاس تھی ہے نا!‘‘ جوش وخروش سے لبریز رون نے جلدی سے کہا۔ جب وہ اپنے بستے لینے کیلئے کلاس روم کی طرف واپس جا رہے تھے۔

’’وہ بہت اچھے استاد ہیں۔‘‘ ہرمائنی نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ ’’کاش مجھے بھی چھلاوے کا سامنا کرنے کا موقعہ ملتا......!‘‘

’’اور تمہارے سامنے کیا آتا...... ہرمائنی؟‘‘ رون نے ہنستے ہوئے کہا۔ ’’ایسا ہوم ورک، جس میں دس میں سے نو نمبر ملتے ہیں......‘‘

☆☆☆☆

آٹھواں باب

فربہ عورت کا فرار

کچھ ہی عرصہ میں تاریک جادو سے تحفظ والا موضوع تمام طلباء کیلئے نہایت پسندیدہ مضمون بن چکا تھا۔صرف ڈریکوملفوائے اور اس کے چمچے کریب اور گوئل ہی پروفیسر لوپن کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے تھے۔وہ اکثر ان کو برا بھلا کہتے رہتے تھے۔جب بھی پروفیسر لوپن اس کے قریب سے گزرتے تھے تو وہ دبے ہوئے لہجے میں یہ آواز ضرور کستا تھا۔''ذرا ان کے کپڑوں کی حالت تو دیکھو۔وہ تو ہمارے گھریلو خرس ڈوبی جیسے کپڑے پہنتے ہیں۔''

لیکن کسی اور طالب علم کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ پروفیسر لوپن کے پرانے چوغے میں کتنے پیوند لگے ہوئے تھے۔ان کی اگلی کلاسیں بھی پہلی کلاس کی طرح بے حد دلچسپ اور عمدہ ثابت ہوئیں۔ چھلاوے کے بعد انہوں نے 'سرخ بوجارت' نامی جادوئی مخلوق کے بارے میں پڑھا۔ یہ نوکیلی ناک اور نوکیلے کانوں والی چھوٹی مخلوق تھی مگر ان کی خونخواری اور ہولناکی بڑے درندوں سے کم نہ تھی۔وہ زیادہ تر خون خرابے والے مقامات پر منڈلاتے رہتے تھے جیسے قلعوں کی کال کوٹھڑیاں، زنداں خانے یا پھر میدان جنگ کے اردگرد۔جنگوں کے بعد وہ قریبی غاروں میں چھپے ہوئے سپاہیوں کے مرنے کا انتظار کیا کرتے تھے۔سرخ بوجارت کے بعد وہ 'کاواکو' کے موضوع پر آ گئے جو پپڑی دار سبز رنگ کے بندروں جیسے دکھائی دیتے تھے۔وہ پانی کے اندر رہتے تھے، جب کوئی ان کے تالاب میں آ جاتا تو وہ اپنے جھلی دار ہاتھوں سے اس کا گلا دبانے کے موقع کی تلاش میں رہتے تھے۔

ہیری سوچ رہا تھا کہ کاش باقی کلاسیں بھی اتنی ہی مزیدار ہوتیں۔سب سے بری کلاس جادوئی مرکبات کی تھی ...... پروفیسر سنیپ ان دنوں بے حد غصے میں دکھائی دیتے تھے۔سب طلباء اس کی وجہ خوب جانتے تھے۔پورے سکول میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل چکی تھی کہ چھلاوے نے پروفیسر سنیپ کا بہروپ اختیار کر لیا تھا۔سنیپ کو یہ سب سن کر اچھا نہیں لگا تھا۔ان کی آنکھیں پروفیسر لوپن کے ذکر پر ہی سرخ ہو جایا کرتی تھیں۔وہ اب نیول کو پہلے سے بہت زیادہ نظروں میں رکھتے اور ہر بات پر اس کی ڈانٹ ڈپٹ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

اس کے علاوہ ہیری علم جوتش کی کلاس سے بھی گھبراتا تھا جب اسے پروفیسر ٹرالینی کے دم گھٹ مینار والی کلاس میں جانا پڑتا تھا۔

عجیب سے نشانات اور آڑی ترچھی علامات کے معنوں کی تلاش اسے ہمیشہ بے زار کر دیا کرتی تھی۔ وہ اس بات کو ہمیشہ نظر انداز کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا کہ پروفیسر ٹراؤلینی کی بڑی بڑی آنکھیں جب بھی اس کی طرف اُٹھتی تھیں تو ان میں آنسو تیرنے لگتے تھے۔ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کو بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔ حالانکہ کلاس کے کچھ طلباء ان کا بے حد احترام کرتے تھے اور ان کی تعریفوں کے قلابے ڈھاتے تھے۔ پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن دوپہر کے کھانے کے بعد اکثر پروفیسر ٹراؤلینی کے اونچے مینار والی کلاس میں جانے لگی تھیں۔ وہاں سے واپسی پر ان کے چہروں پر ہمیشہ سرشاری اور اطمینان جیسے جذبات پھیلے ہوتے تھے، جیسے وہ ایسی باتوں سے باخبر ہو چکی ہیں جو باقی لوگوں کے خواب وخیال میں نہیں آسکتی تھیں۔ ہیری سے وہ اتنی دھیمی آواز میں بات کیا کرتیں کہ جیسے وہ کسی ہسپتال کے بیڈ پر تکلیف دہ بیماری کی حالت میں بول رہی ہوں۔

حقیقت تو یہی تھی کہ کسی بھی طالب علم کو جادوئی مخلوق کی دیکھ بھال والی کلاس میں رتی بھر دلچسپی نہیں تھی۔ پہلی کلاس کے دلخراش حادثے کے بعد یہ بہت ڈراؤنی لگنے لگی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ہیگرڈ کا اعتماد بھی ڈگمگا گیا ہو۔ وہ اب پہلے جیسی دلچسپی سے پڑھا نہیں پا رہا تھا۔ آج کل اس نے 'فل برز' کیڑوں کی نگہداشت کا موضوع شروع کر رکھا تھا جس میں کچھ زیادہ مزیدار چیز نہیں تھی۔ یہ عام سی جادوئی مخلوق تھی۔

''کوئی ان کی دیکھ بھال کیونکر کرے بھلا......؟'' رون نے فل برز کے چپچپے گلوں میں چھلا ہوا سلاد ٹھونستے ہوئے کہا۔

بہرحال اکتوبر کا مہینہ شروع ہوتے ہی ہیری کو ایک ایسا کام مل گیا جو اس قدر دلچسپ تھا کہ اسے بے زار کلاسوں کی اذیت کے احساس سے چھٹکارا مل گیا۔ کیوڈچ کا موسم قریب آ رہا تھا۔ گری فنڈر کی ٹیم کے کپتان اولیور وڈ نے ایک جمعرات کی شام کو نئے سیزن کی منصوبہ بندی کیلئے ایک میٹنگ بلائی۔

کیوڈچ کی ٹیم میں سات کھلاڑی ہوتے ہیں: تین نقاش کہلاتے ہیں، جو فٹ بال جتنی بڑی سرخ گیند 'قواف' کو اپنے موٹے ڈنڈوں کی مدد سے قفل یعنی چھلے دار سوراخ میں ڈال کر سکور کرتے ہیں۔ کیوڈچ کے میدان کے دونوں سروں پر پچاس فٹ اونچے لمبے کھمبے لگائے جاتے ہیں جن کے بالائی سروں پر انگوٹھی جیسا رنگ لگا ہوتا ہے۔ اسے قفل کہتے ہیں۔ سکور کرنے کیلئے نقاشوں کو انہی قفل میں قواف کو ڈالنا پڑتا ہے۔ ہر ٹیم میں دو عدد پٹاؤ ہوتے ہیں جو اپنے بھاری بلوں سے بالجروں (دو بھاری سیاہ رنگ کی گیندیں، جو کھلاڑیوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش میں ادھر ادھر فضا میں گھومتی رہتی ہیں) کو پیٹتے ہیں اور انہیں کھلاڑیوں سے دور رکھنے کی سعی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیم میں ایک راکھا بھی ہوتا ہے جس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ مخالف ٹیم کو قفل پر سکور والے حملے سے روکے اور اسے کامیاب نہ ہونے دے۔ ہر سکور پر دس پوائنٹس ملتے ہیں۔ ٹیم میں ایک متلاشی بھی ہوتا ہے جس کا کام ان سب سے مشکل ہوتا ہے۔ وہ سنہری گیند کو تلاش کر کے پکڑتا ہے۔ سنہری گیند ایک اخروٹ جتنی چھوٹی اور پروں والی گیند ہوتی ہے جسے تتلی جیسی تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ وہ انتہائی پھرتیلی اور سبک رفتار ہوتی ہے۔ جب اسے پکڑ لیا جاتا ہے تو کھیل ختم ہو جاتا ہے۔ اسے پکڑنے والے متلاشی کی ٹیم کو ڈیڑھ سو

پوائنٹس ملتے ہیں۔

اولیور وڈ سترہ سال کا ہٹا کٹا نوجوان تھا۔ وہ ہوگورٹس میں اپنے ساتویں اور آخری سال کی پڑھائی مکمل کر رہا تھا۔ جب اس نے اپنے چھ ساتھی کھلاڑیوں کو اندھیرے میں گھرے ہوئے کیوڈچ کے میدان کے کنارے پر بنے ہوئے سرد ترین کپڑے بدلنے والے کمرے میں اکٹھا کیا تو اس کے چہرے پر گہری فکرمندی جھلکتی ہوئی دکھائی دی۔

اس نے ان کے سامنے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''کیوڈچ کپ جیتنے کا یہ ہمارا آخری موقع ہے یعنی میرے لئے یہ آخری موقع ہے۔ میں اس سال کے بعد یہاں نہیں رہوں گا۔ مجھے اس کے بعد موقع ہی نہیں ملے گا۔''

''گری فنڈر نے یہ کپ گذشتہ سات سال سے نہیں جیتا ہے۔ دراصل ہماری کیوڈچ مشقیں ناقص تھیں۔ ہم ایک بار حادثے کے باعث جیت سے محروم رہ گئے تھے اور گذشتہ سال تو کیوڈچ مقابلے ہی منسوخ کر دیئے گئے تھے۔'' وُڈ نے تھوک نگلا۔ اس موقع کو یاد کر کے اس کا گلا رندھ گیا تھا۔ ''لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے پاس سکول کی سب سے اچھی ٹیم ہے.....'' اس نے اپنے ہاتھ پر دوسرے ہاتھ سے مکا مارتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں دیوانگی کی چمک لوٹ آئی تھی۔

''ہمارے پاس تین بہترین نقاش ہیں۔''

وُڈ نے ایلیسا سپین نٹ، اینجلینا جانسن اور کیٹ بل کی طرف اشارہ کیا۔

''دو جوشیلے اور بہادر پٹاؤ ہیں۔''

''رہنے دو اولیور! تم ہمیں شرمندہ کر رہے ہو۔'' فریڈ اور جارج ویزلی نے شرمانے کی اداکاری کرتے ہوئے ایک ساتھ کہا۔

''اور ہمارے پاس ایک ایسا متلاشی ہے جس نے ہمیشہ ہمیں جیت سے ہمکنار کیا ہے۔'' وُڈ نے ہیری کو فخر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اور میں......عمدہ راکھا!'' اس نے آخر میں اپنی تعریف بھی کر ڈالی۔

''اولیور!......ہماری رائے ہے کہ تم واقعی ایک عمدہ کھلاڑی ہو۔'' جارج نے کہا۔

''ایک زبردست راکھا......'' فریڈ پیچھے رہنے والا تو نہیں تھا۔

''اصل مدعا تو یہ ہے۔'' وُڈ نے بات جاری رکھی اور اپنی جگہ سے اُٹھ کر ٹہلنے لگا۔ ''گذشتہ دو سال سے کیوڈچ کپ پر ہمارا نام ہونا چاہئے تھا۔ جب سے ہیری ٹیم میں شامل ہوا ہے۔ میں سوچتا تھا کہ کپ ہماری جھولی میں ہے لیکن ایسا اب تک نہیں ہوا ہے اور ہم اس سال آخری موقع ہے۔ جب ہم اس کپ پر اپنا نام دیکھ سکتے ہیں......''

وُڈ کے لہجے میں ایسی اُداسی اور حسرت آمیزی تھی کہ جارج اور فریڈ بھی اس کی طرف تاسف بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

''اولیور!......فکر نہ کرو۔ یہ سال ہمارا سال ہے......'' فریڈ نے ڈھارس بندھائی۔

''ہم اس مرتبہ کپ ضرور جیت لیں گے اولیور!'' مس جانسن نے کہا۔

''ناقابل یقین طور پر......'' ہیری بھلا کیوں چپ رہتا۔

وڈ پورے جوش وخروش کے ساتھ ٹیم کو ہفتے میں تین دن شام کے وقت کیوڈچ کے میدان میں اتارتا اور تربیتی مشقوں کا سلسلہ جاری رکھتا۔ موسم خاصا سرد ہو گیا تھا۔ فضا میں بھرپور نمی رہتی۔ راتیں زیادہ اندھیری ہوتی جا رہی تھیں لیکن کیچڑ، سرد ہوا یا برسات کی وجہ سے چاندی کے بڑے نقرئی کیوڈچ کپ کو جیتنے کا ہیری کا سہانا خواب دھندلا نہیں ہوا تھا۔

ایک شام کی سخت مشق کے بعد جب ہیری گری فنڈر کے ہال میں واپس لوٹا تو اس کا پورا جسم تھکن سے چور چور ہو رہا تھا۔ اس کی ہڈیاں تک اکڑی ہوئی تھیں۔ لیکن وہ اس بات پر بے حد مسرور تھا کہ آج کی مشق خاصی اچھی رہی تھی۔ اس نے ہال میں نگاہ دوڑائی تو کسی تبدیلی کا احساس ہوا۔ ہال کا ماحول خاصا خوشگوار لگ رہا تھا۔ اس نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔

''کیا بات ہے؟''

وہ دونوں آگ کے پاس دو کرسیوں پر بیٹھ کر فلکیات کے ستاروں کا چارٹ پُر کرنے میں مصروف تھے۔

''ہاگس میڈ کی پہلی سیر......'' رون نے پرانے نوٹس بورڈ پر لگے ہوئے نئے نوٹس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اکتوبر کے آخر میں......'ہیلووئین' کے دن!''

''بہت عمدہ خبر!'' فریڈ چہکتا ہوا بولا۔ جو ہیری کے پیچھے پیچھے تصویر کے سوراخ میں نکل کر اندر آیا تھا۔ ''مجھے جونکوں کی دوکان میں بھی جانا تھا۔ میرے بدبودار چھرے ختم ہو چکے ہیں۔''

ہیری رون کی بغل والی کرسی میں دھم سے دھنستا چلا گیا۔ اس کی ساری خوشی کافور ہو چکی تھی۔ ہرمائنی اس کی حالت کو سمجھ گئی۔

''ہیری! مجھے یقین ہے کہ تم اگلی مرتبہ ہمارے ساتھ چل سکو گے۔'' وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ ''بلیک کو جلد ہی پکڑ لیا جائے گا۔ وہ دکھائی تو دے ہی چکا ہے......''

''بلیک اتنا بھی احمق نہیں ہے کہ وہ اب تک ہاگس میڈ میں ہی بیٹھا رہے گا۔'' رون نے ناک چڑھا کر کہا۔ ''تم پروفیسر میک گونا گل سے پوچھ کر تو دیکھو کہ کیا تم اس بار ہمارے ساتھ ہاگس میڈ چل سکتے ہو ہیری! اگلی مرتبہ یہ موقعہ جانے کب ملے؟''

''رون!'' ہرمائنی ناگوار لہجے میں بولی۔ ''ہیری کا سکول میں رہنا زیادہ بہتر ہے۔''

''تیسرے سال کے طلباء میں ہیری اکیلا ہی کیوں رُکے؟'' رون نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! تم ایک بار پروفیسر میک گونا گل سے پوچھ کر تو دیکھو۔''

''ہاں! میں اس بارے میں ان سے بات کروں گا۔'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

ہر مائنی نے بحث کرنے کیلئے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ اسی لمحے 'کروک شانکس' کود کراس کی گود میں آ بیٹھی۔اس کے منہ سے ایک بڑی مردہ مکڑی لٹک رہی تھی۔

''کیا وہ اس مکڑی کو ہمارے سامنے بیٹھ کر کھائے گی؟'' رون نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''تم بہت سمجھدار ہوگئی ہو کروک شانکس! کیا اسے تم نے خود پکڑا ہے؟'' ہر مائنی نے رون کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

کروک شانکس دھیرے دھیرے مکڑی چباتی رہی۔اس کی زرد آنکھیں رون کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

''اسے وہی رکھو اپنے پاس......تم جانتی ہو کہ سکے برز میرے بستے میں چین کی نیند سو رہا ہے۔'' رون اس کی ٹکٹکی سے چڑتے ہوئے غرایا۔اس نے غصے سے اپنی توجہ ستاروں کے چارٹ کی طرف مرتکز کرنے کی کوشش کی۔

ہیری نے لمبی جمائی لی۔وہ سچ مچ اپنے بستر پر جانے کا خواہشمند تھا مگر اسے بھی تو ستاروں کا چارٹ مکمل کرنا تھا۔اس نے اپنا بستہ کھینچ کر اس میں سے چرمئی کاغذ، سیاہی اور قلم باہر نکالے اور پھر وہ اپنے کام میں جت گیا۔

''اگر تم چاہو تو میرے چارٹ سے نقل کر سکتے ہو۔'' رون نے اپنے چارٹ پر آخری ستارے کا نام لکھنے کے بعد اسے ہیری کی جانب بڑھا دیا تھا۔

ہر مائنی کو یہ ہرگز اچھا نہیں لگتا تھا کہ کوئی کسی دوسرے کی نقل کرے۔بہر حال اس نے کسی قسم کا تبصرہ کرنے گریز کیا۔لیکن اس نے ناپسندیدگی سے اپنے ہونٹ ضرور سکوڑ لئے تھے۔کروک شانکس اب بھی اپنی پلکیں جھپکائے بغیر رون کو دیکھے جا رہی تھی مگر اس کی دم لگاتار ہل رہی تھی۔پھر اچانک وہ کسی کو بتائے بغیر گود میں کود گئی۔

''اوئے......!'' رون نے غراتے ہوئے اپنا بستہ پکڑا مگر دیر ہو چکی تھی۔کروک شانکس نے اپنے چاروں نوکیلے پنجے بستے کی گہرائی میں گاڑ دیئے اور بری طرح نوچنے لگی۔

''ہٹ جاؤ......خبیث بلی......''

رون نے کروک شانکس سے اپنا بستہ دور کھینچنے کی کوشش کی لیکن کروک شانکس نے اپنی گرفت ڈھیلی نہیں کی۔

''رون!......اسے مت مارنا!'' ہر مائنی نے چیخ کر کہا۔ہال کے تمام طلباء کی نظریں اس تماشے کی طرف اُٹھ گئیں۔رون نے بستے کو پوری قوت سے ہوا میں چاروں طرف لہرایا۔کروک شانکس اب بھی بستے کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔اسی وقت سکے برز بستے کے بالائی حصے سے اُڑتا ہوا باہر آیا اور ایک طرف گرتا چلا گیا۔کروک شانکس نے فوراً بستے کو چھوڑا اور اس کے پیچھے میز پر کود گئی۔وہ اب بدحواس سکے برز کا تعاقب کر رہی تھی۔

''بلی کو پکڑو......'' اسی وقت رون چلا کر بولا۔

جارج ویزلی نے کروک شانکس کو پکڑنے کیلئے چھلانگ لگائی مگر وہ اسے پکڑنے میں ناکام رہے۔سکے برز بیس جوڑی پاؤں کے

بیچ سے نکل کر ایک پرانی الماری کے نیچے جا چھپا۔ کروک شانکس بھی وہاں پہنچ کر بیٹھ گئی اور اپنے اگلے پنجے خلا میں ڈال کر اسے پکڑنے کی زوردار کوشش کرنے لگی۔

رون اور ہرمائنی جلدی سے وہاں پہنچے۔ ہرمائنی نے کروک شانکس کو پکڑ لیا اور اسے وہاں سے دور لے گئی۔ رون پیٹ کے بل لیٹا اور اس نے سکے برز کی دم پکڑ کر اسے بڑی مشکل سے باہر کھینچا۔

''اس کی طرف دیکھو!'' رون نے سکے برز کو ہرمائنی کے سامنے ہوا میں جھلاتے ہوئے نہایت غصے سے کہا۔ ''اس کی ہڈیاں نکل آئی ہیں۔ تم اپنی بلی اس سے دور ہی رکھو......''

''کروک شانکس کو یہ بات غلط نہیں لگتی ہے رون!'' ہرمائنی نے دھڑ دھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''سبھی بلیاں چوہوں کا پیچھا کرتی ہیں......''

''تمہاری بلی بھی عجیب ہے۔'' رون نے کڑھتے ہوئے کہا۔ وہ اب بری طرح کانپتے ہوئے سکے برز کو اپنی جیب میں ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''اس نے مجھے یہ کہتے ہوئے سن لیا کہ سکے برز میرے بستے میں ہے......''

''اوہ کیا بکواس ہے یہ!'' ہرمائنی نے پاؤں پٹختے ہوئے کہا۔ ''کروک شانکس کو اس کی بو آ رہی ہوگی رون! وہ سن کیسے سکتی ہے......؟''

''تمہاری خبیث بلی کسی دن سکے برز کی جان لے لے گی سمجھی!'' رون نے اپنے اردگرد کے لوگوں کی ہنسی کو نظرانداز کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ''سکے برز یہاں پر اس کی آمد سے پہلے سے ہے اور اب وہ بیمار ہے......''

رون دھڑ دھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ لکڑی کے کمروں کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھا اور اگلے پل نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

☆☆☆☆

اگلی صبح بھی ہرمائنی کے ساتھ رون کا رویہ کچھ اچھا نہیں رہا۔ جڑی بوٹیوں کے خواص کی کلاس میں اس نے ہرمائنی سے کوئی بات نہیں کی حالانکہ وہ ہیری اور ہرمائنی ایک ہی گملے پر کام کر رہے تھے۔

''سکے برز کیسا ہے......؟'' ہرمائنی نے جھجکتے ہوئے انداز میں پوچھا، جب وہ پودے کے موٹے گلابی پھلوں کو الگ کرنے میں مصروف تھے۔ وہ ان میں سے بیج نکال کر ایک بڑے لکڑی کے برتن میں ڈال رہے تھے۔

''وہ میرے بستر کے نیچے چھپا ہوا ہے اور خوف کے مارے اس پر ابھی تک کپکپی طاری ہے۔'' رون نے اتنے غصے سے کہا کہ نشانہ چوکنے کے باعث اس کے ہاتھ سے بیج برتن میں گرنے کے بجائے گرین ہاؤس کے فرش پر بکھر گئے۔

''دھیان سے ویزلی!...... اپنی توجہ کام پر لگاؤ۔'' پروفیسر اسپراؤٹ تیز لہجے میں غرائیں۔ جب ان کی آنکھوں کے سامنے بیج

جو بن پر پھٹتے دکھائی دیئے۔

اگلی کلاس جادوئی تغیرات کی تھی۔ ہیری نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ کلاس کے بعد پروفیسر میک گوناگل سے پوچھے گا کہ کیا وہ باقی طلباء کے ہمراہ ہاگس میڈ میں جاسکتا ہے۔ وہ کلاس کے باہر قطار میں کھڑا ہو گیا۔ وہ ان سوچوں میں گم تھا کہ اسے اپنی بات کس پیرائے میں کہنا چاہئے۔ قطار کی اگلی سمت میں کچھ ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے اس کے خیالوں کے سلسلے کو توڑ دیا۔

لیونڈر براؤن بری طرح سے رو رہی تھی۔ پاروتی پاٹیل اس کے کمر میں اپنا بازو ڈال کر اسے تسلیاں دے رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ سمیس فنی گن اور ڈین تھامس کو کچھ بتا رہی تھی۔ وہاں کا ماحول واقعی مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا بات ہے لیونڈر......؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔ وہ ہیری اور رون کے ساتھ ابھی ان کے پاس پہنچی تھی۔

''صبح اس کے گھر سے خبر آئی ہے......'' پاروتی نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''اس کے خرگوش بنکی کو ایک لومڑی نے مار ڈالا ہے۔''

''اوہ!'' ہرمائنی نے تاسف سے ہونٹ سکوڑے۔ ''یہ سن کر بہت دُکھ ہوا لیونڈر!''

''مجھے یہ معلوم ہونا چاہئے تھا......'' لیونڈر نے افسردہ لہجے میں کہا۔ ''تم تو جانتی ہو کہ آج کون سا دن ہے؟''

''کیا مطلب؟'' ہرمائنی نے حیرت سے پوچھا۔

''آج سولہ اکتوبر ہے......'جس چیز سے تم ڈر رہی ہو، وہ سولہ اکتوبر کو ہو جائے گی۔' انہوں نے صحیح کہا تھا......انہوں نے سچ ہی کہا تھا......''

پوری کلاس کے بچے اب لیونڈر کے گرد اکٹھے ہو چکے تھے۔ سمیس نے سنجیدہ انداز میں اپنا سر ہلایا۔ ہرمائنی نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔ ''کک......کیا تمہیں ڈر تھا کہ کوئی لومڑی بنکی کو مار ڈالے گی؟''

''نہیں......لومڑی سے تو نہیں تھا۔'' لیونڈر نے آنسو بھری آنکھوں سے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن مجھے حادثاتی طور پر اس کی ہلاکت کا خدشہ خوفزدہ کئے ہوئے تھا۔''

''اچھا!'' ہرمائنی کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔ اس نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔ ''کیا بنکی بوڑھا تھا......؟''

''نن......نہیں......وہ تو ابھی بچہ ہی تھا۔'' لیونڈر نے سسکی لیتے ہوئے کہا۔

پاروتی نے لیونڈر کے کندھے پر اپنے بازو کا دباؤ بڑھایا۔

''پھر تمہیں اس کے مرنے کا دھڑکا کیوں تھا؟'' ہرمائنی نے الجھن سے پوچھا۔

پاروتی نے اس کی طرف غصے بھری ناگواری سے گھورا۔

''اسے ذرا منطقی طور پر دیکھو!'' ہرمائنی نے دوسروں کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ بنکی کوئی آج تو مرا نہیں ہے۔ آج تو لیونڈر کو اس کے مرنے کی خبر ملی ہے......'' یہ سن کر لیونڈر زور زور سے رونے لگی۔ ''اسے اس کے مرنے کا ڈر نہیں تھا کیونکہ

اسے یہ خبر سن کر سچ مچ صدمہ پہنچا ہے......''

''ہرمائنی کی باتوں پر توجہ مت دینا لیونڈر!'' رون نے غراتے ہوئے لہجے میں اس کی بات اچک لی۔ ''اسے دوسروں کے پالتو جانوروں کی کوئی خاص پرواہ نہیں رہتی ہے......''

اسی پل پروفیسر میک گوناگل نے کلاس روم کا دروازہ کھول دیا۔ یہ اس وقت کے لحاظ سے شاید اچھا ثابت ہوا۔ رون اور ہرمائنی ایک دوسرے کو کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ کلاس میں داخل ہونے کے بعد وہ ہیری کے دائیں اور بائیں طرف بیٹھ گئے لیکن دونوں نے ایک دوسرے سے بات کرنا گوارا نہیں کیا۔

ہیری ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ وہ کلاس کے بعد پروفیسر میک گوناگل سے کیا کہے گا؟ جملے اس کے ذہن میں منتشر تھے۔ پھر ایسا ہوا کہ پروفیسر میک گوناگل نے خود ہی ہاگس میڈ کا ذکر چھیڑ دیا جس سے ہیری کو اپنی منزل آسان دکھائی دی۔

جب طلباء پڑھائی ختم کر کے کلاس روم سے رخصت ہونے لگے تو پروفیسر میک گوناگل نے جلدی سے کہا۔ ''ایک منٹ رکو!...... چونکہ تم سب لوگ میرے فریق میں شامل ہو اس لئے تم ہاگس میڈ کی تفریح کیلئے درکار اجازت نامے ہیلوویئن کے دن سے پہلے پہلے مجھے جمع کرا دینا۔ یہ مت بھولنا کہ اجازت نامہ نہیں ہوگا تو وہاں جانے کی سہولت بھی نہیں ملے گی۔''

نیول نے اپنا ہاتھ اُٹھا دیا۔

''پروفیسر مجھے...... مجھے لگتا ہے کہ میرا اجازت نامہ کہیں کھو گیا ہے۔''

''لانگ باٹم! تمہاری دادی نے تمہارا اجازت نامہ سیدھا میرے پاس بھجوا دیا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''ان کا خیال تھا کہ ایسا کرنا زیادہ محفوظ رہے گا۔ مجھے آپ لوگوں سے بس اتنا ہی کہنا تھا، اب آپ لوگ اگلی کلاس میں جا سکتے ہیں......''

''ان سے ابھی پوچھو......'' رون نے ہیری کی پسلی میں کہنی چبھوتے ہوئے کہا۔

''ارے......لیکن......'' ہرمائنی نے کچھ بولنے کی کوشش کی۔

''جلدی کرو ہیری......جلدی!'' رون نے ذرا سخت لہجے میں کہا۔

ہیری نے باقی طلباء کے جانے کا انتظار کیا پھر وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور گھبرائے ہوئے انداز میں چلتا ہوا پروفیسر میک گوناگل کے ڈیسک کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

''تمہیں کچھ کہنا ہے پوٹر......؟''

ہیری نے گہرا سانس لیا۔

''پروفیسر! میرے انکل اور آنٹی میرے اجازت نامے پر دستخط کرنا بھول گئے ہیں۔''

پروفیسر میک گوناگل نے نظریں اُٹھائیں اور اپنے چوکور فریم والے چشمے کے عقب سے اس کے چہرے پر گہری نظر ڈالی مگر وہ

خاموش رہیں۔

''تو......کک......کیا آپ کے خیال میں یہ ٹھیک رہے گا کہ......میرا مطلب ہے کہ......کیا میں ہاگس میڈ جا سکتا ہوں......؟''
ہیری کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگیں۔

پروفیسر میک گوناگل نیچے جھک کر اپنے ڈیسک کے کاغذات کو الٹ پلٹ کرتی رہیں۔

''ایسا نہیں ہوسکتا پوٹر!'' وہ ٹھوس لہجے میں بولیں۔ ''تم نے یقیناً سن لیا ہوگا کہ میں نے کیا کہا تھا......؟ اجازت نامہ نہیں تو پھر قصبے کی سیر بھی نہیں......یہی قانون ہے۔''

''لیکن پروفیسر! میرے انکل آنٹی......آپ تو جانتی ہی ہیں کہ وہ ماگل ہیں۔ دراصل وہ ہاگس میڈ کے اجازت نامے کی اہمیت اور قوانین کو بالکل بھی نہیں سمجھ سکتے ہیں۔'' ہیری نے افسردہ لہجے میں کہا۔ اس نے دیکھا کہ رون اپنا سر ہلا ہلا کر اس کی ڈھارس بندھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''اگر آپ خصوصی طور پر اجازت دے دیں تو میں جا سکتا ہوں......''

''بھلا میں یہ اجازت کیسے دے سکتی ہوں پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے کھڑے ہو کر اپنے کاغذات کو دراز میں ٹھونستے ہوئے کہا۔ ''اجازت نامہ کے مندرجات میں واضح لکھا ہوا ہے کہ والدین یا پھر سرپرست ہی اس امر کی اجازت دیں۔'' انہوں نے اس کی طرف تاسف بھرے عجیب انداز میں دیکھا۔ کیا یہ ان کے دل پر لگنے والی چوٹ کی عکاسی کر رہا تھا؟

''مجھے افسوس ہے پوٹر! یہ میرا قطعی فیصلہ ہے۔ اچھا ہوگا کہ اب تم جلدی سے چلے جاؤ، ورنہ تمہیں اگلی کلاس کیلئے دیر ہو جائے گی۔''

☆☆☆☆

اب کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ رون نے پروفیسر میک گوناگل کو بہت برا بھلا کہا جس سے ہرمائنی بری طرح چڑ گئی۔ اس نے 'سب کچھ بہتری کیلئے ہی ہوتا ہے' والے نظریئے کے تحت ہیری کو دلاسہ دینے کی کوشش کی جس پر رون کا پارہ ساتویں آسمان پر جا پہنچا۔ ہیری کو سب سے زیادہ پریشانی اس امر کی ہو رہی تھی کہ کلاس کا ہر طالب علم خوش ہو کر زور زور سے اس بارے میں باتیں کر رہا تھا کہ ہاگس میڈ میں پہنچنے کے بعد وہ سب سے پہلے کیا کرے گا؟

''یہ مت بھولو کہ اس شام کو جشن کی تقریب بھی ہے۔'' رون نے ہیری کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''شام کو ہیلووئین ڈے کا شاندار جشن منایا جائے گا۔''

''ہونہہ!'' ہیری نے اداسی بھرے لہجے میں کہا۔

ہیلووئین کا جشن ہمیشہ شاندار ہوتا تھا لیکن اس کا لطف اور بھی دوبالا ہو جاتا اگر وہ ہاگس میڈ میں باقی ساتھیوں کے ساتھ ایک دن بیتانے کے بعد اس میں شامل ہوتا۔ اسے ہاگس میڈ نہ جا سکنے کا اس قدر دُکھ تھا کہ دوسروں کے دلاسے اور تسلی بخش جملے بھی راحت پہنچا

نہ پائے۔ لکھنے کے فن میں مہارت رکھنے والے ڈین تھامس نے ہیری کے سامنے یہ حل رکھا کہ اس کے اجازت نامے پر ورنن انکل کے فرضی دستخط کر دے گا جنہیں کوئی پہچان نہیں سکے گا۔ لیکن اب اس بات کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ ہیری پروفیسر میک گوناگل کو ساری حقیقت سے آگاہ کر چکا تھا کہ اجازت نامے پر دستخط نہیں ہوئے ہیں۔ رون نے ادھورے جذبے سے اسے غیبی چوغہ استعمال کرنے کی ترغیب دی تھی مگر ہرمائنی نے اسے ٹھکراتے ہوئے رون کو پروفیسر ڈمبل ڈور کی بات یاد دلائی کہ روح کھچڑوں کے سامنے غیبی چوغہ کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔ پرسی نے بڑی نخوت سے تسلی کے جو جملے ہیری سے کہے تھے ان سے تو ہیری کو بے حد کم ہی سکون ملا تھا......

''طلباء ہاگس میڈ جانے کیلئے بہت بے تاب رہتے ہیں مگر میں واضح کر دوں کہ وہ جگہ کسی خاص دلچسپی سے خالی ہے۔'' اس نے سنجیدہ انداز میں کہا۔ ''یہ صحیح ہے کہ وہاں مٹھائیوں کی دوکان بہت اعلیٰ ہے لیکن زونکو کی جونک شاپ نہایت ہی خطرناک ہے اور ہاں...... چیختے بنگلے کی سیر مزیدار ہوتی ہے لیکن ہیری...... اس کے علاوہ تمہیں اور کسی چیز کے چھوٹنے کا افسوس نہیں کرنا چاہئے۔''

☆☆☆☆

ہیلوویئن ڈے کی صبح ہیری حسب معمول دوسرے طلباء کے ساتھ بیدار ہوا اور اس نے کافی بے زاری کے ساتھ ناشتہ کیا حالانکہ اس نے اپنے طور پر پوری کوشش کی تھی کہ دوسرے اس کے اندر کا اضطراب نہ جان سکیں۔

''ہم ہاگس میڈ سے تمہارے لئے ڈھیر ساری مٹھائیاں لائیں گے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ اُس کے دل میں ہیری کی مجبوری پر گہرا رنج چھایا ہوا تھا۔

''ہاں...... بالکل ڈھیر ساری......!'' رون نے جلدی سے ہرمائنی کی ہاں میں ہاں ملائی۔ وہ دونوں ہیری کی افسردگی دیکھ کر کروک شانکس کا دلخراش حادثہ بھول چکے تھے۔

''تم دونوں میرے لئے فکر مند مت ہو...... جشن میں ملاقات ہوگی...... اچھی طرح گھومنا!'' ہیری نے اپنی اُداسی کو چھپاتے ہوئے پھیکی مسکراہٹ سے کہا۔

وہ ان کے ساتھ بڑے ہال کے صدر دروازے تک گیا۔ وہاں چوکھٹ پر ہوگورٹس کا چوکیدار فلیچ کھڑا طلباء کی ایک لمبی قطار کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فہرست تھی جس میں سے وہ طلباء کے نام کی جانچ پڑتال کر کے انہیں باہر نکلنے دے رہا تھا۔ وہ ہر چہرے کو شک وشبہ سے ایسے دیکھتا کہ جیسے اس کے پاس اجازت نامہ نہیں ہوسکتا۔ جب اسے اس بات پر یقین ہو جاتا کہ یہی طالب علم باہر جائے گا تو ہی اسے آگے بڑھنے کی اجازت دیتا۔

''یہیں پر رُک رہے ہو پوٹر!'' ملفوائے چلا کر بولا۔ وہ کریب اور گوئل کے درمیان قطار میں کھڑا تھا۔ ''روح کھچڑوں کے بیچ میں سے نکل کر جانے میں بڑا ڈر لگ رہا ہے...... ہے نا!''

ہیری نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف پیش قدمی کی اور پھر وہ سنسان راہداریوں سے ہوتا ہوا گری فنڈر کے ہال کے سامنے پہنچ گیا۔

''شناخت......؟'' موٹی عورت نے اونگھ سے بیدار ہوئے پوچھا۔

''بڑی قسمت!'' ہیری نے غیر شعوری انداز میں کہا۔

تصویر کے سوراخ سے ہوتے ہوئے وہ ہال میں پہنچ گیا۔ وہاں پر پہلے اور دوسرے سال کے بچے آپس میں گپیں ہانک رہے تھے۔ ان کے علاوہ وہاں کچھ سینئر طلباء بھی موجود تھے جو اتنی بار ہاگس میڈ جا چکے تھے کہ اب اس تفریح سے ان کا دل بھر چکا تھا۔

''ہیری...... ہیری...... ہائے!''

دوسرے سال میں پڑھنے والے ایک طالب علم کولن کیوی نے اس کو دیکھتے ہی آواز لگائی۔ وہ ہیری کا بڑا پرستار تھا اور اس سے بات کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

''تم ہاگس میڈ نہیں گئے؟...... کیوں نہیں گئے؟'' کولن نے اپنے دوستوں کی طرف فخریہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ بیٹھ سکتے ہو۔''

''نہیں! تمہارا شکریہ کولن!'' ہیری نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بہت سارے طلباء اس کے ماتھے کے نشان کو دلچسپیوں کے ساتھ دیکھنے کا میلہ لگا لیں۔ ''مجھے لائبریری میں جانا ہے اور وہاں کچھ کام کرنا ہے۔''

اس کے بعد اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ واپس مڑے اور ایک بار پھر تصویر کے سوراخ سے باہر جائے۔

''جب دوبارہ نکلنا تھا تو اندر گئے ہی کیوں تھے؟ خواہ مخواہ میری نیند اچاٹ کر کے رکھ دی۔'' ہیری کے باہر نکلنے کے بعد پیچھے سے تصویر کی فربہ عورت نے چیخ کر شکوہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری لاشعوری طور پر اس راہداری میں گھوم گیا جو لائبریری کی طرف جاتی تھی۔ آدھے راستے میں جا کر وہ اچانک رُک گیا۔ اس نے اس وقت لائبریری میں جا کر پڑھنے کا ارادہ بدل دیا تھا۔ وہ واپس مڑا تو اس کے قدم ٹھٹک کر رُک گئے۔ اس کے مقابل مسٹر فلیچ کھڑے اپنی سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہے تھے جو ہاگس میڈ جانیوالی مسافروں کی آخری کی جماعت کو رخصت کر کے لوٹ رہا تھا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' فلیچ غراتے ہوئے بولا۔

''کچھ نہیں!'' ہیری نے مختصر جواب دیا۔

''کچھ نہیں......'' فلیچ نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ ''اچھا بہانہ ہے، اکیلے چوری چوری گھوم رہے ہو۔ تم اپنے باقی بدمعاش دوستوں کی طرح بدبودار چھرے، ڈکار چورن اور سنسناتے کیڑے خریدنے کیلئے ہاگس میڈ کیوں نہیں گئے؟''

ہیری نے اپنے شانے اچکائے۔

''ٹھیک ہے...... پھر اپنے ہال میں واپس جاؤ۔ جہاں تمہیں اس وقت ہونا چاہئے۔'' فلیچ نے غصیلی آواز میں کہا۔ جب تک ہیری اس کی نگاہوں کے سامنے سے اوجھل نہیں ہو گیا، وہ وہیں کھڑا غصے سے اسے گھورتا رہا۔

ہیری واپس ہال میں نہیں آیا تھا۔ وہ یہ سوچتے ہوئے ایک پتھریلی سیڑھی پر چڑھنے لگا کہ اسے الوگھر میں جا کر ہیڈوگ سے ملاقات کرنا چاہئے۔ جب وہ ایک اور راہداری کے قریب سے گزر رہا تھا تو اسے کمرے کے اندر سے کسی کی آواز سنائی دی۔

''ہیری......''

ہیری نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا کہ اسے پیچھے سے کس نے آواز لگائی تھی تو اسے پروفیسر لوپن کا چہرہ دکھائی دیا جو اپنے آفس کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

''تم کیا کر رہے ہو؟'' پروفیسر لوپن نے پوچھا۔ ان کا انداز فلیچ کے مقابلے میں بالکل مختلف تھا۔ ''رون اور ہرمائنی کہاں ہیں......؟''

''وہ ہاگس میڈ گئے ہیں سر!'' ہیری نے حسرت بھری آواز میں جواب دیا۔

''اچھا!'' پروفیسر لوپن نے ہیری کو ایک پل کیلئے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم اندر کیوں نہیں آ جاتے؟ میں نے تمہاری اگلی کلاس کیلئے حال ہی میں ایک 'اعجوبہ' منگوایا ہے۔''

''وہ کیا ہوتا ہے......؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

ہیری پروفیسر لوپن کے تعاقب میں ان کے آفس میں پہنچ گیا۔ آفس کے کونے میں پانی کا ایک بہت بڑا کیبن رکھا ہوا تھا۔ اس میں ایک سبز رنگ کا جاندار دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چھوٹے اور پونے سینگ تھے۔ اس کا چہرہ کانچ کے ٹکڑوں سے لتھڑا ہوا تھا اور اپنی لمبی، پتلی اور نوکیلی انگلیاں پانی میں لہرا رہا تھا۔

''آبی شیطان!'' پروفیسر لوپن نے اعجوبہ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں اس کے بارے میں زیادہ مشکل نہیں ہونا چاہئے۔ 'کاواکو' کے بعد تو اس کا ذکر کافی آسان ہے۔ اصلی فن تو اس کی مضبوط گرفت کو توڑنا ہے۔ یہ خاصا مشکل کام ہوتا ہے۔ تم نے اس کی لمبی اور پتلی انگلیاں دیکھیں؟ نہایت مضبوط لیکن بہت ہی بھر بھری......''

اعجوبہ نے ہیری کو اپنے سبز دانتوں کی جھلک دکھائی اور پھر وہ کونے کی تہہ میں موجود جھاڑی کے اندر جا کر کہیں گم ہو گیا۔

''ایک کپ چائے کا ہو جائے!'' پروفیسر لوپن نے چاروں طرف اپنی کیتلی ڈھونڈتے ہوئے پوچھا۔ ''میں ابھی چائے بنانے کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا......''

''ٹھیک ہے......؟'' ہیری نے عجیب سے انداز میں کہا۔

پروفیسر لوپن نے اپنی جادوئی چھڑی سے کیتلی کوضرب لگائی اور پھر اچانک اس میں سے دھواں نکلنے لگا۔

''بیٹھ جاؤ۔''لوپن نے ایک گردآلود ڈبے کا ڈھکن اُٹھاتے ہوئے کہا۔''میرے پاس صرف ٹی بیگز ہیں۔میرا خیال ہے کہ اب تک چائے کی پتیوں سے تمہارا من بھر گیا ہوگا۔''

ہیری نے ان کی طرف دیکھا۔ان کی آنکھیں چمکتی ہوئی دکھائی دیں۔

''آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟''ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

''پروفیسر میک گوناگل نے مجھے بتایا تھا۔''پروفیسر لوپن نے ہیری کو چائے کا ایک چٹخا ہوا کپ پکڑاتے ہوئے کہا۔''تم پریشان تو نہیں ہو...... ہے نا!''

''نہیں......''ہیری نے کہا۔

اس نے ایک لمحے کیلئے سوچا کہ وہ لوپن کو اس سیاہ دیوہیکل کتے کے بارے میں بتادے جو اس نے منگولیا کریسنٹ میں دیکھا تھا لیکن وہ رُک گیا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوپن اسے ڈرپوک سمجھیں۔خاص طور تب، جب انہوں نے اسی وجہ سے اسے چھلاوے سے مقابلہ نہیں کرنے دیا تھا

ہیری کے سوچوں کا بھنور جانے کب اس کے چہرے پر نمایاں ہوگیا؟

''کوئی بات تمہیں پریشان کررہی ہے ہیری!''پروفیسر لوپن نے بھانپتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں!''ہیری نے سفید جھوٹ بولا۔اس نے چائے کی چسکی لی اور پانی کے کیبن کی طرف دیکھا جہاں اب اخبوط اسے مکا بنا کر دکھا رہا تھا۔

''ہاں!''اس نے پروفیسر لوپن کے ڈیسک پر چائے کا کپ رکھتے ہوئے اچانک کہا۔''آپ کو وہ دن یاد ہوگا جب ہم چھلاوے سے لڑے تھے......''

''ہاں!''پروفیسر لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔

''آپ نے مجھے اس سے مقابلہ کیوں نہیں کرنے دیا تھا؟''ہیری کے دل کی بات ہونٹوں پر آ ہی گئی۔پروفیسر لوپن نے چونک کر اپنی بھنوئیں اُٹھائیں۔

''میرا خیال تھا کہ اس کی وجہ تم سمجھ چکے ہوگے ہیری!''ان کے لہجے میں تعجب چھپا ہوا تھا۔

ہیری کو یہ امید تھی کہ پروفیسر لوپن صاف انکار کردیں گے کہ انہوں نے ایسا کچھ کیا تھا اس لئے وہ حیرانگی میں ڈوب گیا۔

''کیوں؟''اس نے دوبارہ سوال دہرایا۔

''میں سوچا کہ اگر چھلاوہ تمہارے سامنے آیا تو وہ لارڈ والڈی مورٹ کا بہروپ دھارلے گا۔''پروفیسر لوپن آہستگی سے بولے۔

ہیری کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔ وہ انہیں گھورنے لگا۔ نہ صرف یہ ایک معقول جواب تھا بلکہ پروفیسر لوپن نے بے دھڑک لارڈ والڈی مورٹ کا نام لیا تھا۔ ہیری نے آج تک صرف ایک اور شخص کے منہ سے یہ نام سنا تھا (خود اسے چھوڑ کر) اور وہ شخصیت پروفیسر ڈمبل ڈور کی تھی۔

''ظاہر ہے...... میں غلط تھا۔'' پروفیسر لوپن نے ہیری کے چہرے سے اپنی نظریں بالکل نہیں ہٹائی تھیں۔ ''لیکن مجھے یہ اچھا نہیں محسوس ہوا کہ سٹاف روم میں والڈی مورٹ کا عکس ظاہر ہوتا۔ یہ یقینی بات تھی کہ اگر ایسا کچھ ہو جاتا تو پورے سکول میں دہشت پھیل جاتی۔''

''میں نے پہلے والڈی مورٹ کے ہی بارے میں سوچا تھا۔'' ہیری نے ایمانداری سے کہا۔ ''لیکن پھر مجھے...... مجھے روح کھچڑ کی یاد آ گئی......''

''اچھا!'' پروفیسر لوپن نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''میں یہ سن کر متاثر ہوا ہیری!'' ہیری کے چہرے پر تعجب کے آثار دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے بولے۔ ''اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہیں سب سے زیادہ ڈر...... ڈر ہی سے لگتا ہے۔ بہت ہی عقل مندی کی بات ہیری!''

ہیری کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کہے؟ اس لئے اس نے تھوڑی چائے مزید پی لی۔

''اچھا! تو تم یہ سوچ رہے تھے کہ میں چھلاوے کے مقابلے کیلئے تمہیں اس کا اہل نہیں سمجھتا تھا۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔

''جی ہاں!'' ہیری نے دوٹوک کہا۔ وہ اچانک اپنے اندر بہت خوشی محسوس کر رہا تھا۔ ''پروفیسر! آپ جانتے ہیں کہ روح کھچڑ......''

تبھی اس کی بات ادھوری رہ گئی۔ دروازے پر دستک سنائی دی۔ دونوں کی توجہ ہٹ گئی۔

''اندر آ جاؤ......'' پروفیسر لوپن نے دھیمے لہجے میں کہا۔

دروازہ کھلا اور پروفیسر سنیپ کا چہرہ دکھائی دیا۔ وہ اندر چلا آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا پیالہ تھا جس میں سے ہلکا ہلکا دھواں نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو دیکھتے ہی وہ ٹھٹک کر رُک گئے اور ان کی سیاہ آنکھیں سکڑ گئیں۔

''اوہ! سیورس!'' پروفیسر لوپن نے چہکتے ہوئے کہا۔ ''بہت بہت شکریہ! براہ کرم اسے اس ڈیسک پر رکھ دیں۔'' سنیپ نے دھواں اُڑاتے ہوئے پیالے کو نیچے رکھ دیا اور کبھی لوپن کو اور کبھی ہیری کو دیکھنے لگے۔

''میں ہیری کو اپنا اعجوبہ دکھا رہا تھا۔'' پروفیسر لوپن نے پانی کیبن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''بہت عمدہ!'' پروفیسر سنیپ نے اسے دیکھے بنا کہا۔ ''تمہیں یہ مرکب فوراً ہی پی لینا چاہئے لوپن!''

''ہاں ہاں...... میں پی لوں گا۔'' پروفیسر لوپن نے جلدی سے کہا۔

''میں نے پوری کڑاہی بھر کر بنایا ہے۔'' پروفیسر سنیپ مزید کہا۔ ''اگر تمہیں زیادہ کی ضرورت ہو تو......''

''مجھے کل شاید مزید مرکب کی ضرورت پڑے گی۔ بہت بہت شکریہ!''

''کوئی بات نہیں!'' سنیپ نے کہا لیکن ان کی آنکھوں میں ایسی چمک لہرائی تھی جو ہیری کو بالکل پسند نہیں آئی۔ اس کے بعد سنیپ مڑے اور کمرے سے باہر نکل گئے۔ جاتے ہوئے ان کے چہرے پر کسی قسم مسکراہٹ نہیں تھی البتہ وہ چوکس ضرور تھے۔

ہیری نے پیالے کی سمت دلچسپی سے دیکھا جس پر پروفیسر لوپن مسکرا دیئے۔

''پروفیسر سنیپ نے مہربانی کر کے میرے لئے ایک مرکب بنایا ہے۔'' انہوں نے کہا۔ ''میں اچھے مرکبات بنا نہیں پاتا ہوں اور یہ تو نہایت مشکل اور کڑی محنت کے بعد ہی بن پاتا ہے۔'' انہوں نے پیالہ اُٹھایا اور اسے ناک کے قریب لے جا کر سونگھا۔ ''بری بات تو یہ ہے کہ شکر سے اس کا سارا ذائقہ بگڑ جاتا ہے۔'' انہوں نے ایک گھونٹ پی کر کانپتے ہوئے کہا۔

''کیوں؟'' ہیری نے پوچھا۔

پروفیسر لوپن نے اس کی طرف گہری نظر سے دیکھا اور پھر اس کے سوال کا جواب دیا۔

''میری طبیعت کچھ عرصے سے خاصی خراب رہتی ہے۔'' وہ بولے۔ ''اس میں یہ مرکب ہی مدد کر سکتا ہے۔ میں بہت خوش قسمت ہوں جو پروفیسر سنیپ یہاں ہیں۔ بہت کم جادوگر یہ مرکب بنانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔''

پروفیسر لوپن نے ایک اور بڑا گھونٹ حلق میں اتارا۔ جانے کیوں ہیری کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ وہ آگے بڑھ کر پروفیسر لوپن کے ہاتھوں سے وہ پیالہ گرا دے۔

''پروفیسر سنیپ کی تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس میں گہری دلچسپی ہے۔'' اس نے کہا۔

''اچھا؟'' پروفیسر لوپن نے مرکب کا ایک اور گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔

''کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ......'' ہیری بولتے بولتے جھجک کر رُک گیا اور پھر وہ اگلے لمحے بنا سوچے سمجھے بولتا چلا گیا۔ ''کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ پروفیسر سنیپ تاریک جادو سے تحفظ کے موضوع کے استاد بننے کے خواہش مند ہیں اور وہ اس کیلئے کچھ بھی کر سکتے ہیں......''

پروفیسر لوپن نے پیالے کو خالی کر کے ایک طرف رکھا اور منہ بنایا۔

''بہت برا ہے......'' انہوں نے کہا۔ ''اچھا ہیری! بہتر ہوگا کہ اب میں کچھ کام کو نمٹا لوں۔ جشن کی تقریب میں تم سے دوبارہ ملاقات ہوگی۔''

''ٹھیک ہے پروفیسر!'' ہیری نے اپنا چائے کا خالی کپ نیچے رکھتے ہوئے کہا۔

خالی پیالے میں سے اب بھی دھواں نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

☆☆☆☆

''ان چیزوں کو دیکھو ہیری!'' رون بے قراری سے بولا۔ ''ہم جتنی اُٹھا کر لا سکتے تھے، اتنی لے آئے ہیں۔''

ہیری کی گود میں بہت سی رنگین مٹھائیوں کی برسات ہوگئی۔ شام ہو چکی تھی، رون اور ہرمائنی ابھی ابھی ہال میں پہنچے تھے۔ سرد ہوا

کے باعث ان کے چہرے گلابی ہو گئے تھے اور ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ زندگی کا بھرپور مزہ لے کر لوٹے ہیں۔

''شکریہ!'' ہیری نے چھوٹی کالی چٹ پٹی گولیوں کا ایک پیکٹ اُٹھاتے ہوئے کہا۔

''ہرمائنی کہاں ہے؟ تم لوگ کہاں کہاں گئے......؟''

وہ ہر جگہ گھوم پھر کر آئے تھے۔ دریویش اینڈ بنگش، جادوگری والے سامان کی دوکان۔ زونکو جوک شاپ، جہاں سے جادوئی فنون لطیفہ کا سامان ملتا تھا۔ تھری بروم سٹکس، جہاں گرم بٹر بیئر کے جھاگ والے پیالے ملتے تھے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی جگہوں پر۔

''پوسٹ آفس میں...... ہیری!'' رون نے جوشیلے انداز میں بتایا۔ ''قریباً دوسو الو شلف پر بیٹھے ہوئے تھے۔ الگ الگ رنگوں کے...... جو اس بات کا تعین کرتے تھے کہ آپ اپنا خط کتنی جلدی منزل تک پہنچانا چاہتے ہیں......''

''ہنی ڈیوکس میں ایک نئی طرح کی مٹھائی تھی۔ وہ لوگ اس کے مفت نمونے بانٹ رہے تھے۔''

''ہمیں لگتا ہے کہ ہم نے ایک عقیرت (دیو) دیکھا سچ مچ...... تھری بروم سٹکس میں طرح طرح کے لوگ آتے ہیں۔''

''کاش ہم تمہارے لئے تھوڑی بٹر بیئر لا پاتے۔ اسے پیتے ہی بدن میں حرارت سی پھیل جاتی ہے۔''

''تم نے کیا کیا ہیری؟'' ہرمائنی نے متفکر لہجے میں پوچھا۔ ''کیا تم نے پڑھائی کی؟''

''نہیں!'' ہیری نے کہا۔ ''پروفیسر لوپن نے مجھے آفس میں چائے پلائی اور پھر پروفیسر سنیپ اندر آئے......'' اس نے انہیں پیالے کے بارے میں بھی بتایا۔ رون کا منہ کھلا رہ گیا۔

''لوپن نے اسے پی لیا؟'' اس نے زور سے سانس لی۔ ''کیا وہ پاگل ہو گئے ہیں؟''

ہرمائنی نے اپنی گھڑی دیکھی۔

''بہتر ہو گا کہ ہم نیچے بڑے ہال میں چلیں۔ جشن کی تقریب پانچ منٹ میں شروع ہونے والی ہے۔'' وہ لوگ تصویر کے سوراخ میں سے جلدی سے نکلے اور بھیڑ میں شامل ہو گئے۔ وہ اب بھی سنیپ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

''لیکن اگر سنیپ......'' ہرمائنی نے تیز آواز میں کہا مگر اگلے ہی لمحے اسے نزاکت کا احساس ہو گیا۔ اس نے گھبرا کر اپنے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ ''اگر سنیپ لوپن کو...... زہر دینے کی کوشش کر رہا تھا تو وہ ہیری کے سامنے ایسا نہیں کرے گا......''

''ہاں شاید......'' ہیری نے دھیمے سے کہا۔ وہ بڑے ہال کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اس میں سجاوٹ کیلئے سینکڑوں موم بتیوں سے بھرے کدو تھے۔ پھڑ پھڑاتی ہوئی زندہ چمگادڑوں کے سیاہ بادل لہرا رہے تھے۔ شعلے بکھیرتی ہوئی نارنجی روشنی کی کرنیں تھیں جو پانی کے سانپوں کی طرح طوفانی چھت پر تیر رہی تھیں۔

کھانا بے حد لذیذ تھا۔ ہرمائنی اور رون کو بھی یہ بے حد ذائقے دار لگا حالانکہ انہوں نے ہنی ڈیوکس کی مٹھائیاں پیٹ بھر کو کھائی تھیں۔ انہوں نے کھانے کی ہر چیز دو دو بار لی تھی۔ ہیری سٹاف ٹیبل کی طرف دیکھتا رہا۔ پروفیسر لوپن کافی خوش دکھائی دے رہے

تھے اور کافی اچھی حالت میں تھے۔ وہ منتقلی ارتکاز کی کلاس کے بونے استاد فلنٹ وک کے ساتھ نہایت گرم جوشی سے گفتگو کر رہے تھے۔ ہیری کی نگاہ سرکتے سرکتے ٹیبل پر آگے بڑھ گئی جہاں پروفیسر سنیپ بیٹھے ہوئے تھے۔ کیا یہ اس کا وہم تھا یا پھر واقعی سنیپ کی نگاہیں بار بار پروفیسر لوپن کی طرف اُٹھ رہی تھیں۔

جشن کے اختتام پر ہوگورٹس کے بھوتوں نے ایک ساتھ مل کر دلچسپ تفریحی پروگرام پیش کیا۔ وہ دیواروں اور میزوں سے باہر نکلتے اور پھر ایک ساتھ ہوا میں پرواز کرتے ہوئے قلابازیاں کھاتے۔ اس کے علاوہ گری فنڈر کے بھوت لگ بھگ سر کٹے سر نک نے اپنا سر کٹنے کے حادثے کو بہت عمدگی کے ساتھ سب کے سامنے دوہرایا۔ یہ شام اتنی زبردست اور تفریحی تھی کہ ملفوائے بھی ہیری کے اچھے جذبات پر حملہ آور ہونے میں ناکام رہا۔ ہال سے باہر نکلتے وقت ملفوائے نے چلا کر آواز کسی تھی۔ ''روح کھچڑوں نے تمہیں پیار بھیجا ہے پوٹر!''

ہیری، رون اور ہرمائنی گری فنڈر کے باقی طلباء کے پیچھے پیچھے اپنے ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جب وہ سیڑھیوں اور راہداریوں کو عبور کر کے فربہ عورت کی تصویر کے سامنے پہنچے تو وہاں انہیں بھیڑ لگی ہوئی دکھائی دی۔

''کوئی اندر کیوں نہیں جا رہا ہے؟'' رون نے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا۔ ہیری نے اپنے سامنے کھڑے طلباء کے سروں کے اوپر سے دیکھا۔ تصویر بند دکھائی دے رہی تھی۔

''پیچھے ہٹو...... مجھے جانے دو۔'' پرسی ویزلی کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بھیڑ کو چیرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ ''سب لوگ رُک کیوں گئے؟ ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا ہے کہ سب لوگ شناخت بھول گئے ہوں...... معاف کرنا...... ذرا جگہ دو۔ میں ہیڈ بوائے ہوں۔''

بھیڑ پر گہرا سکوت چھا گیا۔ راہداری میں ایک سرد لہر دوڑ گئی۔ انہیں اچانک پرسی کی تیز آواز سنائی دی۔ ''کوئی جا کر پروفیسر ڈمبل ڈور کو بلا کر لائے...... جلدی......''

طلباء نے پریشانی کے عالم میں اپنے سر گھمائے۔ پیچھے کھڑے طلباء اپنے پیروں پنجوں پر اُٹھ اُٹھ کر سامنے دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''کیا ہو رہا ہے؟'' جینی نے حیرت سے پوچھا جو ابھی وہاں پہنچی تھی۔

اگلے ہی لمحے پروفیسر ڈمبل ڈور وہاں آ گئے۔ وہ تیز تیز ڈگ بھرتے ہوئے تصویر کے پاس جا رہے تھے۔ گری فنڈر کے طلباء نے ان کیلئے جگہ بنائی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی بھی ان کے پیچھے پیچھے بڑھتے چلے گئے۔ وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ آخر ماجرا کیا ہے؟

''اوہ......'' ہرمائنی کے گلے سے گھٹی ہوئی چیخ نکلی۔ اس نے ہیری کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

موٹی عورت اپنی تصویر میں سے غائب ہو چکی تھی۔ کسی نے تصویر کو اتنی بری طرح سے ادھیڑ ڈالا تھا کہ اس کی کینوس کے چیتھڑے

فرش پر بکھرے دکھائی دے رہے تھے۔ کئی جگہ سے تو اس کے بڑے بڑے ٹکڑے بری طرح اکھڑ کر لٹک رہے تھے۔

ڈمبل ڈور نے کٹی پھٹی تصویر پر ایک نظر ڈالی اور پھر نہایت متفکر نگاہوں سے پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر لوپن اور پروفیسر سنیپ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔

''ہمیں اسے تلاش کرنا ہوگا۔ پروفیسر میک گوناگل! آپ فوراً مسٹر فلیچ سے کہیں کہ وہ سکول کی ہر تصویر میں فربہ عورت کو تلاش کریں۔'' پروفیسر ڈمبل ڈور بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔

''اگر وہ مل گئی تو آپ بڑے خوش قسمت ہوں گے۔'' ایک کلکاری بھری آواز گونجی۔

یہ آواز پیوس نامی بھوت کی تھی جو بھیڑ کے اوپر ہوا میں پرواز کر رہا تھا۔ وہ بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا۔ اسے دوسروں کو پریشان اور ڈرا ہوا دیکھ کر سکون ملتا تھا۔

''تمہارا کیا مطلب ہے پیوس!'' ڈمبل ڈور نے کرخت لہجے میں پوچھا تو پیوس کی مسکراہٹ کسی قدر پھیکی پڑ گئی۔ وہ ڈمبل ڈور سے بدمعاشی کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے بجائے اس نے اپنی چکنی چپڑی آواز کا استعمال کیا جو اس کی کلکاری سے زیادہ اچھی نہیں تھی۔

''اسے شرم آ رہی ہے سر! وہ نہیں چاہتی کہ کوئی اسے اس حال میں دیکھے۔ اس کی حالت بہت خراب ہے۔ میں نے اسے چوتھی منزل کی تصویر میں درختوں کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ بہت بری طرح سے رو رہی ہے۔'' اس کی آواز میں سرشاری تھی جیسے وہ اس کی حالت دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا ہو۔ ''بے چاری......'' کسی کو بھی اس بات پر رتی بھر بھی یقین نہیں آیا تھا کہ پیوس کو واقعی اس کی حالت پر ترس آیا ہوگا۔

''کیا اس نے بتایا کہ یہ کام کس نے کیا؟'' ڈمبل ڈور نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''اوہ ہاں سر!'' پیوس اس طرح بولا جیسے اس کے ہاتھ میں ایک بڑی ہتھ گولی ہے۔ ''جب فربہ عورت نے اسے اندر نہیں جانے دیا تو وہ بہت غصے میں دیوانہ ہو گیا۔'' پیوس نے قلابازی کھائی اور اپنے پیروں کے بیچ میں سر نکال کر اس نے مسکراتے ہوئے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا اور بولا۔

''وہ بہت غصے والا ہے سر...... وہ سیریس بلیک ہے......!''

☆☆☆☆

نواں باب

بدترین شکست

پروفیسر ڈمبل ڈور نے گری فنڈر کے تمام بچوں کو بڑے ہال میں بھیج دیا۔ دس منٹ بعد وہاں پر سلے درن، ریون کلا اور ہفل پف کے طلباء بھی پہنچ گئے۔ طلباء کے چہروں پر حیرت اور تجسس پھیلا ہوا تھا۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ آخر ہوا کیا ہے؟

جب پروفیسر میک گوناگل اور فلنٹ وک نے ہال کے تمام دروازے بند کر دیئے تو ڈمبل ڈور ان سے بولے۔ ''آپ کے سب اساتذہ اور میں سکول کی عمارت کی اچھی طرح چھان بین کرنے کیلئے جا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ زیادہ محفوظ یہی رہے گا کہ آپ آج کی رات یہیں پر گزاریں۔ تمام مانیٹرز ہال کے داخلی راستوں پر پہرہ دیں گے۔ ہیڈ بوائے اور ہیڈ گرلز ہال میں موجود تمام طلباء کو سنبھالیں گے۔ کسی بھی قسم کی پریشانی محسوس ہو تو فوراً مجھے اطلاع دی جائے۔'' انہوں نے پرسی ویزلی سے کہا جو نہایت فخر سے سینہ پھلائے پوری طرح مستعد دکھائی دے رہا تھا۔ ''کسی بھی بھوت کے ذریعے تم مجھ تک خبر پہنچا سکتے ہو۔''

پروفیسر ڈمبل ڈور ہال سے باہر جانے سے پہلے ٹھہرے اور بولے۔

''اوہ ہاں......! تمہیں ان کی بھی ضرورت ہوگی۔''

انہوں نے اپنی جادوئی چھڑی ایک بار ہوا میں گھمائی جس سے لمبی میزیں اُڑ کر ہال کے کونوں میں پہنچ گئیں اور دیواروں کے ساتھ ٹک گئیں۔ انہوں نے دوسری بار چھڑی گھمائی جس سے فرش پر سینکڑوں ارغوانی رنگ گدے دار سفری بستر ظاہر ہو گئے۔

''اب اچھی نیند کا مزہ لیجئے!'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے اپنے عقب میں دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ ہال میں ان کے جاتے ہی کھسر پھسر کی سرگوشیاں بلند ہو گئیں۔

گری فنڈر کے طلباء دوسرے فریقوں کے بچوں کو بتانے لگے کہ ابھی ابھی کچھ دیر پہلے کیا سانحہ رونما ہوا تھا؟

''سب لوگ اپنے اپنے بستروں میں چلے جائیں۔'' پرسی ویزلی کی بلند آواز ہال میں گونجی۔ ''اب چلو!...... باتیں بند کرو...... ہال کی بتیاں دس منٹ میں بجھا دی جائیں گی۔''

''چلو!'' رون نے ہیری اور ہرمائنی سے کہا۔ انہوں نے تین سفری بستر اُٹھائے اور قریباً گھسیٹتے ہوئے ایک کونے میں لے گئے۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ بلیک ابھی تک سکول کی عمارت میں موجود ہوگا؟'' ہرمائنی نے تناؤ بھری آواز میں پوچھا۔

''ظاہر ہے، ڈمبل ڈور کو اندازہ ہے کہ ایسا ہوسکتا ہے!'' رون نے جلدی سے کہا۔

''بہت اچھا اتفاق ہے کہ اس نے آج کی رات ہی منتخب کی۔'' ہرمائنی نے کہا جب وہ اپنے سفری بستر میں پورے کپڑے پہنے لیٹ چکی تھی۔ وہ اپنی کہنیوں کے بل پر گردن اُٹھائے باتیں کر رہی تھی۔ ''اس وقت مینار والے ہال میں ایک بھی بچہ موجود نہیں تھا......''

''جہاں تک میرا اندازہ ہے...... وہ یقیناً کسی نامعلوم جگہ پر چھپا ہوا تھا، جب وہ باہر نکلا تو یقیناً اسے وقت کا صحیح اندازہ نہیں ہوا ہوگا۔ اسے اس بات کا بھی احساس نہیں ہوا ہوگا کہ آج تمام طلباء اپنے اپنے فریقی کمروں کے بجائے بڑے ہال میں اکٹھے تھے...... ورنہ وہ مینار والے ہال کے بجائے سیدھا بڑے ہال میں پہنچتا......''

اس کی بات سن کر ہرمائنی بری طرح سے کانپ اُٹھی......

ان کے چاروں طرف لیٹے ہوئے طلباء ایک دوسرے سے یہ سوال پوچھ رہے تھے۔

''وہ اندر کیسے گھسا ہوگا......؟''

''شاید وہ جانتا ہے کہ جادوئی طور پر ظاہر کیا ہوا جاتا ہے۔'' کچھ فٹ پر دور لیٹے ہفل پف کے ایک طالب علم نے رائے پیش کی۔

''شاید اس نے بھیس بدل کر یہ کام سرانجام دیا ہو......؟'' ریون کلا کے ایک پانچویں سال کے طالب علم نے اپنا اندازہ پیش کیا۔

''وہ ہوا میں پرواز کر کے بھی تو اندر آسکتا ہے۔'' ڈین تھامس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ سچ ہے کہ......ہوگورٹس: ایک تاریخی خاکہ، نامی کتاب صرف میں نے ہی پڑھی ہے؟'' ہرمائنی نے رون اور ہیری سے پوچھا۔

''شاید......لیکن کیوں؟'' رون نے اس بے مقصد بات پر بھنویں چڑھائیں۔

''کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ ہوگورٹس کی قلعہ نما عمارت کی حفاظت صرف دیواریں ہی نہیں کرتیں۔'' ہرمائنی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''اس پر کئی طرح کے جادوئی کلمات کے حصار قائم ہیں تاکہ چوری چھپے اندر داخل ہونے والے لوگوں کو روک سکیں اور ان کی فوراً نشاندہی بھی کرسکیں۔ یہاں پر کوئی بھی اچانک طور پر نمودار نہیں ہوسکتا۔ اور جہاں تک بھیس بدلنے کی بات رہی تو روح کھچڑوں کو الّو نہیں بنایا جاسکتا۔ سبھی جانتے ہیں کہ وہ یہاں کے تمام داخلی راستوں پر کڑا پہرہ دے رہے ہیں۔ اگر وہ اُڑ کر آیا ہوتا تو بھی وہ روح کھچڑوں کی نگاہوں سے بچ نہیں سکتا تھا۔ اس کے علاوہ مسٹر فلیچ کو تمام خفیہ راستوں کی مکمل واقفیت ہے۔ اس لئے یقیناً وہ وہاں بھی پہرہ دے رہے ہوں گے۔''

''ہوشیار! بتیاں اب گل کی جا رہی ہیں۔'' پرسی ویزلی چلا کر بولا۔ ''سب لوگ اپنے اپنے سفری بستروں میں گھس جائیں۔ بات چیت اب بالکل بند......''

اسی وقت تمام موم بتیاں یکلخت بجھ گئیں صرف چاندی کی طرح چمکتے سفید بھوتوں کی روشنی ہال میں دکھائی دے رہی تھی۔ وہ

مانیٹرز سے سنجیدگی سے گفتگو کرتے ہوئے ہال میں چاروں طرف ہوا میں تیر رہے تھے۔اس کے علاوہ جادوئی چھت سے بھی روشنی آ رہی تھی جو باہر کے آسمان کی طرح تھی اوراس میں ستارے چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔چھت کو دیکھ کراور ہال میں ہونے والی کانا پھوسی سے ہیری کو ایسے لگا جیسے وہ ہلکی ہوا میں کھلے آسمان کے تلے سو رہا ہو۔

ہر گھنٹے بعد ایک استاد ہال میں داخل ہوتا اور یہ جانچ کرتا کہ وہاں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔رات کو تین بجے کے قریب جب زیادہ تر طلباء نیند کے وادیوں میں گم ہو چکے تھے تو پروفیسر ڈمبل ڈور وہاں پر آئے۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ پرسی کو تلاش کر رہے ہیں جو سفری بستروں کے درمیان ٹہل رہا تھا۔ جب ڈمبل ڈور کے قدموں کی آواز قریب آئی تو پرسی سونے کی اداکاری کرتے ہوئے ہیری، رون اور ہر مائنی سے کچھ ہی قدم دور موجود تھا۔

''اس کا کوئی سراغ ملا پروفیسر!'' پرسی نے دھیمے لہجے میں دریافت کیا۔

''نہیں!...... یہاں تو سب کچھ ٹھیک ہے نا۔''

''ہر چیز کڑی نگرانی میں ہے سر!''

''اچھا! ابھی ان سب کو یہاں سے ہٹانے کا کوئی فائدہ نہیں، انہیں سونے دیا جائے۔ میں نے گری فنڈر کے داخلی دروازے کیلئے ایک ہوشیار پہرے دار کا انتظام کرلیا۔تم ان لوگوں کو کل صبح وہاں جا سکتے ہو۔''

''اور سر......فربہ عورت؟''

''وہ دوسری منزل پر آ گرلشائر کے نقشے میں چھپی ہوئی ہے۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ اس نے بغیر شناخت کے بلیک کو ہاؤس میں گھسنے نہیں دیا اسی لئے بلیک نے اس پر حملہ کیا۔ وہ ابھی تک بے حد خوفزدہ ہے لیکن جب اسے اطمینان ہو جائے گا تو میں فلیچ سے کہہ کر اسے واپس آنے کیلئے تیار کروالوں گا۔''

ہیری نے سنا کہ ہال کا دروازہ ایک بار پھر چرر کی آواز کے ساتھ سے کھلا اور کسی کے چلنے کی قدموں کی چاپ سنائی دی۔

''ہیڈ ماسٹر!'' یہ سنیپ کی آواز تھی۔ ہیری چپ چاپ پڑا سنتا رہا۔''تیسری منزل کی مکمل تلاشی لے لی گئی ہے۔ وہ وہاں نہیں ہے اور فلیچ نے تہہ خانوں کے سبھی راستوں کی بھی تلاشی لے لی اس کا کہیں نام ونشان نہیں مل پایا۔''

''فلکیات والا مینار...... پروفیسر ٹرالیونی کا کمرہ......الوؤں کا باڑہ؟''

''سب مقامات کی نہایت احتیاط سے تلاشی لی جا چکی ہے ہیڈ ماسٹر!''

''بہت عمدہ سیورس! مجھے درحقیقت اس کے یہاں ہونے کی امید بھی نہیں تھی۔ وہ اتنا گھامڑ نہیں کہ وہ یہاں رُکتا......!''

''آپ کے خیال سے وہ کس طریقے سے اندر آ گیا ہوگا پروفیسر؟'' سنیپ نے پوچھا۔

ہیری نے اپنے ہاتھ کی مدد سے اپنے سر کو تھوڑا سا اُٹھایا تا کہ وہ دوسرے کان سے بھی سن سکے۔

''بہت سے طریقے ہوسکتے ہیں سیورس! لیکن ہر طریقہ ناممکن لگتا ہے۔''

ہیری نے اپنی آنکھوں کو ذرا سا کھول کر ان کی طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور کی پشت اس کی طرف تھی لیکن اسے پرسی کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا جو پورے دھیان سے دیکھ رہا تھا۔ سنیپ کا چہرہ بھی کافی غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔

''پڑھائی کے نئے سال کے آغاز میں جن اہم معاملات پر ہماری باہمی گفتگو ہوئی تھی وہ تو آپ کو یاد ہی ہوگی...... ہیڈ ماسٹر!'' سنیپ نے اپنے ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔ وہ کوشش کررہے تھے کہ پرسی ان کی گفتگو نہ ہی سن پائے تو اچھا ہے۔

''مجھے یاد ہے سیورس!'' ڈمبل ڈور نے کہا اوران کی آواز میں متنبہ کرنے کی جھلک تھی۔

''یہ ہر طرح سے ناممکن لگتا ہے کہ بلیک اندرونی معاونت کے بغیر سکول میں گھس سکے...... جب آپ نے......ان کے تقرر کا فیصلہ کیا تھا تو میں نے اپنے خدشات کا اظہار کیا تھا......''

''مجھے اس پر مکمل بھروسہ ہے کہ اس سکول میں بسنے والے کسی بھی فرد نے بلیک کے اندر گھسنے کے معاملے میں کوئی معاونت نہیں کی ہوگی۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا۔ اس کے لہجے سے عیاں ہورہا تھا کہ وہ اس موضوع پر مزید گفتگو جاری نہیں رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے سنیپ خاموش ہوگیا۔ اس کے بعد ڈمبل ڈور بولے۔ ''اب مجھے روح کھچڑوں کے پاس جانا ہوگا۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ جب ہماری تلاشی مکمل ہوجائے گی تو انہیں خبر کردوں گا۔''

''کیا وہ تلاشی میں مدد نہیں کرنا چاہتے تھے سر؟'' پرسی اچانک بولا۔

''بالکل کرنا چاہتے تھے......'' ڈمبل ڈور نے ٹھنڈے پن سے جواب دیا۔ ''لیکن جب تک میں یہاں کا ہیڈ ماسٹر ہوں تب تک ایک بھی روح کھچڑ اس عمارت کی چوکھٹ کے پار نہیں آئے گا۔''

پرسی کسی قدر شرما گیا۔ ڈمبل ڈور کے قدموں میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ نہایت اطمینان سے تیز تیز ڈگ بھرتے ہوئے ہال سے باہر نکل گئے۔ سنیپ کچھ پل تک وہیں ساکت کھڑے رہے اور گہری فکرمندی سے ڈمبل ڈور کو جاتا ہوا دیکھتے رہے۔ پھر وہ بھی ہال سے نکل گئے۔

ہیری نے کنکھیوں سے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا، ان دونوں کی بھی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان کی آنکھوں میں ہال کی چھت کے چمکتے ہوئے ستاروں کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔

''ان باتوں کا کیا مطلب تھا؟'' رون نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

☆☆☆☆

سکول میں اگلے کچھ دنوں تک سیریس بلیک کے علاوہ کسی دوسرے موضوع پر باتیں نہیں ہوئیں۔ وہ سکول کی قلعہ نما عمارت میں کیسے گھسا؟ اس بارے میں کئی طرح کے مفروضوں کے گھوڑے دوڑائے گئے۔ افواہوں کا بازار بھی گرم رہا۔ ہفل پف فریق کی ہانا

ایبٹ' جڑی بوٹیوں کی اگلی کلاس میں زیادہ تر ساتھی طلباء کو یہ باور کرانے کی کوششوں میں مصروف رہی کہ بلیک پھول والی جھاڑی میں خود کو بدل سکتا ہے۔

فربہ عورت کی کٹی پھٹی تصویر کو دیوار سے ہٹا دیا گیا اور اس کی جگہ پر سرکیڈوگن اور اس کے موٹے، بھورے اور بھدے ٹٹو کی تصویر آویزاں کر دی گئی تھی۔ اس سے کوئی بھی خوش نہیں تھا۔ سرکیڈوگن اپنا آدھا وقت لوگوں کو میدان جنگ کے نام نہاد بہادری کے قصے سنانے میں اُڑا دیتے تھے اور باقی وقت میں عجیب و غریب اور دشوار کن قسم کی شناخت کے الفاظ تلاش کرنے میں گزار دیتے تھے۔ وہ اپنی کارکردگی کی داد وصول کرنے کیلئے دن میں کم از کم دو بار تو اندر جانے کی شناخت تبدیل کرتے تھے۔

''وہ بالکل گھامڑ اور پاگل ہیں......'' سیمس فنی گن غصے کے عالم میں پرسی پر برس پڑا۔ ''کیا ان کی جگہ ہمیں کوئی دوسرا پہرے دار نہیں مل سکتا......؟''

''دوسری کوئی بھی تصویر پہرے داری کے فرائض انجام دینے کیلئے تیار نہیں ہے۔ فربہ عورت کا جو حشر ہوا ہے، اسے دیکھ کر تمام تصاویر کے لوگ بے حد ڈرے ہوئے ہیں۔ سرکیڈوگن ہی وہ اکلوتے شخص ہیں جنہوں نے اس کام کو قبول کرنے کی ہامی بھر لی ورنہ ان کے علاوہ اس ذمہ داری کو قبول کرنے کوئی بھی رضامند نہیں تھا۔''

بہرحال ہیری کو سرکیڈوگن کے علاوہ بھی بہت سی پریشانیوں نے گھیر رکھا تھا۔ اس پر اب بہت کڑی نظر رکھی جا رہی تھی۔ اساتذہ راہداریوں میں اس کے گرد منڈلانے کے بہانے ڈھونڈتے دکھائی دیتے۔ پرسی ویزلی (ہیری کو شک تھا کہ وہ اپنی ماں کی ہدایات کو بجا لانے کا فرض ادا کر رہا تھا) ہر جگہ وفادار کتے کی مانند اس کے پیچھے پیچھے جاتا تھا۔ سب سے بڑی تو یہ تھی کہ ایک دن پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کو اپنے آفس میں بلوایا۔ ان کے چہرے پر اتنی گہری تشویش چھائی ہوئی تھی کہ ہیری نے ایک پل کیلئے سوچا شاید کوئی مر گیا ہو۔

''اب تم سے یہ خبر چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے پوٹر!'' انہوں نے نہایت گھمبیر لہجے میں کہا۔ ''میں جانتی ہوں کہ تمہیں یہ سن کر گہرا صدمہ پہنچے گا لیکن......سیریس بلیک......''

''میں جانتا ہوں کہ وہ میرے پیچھے پڑا ہوا ہے پروفیسر!'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ''میں نے رون کے ڈیڈی کو اس کی ممی کو یہ بتاتے ہوئے سنا تھا۔ مسٹر ویزلی جادوئی سرکاری محکمے کے ذمہ دار شخص ہیں۔''

یہ سن کر پروفیسر میک گوناگل بے حد حیران رہ گئیں۔ انہوں نے ہیری کو کچھ دیر تک گھورا اور پھر بولیں۔ ''اچھی بات ہے! تو پھر پوٹر......تم یہ بات سمجھ جاؤ گے کہ شام کو کیوڈچ کی مشقیں کرنا تمہاری حفاظت کے لحاظ سے قطعی مناسب نہیں ہے۔ کیوڈچ کے میدان میں تمہارے ساتھ صرف تمہاری ٹیم کے کھلاڑی ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں تم بہت زیادہ غیر محفوظ رہو گے......''

''ہفتے کے دن ہمارا پہلا میچ ہے پروفیسر!'' ہیری نے غصے سے کہا۔ ''مجھے اس کیلئے مشقیں تو جاری رکھنا ہوں گی۔''

پروفیسر میک گوناگل نے اسے غور سے دیکھا۔ ہیری جانتا تھا کہ گری فنڈر ٹیم کی جیت میں انہیں بے حد دلچسپی تھی۔ آخر کار انہوں نے ہی تو ہیری کو متلاشی بننے کا مشورہ دیا تھا۔ وہ اپنا سانس روکے کسی بھی فیصلے کا منتظر دکھائی دے رہا تھا۔

''ہونہہ!'' پروفیسر میک گوناگل اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں اور کھڑکی کے قریب پہنچ کر کیوڈچ کے میدان کو دیکھنے لگیں جو برسات کی بوندوں میں دھندلا دکھائی دے رہا تھا۔

''ٹھیک ہے! میں چاہتی ہوں اس بار یہ کپ ہم ہی جیتیں......لیکن پھر بھی پوٹر...... مجھے زیادہ خوشی ہوگی اگر وہاں پر کوئی استاد بھی تمہارے ساتھ رہے۔ میں میڈم ہوچ سے کہوں گی کہ مشقوں کے دوران وہ تمہاری نگرانی کریں۔''

☆☆☆☆

جیسے جیسے کیوڈچ کا پہلا میچ قریب آ رہا تھا، توں توں موسم لگاتار خراب ہوتا جا رہا تھا۔ بہرکیف موسم کی خرابی کا گری فنڈر کی ٹیم پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ٹیم میڈم ہوچ کی نگرانی میں پہلے سے زیادہ عمدگی سے مشقیں کر رہی تھی۔ جمعے کو میچ سے ایک دن قبل، ان کی آخری مشق میں ایلورؤ ڈ نے اپنی ٹیم کو ایک بری خبر سنائی۔

''اب ہمارا میچ سلے درن کی ٹیم سے نہیں ہوگا۔'' اس نے بے حد غصیلی آواز میں انہیں بتایا۔ ''فلنٹ ابھی ابھی مجھ سے ملنے کیلئے آئے تھے۔ اب ہمارا میچ ہفل پف کی ٹیم سے ہوگا۔''

''آخر کیوں......؟'' سبھی کھلاڑی ایک ساتھ حیرت سے پوچھا۔

''فلنٹ کے پاس یہ بہانہ ہے کہ ان کے متلاشی کا ہاتھ ابھی تک صحیح نہیں ہو پایا۔ وہ اس چوٹ کے ساتھ کھیل نہیں سکتا۔'' وڈ نے غصے سے اپنے دانت کٹکٹاتے ہوئے کہا۔ ''مگر یہ صاف واضح ہے کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ وہ ایسے خراب موسم میں کھیلنا نہیں چاہتے ہیں۔ انہیں شک ہے کہ اتنے خراب موسم میں ان کا جیتنا بہت مشکل ہے......''

پورا دن تیز ہواؤں کے جھکڑ چلتے رہے اور پھر موسلا دار بارش نے رہی سہی کسر بھی نکال دی۔ موسم کسی بھی طرح میچ کیلئے موزوں نہیں تھا۔ بادلوں کی کان پھاڑ گرج اور آسمانی بجلی کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

''ملفوائے کے ہاتھ میں کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔'' ہیری نے طیش کے عالم میں کہا۔ ''وہ جان بوجھ کر اداکاری کر رہا ہے۔''

''میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں مگر اسے ثابت نہیں کر سکتا۔'' وڈ نے کڑھتے ہوئے کہا۔ ''اور ہم یہ سوچ کر مشقیں کر رہے تھے کہ ہمیں سلے درن کے خلاف کھیلنا ہے لیکن اب ہمیں ہفل پف کے خلاف کھیلنا پڑے گا جن کے کھیلنے کا ڈھنگ بالکل الگ تھلگ ہے۔ ان کی ٹیم میں ایک نیا کپتان اور نیا متلاشی ہے......سیڈرک ڈیگوری......''

اینجلینا، ایلسیا اور کیٹی اچانک کھی کھی کرنے لگے۔

''کیا ہے؟'' وڈ نے ان کی کھلکھلاہٹ پر بھڑکتے ہوئے تناؤ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''وہی ہے نا!......لمبا، پرکشش اور وجیہہ نوجوان......؟'' اینجلینا نے کہا۔

''جو مضبوط اور چوڑے شانوں والا انتہائی کم گو ہے۔'' کیٹی نے دلچسپی سے کہا اور ایک بار پھر وہ سب کھی کھی کرنے لگے۔

''وہ صرف اس لئے خاموش رہتا ہے کہ اس میں اتنی عقل ہی نہیں کہ وہ کچھ بول سکے۔'' فریڈ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔''جہاں تک میرا خیال ہے تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہو اولیور! ہم ہفل پف کی ٹیم کو بڑی آسانی سے ہرا دیں گے۔ تمہیں یاد ہے کہ آخری بار جب ان سے ہمارا میچ ہوا تھا تو ہیری نے پانچ منٹ میں سنہری گیند پکڑ لی تھی۔ یاد ہے نا!''

''ہم بالکل الگ انداز میں کھیل کی مشقیں کرتے رہے ہیں۔'' وڈ نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں باہر نکلتی دکھائی دے رہی تھیں۔''ڈیگوری نے اپنی ٹیم کو بہت مضبوط بنا لیا ہے۔ وہ بہت عمدہ متلاشی ہے۔ مجھے پہلے سے ہی یہ خدشہ تھا کہ تم اسے بہت آسان پیرائے میں لو گے۔ ہمیں یوں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ ہمیں جیتنے پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ سلے درن کے لوگ میدان کے باہر بیٹھ کر ہمیں ہارتا ہوا دیکھنے کی خواہشمند ہے۔ ہمیں ہر حال میں یہ میچ جیتنا ہوگا......''

''اولیور! خود کو سنبھالو۔'' فریڈ نے تھوڑی فکرمندی سے کہا۔''ہم ہفل پف کے میچ کو نہایت ذمہ داری سے لیں گے......بغیر کسی غلطی کے......''

☆☆☆☆

میچ سے ایک دن پہلے ہواؤں کی سنسناہٹ میں اضافہ ہو گیا تھا اور بارش کی شدت میں بھی پہلے سے اضافہ ہو چکا تھا۔ راہداریوں اور کلاس رومز میں اتنا اندھیرا پھیل گیا تھا کہ خصوصی طور پر دن میں بھی مشعلیں اور لالٹینیں روشن کرنا پڑی تھیں۔ سلے درن کی ٹیم میچ کے منسوخ ہونے پر بے حد خوش دکھائی دے رہی تھی۔ سب سے زیادہ مسرت تو ملفوائے کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی۔

''آہ! اگر میرا ہاتھ تھوڑا ٹھیک ہوتا تو میں......'' اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اپنی بے بسی کی اداکاری کی۔ عین اس وقت ہواؤں کے جھکڑوں سے کلاس روم کی کھڑکیاں دھڑ دھڑانے لگی تھیں۔

اگلے دن کے میچ کے علاوہ ہیری کے دل و دماغ پر دوسری کوئی چیز حاوی نہیں تھی۔ اولیور وڈ اسے ہر کلاس ختم ہونے کے بعد آ کر ملتا اور مختلف ٹوٹکے دیتا رہا۔ تیسری مرتبہ جب ایسا ہوا تو وڈ بہت دیر تک میچ جیتنے کے پینترے سمجھاتا رہا۔ اچانک ہیری کو یہ احساس ہوا کہ تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس شروع ہوئے دس منٹ گزر چکے تھے۔ وہ تیزی سے کلاس روم کی طرف بھاگنے لگا۔ اس کے باوجود وڈ پیچھے سے چلا کر اسے ہدایات دے رہا تھا۔''ڈیگوری بہت پھرتیلا ہے، وہ سرعت سے گھومتا ہے ہیری! اس لئے تمہیں اسے چکمہ دینے میں کڑی محنت کی ضرورت ہوگی۔''

تاریک جادو سے تحفظ کے کلاس روم کے بیرونی دروازے پر پہنچ کر ہیری نے بھاگنا بند کیا اور اپنی سانسیں بحال کرنے کی کوشش کی۔ اس نے دروازہ کھولا اور دھڑ دھڑاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

''پروفیسر لوپن! معاف کیجئے...... مجھے دیر ہوگئی...... میں......''

لیکن استاد والے ڈیسک پر پروفیسر لوپن نہیں بلکہ پروفیسر سنیپ براجمان تھے۔

''یہ کلاس دس منٹ پہلے شروع ہو چکی ہے پوٹر! اس لئے مجھے لگتا ہے کہ گری فنڈر کے دس پوائنٹس کم ہونے چاہئیں...... بیٹھ جاؤ!''

لیکن ہیری اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔

''پروفیسر لوپن کہاں ہیں؟'' اس نے پوچھا۔

''ان کا کہنا ہے کہ ان کی طبیعت اتنی خراب ہے کہ وہ آج تم لوگوں کو پڑھا نہیں سکیں گے۔'' پروفیسر سنیپ نے زہریلی مسکراہٹ سے کہا۔ ''میرا خیال ہے میں نے تمہیں بیٹھنے کیلئے کہا تھا۔''

لیکن ہیری جہاں کھڑا تھا وہیں جما رہا۔

''انہیں کیا ہوا ہے......؟''

پروفیسر سنیپ کی سیاہ آنکھوں میں چمک ابھری۔

''ان کی جان خطرے میں نہیں ہے پوٹر!'' انہوں نے اس انداز سے کہا جیسے وہ اس بات سے خوش نہیں ہیں۔ ''گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس مزید کم کئے جاتے ہیں۔ اب اگر مجھے تم سے ایک اور بار بیٹھنے کو کہنا پڑا تو اس بار پچاس پوائنٹس کم ہو جائیں گے۔''

ہیری بوجھل قدموں سے چلتا ہوا اپنی نشست پر جا کر بیٹھ گیا۔ پروفیسر سنیپ نے کلاس میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔ ''جیسا کہ میں پوٹر کی مداخلت سے پہلے کہہ رہا تھا کہ پروفیسر لوپن نے اس بات کا ریکارڈ نہیں رکھا ہے کہ انہوں نے تم لوگوں کو اب تک کیا کیا پڑھا دیا ہے......''

''براہ کرم سر! ہم نے چھلاوے، سرخ بوجارت، کاواکو اور اخبوط کے موضوعات پڑھ لئے ہیں۔'' ہرمائنی نے فوراً کہا۔ ''اور ہم اس کے بعد آغاز کرنے والے ہیں......''

''خاموش مس گرینجر!'' پروفیسر سنیپ نے سرد لہجے میں غرائے۔ ''میں نے معلومات نہیں مانگی تھیں، میں تو صرف یہ بتا رہا تھا کہ پروفیسر لوپن کو اس بارے میں صحیح اندازہ نہیں ہے......''

''وہ تاریک جادو کے تحفظ کی کلاس میں اب تک کے تمام اساتذہ میں سب سے عمدہ استاد ہیں۔'' ڈین تھامس نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ یہ سن کر پروفیسر سنیپ پہلے سے اور زیادہ بھڑکے ہوئے اور خطرناک دکھائی دیئے۔

''تم لوگ بہت جلدی مطمئن ہو جاتے ہو۔ لوپن تم سے زیادہ محنت نہیں کروا رہے ہیں۔ سرخ بوجارت اور اخبوط سے نبٹنے کی امید تو میں پہلے سال کے طلباء سے کرتا ہوں۔ آج ہم لوگ پڑھیں گے......''

ہیری نے انہیں نصابی کتاب کے صفحات پلٹتے ہوئے دیکھا۔ وہ کتاب کے آخری حصے پر پہنچ گئے۔ وہ بخوبی جانتے تھے کہ ان ابواب کو ابھی تک طلباء نے نہیں پڑھا ہوگا۔

''ہاں......بھیڑیائی انسان......'' پروفیسر سنیپ نے کہا۔

''لیکن سر!'' ہرمائنی خود کو یہ کہنے سے روک نہیں پائی تھی۔ ''ہمیں بھیڑیائی انسانوں کے بارے میں ابھی نہیں پڑھنا ہے۔ ہم تو ابھی 'ہنکی پنکی' شروع کرنے والے تھے......''

''مس گرینجر!'' پروفیسر سنیپ نے موت جیسی سرد آواز میں کہا۔ ''میں یہ سوچ رہا تھا کہ یہ کلاس آپ نہیں بلکہ میں لے رہا ہوں اور آپ سب سے کہتا ہوں کہ آپ صفحہ نمبر 394 کھول لیں۔'' انہوں نے پوری کلاس میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ ''آپ سب...... ابھی......''

طلباء نے تشویش بھری نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، پروفیسر سنیپ کے لئے ان کے چہروں پر غصے کے آثار صاف جھلک رہے تھے۔ کئی تو شکایتی انداز میں بڑبڑائے بھی تھے۔ اس کے بعد تمام طلباء نے اپنی اپنی کتابیں کھول لیں۔

''تم میں سے کون مجھے بتا سکتا ہے کہ بھیڑیائی انسان اور ایک عام بھیڑیئے کو کن علامات سے بآسانی پہچانا جا سکتا ہے؟'' پروفیسر سنیپ نے دریافت کیا۔

تمام طلباء خاموش بیٹھے رہے۔ لیکن ہرمائنی واحد طالبہ تھی جس کا ہاتھ ہمیشہ کی طرح ہوا میں لہرا رہا تھا۔

''کوئی نہیں......!'' پروفیسر سنیپ نے ہرمائنی کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر ایک بار پھر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ ''تم لوگ مجھے یہ بتا رہے ہو کہ پروفیسر لوپن نے تمہیں اتنے آسان موضوع کے بارے میں بتایا ہی نہیں......''

''ہم نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا ہے سر!'' پاروتی پاٹیل اچانک بولی۔ ''کہ ہم اب تک بھیڑیائی انسان والے باب تک نہیں پہنچے ہیں ہم تو ابھی......''

''خاموش!'' پروفیسر سنیپ نے غرا کر کہا۔ ''مجھے تو یہ لگتا تھا کہ تیسرے سال کا کوئی بھی طالب علم بھیڑیائی انسان کو فوراً دیکھتے ہی پہچان جائے گا۔ میں پروفیسر ڈمبل ڈور کو یہ ضرور بتاؤں گا کہ تم سب لوگ کس قدر نالائق ہو......''

ہرمائنی کا ہاتھ اب بھی ہوا میں لہرا رہا تھا اب اس سے چپ نہیں رہا گیا۔

''براہ کرم سر! بھیڑیائی انسان اور عام بھیڑیئے میں کئی غیر معمولی فرق ہوتے ہیں۔ بھیڑیائی انسان کی تھوتھنی......''

''مس گرینجر! تم دوسری بار درمیان میں مداخلت کی مرتکب ہوئی ہو۔'' پروفیسر سنیپ نے سرد ترین لہجے میں کہا۔ ''گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں کیونکہ تمہیں اس بات کا گھمنڈ ہے کہ تم سب کچھ جانتی ہو......''

ہرمائنی کا چہرہ بہت سرخ پڑ گیا تھا۔ اس نے اپنا لہراتا ہوا ہاتھ نیچے کر لیا اور آنکھوں میں آنسو بھر کر فرش کو گھورتی رہی۔ پوری کلاس

پروفیسر سنیپ سے کتنی نفرت کرتی تھی، یہ اسی بات سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سب نہایت غصیلی نظروں سے پروفیسر سنیپ کو گھور رہے تھے۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک نے کبھی نہ کبھی ہر مائنی کو یہ کہہ کر چھیڑا تھا..... 'وہ سب کچھ جانتی ہے!' اور رون تو ہر مائنی سے ہفتے میں کم از کم دو مرتبہ تو لازماً یہ جملہ کہا کرتا تھا۔ رون کا چہرہ حد سے زیادہ بگڑا ہوا تھا۔

''آپ نے ایک سوال پوچھا تھا اور وہ اس کا جواب جانتی تھی۔ اگر آپ کو جواب سننے کی خواہش ہی نہیں تھی تو پھر آپ نے پوچھا ہی کیوں تھا.....؟'' رون نے یکلخت غصے سے کہا۔

کلاس روم کے تمام بچے فوراً سمجھ گئے کہ رون نے تو ساری حدیں پار کر ڈالی ہیں، اب اس کی خیر نہیں۔ پروفیسر سنیپ دھیمے دھیمے قدموں سے چلتے ہوئے رون کے قریب پہنچے تو کمرے میں موجود ہر ایک کی سانس رُک گئی۔

''تمہیں اس کیلئے سزا ملے گی ویزلی!'' پروفیسر سنیپ نے زہریلی ملائمیت سے اپنا چہرہ رون کے بالکل قریب لاتے ہوئے کہا۔ ''اور اگر تم نے پھر کبھی میرے پڑھانے کے طریقے پر تنقید کرنے کی کوشش کی تو تم بہت پچھتاؤ گے.....''

اس کے بعد پوری کلاس میں گہری خاموشی چھائی رہی۔ وہ سب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے بھیڑیائی انسان کے بارے میں کتاب سے نوٹس بنانے میں مشغول رہے۔ پروفیسر سنیپ ان کے درمیان گھوم کر ان کی نگرانی کرتے رہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے پروفیسر لوپن کے دیئے گئے ہوم ورک کو دیکھنا شروع کیا۔ وہ اس میں سے طرح طرح کی غلطیاں نکالتے رہے۔

''بہت ہی ناقص انداز میں سمجھایا گیا ہے..... یہ بالکل غلط ہے..... کاوا کو منگولیا میں زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں..... پروفیسر لوپن نے اس پر دس میں سے نو نمبر دیئے ہیں؟ حیرت ہے..... میں تو تین نمبر بھی نہیں دیتا۔''

جب آخر کار گھنٹی کی آواز گونجی تو سب کے چہروں پر عجیب سی سرشاری پھیل گئی۔ جب وہ اُٹھنے کی تیاری کر رہے تھے تو پروفیسر سنیپ نے انہیں رُکنے کا اشارہ کیا۔

''تم سب کو ایک مقالہ لکھنا ہوگا کہ بھیڑیائی انسان کو کیسے پہچانا اور ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ میں اس مضمون پر دو چرمئی کاغذوں کی تحریر چاہتا ہوں۔ مجھے پیر کی صبح تک تم لوگوں کا مقالہ مل جانا چاہئے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ کوئی اس نالائق کلاس کو ڈھنگ سے سنبھالے۔ ویزلی! تم رُک جاؤ..... ہمیں تمہاری سزا طے کرنا ہے۔''

ہیری اور ہر مائنی بھی باقی طلباء کے ساتھ کمرے سے باہر چلے گئے۔ سب نے صبر کیا کہ وہ اتنی دور پہنچ جائیں کہ ان کی آواز پروفیسر سنیپ کے کانوں تک نہ پہنچ پائے۔ اور پھر انہوں نے پروفیسر سنیپ پر گولہ باری شروع کر دی تھی۔

''سنیپ نے کبھی تاریک جادو سے تحفظ کے کسی دوسرے استاد کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا حالانکہ وہ ہمیشہ سے اس کلاس کے استاد بننا چاہتے ہیں۔'' ہیری نے ہر مائنی سے کہا۔ ''وہ لوپن کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں؟ تمہارا کیا خیال ہے کہیں وہ چھلاوے والی بات کو لے کر تو ایسا نہیں کر رہے ہیں؟''

’’مجھے معلوم نہیں......! کاش پروفیسر لوپن جلدی سے تندرست ہو کر آ جائیں۔‘‘ ہر مائنی کے لہجے میں افسردگی اور یاسیت جھلک رہی تھی۔

رون پانچ منٹ کے بعد آگ بگولا ہوتا ہوا ان کے پاس پہنچا۔

’’کیا تم جانتے ہو کہ وہ......(اس نے سنیپ کو ایسے گندے لفظ کے ساتھ پکارا کہ ہر مائنی نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا......رون!) مجھ سے کیا کروانا چاہتا ہے؟ مجھے ہسپتال میں رفع حاجت کے فلش صاف کرنا ہوں گے۔ وہ بھی کسی بھی جادو کے بغیر......‘‘ وہ گہرے سانس لے رہا تھا اور اس کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔

’’بلیک سنیپ کے آفس میں کیوں نہیں چھپا؟ وہ اس کا کام تمام کر دیتا تو ہمیں اس سے چھٹکارا مل جاتا......‘‘

☆☆☆☆

ہیری اگلی صبح بہت جلدی اُٹھ گیا۔ اتنی جلدی کہ باہر ابھی تک اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ایک پل کیلئے تو اسے لگا کہ وہ بادلوں کی کان پھاڑ گرج سے بیدار ہوا ہے لیکن تبھی اسے گردن کے پیچھے ٹھنڈی ہوا کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ سرعت سے اُٹھ بیٹھا۔ پیوس نامی بھوت اس کے پاس ہوا میں تیرتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ وہی تو تھا جو اس کے کان میں تیز تیز پھونکیں مار کر لطف اندوز ہو رہا تھا۔

’’تم نے ایسا کیوں کیا پیوس؟‘‘ ہیری نے غصے سے پوچھا۔ پیوس نے اپنے گالوں میں ہوا ہوا بھری اور پورے زور سے ہیری پر پھونک ماری اور پھر کلکاریاں بھرتے ہوئے وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔

ہیری نے اپنی الارم والی گھڑی ڈھونڈی اور اس میں وقت دیکھا۔ صبح کے چار بج رہے تھے۔ پیوس کو کوستے ہوئے وہ پھر اپنے بستر پر لیٹ گیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا لیکن نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور ہو چکی تھی۔ بہرحال اب وہ بیدار ہو چکا تھا۔ بادلوں کی تیز گڑگڑاہٹ، سکول کی عمارت کی کھڑکیوں اور دروازوں پر تیز ہواؤں کے زناٹے دار آوازیں، تاریک جنگل کے درختوں کے پتوں کی چرمراتی ہوئی سرسراہٹ اور طبیعت پر پیوس کیلئے غصے کے باعث ان سب چیزوں کو نظر انداز کر کے گہری نیند میں ڈوب جانا محال تھا۔ اس نے کچھ لمحوں تک ان سب کو فراموش کر کے سونے کا جتن کیا مگر وہ بری طرح ناکام رہا۔ اس نے سوچا کہ کچھ ہی گھنٹوں بعد وہ کیوڈچ کے میدان میں ہفل پف کی ٹیم کے ساتھ ایک کڑا مقابلہ کر رہا ہوگا اسی تیز ہوا میں اسے اپنی پوری مہارت کو استعمال کرنا ہوگا۔ بالآخر اس نے مزید سونے کا ارادہ ترک کر دیا اور بستر سے باہر نکل آیا۔ اس نے اپنے کپڑے تبدیل کئے اور اپنا بہاری ڈنڈا نیمبس ۲۰۰۰ اُٹھایا اور بنا کوئی آواز کئے دبے پیروں کمرے سے باہر چل پڑا۔

جیسے ہی ہیری نے دروازہ کھولا تو کوئی چیز تیزی سے اس کے پیروں سے آ ٹکرائی۔ وہ تیزی سے نیچے کی طرف جھکا۔ وہ کروک شانکس تھی۔ اس نے دم پکڑ کر کروک شانکس کو اُٹھالیا اور باہر کی طرف گھسیٹا جو اندر داخل ہونے کیلئے بے قراری کا مظاہرہ کر رہی تھی۔

’’میرا خیال ہے کہ رون تمہارے بارے میں بالکل صحیح کہتا ہے......‘‘ ہیری نے کروک شانکس کو شک بھری نظروں سے دیکھتے

ہوئے کہا۔''اس جگہ پر بہت سے چوہے ہیں۔ جاؤ اور ان کے پیچھے پڑو۔'' اس نے کروک شانکس کو بل دار سیڑھیوں کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔'' سکے برز کو اس کے حال پر اکیلا چھوڑ دو کروک شانکس......''

وہ سیڑھیاں طے کر کے نیچے پہنچا تو اسے لگا کہ طوفانی ہواؤں کی آوازیں گری فنڈر کے ہال میں کچھ زیادہ ہی شور مچا رہی تھیں۔ ہیری کو بخوبی علم تھا کہ خراب موسم کے باعث میچ کو منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ کیوڈچ کے میچ آندھی، تیز جھکڑوں یا طوفانی موسم کے باعث منسوخ نہیں کئے جاتے تھے بلکہ ایسی صورتحال کو میچ کیلئے معمولی بات سمجھا جاتا تھا۔ یہ حقیقت تھی کہ ایسے خراب موسم میں کھیلنا اس کیلئے کوئی آسان بات نہیں تھی، وہ اپنے اندر ایک عجیب سا خوف محسوس کر رہا تھا۔ وڈ نے اسے ایک راہداری میں سیڈرک ڈیگوری کی جھلک دکھادی تھی۔ ڈیگوری پانچویں سال کا طالب علم تھا اور ہیری سے بہت بڑا تھا۔ عام طور پر متلاشی جسمانی طور پر ہلکے پھلکے، چست اور تیز رفتار والے ہوتے ہیں جبکہ ڈیگوری کا معاملہ کچھ الگ تھا۔ وہ اس خراب موسم میں یقیناً اپنے وزن سے کافی فائدہ اُٹھا سکتا تھا۔ تیز ہوا کے جھکڑ اُسے آسانی سے غیر متوازن نہیں کر پائیں گے۔

''آوارہ......خبیث......رکو اور مجھ سے مقابلہ کرو۔'' سر کیڈوگن نے غصے سے کہا۔

''تم چپ رہو......'' ہیری جمائی لیتے ہوئے سخت لہجے میں غرایا۔

پلیٹ بھر دلیا کھانے سے اس کے اندر جان آئی اور جب اس نے ٹوسٹ کھانا شروع ہی کیا تھا تو ٹیم کے باقی کھلاڑی بھی وہاں پہنچ گئے۔

''آج کا مقابلہ بہت مشکل ثابت ہوگا۔'' وڈ نے دھیمے لہجے میں کہا۔ وہ کچھ بھی نہیں کھا رہا تھا۔

''فکر مت کرو الیور! تھوڑے بہت پانی سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔'' ایلسیا نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ تھوڑا بہت پانی نہیں تھا، یہ تو اس سے بہت ہی زیادہ تھا۔ کیوڈچ کی دیوانگی ہی کچھ ایسی تھی کہ بدترین موسم میں بھی پورا سکول میچ دیکھنے کیلئے وہاں پہنچ چکا تھا۔ شائقین میچ دیکھنے کیلئے دوڑ دوڑ کر میدان کا رُخ کر رہے تھے۔ تیز ہواؤں کے باعث ان کے سر جھکے ہوئے تھے اور انہیں آگے بڑھنے کیلئے زور لگانا پڑ رہا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں موجود چھتریاں بھی ان کی کچھ زیادہ مدد نہیں کر رہی تھیں۔ کچھ بچوں کی چھتریاں تو انہیں دغا دے کر ہواؤں میں گم چکی تھیں۔ ہیری اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں کے ساتھ کپڑے بدلنے والے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب اس کی نظر ملفوائے پر پڑی جو کریب اور گوئل کے بیچوں بیچ ایک بڑی سی چھتری کے سائے تلے سٹیڈیم کا رُخ کئے تیزی سے جا رہا تھا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے روح کھچڑوں کی سی اداکاری بھی کی تھی۔

ٹیم کے کھلاڑیوں نے جلدی سے اپنے سرخ چوغے پہنے۔ اس کے بعد وہ سب وڈ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ وہ ہر میچ کے آغاز میں ایک جوشیلا خطاب سنتے تھے جو وڈ عام طور انہیں آغاز سے پہلے دیا کرتا تھا۔ وہ سب منتظر نگاہوں سے وڈ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وڈ کے منہ سے ایک بھی جملہ نہیں نکلا۔ اس نے کئی بار بولنے کی کوشش کی۔ ایک دو بار تھوک نگلا۔ پھر اس نے آنکھوں سے اشارہ کرتے

ہوئے اپنا سر ہلا دیا اور تمام کھلاڑی اپنا سر ہلاتے ہوئے اس کے اشارہ پر باہر کی طرف بڑھنے لگے۔

ہوا کا دباؤ اس قدر شدید تھا کہ میدان میں اترتے وقت ان سب کے پیر زمین پر لڑکھڑاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اگر سٹیڈیم میں موجود ہجوم کا شور بلند تھا تو دوسری طرف بادلوں کے خوفناک گڑگڑاہٹ بھی کان پھاڑے دے رہی تھی۔ تالیوں کی گونج کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ بادلوں کی گرج میں کہیں گم ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔ بارش کی بوچھاڑ اس کے چہرے پر اتنی تیز تھی کہ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ وہ ایسی صورت حال میں سنہری گیند کو کیسے دیکھ پائے گا؟

اس نے دیکھا کہ ہفل پف کے کھلاڑی زرد چوغوں میں ملبوس میدان کے دوسرے کنارے سے اتر رہے تھے۔ دونوں ٹیموں کے کپتان ایک دوسرے کے قریب آئے اور انہوں نے حسب دستور ہاتھ ملائے۔ ڈیگوری، وڈ کی طرف دیکھ کر مسکرایا جبکہ وڈ کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کے جبڑوں کو چپکا کر دیا ہو۔ اس لئے اس نے محض سر ہلا کر اس کی مسکراہٹ کا جواب دیا۔ ہیری نے میڈم ہوچ کے ہونٹوں کو ہلتے ہوئے دیکھا۔

''اپنے اپنے بہاری ڈنڈے سنبھال لو......''

ہیری نے اپنا دایاں پاؤں کیچڑ سے باہر نکالا اور اسے اپنے نیمبس ۲۰۰۰ کے اوپر ڈال دیا۔ میڈم ہوچ نے جونہی سیٹی اپنے ہونٹوں سے لگائی تو اس نے اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ سیٹی کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی سنائی دی اور پھر ہیری کا بہاری ڈنڈا اسے ساتھ لئے اوپر کی طرف پرواز کرنے لگا۔

ہیری پوری تیز رفتاری سے اُڑا مگر جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ ہوا کے زبردست تھپیڑوں کے باعث اس کا بہاری ڈنڈا بری طرح سے کانپ رہا تھا۔ اس نے اسے قابو میں رکھنے اور خود کو غیر متوازن ہونے سے بچانے کی کڑی جدوجہد کی۔ وہ موسلا دھار بارش میں دیکھنے میں بھی کافی دشواری محسوس کر رہا تھا۔

پانچ منٹ کے بعد ہی ہیری بری طرح سے بھیگ چکا تھا اور سرد ہواؤں کے باعث ٹھٹھرنے لگا۔ چھوٹی سی سنہری گیند کو تو رہنے ہی دیں۔ اسے اپنی ٹیم کے کھلاڑی بھی مشکل سے ہی نظر آ رہے تھے۔ وہ میدان کے اوپر آگے پیچھے اُڑتا رہا۔ وہ دھندلے اور ہوا میں تیرتے ہوئے سرخ اور زرد دھبوں کا تعاقب کرتا رہا۔ اسے اس بات کا قطعی کوئی اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ میدان میں نیچے کیا کچھ ہو رہا تھا۔ ہوا کی تیز سنسناہٹ کے باعث اسے کمنٹری بھی نہیں سنائی دے رہی تھی۔ سٹیڈیم کا ہجوم سر پر اوڑھے بڑے ہیٹ اور ٹوٹی پھوٹی چھتریوں کے سمندر کے پیچھے چھپا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دو بار ہیری بالجر کے باعث بہاری ڈنڈے سے گرتے گرتے بچا۔ عینک پر بارش کی بوندیں پڑنے کی وجہ سے اسے کچھ بھی نہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بالجروں کو اپنی طرف آتا دیکھ نہیں پایا تھا۔

اسے وقت کا بھی کوئی اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔ اپنے بہاری ڈنڈے کو فضا میں سیدھا رکھ پانا بھی اس کیلئے بے حد مشکل ثابت ہوتا جا رہا تھا۔ آسمان میں مزید اندھیرا چھاتا جا رہا تھا۔ وہ دو بار کسی دوسرے کھلاڑی سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ اسے اس بات کا بھی علم نہ ہو پایا

کہ ٹکرانے والے کھلاڑی اسی کی ٹیم کے تھے یا پھر مخالف ٹیم کے۔ تمام کھلاڑی مکمل طور پر بھیگ چکے تھے اور بارش کی شدت میں بھی اضافہ ہو چکا تھا۔ اسے کھلاڑیوں میں فرق بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

بجلی کی پہلی چمک کے ساتھ ہی میڈم ہوچ کی سیٹی کی آواز میدان میں گونجی۔ اسے بارش سے تر بہ تر عینک کے شیشوں میں سے وڈ کا ہیولا دکھائی دیا جو اسے زمین پر اترنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سب لوگ زمین کی طرف اترتے جا رہے تھے۔

''میں نے کچھ دیر کیلئے وقفہ لیا ہے۔'' وڈ نے اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں سے گرجتے ہوئے کہا۔ ''سب لوگ ادھر آ جاؤ...... چلو یہاں پر......'' وہ سب چلتے ہوئے میدان کے سرے پر لگے ایک بڑی چھتری کے نیچے آ گئے۔ ہیری نے اپنا چشمہ اتارا اور اسے اپنے گیلے چوغے سے صاف کرنے کی کوشش کی۔

''سکور کیا ہے......؟''

''ہم پچاس پوائنٹس آگے ہیں۔'' وڈ نے بتایا۔ ''لیکن اگر ہم نے جلدی سے سنہری گیند نہ حاصل کی تو شاید ہمیں رات ہونے تک مسلسل کھیلنا پڑے گا۔''

''میں بھیگے ہوئے چشمے کے باعث اسے دیکھ نہیں پا رہا...... پکڑوں گا کیسے؟'' ہیری نے اس کے سامنے اپنا چشمہ لہراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں گہری تشویش تھی۔

اسی لمحے ہرمائنی دوڑتی ہوئی ان کے پاس پہنچی۔ اس نے اپنا چوغہ اوپر اُٹھا کر اس سے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی جسے ہیری سمجھ نہیں پایا۔

''میرے دماغ میں ایک خیال آیا ہے ہیری! تم مجھے اپنا چشمہ دو...... فوراً۔''

ہیری نے اسے چشمہ پکڑا دیا۔ پوری ٹیم حیرت سے دیکھتی رہی۔ جب ہرمائنی نے چشمے کو اپنی جادوئی چھڑی سے ٹھونکا اور ایک جادوئی کلمہ پڑھا۔ ''خش کم پا!''

''یہ لو......'' ہرمائنی نے ہیری کو چشمہ لوٹاتے ہوئے کہا۔ ''اب اس پر پانی کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ تم آسانی سے بارش میں دیکھ سکو گے۔'' وڈ نے ہرمائنی کی طرف تشکر بھری نگاہوں سے دیکھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ ''شاباش!'' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر کہا جو تیزی سے ہجوم کی طرف بڑھتی اور دھندلی ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ''ٹھیک ہے ساتھیو!...... اب ہم میدان میں اترنے کیلئے تیار ہیں۔''

ہرمائنی کے جادوئی ٹوٹکے سے کام بن گیا تھا۔ ہیری کو دکھائی تو دے رہا تھا مگر بدن میں گھسنے والی ٹھنڈ کے باعث وہ اب ٹھٹھر رہا تھا۔ وہ زندگی میں کبھی بھی اس قدر بھیگا نہیں تھا۔ بارش میں صاف دکھائی دینے کی وجہ سے اس کے اندر ایک نیا ولولہ پیدا ہو چکا تھا۔ اس نے پورے اعتماد کے ساتھ اپنے بہاری ڈنڈے کو ٹھونک کر جھٹکا دیا اور اگلے ہی لمحے وہ زمین کو پیچھے چھوڑتا ہوا ہواؤں کے دوش پر

اُڑنے لگا۔ وہ شدید تھپیڑوں کو چیرتا ہوا ہر طرف سنہری گیند کو تلاش کر رہا تھا۔ وہ ایک بار پھر بالجر کی شدید ضرب سے بچا۔ اس نے ڈیگوری کے نیچے غوطہ لگایا جو دوسری طرف دیکھنے میں مشغول تھا۔

بادل گرجنے کی ایک زوردار آواز سنائی دی اور اس کے پیچھے ہی بجلی کی تیز چمک نے سب کی آنکھوں کو خیرہ کر ڈالا۔ ماحول بد سے بدتر ہوتا جا رہا تھا۔ موسم کی خرابی عروج کی طرف بڑھ رہی اور اندھیرا پھیلنے کے باعث صحیح طرح سے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہیری کو اس بات کی جلدی تھی کہ وہ جلد از جلد سنہری گیند کو پکڑ کر ان مشکل حالات سے چھٹکارا پا جائے۔

وہ پلٹ کر میدان کی طرف جانا چاہتا تھا کہ بجلی ایک بار پھر شدت سے چمکی اور پورا سٹیڈیم دکھائی دینے لگا۔ ہیری نے کوئی ایسی چیز دیکھی جس سے اس کا دھیان پوری طرح کھیل سے بھٹک گیا۔ سٹیڈیم میں سب سے بالائی خالی نشستوں کی قطار میں ایک بڑے اور سیاہ کتے کا ہیولہ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہی ہیولہ جو اس نے منگولیا کریسنٹ میں دیکھا تھا۔ ہیری کے ہاتھ سے بہاری ڈنڈے کا ہینڈل چھوٹ گیا اور اس کی نیمبس ۲۰۰۰ فضا میں کئی فٹ تک نیچے گرتی چلی گئی۔ اس نے اپنے بالوں کو اپنی آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے ایک بار پھر سٹیڈیم کی خالی نشستوں کو دیکھا۔ وہاں اب کچھ بھی نہیں تھا۔ کتا غائب ہو چکا تھا......

''ہیری!'' گری فنڈر کے قفل کی طرف سے اسے وڈ سے جوشیلی آواز سنائی دی۔ ''ہیری! سنہری گیند تمہارے بالکل پیچھے ہے۔''

ہیری نے ہڑبڑا کر اپنے چاروں طرف دیکھا۔ سیڈرک ڈیگوری تیزی سے میدان کی طرف جا رہا تھا اور ان کے بیچ میں بارش بھری ہوا میں چھوٹی سی سنہری گیند چمک رہی تھی۔

دہشت کے جھٹکے کے ساتھ ہیری نے خود کو بہاری ڈنڈے کے ہینڈل پر لیٹا لیا اور سنہری گیند کی طرف تیز رفتاری سے اُڑنے لگا۔ بارش اس کے چہرے پر تیز طمانچوں کی طرح پڑ رہی تھی۔ اس نے اپنی بہاری ڈنڈے سے چیخ کر کہا۔

''چلو......اور تیز......اور تیز......''

لیکن کچھ عجیب سا سماں بندھنے لگا۔ یکلخت کھچا کھچ سٹیڈیم پر موت کا سا سناٹا چھا گیا۔ ہوا کی شدت اب بھی ویسی ہی تھی، تیز تھپیڑوں اور کان پھاڑ سرسراہٹ اسے صاف سنائی دے رہی تھی۔ پھر نجانے کیا ہوا کہ ہوا کی چیخیں اور بادلوں کی گرج کہیں کھو گئیں۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے ان سب چیزوں کا بٹن آف کر دیا...... یا پھر وہ یکدم بہرہ ہو گیا ہو...... آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے؟...... اور تبھی اسے ٹھنڈک کی جانی پہچانی سی بھیانک لہر کا احساس ہوا جو اس کے رگ و پے میں اترتی چلی گئی۔ اسے محسوس ہوا جیسے نیچے میدان پر کوئی چل رہا ہو۔ بنا سوچے سمجھے ہیری نے سنہری گیند سے اپنی نظر ہٹا لی اور نیچے کی طرف دیکھنے لگا۔

نیچے کم از کم سو کے قریب روح کھچڑ فضا میں کھڑے تھے جن کے چھپے ہوئے چہرے اسی کی طرف اُٹھے ہوئے تھے۔ اسے ایسا لگا جیسے برف جیسا یخ بستہ پانی اس کے سینے میں اچھل رہا ہو اور اس کے اندرونی اعضاؤں کو لہولہان کر رہا ہو۔ اس نے ایک بار پھر سنا...... کوئی عورت چیخ رہی تھی، اس کے دماغ کے ٹھیک اندر بری طرح چیخ رہی تھی۔

''نہیں...... ہیری کو نہیں...... ہیری کو نہیں...... رحم کرو...... ہیری کو نہیں......''

''دور ہٹ جاؤ......احمق عورت...... دور ہٹ جاؤ......اسی وقت......''

''ہیری کو نہیں......رحم کرو......اس کی جگہ مجھے مار ڈالو......اس کے بدلے مجھے مار ڈالو۔''

ہیری کے دماغ میں بے ہوش کرنے والی، سر چکرانے والی سفید دھند بھر رہی تھی...... وہ کیا کر رہا تھا؟ وہ اُڑ کیوں رہا تھا؟ اسے اس عورت کی مدد کرنا چاہئے...... وہ مرنے والی ہے......کوئی اسے قتل کرنے والا تھا......

وہ برفیلی دھند میں گر رہا تھا...... نیچے اور نیچے......

''ہیری کو نہیں......رحم کرو......رحم کرو......رحم کرو......''

کوئی آدمی تیکھی آواز میں قہقہے لگا رہا تھا۔عورت چیخ رہی تھی اور ہیری کو اس کے بعد کچھ یاد نہیں رہا۔

☆☆☆☆

''خوش قسمتی یہ تھی کہ زمین نرم تھی......''

''مجھے تو لگا تھا کہ وہ مر گیا ہوگا۔''

''لیکن اس کا تو چشمہ بھی نہیں ٹوٹا......''

ہیری کو کہیں دور آوازوں کی بھنبھناہٹ محسوس ہوئی لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا تھا۔اسے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کہاں تھا یا وہ وہاں کیسے پہنچا؟ وہ وہاں آنے سے پہلے کیا کر رہا تھا؟ اسے تو صرف اس چیز کا احساس ہو رہا تھا کہ اس کا پورا بدن شدت کے ساتھ دُکھ رہا تھا جیسے کسی نے باندھ کر اسے بری طرح پیٹا ہو۔

''یہ سب سے ڈراؤنا خواب تھا......میں نے آج تک اس سے ڈراؤنا خواب نہیں دیکھا......سب سے ڈراؤنا...... بے حد ڈراؤنا خواب......ناقابل فراموش......سیاہ ہیولے......سرد...... چیخ۔''

خوف کی سرد لہر کے باعث اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں جھٹکے کے ساتھ کھل گئیں۔وہ ہسپتال کے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔گری فنڈر کی ٹیم کے کھلاڑی جو کیچڑ میں بری طرح لت پت تھے، اس کے بستر کے چاروں طرف کھڑے تھے۔رون اور ہرمائنی بھی وہاں موجود تھے۔وہ سب اسے متوحش نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ان کے چہروں پر پھیلی ہوئی تشویش کی سلوٹیں کافی گہری تھیں۔

''ہیری!'' فریڈ جلدی سے بولا۔اس کا چہرہ کیچڑ کے نیچے بہت سفید دکھائی دے رہا تھا۔''اب تمہیں کیسا لگ رہا ہے......؟''

پھر اگلے ہی لمحے ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کی یادداشت لوٹ آئی ہو۔ایک تیز بجلی کا جھماکا ہوا اور اسے یاد آ گیا کہ وہ کیا کر رہا تھا؟

''چنگال......سنہری گیند......اور روح کھچڑ......''

''کیا ہوا......؟'' ہیری نے یکدم اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔وہ سب لوگ چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''تم گر گئے تھے......قریباً پچاس فٹ کی اونچائی سے......'' فریڈ نے جواب دیا۔

''ہم نے سوچا کہ تم تم مر چکے ہو۔'' ایلسیا نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

ہرمائنی کے منہ سے بےساختہ ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ اس کی آنکھیں بےحد سرخ ہو رہی تھیں

''مگر میچ......'' ہیری کو جیسے یاد آ گیا۔ ''میچ کا کیا ہوا؟......کیا میچ دوبارہ ہوگا؟''

کسی نے بھی اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔ وہ سر جھکائے خاموش کھڑے رہے۔ اسی لمحے ہیری کے دل پر گہری چوٹ لگی اور لرز کر رہ گیا۔

''ہم ہار تو نہیں گئے؟''

''ڈیگوری نے سنہری گیند کو پکڑ لیا تھا۔'' جارج نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''تمہارے گرنے کے فوراً بعد......اسے یہ احساس نہیں ہو پایا کہ تم گر گئے ہو۔ جب اس نے پلٹ کر تمہیں زمین پر گرتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا کہ میچ دوبارہ ہونا چاہئے۔ لیکن قوانین کی رو سے جیت انہی کے حصے میں ڈال دی گئی...... یہاں تک کہ وڈ نے بھی بھرپور انداز میں احتجاج کیا تھا۔''

''وڈ کہاں ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔ اسے اچانک احساس ہوا تھا کہ وڈ وہاں موجود نہیں تھا

''وہ اب بھی بارش میں نہا رہا ہے۔'' فریڈ نے کھوکھلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ وہ بارش کے پانی میں ڈوبنے کی کوشش کر رہا ہے۔''

ہیری نے اپنا چہرہ گھٹنوں کے بیچ میں چھپا لیا اور بالوں کو اپنی مٹھیوں میں کس کر پکڑ لیا۔ فریڈ نے اس کے کندھے کو پکڑ کر اسے زور سے جھنجوڑا۔

''ہیری! اس سے پہلے تم نے ہمیشہ سنہری گیند پکڑی تھی......''

''کبھی نہ کبھی تو ایسا ہونا ہی تھا...... جب تم اسے نہ پکڑ پاؤ۔'' جارج نے ڈھارس بندھائی۔

''اب بھی امید ختم نہیں ہوئی ہے۔'' فریڈ نے کہا۔ ''ہم سو پوائنٹس سے ہارے ہیں۔ ٹھیک ہے؟ اگر ہفل پف، ریون کلا سے ہار جائے اور ہم ریون کلا اور سلے درن کو ہرا دیں تو......''

''مگر ہفل پف کو کم از کم دوسو پوائنٹس سے ہارنا ہوگا۔'' جارج نے فوراً کہا۔

''لیکن اگر وہ ریون کلا کو بھی ہرا دیں تو......؟''

''ایسا نہیں ہو سکتا۔ ریون کلا کی ٹیم بہت اچھا کھیلتی ہے لیکن اگر سلے درن بھی ہفل پف سے ہار جائے تو......''

''اب تو سارا معاملہ پوائنٹس کے اوپر ہے۔ سو پوائنٹس اِدھر یا اُدھر......''

ہیری کچھ بولے بغیر گھٹنوں میں سر دیئے خاموش بیٹھا رہا۔ یہ سچ تھا کہ وہ میچ ہار گئے تھے۔ پہلی بار اسے کسی کیوڈچ میچ میں شکست

کا سامنا کرنا پڑا تھا۔قریباً دس منٹ کے بعد میڈم پامفری اندر داخل ہوئیں۔انہوں نے کھلاڑیوں کو وہاں سے جانے کا حکم سنایا۔

''ہم بعد میں آ کر ملتے ہیں۔'' فریڈ نے اس سے کہا۔'' دیکھو! خود کو الزام مت دو ہیری! تم اب بھی ہماری ٹیم کے سب سے اچھے متلاشی ہو......''

ٹیم کے کھلاڑی باہر نکلتے وقت اپنے پیچھے کیوڈچ کے نشان چھوڑ گئے تھے۔ان کے جانے کے بعد میڈم پامفری نے دروازہ بند کر دیا اور کیچڑ کے نشانوں کو ناپسندیدگی سے دیکھا۔رون اور ہرمائنی اب بھی وہیں تھے۔وہ ہیری کے بستر کے قریب کھسک آئے۔

''ڈمبل ڈور سچ مچ بہت غصے میں تھے۔'' ہرمائنی نے لرزتی ہوئی آواز میں بتایا۔''میں نے انہیں پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔جب تم گرے تو وہ میدان کے بیچوں بیچ بھاگے چلے گئے۔انہوں نے اپنی جادوئی چھڑی گھمائی۔جس کے باعث تمہارے گرنے کی رفتار کم ہوگئی پھر انہوں نے اپنی چھڑی روح کھچڑوں کی طرف گھمائی۔اس میں سے ایک سفید چیز نے نکل کر ان روح کھچڑوں پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے وہ فوراً سٹیڈیم سے باہر نکل گئے۔ڈمبل ڈور اس بات پر سخت ناراض ہو رہے تھے کہ روح کھچڑ میدان کے اندر کیوں داخل ہوئے؟''

''پھر انہوں نے جادو کے زور پر تمہیں اسٹریچر پر لیٹایا اور یہاں تک وہ تمہارے ساتھ آئے تھے۔سب یہی سوچ رہے تھے کہ تم ......کہ تم......مر......''

اس کی آواز رندھ سی گئی۔لیکن ہیری نے اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔وہ اپنی سوچوں کے بھنور میں غوطے کھا رہا تھا۔آخر کیا وجہ تھی کہ وہ روح کھچڑوں کی موجودگی میں بے ہوش ہو جاتا تھا؟ وہ چیخنے والی اس عورت کے بارے میں سوچ رہا تھا جو ہمیشہ روح کھچڑوں کی موجودگی میں ہی چیختی چلاتی تھی۔رون اور ہرمائنی پریشانی کے عالم میں اس کے چہرے کو دیکھ رہے تھے۔اچانک ہیری کے دماغ میں ایک بار کوندی۔

''کیا کسی کو میرا بہاری ڈنڈا ملا......؟''

رون اور ہرمائنی نے تیزی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''وو......وہ......!''

''کیا؟'' ہیری نے رون کی طرف اور پھر ہرمائنی کی طرف الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

''جب تم نیچے گرے تھے......تو وہ اُڑ کر دور چلی گئی۔'' ہرمائنی نے جھجکتے ہوئے کہا۔''اور......''

''اور کیا......؟''

''اور وہ......اور وہ......وہ ہیری......وہ جا کر جھگڑالو درخت سے ٹکرا گئی۔''

ہیری کے پیٹ میں ہلچل سی مچ گئی۔میدان کے بیچوں بیچ کھڑا جھگڑالو درخت نہایت غصیلا تھا۔

''پھر......'' وہ دل دہلانے والا جواب سننے کا منتظر تھا۔

''تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ جھگڑالو درخت کسی قسم کی مداخلت کو بالکل پسند نہیں کرتا ہے۔ اگر کوئی اس سے ٹکرا جائے تو پھر وہ غصے سے بے قابو ہو جاتا ہے۔'' رون نے کہا۔

''پروفیسر فلنٹ وک تمہارے ہوش میں آنے سے ٹھیک پہلے اسے وہاں سے اُٹھا کر یہاں لائے تھے۔'' ہرمائنی نے نہایت دھیمی آواز میں کہا۔

اس نے اپنے پاؤں کے پاس پڑی ہوئی گٹھڑی کو آہستگی سے اُٹھایا اور اسے ہیری کے بستر پر پلٹ دیا۔ لکڑی کے درجن کے قریب ٹکڑے بستر پر ادھر ادھر پھیل گئے۔ ہیری کا ہردلعزیز بہاری جھاڑو آخر کار اپنی زندگی ہار گیا تھا۔ اس کے اب یہی ٹکڑے ہی بچے تھے......

☆☆☆☆

دسواں باب

میوراڈر کا نقشہ

میڈم پامفری نے ہفتہ بھر ہیری کو ہسپتال میں ہی رکھا تھا۔ ہیری نے بھی اس بارے میں بحث یا شکایت نہیں کی۔ اس نے انہیں اپنی نیمبس ۲۰۰۰ کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو پھینکنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ ہیری کو معلوم تھا کہ ایسا کرنے سوائے حماقت کے اور کچھ نہیں۔ لیکن وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے کسی اچھے دوست کو کھو دیا ہو۔

ہسپتال میں اس سے بہت سے لوگ ملنے آئے۔ سب اُسے خوش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہیگرڈ نے اسے جنگلی پھولوں کا ایک بے ترتیب گل دستہ بھیجا تھا جو زرد گوبھی کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ جینی ویزلی شرماتے ہوئے 'جلدی تندرست ہو جاؤ' کا عمدہ کارڈ لے کر آئی جو اس نے ہیری کیلئے خود بنایا تھا۔ وہ کارڈ اتنے اونچی آواز میں تندرستی کا گیت گا رہا تھا کہ ہیری کو اسے چپ کرانے کیلئے پھلوں کی بھاری ٹوکری کے نیچے دبانا پڑا۔ گری فنڈر کی ٹیم کے کھلاڑی اتوار کی صبح ایک بار پھر اس سے ملنے کیلئے وہاں آئے۔ اس مرتبہ وڈ بھی ان کے ساتھ تھا۔ اس نے اپنی کھوکھلی آواز میں ہیری کو دلاسہ دیا کہ وہ اسے اس شکست کا ذمہ دار نہیں سمجھتا ہے۔ رون اور ہرمائنی کو دن بھر اسی کے پاس رہتے تھے۔ وہ صرف رات کے وقت ہی وہاں سے جاتے تھے۔ ان کی بات چیت اور کاموں سے ہیری بالکل بھی بہتری نہیں محسوس کر رہا تھا کیونکہ انہیں تو اس کی صرف آدھی پریشانی ہی معلوم تھی۔

اس نے کسی کو بھی 'چنگال' کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ رون اور ہرمائنی کو بھی نہیں...... کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ رون اس کی بات سن کر دہشت زدہ ہو جائے گا اور ہرمائنی اسے اس کا وہم قرار دے کر ہنسی میں اُڑا دے گی۔ سچ تو یہی تھا کہ چنگال اسے دو بار دکھائی دے چکا تھا اور اس کے دکھائی دینے کے بعد وہ دونوں بار مرتے مرتے بچا تھا۔ پہلی بار تو جادوگروں کی نائٹ بس اس کے اوپر چڑھنے والی تھی اور دوسری بار وہ پچاس فٹ کی بلندی سے اپنے بہاری ڈنڈے سے نیچے گر گیا تھا۔ کیا چنگال اُسے اس وقت تک ستاتا رہے گا جب وہ مر نہیں جائے گا؟ کیا اسے زندگی بھر پیچھے پلٹ کر اس ڈراؤنے جانور کو دیکھنا پڑے گا......؟

اور روح کھچڑ بھی تو تھے...... ہیری جب بھی ان کے بارے میں سوچتا تھا تو اس کی طبیعت خراب ہونے لگتی تھی۔ اسے بے حد ندامت بھی محسوس ہوتی تھی۔ یہ درست تھا کہ سبھی لوگ روح کھچڑوں کو نہایت بھیانک قرار دیتے تھے...... لیکن ان کے قریب آنے پر

وہ کبھی بھی بے ہوش نہیں ہوتے تھے۔اور اپنے مرے ہوئے ماں باپ کی آواز بھی نہیں سنتے تھے۔

اب ہیری جان چکا تھا کہ وہ چیخنے والی عورت کون تھی؟ جب وہ ہسپتال میں جاگتے ہوئے چھت پر چمکتی ہوئی نقرئی لالٹینوں کو بغور دیکھ رہا تھا تبھی اس کا ذہن اس عورت کے الفاظ پر ٹک گیا۔اس نے انہیں بار بار سوچا۔جب روح کھچڑ اس کے قریب آئے تھے تو اس نے اپنی ماں کی آخری جملے سنے تھے۔اس نے سنا تھا کہ اس کی ماں نے اسے لارڈ والڈی مورٹ سے بچانے کیلئے کس طرح سے التجا بھری کوشش کی تھی اور اس نے والڈی مورٹ کی شیطانی قہقہے بھی سنے تھے جس کے بعد سنگ دل شیطان نے اس کی ماں کو بے رحمی سے مار ڈالا تھا۔

ہیری بے چینی سے کروٹیں بدلتا ہوا سو گیا تھا۔اس نے خواب دیکھا کہ ایک بوسیدہ اور سڑاند سے گلا ہوا ہاتھ اس کی طرف بڑھ رہا تھا اور کہیں دور رحم کی بھیک مانگتی ہوئی عورت کی چیخ سنائی دے رہی تھی۔ بیدار ہونے کے بعد وہ ایک بار پھر اپنی ماں کے بارے میں سوچنے لگا۔

☆☆☆☆

پیر والے دن سکول کی چہل پہل میں لوٹ کر اسے راحت کا احساس ہوا۔ہسپتال میں اسے مجبوراً دوسری چیزوں کے بارے سوچنا پڑ رہا تھا جو اسے اذیت دے رہی تھیں۔ بھلے ہی اسے ڈریکو ملفوائے کے طعنے تشنے سننے کو کیوں نہ مل رہے ہوں۔گری فنڈر کی شکست پر ملفوائے تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔اس نے بالآخر اپنی پٹیاں اتار کر پھینک دیں اور اب وہ اپنے دونوں ہاتھ نچا نچا کر یہ بتا رہا تھا کہ ہیری بہاری ڈنڈے سے کیسے نیچے گرا۔ملفوائے جادوئی مرکبات کی کلاس میں زیادہ تر وقت روح کھچڑوں کی نقالی کرنے میں گزارتا تھا۔ یہ تو ہونا ہی تھا، آخر کار رون اپنے حواس کھو بیٹھا اور اس نے فرطِ طیش میں آ کر اس نے ملفوائے کی طرف مگرمچھ کا چپچپا اور بدبودار دل اچھال دیا جو سیدھا ملفوائے کے چہرے پر لگا اور اس کی حالت پتلی ہوگئی۔اس وجہ سے پروفیسر سنیپ نے گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم کر دیئے تھے۔

''اگر سنیپ دوبارہ تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس لے رہے ہیں تو میں بیمار پڑ جاؤں گا۔'' رون نے تیز آواز میں کہا۔وہ دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر پروفیسر لوپن کی کلاس میں جا رہے تھے۔''ذرا دیکھو تو سہی ہرمائنی......اندر کون ہے؟''

ہرمائنی نے کلاس کے دروازے سے اندر جھانکا۔

''سب ٹھیک ہے چلو......''

پروفیسر لوپن دوبارہ لوٹ آئے تھے۔غیر معمولی طور پر وہ کافی تندرست لگ رہے تھے۔ان کے پرانے کپڑے ان کے بدن پر کافی ڈھیلے دکھائی دے رہے تھے۔ان کی آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ حلقے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ بہر حال جب سب طلباء کلاس میں بیٹھ گئے تو پروفیسر لوپن ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔سبھی طلباء نے اپنی اپنی شکایات کا پنڈورا کھول دیا کہ ان کی بیماری کے

دوران پروفیسر سنیپ نے ان کے ساتھ کیسا برا سلوک کیا تھا؟

''یہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ صرف ایک دن پڑھا رہے تھے، انہیں ہمیں ہوم ورک نہیں دینا چاہئے تھا۔''

''ہم نے تو بھیڑیائی انسان کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں پڑھا تھا......''

''اف خدایا......دو چرمئی کاغذ......''

''کیا تم نے پروفیسر سنیپ کو بتایا نہیں تھا کہ ابھی ہم نے بھیڑیائی انسان کے بارے میں کچھ نہیں پڑھا؟'' پروفیسر لوپن نے بازو اُٹھا کر ان سے پوچھا۔

ایک بار پھر کلاس روم میں کہرام مچ گیا۔

''ہاں! مگر انہوں نے کہا کہ ہم تو بہت پیچھے ہیں......''

''وہ ہماری بات سننے کو تیار ہی نہیں تھے۔''

''دو چرمئی کاغذ......''

پروفیسر لوپن ہر چہرے پر غصے بھرے جذبات دیکھ کر مسکرائے۔

''فکر مت کرو۔ میں پروفیسر سنیپ سے بات کرلوں گا۔ تم لوگوں کو وہ مضمون لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

اس کے بعد انہوں نے ایک دلچسپ باب پڑھانا شروع کیا جس سے کلاس روم کا ماحول اچھا ہو گیا۔ پروفیسر لوپن اپنے ساتھ کانچ کا ایک صندوق لائے تھے۔ اس میں 'ہنکی پنکی' تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے ایک پاؤں والا یہ جادوئی جانور دھوئیں کے لچھے سے بنا ہو۔ یہ بہت معصوم اور پیارا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ بڑا جاذب نظر دکھائی دینے والا جانور مسافروں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اور انہیں للچا کر گہری دلدل میں لے جاتا ہے۔'' پروفیسر لوپن نے سنجیدہ آواز میں کہا جب تمام طلباء انہماک سے مضمون کے نوٹس بنا رہے تھے۔ ''تم نے اس کے ہاتھ میں چمکتی ہوئی لالٹین دیکھی ہے؟ یہ آگے آگے چلتا ہے......لوگ اسے پانے کی لالچ میں اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں اور پھر......''

ہنکی پنکس نے کانچ کی دیوار سے سر ٹکرا کر نہایت بھیانک چیخ نکالی۔ جب چھٹی کی گھنٹی بجی تو سب طلباء نے اپنا اپنا سامان سمیٹ کر بستوں میں ڈالا اور دروازے کی طرف چل پڑے۔ ان میں ہیری بھی شامل تھا۔

''ایک منٹ رکو ہیری!'' پروفیسر لوپن نے کہا۔ ''میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔''

ہیری نے پلٹ کر پروفیسر لوپن کی طرف دیکھا جو ہنکی پنکی کے صندوق پر کپڑا ڈال رہے تھے۔

''میں نے میچ کے بارے میں سنا۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔ وہ اب اپنے ڈیسک کی طرف لوٹ آئے تھے اور اپنی کتابیں اُٹھا کر پرانے بریف کیس میں رکھ رہے تھے۔ ''مجھے تمہارے بہاری ڈنڈے کے بارے میں افسوس ہے۔ کیا اس کے مرمت ہونے کی کوئی

امید ہے؟''

''نہیں سر!'' ہیری نے تاسف سے کہا۔ ''جھگڑالو درخت نے اس کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے تھے۔''

پروفیسر لوپن نے گہری آہ بھری۔

''جھگڑالو درخت اسی سال لگایا گیا تھا جس سال میں ہوگورٹس میں پڑھنے آیا تھا۔ طلباء شرارت شرارت میں اس کے قریب جا کر اس کے تنے کو چھونے کی کوشش کرتے تھے۔ آخر میں ڈیوی گزن نامی ایک طالب علم کی آنکھ پھوٹتے پھوٹتے بچی۔ اس حادثے کے بعد درخت کے پاس جانے پر کڑی پابندی عائد کر دی گئی۔ کسی بہاری ڈنڈے کی تو اس کے غصے سے بچنے کی امید رکھی ہی نہیں جا سکتی۔''

''کیا آپ نے روح کھچڑوں کے بارے میں بھی سنا تھا؟'' ہیری نے بمشکل پوچھا۔

پروفیسر لوپن نے تیزی سے اس کی طرف دیکھا۔

''ہاں! میں نے سنا تھا۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم میں سے کسی نے پروفیسر ڈمبل ڈور کو پہلے کبھی اتنے غصے میں دیکھا ہوگا...... وہ اس بات پر آگ بگولا تھے کہ جب انہوں نے سختی سے کہا تھا کہ وہ کسی بھی صورت سکول کے اندر داخل نہیں ہوں گے تو انہوں نے یہ جسارت کیسے کی؟...... مجھے لگتا ہے کہ تم روح کھچڑوں کی وجہ سے ہی گرے تھے؟''

''ہاں!'' وہ جھجکتے ہوئے بولا۔ پھر جو سوال اسے پوچھنا تھا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لبوں سے پھسلتا چلا گیا۔ ''آخر کیوں؟...... وہ مجھ پر اتنا اثر انداز کیوں ہو جاتے ہیں۔ کیا میں......؟''

''اس کا کمزوری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' پروفیسر لوپن نے اس کی بات کاٹ دی۔ ان کے لہجے میں کاٹ تھی جیسے انہوں نے ہیری کے من کی بات سمجھ لی ہو۔ ''روح کھچڑ دوسروں کی بجائے تم پر زیادہ برے طور پر اس لئے اثر انداز ہوتے ہیں کہ تمہارے ماضی کے ساتھ ایسے بھیانک حادثے جڑے ہوئے ہیں جو دوسرے کے ماضی میں موجود نہیں......''

موسم سرما کے سورج کی کرنوں نے کلاس روم کو جگمگا دیا جس سے پروفیسر لوپن کے سفید بال اور چہرے کی سلوٹیں کچھ زیادہ ہی اجاگر ہو گئیں۔

''روح کھچڑ اس زمین پر بسنے والے سب سے برے اور بھیانک جاندار ہیں۔ وہ سب سے اندھیری اور غلاظت زدہ جگہوں پر رہتے ہیں۔ انہیں بے یقینی اور نا اُمیدی میں خوشی حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنے آس پاس کی فضا میں سے اطمینان، امید اور خوشی کو چوس لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ماگل بھی ان کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں۔ بھلے ہی وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے۔ روح کھچڑ پاس آنے پر آپ کے اندر ہر اچھی خواہش اور ہر مسرت بھری چیز کو چوس جاتے ہیں۔ روح کھچڑ کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ تب تک چوستے رہیں جب تک کہ آپ بھی انہی کی طرح مایوس اور افسردہ سانچے میں ڈھل جائیں۔ بغیر روح کے اور بالکل شیطان۔ پھر آپ کو اپنی زندگی کے حادثات اور مایوسیوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں یاد نہیں رہتا۔ ارے ہیری!...... تمہارے ساتھ ہوا سب سے برا حادثہ کسی کو بھی اس کے

بھاری ڈنڈے سے گرا سکتا ہے۔ تمہیں اس بات پر شرم محسوس نہیں کرنا چاہئے۔''

''جب وہ میرے پاس آتے ہیں سر!'' ہیری نے لوپن کی ڈیسک کو گھورتے ہوئے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ ''تو میں اس وقت کی آوازیں سنتا ہوں جب والڈی مورٹ میری ماں کو ہلاک کر رہا تھا......''

پروفیسر لوپن کا ہاتھ اچانک ہلا جیسے وہ ہیری کا کندھا پکڑنا چاہتے ہوں لیکن پھر انہوں نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ ایک پل کی خاموشی رہی۔

''وہ میچ میں کیوں آئے تھے......؟'' ہیری نے کڑھتے ہوئے پوچھا۔

''وہ بھوکے تھے۔'' پروفیسر لوپن نے اپنا بریف کیس بند کیا اور اسے اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''چونکہ ڈمبل ڈور انہیں سکول کے اندر نہیں آنے دے رہے تھے۔ اس لئے انہیں اپنی غذا نہیں مل رہی تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ کیوڈچ میدان کے چاروں طرف جمی ہوئی بھاری بھیڑ کا لالچ انہیں وہاں کھینچ لایا تھا۔ خوشیوں اور سرشاریوں کا ایک بڑا اسیلاب...... غیر معمولی طور پر یہ ان کیلئے کسی بڑے جشن سے کم نہیں رہا ہوگا......''

''اژقبان نہایت بھیانک جگہ ہوگی۔'' ہیری نے ہلکی آواز میں پوچھا۔

پروفیسر لوپن نے گہری سنجیدگی سے اپنے سر کو اثبات میں ہلایا۔

''اژقبان کا زندان خانہ سمندر کے بیچوں بیچ ایک چھوٹے سے جزیرے پر بنایا گیا ہے۔ لیکن انہیں قیدیوں کو روکے رکھنے کیلئے دیواروں یا پانیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ قیدی تو اپنی ہی مایوسیوں کے چنگل میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ چونکہ ان کے اندر کی ساری خوشیاں اور مسرتیں چھن جاتی ہیں تو پھر ان کے اندر خوشی کا کوئی احساس باقی نہیں رہتا جو انہیں وہاں سے نکلنے میں مدد دے سکے۔ ان میں سے زیادہ تر تو کچھ ہی ہفتوں بعد اپنے حواس کھو کر پاگل ہو جاتے ہیں۔''

''لیکن پھر بھی سیریس بلیک ان کے چنگل سے بھاگ نکلا۔'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''وہ فرار ہو گیا......''

پروفیسر لوپن کا بریف کیس ان کے ہاتھ سے نکل کر ڈیسک پر پھسلتا چلا گیا۔ انہیں اسے پکڑنے کیلئے نیچے جھکنا پڑا۔

''ہاں!'' انہوں نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔ ''بلیک نے ضرور ان سے بچنے کا کوئی طریقہ ڈھونڈ لیا ہوگا۔ مجھے تو یہ سب ناممکن سا لگتا ہے...... اگر کوئی جادوگر زیادہ عرصے تک روح کھچڑوں کے بیچ میں رہے تو وہ اس کی تمام قوتوں کو نچوڑ لیتے ہیں۔''

''آپ نے ریل گاڑی میں روح کھچڑ کو دور بھگا دیا تھا۔'' ہیری نے اچانک پوچھا۔

''روح کھچڑوں سے نمٹنے کیلئے کچھ حفاظتی تدابیر ہوتی ہیں۔ جن کا بوقت ضرورت استعمال کیا جا سکتا ہے۔'' پروفیسر لوپن نے جواب دیا۔ ''ریل گاڑی میں صرف ایک ہی روح کھچڑ تھا۔ جتنے زیادہ روح کھچڑ ہوں گے، اتنا ہی انہیں پیچھے ہٹانا مشکل ہوتا جائے گا۔''

''کون سی حفاظتی تدابیر؟'' ہیری نے فوراً سوال داغ دیا۔ ''کیا آپ مجھے سکھا سکتے ہیں؟''

''دیکھو! میں روح کھچڑوں سے بھڑنے کا ماہر نہیں ہوں۔ سچائی اس کے برعکس ہے۔''

''اگر روح کھچڑا گلے کیوڈچ میچ میں دوبارہ آ جائیں تو مجھے ان سے مقابلہ نہ سہی، بچنے کی حفاظتی تدابیر تو معلوم ہی ہونا چاہئے۔''

پروفیسر لوپن نے ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں فیصلہ کن تناؤ اور پر اعتماد جذبہ پھیلا ہوا تھا۔ وہ کچھ دیر تک خاموش رہے اور پھر جھجکتے ہوئے بولے۔

''اچھا ٹھیک ہے...... میں تمہیں سکھانے کی کوشش کروں گا لیکن یہ کام ہم اگلے سیزن کی پڑھائی میں کر پائیں گے۔ مجھے چھٹیوں سے پہلے ڈھیر سارا کام ختم کرنا ہے۔ بیمار ہونے کیلئے میں نے بہت ہی غلط وقت کا انتخاب کیا ہے۔''

☆☆☆☆

پروفیسر لوپن کے روح کھچڑوں سے بچنے کی حفاظتی تدابیر سکھانے کے وعدے نے ہیری کی طبیعت کو بہتر کر دیا تھا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اب اسے اپنی ماں کے آخری جملے اور چیخیں سنائی نہیں دیں گی جو اس کی روح تک کو زخمی کر دیتے تھے۔ اس کے علاوہ نومبر کے آخر میں ہونے والے کیوڈچ میچ نے بھی اسے کافی ڈھارس بندھائی تھی۔ ہفل پف کی ٹیم مخالف ریون کلا کی ٹیم سے بری طرح ہار گئی تھی۔ اس خبر نے اسے بے حد مسرور کیا تھا۔ گری فنڈر کی ٹیم کو ایک بار پھر امید کی کرنیں دکھائی دینے لگی تھیں کہ وہ کیوڈچ کپ جیت سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اب اپنا کوئی بھی میچ نہ ہاریں۔ اولیور وڈ پر ایک بار پھر جنونی کیفیت سوار ہوگئی تھی۔ اس نے اپنی ٹیم سے بارش کی ٹھنڈی دھند میں جم کر میچ کیلئے تربیتی مشقیں کروائیں جو دسمبر تک جاری رہیں۔ ہیری کو میدان میں روح کھچڑوں کی جھلک تک دکھائی نہیں دی۔ ڈمبل ڈور کے شدید غصے کی وجہ سے وہ اب بیرونی داخلی راستوں پر ہی تعینات رہے۔

پڑھائی کا پہلا مرحلہ ختم ہونے سے دو ہفتے پہلے آسمان صاف ہو گیا۔ اچانک ایک دن صبح آسمان سفید ہو گیا اور کیچڑ بھرا میدان سفید برف سے ڈھک گیا۔ سکول کے اندرونی حصے کی فضا آنیوالے کرسمس کے تہوار کی خوشیاں بکھیرے ہوئے تھی۔ بے جان چیزوں کو جادوئی طور پر متحرک کرنے والے استاد پروفیسر فلٹ وک نے پہلے سے ہی اپنے کلاس روم کو پنکھ ہلاتی پریوں کی جھلملاتی روشنی سے سجا لیا تھا۔ طلباء چھٹیوں کی آمد پر اپنے مشاغل کی خوشی خوشی سے باتیں کر رہے تھے۔ رون اور ہرمائنی نے چھٹیوں میں ہوگورٹس میں ہی رُکنے کا فیصلہ کیا تھا۔ رون نے کہا کہ وہ اس لئے چھٹیوں میں نہیں جا رہا کیونکہ وہ گھر میں پرسی کو دو ہفتے تک نہیں جھیل سکتا۔ ہرمائنی نے کہا کہ اسے لائبریری میں بہت سی کتابیں پڑھنا ہیں۔ یہ الگ بات تھی کہ ہیری ان کی باتوں سے قطعاً بے وقوف نہیں بنا تھا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ وہ لوگ جان بوجھ کر بہانے گڑ رہے ہیں تاکہ وہ ہیری کو تنہائی کا احساس نہ ہونے دیں۔ وہ اس بات پر ان دونوں کا تہہ دل سے شکر گزار بھی تھا۔

جب پہلے مرحلے کے اختتام پر ہاگس میڈ کی سیر کی خصوصی اجازت کا اعلان کیا گیا تو ہیری کے علاوہ باقی سب طلباء خوشی سے

دیوانے ہورہے تھے۔

''ہم وہاں پر اپنی کرسمس کی خریداری کر سکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے لکھتے ہوئے کہا۔ ''ممی ڈیڈی کو ہنی ڈیوکس کی دانت چمکا دینے والی مٹھائیاں بے حد پسند آئیں گی۔''

ہیری نے اس سچائی کو تسلیم کرلیا تھا کہ اس بار بھی تیسرے سال کے طلباء میں سے وہ اکلوتا ہوگا جو ہاگس میڈ کی تفریح کا لطف نہیں حاصل کر پائے گا۔اس نے وڈ سے 'کون سا بہاری ڈنڈا؟' نامی کتاب ادھار لے لی۔ اس نے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ تمام دن بہاری ڈنڈوں کی اقسام کے بارے میں پڑھے گا۔ مشقوں کے دوران ہیری سکول کے ہی ایک بہاری ڈنڈے کو استعمال کررہا تھا۔ یہ پرانا شوٹنگ سٹار نامی بہاری ڈنڈا تھا جو بہت دھیمی رفتار سے اُڑتا تھا اور پرواز کے دوران جھٹکے بھی خوب لگاتا تھا۔ اسے غیر معمولی طور پر اپنے لئے ایک معیاری بہاری ڈنڈے کی ضرورت تھی۔

ہفتے کی صبح سب طلباء ہاگس میڈ میں سیر تفریح کیلئے جارہے تھے۔اس صبح اس نے چوغے اور اسکارف میں لپٹے رون اور ہرمائنی کو رخصت کیا۔ اس کے بعد وہ اکیلا گری فنڈر کی سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ وہ اپنا باقی وقت گری فنڈر کے ہال میں گزارنا چاہتا تھا۔ کھڑکیوں کے باہر برف کے میدان دکھائی دے رہے تھے۔ ہلکی ہلکی برف باری بھی شروع ہو چکی تھی۔ پورے سکول عجیب سی خاموشی طاری تھی۔

''شش......شش......شش......ہیری!''

ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ تیسری منزل کی راہداری میں آدھے فرلانگ کی دوری پر فریڈ اور جارج ایک آنکھ والی کبڑی چڑیل کی مورتی کے پیچھے چھپے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''تم لوگ کیا کررہے ہو؟'' ہیری نے تجسس سے پوچھا۔ ''تم ہاگس میڈ کیوں نہیں گئے؟''

''ہم لوگ جانے سے پہلے تمہیں ایک خوشی دینے کیلئے یہاں آئے ہیں۔'' فریڈ نے پر اسرار طریقے سے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ ''یہاں اندر آجاؤ۔''

اس نے ایک آنکھ والی چڑیل کی مورتی کے بائیں طرف کے خالی کلاس روم کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری فریڈ اور جارج کے پیچھے پیچھے اندر چلا آیا۔ جارج نے احتیاط سے دروازہ بند کیا اور پھر مسکراتے ہوئے ہیری کی طرف گھوم گیا۔

''ہیری!'' جارج نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''ہم تمہیں کرسمس کا تحفہ کچھ جلدی ہی دے رہے ہیں۔'' فریڈ نے مضحکہ خیز انداز میں اپنے چوغے کے اندر ہاتھ ڈالا اور ایک عجیب سی چیز نکالی۔ اس نے اسے ڈیسک پر رکھ دیا۔ وہ ایک بڑا، چوکور اور بہت ہی گھسا پٹا سا چرمئی کاغذ تھا۔ جس پر کچھ بھی نہیں لکھا تھا۔ ہیری کو لگا کہ فریڈ اور جارج اسے الّو بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔ اس لئے وہ چرمئی کاغذ کو محض گھورتا رہا۔

''یہ کیا ہے؟''

''ہیری! یہ ہماری کامیابیوں کا گہرا راز ہے۔'' جارج نے چرمئی کاغذ کو پیار سے تھپکاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یہ دیتے وقت ہمارا دل تڑپ رہا ہے۔'' فریڈ آہ بھر کر بولا۔ ''لیکن ہم نے کل رات کو یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اس کی ہم سے زیادہ تمہیں ضرورت ہے۔''

''ویسے بھی...... ہمیں اب یہ پوری طرح یاد ہو چکا ہے۔'' جارج نے کہا۔ ''ہم تمہیں یہ تحفتاً دے رہے ہیں۔ اب درحقیقت ہمیں اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔''

''میں اس پھٹے پرانے چرمئی کاغذ کا کیا کروں گا؟'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا

''پھٹا پرانا چرمئی کاغذ!'' فریڈ نے اپنی آنکھیں صدمے کے مارے بند کرلیں جیسے ہیری نے اس کا دل ہی توڑ ڈالا ہو۔ ''جارج! اسے تم ہی سمجھاؤ۔''

''دیکھو!...... جب ہم یہاں پہلے سال میں آئے تھے ہیری! چھوٹے بیوقوف اور معصوم!''

ہیری کھلکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ اسے شک تھا کہ فریڈ اور جارج کبھی معصوم رہے ہوں گے۔

''دیکھو! آج کے مقابلے میں اُس وقت ہم واقعی زیادہ معصوم تھے تبھی تو ہم فلیچ کے چنگل میں پھنس گئے تھے۔''

''ہم نے راہداری میں ایک غباڑ بم پھوڑ دیا تھا جس سے فلیچ نہ جانے کیوں غصے میں آ گیا تھا۔''

''اس لئے وہ ہمیں پکڑ کر اپنے آفس میں لے گیا اور ہمیشہ کی طرح ہمیں دھمکیاں دینے لگا۔''

''سزا دوں گا۔''

''الٹا لٹکا دوں گا۔''

تبھی ہم نے اس کی الماری میں ایک دراز ایسا دیکھا جس پر لکھا ہوا تھا......

'ضبط کیا ہوا بے حد خطرناک سامان!'

''ہماری جگہ تم ہوتے تو تم کیا کرتے؟'' فریڈ بولا۔ ''جارج نے ایک اور غباڑ بم پھوڑ کر اس کا دھیان بھٹکا دیا۔ میں نے پھرتی کے ساتھ اس دراز کو کھولا اور اسے نکال کر چھپا لیا۔''

''اسے چرانا اتنا برا نہیں ہے جتنا محسوس ہوتا ہے۔'' جارج بولا۔ ''ہمارا خیال ہے کہ فلیچ کو اس چیز کا ذرا بھی احساس نہیں تھا کہ اسے کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے شاید شک ہو گیا تھا کہ یہ کوئی خفیہ چیز ہے۔ ورنہ وہ اسے ضبط ہی نہ کرتا۔''

''اور تم جانتے ہو کہ اس کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟''

''ارے ہاں! فریڈ نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ''اس چھوٹی سی چیز نے ہمیں سکول کے سبھی اساتذہ سے زیادہ سکھایا ہے۔''

''تم لوگ میرے تجسس کو ہوا دے رہے ہو۔'' ہیری نے اس پرانے چرمئی کاغذ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا؟'' جارج جلدی سے بولا۔

اس نے اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور چرمئی کاغذ کو ہلکا سا چھوا اور کہا۔ ''میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کوئی نیکی نہیں کروں گا۔''

جارج نے چھڑی سے جہاں چھوا تھا وہاں سے سیاہی کی لکیریں مکڑی کے جالے کی طرح پھیلنا شروع ہو گئیں۔ وہ ایک دوسرے سے مل گئیں اور کچھ ایک دوسرے کو کاٹتے ہوئے بڑھ گئیں اور چرمئی کاغذ کے ہر کونے تک چلی گئیں۔ پھر وہ اوپر بڑھیں اور بل کھاتے ہوئے حروف کے کچھ سانچے میں ڈھل گئیں۔

میسرز، مونی، وارم ٹیل، پیڈ فٹ اور پرونگس۔

شرارتی جادوگروں کا مددگار

میواڈر کا نقشہ

پیش کرنے میں ہم فخر محسوس کرتے ہیں۔

یہ ایک نقشہ تھا۔ اس میں ہوگورٹس کی پوری عمارت اور میدانوں میں موجود ہر چیز نمایاں دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی سب سے عمدہ بات یہ تھی اس میں چاروں طرف سیاہی ننھے منے نقطے چل پھر رہے تھے جن کے ساتھ چھوٹے حروف میں ان کے نام لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری حیرانگی کے سمندر میں غوطے کھاتا ہوا اس پر جھک گیا۔ سب سے اوپر بائیں کونے میں ایک نقطہ بتا رہا تھا کہ پروفیسر ڈمبل ڈور اپنے آفس میں ٹہل رہے ہیں۔ چوکیدار فلیچ کی جاسوس بلی مسز نورس دوسری منزل پر گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور پیوس نامی بھوت اس وقت ٹرافی روم میں اچھل رہا تھا۔ ہیری کی آنکھیں کئی راہداریوں میں اوپر نیچے گھوم گئیں۔ پھر اسے ایک اور چیز دکھائی دی۔

اس نقشے میں کچھ ایسے بھی راستے تھے جن پر وہ کبھی نہیں گیا تھا اور ان میں کئی قدم جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''سیدھے ہاگس میڈ کی طرف!'' فریڈ نے کہا اور ان میں سے ایک پر اپنی انگلی پھرائی۔ ''کل سات راستے ہیں۔ فلیچ ان چار راستوں کے بارے میں جانتا ہے......'' اس نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ ''لیکن ہمیں پورا یقین ہے کہ باقی تین راستوں کے بارے میں صرف ہم جانتے ہیں۔ لیکن چوتھی منزل کے آئینے کے پیچھے والے راستے کو بھول جاؤ۔ ہم نے گذشتہ سال موسم سرما تک اسے استعمال کیا ہے۔ اس کی دیواریں اس قدر بوسیدہ ہو چکی ہیں کہ وہ راستہ اب قابل استعمال نہیں رہا۔ کئی جگہ سے یہ بند ہو چکا ہے...... اور یہ والا راستہ دیکھو! ہمارا خیال نہیں ہے کہ کسی بھی کبھی اس راستے کو استعمال کیا ہوگا کیونکہ اس کے بیرونی دروازے کے ٹھیک باہر جھگڑالو درخت موجود ہے۔ یہ دروازہ سیدھا ہاگس میڈ کے تہہ خانے میں کھلتا ہے۔ ہم نے ان گنت مرتبہ اس کا استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ تم نقشے میں دیکھ سکتے ہو کہ اس کا داخلی دروازہ اس کمرے کے ٹھیک باہر موجود ہے۔ اس ایک آنکھ والی چڑیل کی مورتی کے نچلے خفیہ

خانے میں......''

''مونی، وارم ٹیل، پیڈ فٹ اور پرونگز۔'' جارج نے آہ بھر کر نقشے کے حروف والے حصے کو تھپکتے ہوئے کہا۔''ہم ان کے بہت احسان مند ہیں۔''

''وہ بہت عظیم جادوگر تھے۔'' فریڈ نے سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔''انہوں نے قوانین توڑنے والی نئی نسل کی مدد کرنے کیلئے بہت کڑی محنت کی ہے۔''

''ٹھیک ہے۔'' جارج نے جلدی سے کہا۔''جب تمہارا کام پورا ہو جائے تو اسے مٹانا مت بھولنا۔''

''ورنہ کوئی بھی اسے پڑھ لے گا۔'' فریڈ نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

''بس اسے ایک بار چھڑی سے ٹھونکنا اور کہنا 'فسادِ منظّم'۔ اس کے بعد یہ پھر سے کورا کاغذ بن جائے گا۔'' جارج نے اس کی بات مکمل کی۔

''تو ہیری!'' فریڈ نے پرسی کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔''تم اچھی طرح سے پیش آنا۔''

''ہاگس میڈ میں گھومتے ہیں۔'' جارج نے آنکھ دبا کر شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

وہ مستی بھرے انداز کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے۔

ہیری وہاں پر کھڑا کھڑا نقشے کی طرف دیکھتا رہا۔ اس نے دیکھا کہ مسز نورس بائیں طرف میں مڑ گئی اور فرش پر پڑی کسی چیز کو سونگھنے کیلئے رُک گئی تھی۔ اگر واقعی فلیچ کو اس راستے کے بارے میں کچھ واقفیت نہیں تھی تو......روح کھچڑوں کو بھی اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوگا۔

اتفاقاً اسے وہیں کھڑے کھڑے مسٹر ویزلی کی کہی ہوئی بات یاد آ گئی۔

''کبھی کسی سوچنے والی چیز پر یقین نہ کرنا جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے۔''

یہ نقشہ ان حیرت انگیز جادوئی چیزوں میں سے ایک تھا جن کے بارے میں مسٹر ویزلی نے اسے خبردار کیا تھا......شرارتی جادوگروں کا مددگار......پھر ہیری نے اس بارے میں سوچنا ترک کر دیا۔ وہ تو اس کا استعمال کر کے صرف ہاگس میڈ میں پہنچنا چاہتا تھا ......اور فریڈ اور جارج تو برسوں سے اس کا استعمال کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ تو آج تک کوئی بھیانک حادثہ نہیں ہوا تھا۔

ہیری نے ہنی ڈیوکس کے خفیہ راہداری کو اپنی انگلی سے چھوا۔

پھر اچانک اس نے ہدایات کے مطابق نقشہ کو لپیٹا اور اپنے چوغے میں رکھ لیا۔ وہ جلدی سے کلاس روم کے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازے کی درز میں باہر جھانکتے ہوئے جائزہ لیا۔ باہر کوئی بھی نہیں تھا۔ نہایت احتیاط سے وہ کمرے سے باہر نکلا اور ایک آنکھ والی جادوگرنی کی مورتی کے پیچھے چھپ گیا۔

اسے اب کیا کرنا تھا؟ اس نے نقشے کو دوبارہ باہر نکالا اور اسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ سیاہی کا ایک نیا نقطہ ابھر آیا تھا جس پر لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ 'ہیری پوٹر'...... یہ نقطہ بالکل وہیں کھڑا تھا جہاں پر ہیری خود اس وقت موجود تھا تیسری منزل کی راہداری کے آدھے راستے پر۔ ہیری نے دھیان سے دیکھا۔ اس کا چھوٹا سا نقطہ اپنی ننھی چھڑی سے مورتی کو تھپتھپا رہا تھا۔ ہیری نے فوراً اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور مورتی کو تھپتھپانے لگا۔ لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس نے ایک بار پھر نقشے کو دیکھا۔ اس کے نقطے کے پاس بہت چھوٹے حروف میں ایک لفظ لکھا ہوا دکھائی دیا۔

''نیچے دھنسو!''

ہیری نے ایک بار پھر پتھر کی جادوگرنی کو تھپتھپایا اور دھیمی آواز میں کہا۔ ''نیچے دھنسو!''

اچانک پتھر کی مورتی کا نچلا خفیہ خانہ اس قدر کھل گیا کہ اس میں ایک دبلا پتلا شخص آسانی سے گھس سکتا تھا۔ ہیری نے جلدی سے راہداری میں آگے پیچھے دیکھا اور پھر نقشے کو اپنے چوغے میں چھپالیا۔ اس نے خفیہ خانے میں اپنا سر گھسایا اندر پہنچنے کے بعد وہ ڈھال سے نیچے پھسلنے لگا۔

وہ کافی دور تک نیچے پھسلا جیسے وہ کسی پتھر پر پھسل رہا ہو۔ آخر وہ ٹھنڈی اور نم آلود زمین پر جا گرا۔ وہ چاروں طرف دیکھنے کی کوشش کرتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہاں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس نے اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور بڑبڑایا۔ ''اجالا ہو'' روشنی ہونے پر اس نے دیکھا کہ وہ ایک بہت تنگ اور نیچی چھت والی راہداری میں کھڑا تھا۔ اس نے نقشہ اوپر اُٹھایا اور اسے اپنی چھڑی کی نوک سے ٹھونک کر بولا۔ ''فساد منظّم۔'' اگلے لمحے نقشہ بالکل کورا کاغذ بن چکا تھا۔ اس نے اسے نہایت احتیاط سے تہ کیا اور اپنے لباس کی اندرونی تہہ میں محفوظ کرلیا۔ اب وہ تیزی سے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ چل رہا تھا اس کے اندر عجیب سی سرشاری تھی اور کہیں چھپا ہوا انہونا دھڑکا۔

راہداری کسی خرگوش کی بڑے بل کی مانند بل دار تھی۔ ہیری جلدی جلدی چل رہا تھا۔ وہ ناہموار فرش پر کئی بار لڑکھڑا بھی گیا تھا۔ وہ اپنی چھڑی کی روشنی سے بھرپور مدد حاصل کرر ہا تھا۔

اس سفر میں ہیری کا خاصا وقت خرچ ہوگیا تھا لیکن اسے ہاگس میڈ جانے کے خیال نے کافی تقویت پہنچائی تھی۔ قریباً ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد راہداری اوپر کی جانب اُٹھنا شروع ہوگئی۔ ہانپتے ہوئے ہیری نے اپنی رفتار مزید تیز کردی۔ اس کا چہرہ بے حد گرم اور پاؤں شدید ٹھنڈے ہو رہے تھے۔ دس منٹ بعد وہ اوپر جانے والی پتھر کی سیڑھیوں کے پاس پہنچا۔ کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔ اس بات کا خیال رکھتے ہوئے ہیری ان پر چڑھنے لگا۔ سو سیڑھیاں، دوسو سیڑھیاں، انہیں چڑھتے ہوئے وہ گنتی بھی بھول گیا تھا۔ وہ بس اپنے پیروں کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر اچانک اس کا سر کسی ٹھوس چیز سے جاٹکرایا۔

یہ ایک چور دروازہ لگ رہا تھا۔ ہیری وہاں پر کھڑے ہوکر اپنا سر مسلتا رہا۔ وہ پورے دھیان سے دوسری طرف کی آہٹ سننے کی

کوشش کر رہا تھا۔ اسے اوپر کسی قسم کی کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ اس نے بہت دھیرے دھیرے دھکا لگاتے ہوئے چور دروازے کو اوپر اُٹھایا اور اس کی درز سے جھانکا۔ وہ ایک عجیب سی جگہ تھی جہاں پر لکڑی کے صندوق اور ٹوکریاں بھری پڑی تھیں۔ ہیری چور دروازے سے باہر نکلا اور اسے احتیاط سے دوبارہ بند کر دیا۔ چور دروازہ دھول بھرے فرش سے اس قدر میل کھاتا تھا کہ اسے دیکھ پانا بھی ناممکن تھا۔ ہیری اوپر جانے والی لکڑی کی سیڑھی کی طرف دھیرے دھیرے بڑھنے لگا۔ اب اسے لوگوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اسے گھڑیال کا گھنٹہ بجنے اور دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں بھی سنائی دیں۔

جب وہ سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟ اسی وقت اچانک اسے کہیں پاس ہی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ ایسا لگا جیسے کوئی نیچے آرہا ہو۔

''جیلی والے گھونگھوں کا بھی ایک اور ڈبہ لے آنا۔ ہمارا اسٹاک ختم ہو رہا ہے۔'' ایک عورت کی تیکھی آواز سنائی دی۔

کسی کے سیڑھیاں اترنے کی آواز دی۔ ہیری جلدی سے ایک بڑے صندوق کی اوٹ میں چھپ گیا اور آنے والے شخص کے گزرنے کا انتظار کرنے لگا۔ ہیری کو آواز آئی کہ کوئی آکر سامنے کی دیوار سے ٹکا کر رکھے گئے صندوقوں کو کھسکا رہا ہے۔ اسے شاید دوسرا موقع نہیں ملے گا۔

ہیری فوراً کوئی آواز پیدا کئے بغیر اپنی جگہ سے باہر نکلا اور پھر سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا کہ ایک آدمی کی بڑی پیٹھ اس کی طرف تھی اور وہ اپنا چمکتا ہوا گنجا سر ایک صندوق میں گھسانے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہیری سیڑھیوں کے اوپر والے دروازے تک پہنچ کر اس سے باہر نکلا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ہنی ڈیوکس کی مٹھائی والی دوکان کے کاؤنٹر کے بالکل پیچھے تھا۔ وہ جھکا، ترچھا چلا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ وہاں پر ہوگورٹس کے طلباء و طالبات کی اتنی بھیڑ تھی کہ کسی نے بھی ہیری کی طرف توجہ نہیں دی۔ اس نے وہاں پہنچ کر اپنے چاروں طرف دیکھا۔ اسے تب اپنی ہنسی روکنا پڑی جب اس نے اپنے تخیل میں یہ تصور کیا کہ اگر ڈڈلی اسے یہاں دیکھ لے تو اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں والے چہرے پر کس قسم کے جذبات چھا جائیں گے۔

دوکان میں بہت سارے شوکیس لگے ہوئے تھے جن میں من للچانے والی طرح طرح کی مٹھائیاں بھری پڑی تھیں۔ کریم والی کینڈیز تھیں، ناریل برف کی گلابی چوکور ٹکڑے تھے۔ شہد کے رنگوں والی موٹی موٹی ٹافیاں تھیں۔ سینکڑوں طرح کی چاکلیٹ ایک قطار میں رکھی ہوئی تھیں۔ ہر ذائقے کی ٹافیوں سے ایک بڑا کنستر بھرا پڑا تھا۔ ایک اور کنستر فیزنگ ویزبیز کا بھرا ہوا دکھائی دیا۔ وہاں پر ہوا میں اُٹھنے والی شربت بالز بھی تھیں جن کا رون نے تذکرہ کیا تھا۔ ایک اور دیوار پر خصوصی اثرات والی مٹھائیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ڈوبل کی بہترین ببل گم (جس سے کمرے میں نیلے رنگ کے بلبلے خارج ہوتے تھے جو کئی دن تک پھوٹتے نہیں تھے) عجیب سی دکھائی دینے والی دانت چمکا دینے والی کڑوی مٹھائی تھی، کالی مرچ جتنی چھوٹی چٹ پٹی شیطانی گولیاں تھیں (اس سے جادوئی کلمات کی ادائیگی میں منہ سے آگ نکلتی تھی) برفیلی چوہیا نامی مٹھائی تھی (اس کے کھانے سے دانتوں کی کٹکٹاہٹ کو دیر تک سنا جاسکتا تھا) مینڈک کی شکل کی

پودینے کی کریمز تھیں (جن سے پیٹ میں سچ مچ مینڈک کودتے ہوئے محسوس ہوتے تھے) نازک شکر بھری قلمیں اور دھما کہ کرنے والی بونبونز تھیں۔

جیسے ہی ہیری چھٹے سال کے طلباء کی بھیڑ میں سے نکلا تو اسے دوکان کے سب سے دور والے چھپر پر ایک سائن بورڈ دکھائی دیا جس پر لکھا تھا۔ 'ناقابل فراموش ذائقے' اس سائن بورڈ کے نیچے رون اور ہرمائنی کھڑے تھے اور خون کے ذائقے والے لالی پاپس کی ٹرے کو دیکھ رہے تھے۔ ہیری چپ چاپ ان کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔

''ارے نہیں! ہیری کو یہ پسند نہیں آئیں گے۔ میرا خیال ہے کہ خون پینے والے چڑیلوں کیلئے مخصوص ہیں۔'' ہرمائنی اسے کہہ رہی تھی۔

''اور یہ......!'' رون نے ہرمائنی کی ناک کے نیچے کاکروچ نٹس کا ڈبہ رکھتے ہوئے کہا۔

''بالکل بھی نہیں!'' ہیری جلدی سے بولا۔

رون کے ہاتھ سے کاکروچ نٹس کا ڈبہ چھوٹتے چھوٹتے بچا۔

''ہیری؟'' ہرمائنی چیخی۔ ''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تم یہاں کیسے......اُف کیسے؟''

''واہ!'' رون بہت متاثر ہوتے ہوئے بولا۔ ''تم نے ہوا سے ظاہر ہونا سیکھ لیا ہے؟''

''نہیں بالکل نہیں......'' ہیری نے کہا۔ وہ دھیمی آواز میں بولا رہا تھا تاکہ چھٹے سال کے طلباء اس کی آواز نہ سن سکیں۔ اس نے انہیں میوا ڈر کے نقشے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔

''فریڈ اور جارج نے یہ مجھے کیوں نہیں دیا؟'' رون نے غصے سے کہا۔ ''آخر میں ان کا بھائی ہوں......''

''لیکن ہیری اپنے پاس رکھے گا نہیں۔'' ہرمائنی نے پورے یقین کے ساتھ کہا۔ اس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ ایسا سوچنا بھی ہیری کیلئے حماقت ہوگا۔ ''وہ اسے پروفیسر میک گوناگل کو دے دے گا...... ہے نا ہیری؟''

''نہیں...... بالکل نہیں!'' ہیری نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

''کیا تم پاگل ہو گئی ہو؟'' رون نے ہرمائنی کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''اتنی اچھی چیز اساتذہ کو بھلا کون دے گا؟''

''اگر میں اسے دینے گیا تو مجھے بتانا پڑے گا کہ یہ مجھے کہاں سے ملا ہے؟ فلچ فوراً سمجھ جائے گا کہ فریڈ اور جارج نے ہی اسے چرایا ہوگا۔''

''لیکن سیریس بلیک کے بارے میں تو سوچو!'' ہرمائنی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ''وہ سکول کی عمارت میں گھسنے کیلئے اس نقشے میں دکھائی دینے والے کسی بھی خفیہ راستے کا استعمال کر سکتا ہے۔ اساتذہ کو یہ معلوم ہونا چاہئے......''

''وہ کسی بھی راستے سے اندر نہیں جا سکتا۔'' ہیری نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ ''نقشے میں کل سات راستے ہیں......ٹھیک ہے!

......فریڈ اور جارج کا کہنا ہے کہ فلیچ ان میں سے چار راستوں کے بارے میں بخوبی جانتا ہے۔ اب باقی بچے تین راستے! ان میں سے ایک پوری طرح بوسیدہ ہو کر بند ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کا استعمال کوئی بھی نہیں کرسکتا۔ باقی دو میں سے ایک راستے کے بیرونی دروازے پر جھگڑالو درخت کا قبضہ ہے۔ وہاں سے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب بچا یہ آخری راستہ، جس کے ذریعے میں یہاں آیا ہوں۔ اس کو سیریس بلیک کبھی بھی نہیں استعمال کر پائے گا۔ اس کے بیرونی دروازے کو تہہ خانے میں تلاش کر لینا لگ بھگ ناممکن ہے۔ وہ گھپ اندھیرے میں دکھائی ہی نہیں دیتا...... جب تک کہ کسی کو اس کے بارے میں پہلے ہی خبر نہ ہو۔''

ہیری جھجکا۔ کیا ہو کہ اگر بلیک کو پہلے سے اس کی خبر ہو؟ کہ وہاں پر خفیہ راستے کا داخلی دروازہ چھپا ہوا ہے۔ بہر حال رون نے اپنا گلا صاف کیا اور مٹھائی کی دوکان کے دروازے کے اندر شیشے کے دروازے پر لگے ایک نوٹس کی طرف ہیری کی توجہ دلائی۔

جادوئی وزیراعظم کا حکم

گاہکوں کو یہ یاد دلایا جاتا ہے کہ اگلے احکامات تک روح کھچڑ رات کو سورج ڈوبنے کے بعد ہاگس میڈ میں کی سڑکوں پر پہرہ دیں گے۔ یہ قدم ہاگس میڈ کی نگرانی کے ضمن میں اُٹھایا گیا ہے۔ سیریس بلیک کی گرفتاری کے فوراً بعد اس حکم کو واپس لے لیا جائے گا، اس لئے آپ کو خصوصی طور پر ہدایت کی جاتی ہے کہ آپ رات ہونے سے پہلے اپنی خریداری مکمل کرلیا کریں اور رات کو باہر مت نکلیں!...... کرسمس کے تہوار کیلئے نیک دلی تمنائیں!

''دیکھو!'' رون نے اطمینان سے کہا۔ ''جب روح کھچڑوں کی فوج پورے قصبے میں گھوم پھر رہی ہو تو میں دیکھنا چاہوں گا کہ بلیک ہاگس میڈ میں گھومنے کی کوشش کیسے کرسکتا ہے؟ ہرمائنی! ویسے بھی ہاگس میڈ کے مالک دروازے ٹوٹنے کی آواز سن لیں گے۔ وہ دوکان کے ٹھیک اوپر ہی تو رہتے ہیں۔''

''ہاں...... لیکن...... لیکن!'' ہرمائنی کسی اور بہانے کو بحث کیلئے ڈھونڈ رہی تھی۔ ''دیکھو! ہیری کو پھر بھی ہاگس میڈ میں نہیں آنا چاہئے تھا۔ اس کے اجازت نامے پر دستخط نہیں ہیں۔ اگر کسی کو اس بارے میں پتہ چل گیا تو وہ بہت مشکل میں پھنس جائے گا۔ اور ابھی رات نہیں ہوئی ہے...... اگر سیریس بلیک آج ہی یہاں آ گیا تو؟...... ابھی؟''

''اتنی بھیڑ میں اور ایسے موسم میں وہ ہیری کو دیکھے گا کیسے؟'' رون نے چھپڑ لگی کھڑکیوں پر برف کی موٹی تہہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''چھوڑو بھی ہرمائنی! کرسمس کا موسم ہے۔ ہیری کو بھی تو خوش ہونے کا موقع ملنا چاہئے۔''

ہرمائنی نے اپنا ہونٹ کاٹ لیا۔ وہ بہت فکر مند دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا تم مجھے پکڑوا تو نہیں دو گی ہرمائنی......؟'' ہیری نے مسکرا کر پوچھا۔

''نہیں...... بالکل بھی نہیں!...... پوری ایمانداری سے ہیری!''

''فیزنگ بہز بیز دیکھو ہیری!'' رون اس کا ہاتھ پکڑ کر ان کے کنستر کی طرف لے گیا۔ ''اور جیلی والے گھونگھے!...... اور آئسیڈ

پوپس...... جب میں سات سال کا تھا تو فریڈ نے مجھے ایک آئسیڈ پوپس کھلا دیا تھا۔اس کی وجہ سے میری زبان جل گئی تھی اور اس میں سوراخ ہو گیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ اس کے بعد ممی نے اپنی جھاڑو سے اس کی خوب پٹائی کی تھی۔'' رون نے آئسڈ پوپ کے کنستر کی طرف دیکھتے ہوئے جوشیلے انداز میں کہا۔''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں فریڈ کو یہ کہہ کر کاکروچ نٹس پکڑادوں کہ مونگ پھلی کے دانے ہیں تو کیا وہ لے لے گا؟''

جب رون اور ہرمائنی نے اپنی سبھی مٹھائیوں کے پیسے ادا کر دیئے تو وہ ہنی ڈیوکس کی دوکان سے باہر نکل کر برفیلے طوفان میں چلنے لگے۔ ہاگس میڈ کسی کرسمس کارڈ کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ چھوٹے چھوٹے مکانوں اور دوکانوں پر برف کی سوکھی پرت جمی ہوئی تھی۔دروازوں پر مقدس مالائیں ٹنگی ہوئی تھیں اور درختوں پر جادو سے چمکتی موم بتیوں کی لڑیاں لٹک رہی تھیں۔

ہیری کو اب کپکپی چھوٹ رہی تھی کیونکہ وہ جلد بازی میں گرم کپڑے پہن کر نہیں آیا تھا۔ باقی سب طلباء نے گرم موٹے چوغے پہن رکھے تھے۔وہ سڑک پر ٹہلتے ہوئے کافی آگے نکل آئے۔ان کے سر سرد ہوا کے باعث تنے ہوئے تھے۔رون اور ہرمائنی نے اپنی گردنوں پر موٹا اسکارف پہن رکھا تھا۔

''وہ پوسٹ آفس ہے......''

''زونکو کی جوک شاپ وہاں پر ہے......''

''ہم چیختا بنگلہ دیکھنے کیلئے جا سکتے ہیں......''

''میں تو کہتا ہوں۔'' رون نے اپنے دانت کٹکٹاتے ہوئے کہا۔''ہمیں بٹر بیئر پینے کیلئے تھری بروم سٹکس چلنا چاہئے۔''

ہیری اس کیلئے فوراً تیار ہو گیا۔ ہوا تیز تھی اور ان کے ہاتھ بھی قلفی کی مانند جم رہے تھے۔اس لئے انہوں نے سڑک پار کی اور کچھ منٹوں میں وہ ایک چھوٹے سے بار میں داخل ہو گئے۔

وہاں پر بہت زیادہ بھیڑ دکھائی دے رہی تھی۔لوگوں کا شور، بیئر کی بو اور دھوئیں کے مرغولے دوکان کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے تھے۔خوبصورت چہرے اور بھرے جسم والی ایک عورت بار میں شور مچانے والے جادوگروں کو ڈرنکس دے رہی تھی۔

''ان کا نام 'میڈم روزمیرتا' ہے۔'' رون نے کہا۔''میں ڈرنکس لے کر آتا ہوں!'' یہ کہتے ہوئے اس کا چہرہ بے حد سرخ ہو گیا تھا۔

ہیری اور ہرمائنی کمرے میں پیچھے کی طرف چل دیئے جہاں کھڑکی اور آتش دان کے پاس ایک خوبصورت کرسمس ٹری کھڑا تھا۔ اس کے پاس ایک چھوٹی میز خالی تھی جس پر انہوں نے نشستیں سنبھال لیں۔ پانچ منٹ بعد رون گرم گرم بٹر بیئر کے تین جھاگ بھرے گلاس لے کر آ گیا۔

''کرسمس کی مبارک!'' اس نے خوشی خوشی اپنا گلاس اوپر اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ہیری کو تو بٹر بیئر کا مزہ آ گیا تھا۔آج تک اس نے اتنی مزیدار چیز نہیں چکھی تھی۔ بٹر بیئر کے اندر جاتے ہی اس کے بدن میں حرارت کی لہریں دوڑنے لگیں۔

اچانک ہوا کا جھونکا آنے سے اس کے بال بکھر گئے۔تھری بروم سٹکس کا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔ ہیری نے اپنے گلاس کے اوپر سے دیکھا اور اسے اپنی سانسیں رُکتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ پروفیسر میک گونا گل اور پروفیسر فلنٹ وک برف کے ٹکڑے گراتے ہوئے بار میں داخل ہوئے۔ان کے پیچھے پیچھے ہیگر ڈ تھا۔ جو سبز ہیٹ اور دھاری دار چوغہ پہنے ہوئے ایک جادوگر سے باتیں کرتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔ یہ جادوگر کوئی اور نہیں...... بلکہ جادوئی وزیراعظم کارنیلوس فج تھا۔

رون اور ہرمائنی نے اپنے ہاتھ ہیری کے سر پر رکھ دیئے اور اسے اس کے سٹول سے اتار کر زبردستی میز کے نیچے گھسا دیا۔اس دوران ہیری بٹر بیئر پی چکا تھا اور اس نے اپنے خالی گلاس کو سنبھالتے ہوئے دیکھا کہ اساتذہ اور فج پہلے بار کی طرف گئے، رُکے اور پھر ان کی طرف بڑھنے لگے۔ ہیری کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

ہرمائنی نے میز کے قریب کھڑے کرسمس ٹری کی طرف دیکھا اور آہستگی سے جادوئی چھڑی سے اس کی طرف اشارہ کر کے سرگوشی کی۔''اوٹ ہو جائے!''

کرسمس ٹری ہوا میں کچھ انچ بلند ہوا اور پھر غیر محسوس طریقے سے کھسک کر میز کے ٹھیک سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔اب انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔درخت کی گھنی، نیچی اور بکھری ہوئی شاخوں کے بیچ میں سے میز کے نیچے چھپے ہوئے ہیری نے دیکھا کہ پاس والی میز کی چاروں کرسیاں اپنی جگہ سے کھسکی اور پھر ان میں اساتذہ اور وزیراعظم کی ٹانگیں شامل ہو گئیں۔کرسیاں دوبارہ کھسکیں اور پھر اسے محسوس ہوا کہ وہ سب لوگ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بیٹھ چکے تھے۔ پھر اسے فیروزی سینڈل پہنے ہوئے پاؤں دکھائی دیئے اور ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

''تھوڑا سا جیلی بٹر......''

''میرے لئے بھی......'' پروفیسر میک گونا گل کی آواز سنائی دی۔

''چار پنٹس گرم الکلی کے۔''

''ہاں! روزمیرتا......'' ہیگر ڈ نے کہا۔

''چیری شربت اور سوڈا، ان کے ساتھ برف اور جیلی بھی۔''

''ہونہہ!'' پروفیسر فلنٹ وک کی آواز سنائی دی۔ وہ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر رہے تھے۔

''اور آپ سرخ انگوروں کا رس لینا پسند کریں گے وزیراعظم صاحب!''

''شکریہ روزمیرتا!'' فج کی آواز سنائی دی۔''تم سے دوبارہ مل کر خوشی ہوئی۔تم بھی ہمارے ساتھ بیٹھ کر کچھ لو......''

''دعوت دینے کا بے حد شکریہ وزیراعظم صاحب!''

ہیری نے دیکھا کہ چمکتے ہوئے سینڈل میز سے دور چلے گئے اور کچھ لمحوں بعد لوٹ آئے۔ ہیری کا دل اب اور بھی زیادہ تیز تیز

دھڑ کنے لگا۔ اسے یوں لگا جیسے اس کا دل اپنی جگہ سے کھسک کر اس کے گلے میں آن پھنسا ہو۔ اس کے دماغ میں یہ خیال کیوں نہیں آیا تھا کہ اساتذہ کیلئے بھی تو یہ پہلے سیزن کا اختتام تھا؟ نہ جانے ان کی وجہ سے اسے یہاں اور کتنی دیر تک چھپنا پڑے گا؟ اگر وہ آج رات کو سکول لوٹنا چاہتا تھا تو ضروری تھا کہ اسے سورج ڈوبنے سے پہلے ہنی ڈیوکس کی دوکان کے تہہ خانے میں پوشیدہ دروازے تک پہنچنا ہوگا۔ گھبراہٹ میں ہرمائنی کے پیر اس سے ٹکرا گئے۔

''وزیراعظم صاحب! آخر کون چیز آپ کو اس جنگل میں کھینچ لائی؟'' میڈم روزمیرتا نے پوچھا۔

ہیری نے فج کے موٹے جسم کے نچلے حصے کو کرسی پر اکڑتے ہوئے دیکھا۔ جب انہوں نے یہ تسلی کر لی کہ کوئی سن تو نہیں رہا ہے۔ تو انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''اور کون؟ ...... سیریس بلیک ...... میرا خیال ہے کہ تمہیں اس بات کا علم ہی ہوگا کہ ہیلوویئن کے دن ہوگورٹس میں کیا ہوا تھا؟''

''میں نے ایک اُڑتی افواہ سنی تھی!'' میڈم روزمیرتا نے غیر یقینی انداز میں کہا۔

''کیا تم نے پورے بیئر بار کو بتا دیا تھا ہیگرڈ؟'' پروفیسر میک گوناگل کی تلخ آواز سنائی دی۔

''وزیراعظم صاحب! کیا آپ کو لگتا ہے کہ بلیک اب بھی اسی علاقے میں ہی موجود ہے۔'' میڈم روزمیرتا نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

''مجھے پورا یقین ہے......'' فج نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''کیا آپ جانتے ہیں کہ روح کھچڑوں نے میرے بیئر بار کی دو مرتبہ تلاشی لی ہے۔ اس سے میرے سب گاہک خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے اور کئی دن کاروبار میں مندا رہا۔ اگر یہ سلسلہ مزید چلا تو میں اپنے کاروبار سے ہاتھ دھو بیٹھوں گی وزیراعظم صاحب!'' میڈم روزمیرتا کی آواز میں بے حد تیکھا پن تھا۔

''اوہ روزمیرتا! میں بھی ان سے اتنی ہی نفرت کرتا ہوں جتنی تمہیں ہے۔'' فج نے تھوڑا پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ''یہ سب کچھ حفاظتی اقدامات کے طور پر بے حد ضروری ہے ...... یہ ہماری مجبوری ہے ...... میں کچھ روح کھچڑوں سے ملا بھی ہوں۔ وہ ڈمبل ڈور سے بہت ناراض ہیں ...... ڈمبل ڈور انہیں سکول کی عمارت کے اندر نہیں گھسنے دے رہے ہیں۔''

''معاف کیجئے! میرا خیال بھی یہی ہے کہ انہیں وہاں گھسنے بھی نہیں دینا چاہئے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''اگر اتنی بھیانک چیزیں ہوا میں تیرتی رہیں گی تو ہم بچوں کو پڑھا کیسے پائیں گے؟''

''بالکل صحیح کہا! ...... بالکل صحیح کہا آپ نے ......'' پروفیسر فلنٹ وک تیزی سے بولے۔ ان کے پیر زمین سے ایک فٹ اونچے ہوا میں معلق تھے۔

''چاہے جو بھی ہو......'' فج نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''وہ سب آپ کی ہی حفاظت کیلئے یہاں آئے ہیں ...... ہم سب جانتے

ہیں کہ بلیک کیا کرسکتا ہے؟''

''دیکھئے! مجھے اس بات پر یقین نہیں ہوتا ہے!'' میڈم روزمیرتا نے سوچتے ہوئے کہا۔''میں سوچتی تھی کہ سیریس بلیک کسی بھی صورت میں شیطانی جادوگروں کے گروہ میں نہیں شامل ہوسکتا......میرا مطلب ہے کہ جب وہ ہوگورٹس میں پڑھتا تھا تب میں نے بھی اسے کئی بار دیکھا تھا۔ اگر اس وقت آپ نے یہ بتایا ہوتا کہ وہ آگے چل کیا بننے والا ہے؟ تو میں نے آپ کو کھری الفاظ میں یہ کہتی کہ آپ کا تو دماغ ہی چل گیا ہے۔''

''تم صرف آدھی سچائی جانتی ہو!'' فج نے ہنس کر کہا۔''باقی کی آدھی سچائی تو تمہیں معلوم ہی نہیں ہے روزمیرتا! اس نے جو سب سے برا کام کیا ہے وہ تو ابھی لوگوں کو بھی معلوم نہیں ہے۔''

''سب سے برا......؟'' میڈم روزمیرتا نے کہا۔ اب ان کی آواز میں تجسس تھا۔''آپ کا مطلب ہے کہ اس نے اتنے سارے لوگوں کو مار ڈالنے سے بھی برا کام......؟''

''بالکل!'' فج نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔

''مجھے یقین نہیں آتا ہے اس سے برا اور کیا ہوسکتا ہے؟''

''روزمیرتا!'' پروفیسر میک گوناگل نے دھیمے انداز میں کہا۔''تم نے ابھی ابھی کہا ہے جب وہ ہوگورٹس میں پڑھتا تھا تو تم نے اسے کئی بار دیکھا تھا......کیا تمہیں یاد ہے کہ اس کا سب سے اچھا دوست کون تھا......؟''

''کیوں نہیں!'' میڈم روزمیرتا نے تھوڑا ہنستے ہوئے کہا۔''دونوں ہر پل ساتھ رہتے تھے۔ وہ دونوں یہاں کتنی ہی بار آئے تھے......اوہ! وہ لوگ مجھے ہنسا ہنسا کر پاگل کر دیتے تھے۔ دونوں جڑواں بھائی لگتے تھے۔ سیریس بلیک اور جیمس پوٹر......''

اسی وقت ہیری کے ہاتھ سے خالی گلاس چھوٹ کر زوردار آواز میں گر پڑا۔ رون نے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے ایک لات رسید کر دی۔

''بالکل!'' پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔''بلیک اور پوٹر......اپنے چھوٹے سے گینگ کے لیڈر۔ غیر معمولی طور پر وہ دونوں ہی نہایت ذہین، ہونہار اور بے حد شرارتی تھے...... سچ مچ بہت زیادہ!...... جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ کسی اور جوڑی نے ہمیں اتنا پریشان نہیں کیا ہوگا۔''

''مجھے نہیں معلوم!'' ہیگر ڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔''ویسے فریڈ اور جارج ویزلی بھی ان سے کسی معاملے میں کم نہیں ہیں۔''

''کسی کو بھی یہ نہیں لگتا تھا کہ بلیک اور پوٹر بھائی نہیں ہیں۔'' پروفیسر فلنٹ وک نے بھی لقمہ دیا۔''دونوں ہمیشہ ساتھ رہتے تھے۔''

''اور کیا......'' فج نے کہا۔''پوٹر اپنے سبھی دوستوں میں بلیک پر سب سے زیادہ بھروسہ کرتا تھا۔ سکول چھوڑنے کے بعد بھی دونوں کی دوستی میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ جب جیمس نے للّی سے شادی کی تو بلیک اس میں بہترین ساتھی بنا تھا۔ پھر جب ہیری پیدا ہوا تو انہوں

نے اسے ہیری کا سرپرست بنا دیا۔ ظاہر ہے کہ ہیری کو یہ معلوم نہیں ہے۔ آپ تصور کر سکتے ہیں کہ یہ جان کر اسے کس قدر رنج ہو گا......''

''کیونکہ بلیک 'تم جانتے ہو کون؟' کے ساتھ مل گیا تھا؟'' میڈم روزمیرتا نے خوفزدہ آواز میں کہا۔

''اس سے برا!......روزمیرتا!'' فج اپنی آواز اور دھیمی کرتے ہوئے پھسپھسانے لگا۔ ''بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ پوٹر خاندان اس بات سے پوری طرح واقف تھا کہ تم جانتے ہو کون؟ ان کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ ڈمبل ڈور تم جانتے ہو کون؟ کے خلاف پوری طرح نبرد آزما تھے اور ان کے جاسوس چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک جاسوس نے انہیں باخبر کیا تھا۔ ڈمبل ڈور نے فوراً جیمس اور للّی کو آگاہ کر دیا تھا۔ انہوں نے انہیں فوری طور پر چھپنے کا مشورہ دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ تم جانتے ہو کہ کون؟ سے پوشیدہ رہنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ ڈمبل ڈور نے انہیں وفاداری کا جادوئی روپ اپنانے کا مشورہ دیا تھا۔''

''یہ کیسے کام کرتا ہے؟'' میڈم روزمیرتا نے پوچھا جو اشتیاق کے مارے تیزی سے سانسیں بھر رہی تھیں۔

''یہ ایک بہت ہی کڑا دشوار اور تکلیف دہ جادوئی تغیر ہوتا ہے۔'' پروفیسر فلنٹ وک نے اپنا گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔ ''اس کیلئے کسی بھی زندہ انسان میں خفیہ جادوئی طریقے سے کسی کی روح کو چھپا دیا جاتا۔ اس بات کی خبر صرف منتخب افراد جو کہ اس کی حفاظت کیلئے متعین کئے جاتے ہیں، ان کے درمیان ہی پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ اس لئے پوشیدہ کئے گئے فرد کو ڈھونڈ نکالنا بے حد مشکل ہوتا ہے......اس امر کا پتہ تب ہی چلتا ہے جب ان منتخب افراد میں سے کوئی اسے افشاں کرنے کا فیصلہ نہ کر لے۔ اگر کوئی بھی منتخب رازدار نہیں منہ کھولتا ہے تو تم جانتے ہو کون؟ انہیں کسی بھی حالت میں نہیں کھوج سکتا تھا۔ اگر وہ اس قصبے کی تلاشی بھی لے لیتا جہاں جیمس اور للّی برسوں سے رہ رہے تھے تب بھی وہ انہیں ڈھونڈ نہیں پاتا۔ اگر وہ ان کے کمرے کی کھڑکیوں سے اندر جھانک کر دیکھتا تب بھی وہ اسے دکھائی نہیں دیتے۔''

''اور پوٹر خاندان کا ایک رازدار بلیک تھا؟'' میڈم روزمیرتا نے حیرت سے پوچھا۔

''ظاہر ہے!'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''جیمس پوٹر نے ڈمبل ڈور سے کہا تھا کہ بلیک مر جائے گا لیکن اس کی پوشیدگی کا راز اس کے ہونٹوں پر کبھی نہیں آئے گا۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ بلیک خود چھپنے کی منصوبہ بندی بنا رہا ہے......اس کے باوجود ڈمبل ڈور فکرمند تھے۔ مجھے یاد ہے انہوں نے جیمس پوٹر کے سامنے خود کو اس پوشیدگی کا رازدار بننے کیلئے پیش کیا تھا......''

''کیا انہیں بلیک پر شک تھا......؟'' میڈم روزمیرتا نے آہ بھرتے ہوئے پوچھا۔

''انہیں پورا یقین تھا کہ پوٹر خاندان کے بارے میں کوئی اہم قریبی فرد، تم جانتے ہو کون؟ کو ان کی روپوشی کی درست خبریں پہنچا رہا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے اُداسی سے کہا۔ ''دراصل انہیں کچھ عرصے تک شک تھا کہ ہماری طرف کا کوئی جادوگر غدار بن چکا ہے اور تم جانتے ہو کون؟ کو بہت سی ان کی سرگرمیوں کی بروقت اطلاع پہنچا رہا ہے۔''

''کیا پھر بھی جیمس پوٹر نے بلیک پر ہی بھروسے کو ترجیح دی؟''

''اور کیا......؟'' فج نے گھمبیر آواز میں کہا۔ ''اور پھر وفاداری تغیر کے رونما ہونے کے ٹھیک ایک ہفتے بعد ہی......''

''یعنی بلیک نے انہیں دھوکا دے دیا؟'' میڈم روزمیرتا بے یقینی سے بولیں۔

''بالکل! بلیک اپنی دہری شخصیت سے بالکل اکتا گیا تھا۔ وہ تم جانتے ہو کون؟ کے سائے تلے اپنی نئی پہچان بنانے کا خواہشمند تھا۔ ایک بھرپور اور طاقتور جادوگر کی حیثیت......یہی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ پوٹر خاندان کی ہلاکت کے بعد یہ منصوبہ بندی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جیسے ہی جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں ننھے ہیری پوٹر نے تم جانتے ہو کون؟ کو شکست فاش سے دوچار کیا اور اس کی تمام شیطانی قوتوں کا خاتمہ ہو گیا تو وہ بری طرح سے کمزور پڑ گیا۔ اسی لئے اسے فرار کی راہ اختیار کرنا پڑی۔ اس سے بلیک کی خواہش پر بے حد برا اثر پڑا اور اس کی حالت خراب سے خراب تر ہو گئی۔ وہ اپنا ذہنی توازن بھی کھو بیٹھا تھا۔ اس کا آقا اسی پل ہار گیا تھا جس پل اس نے یعنی بلیک نے اپنی غداری کا حقیقی روپ دکھایا تھا۔ اس کے پاس بھاگنے کے سوا کوئی اور راستہ نہیں بچا تھا......''

''کمینہ......بدمعاش جادوگر!'' ہیگر ڈ اتنی زور سے بولا کہ آدھ بیئر بار میں خاموشی چھا گئی۔

''شش......شش......!'' پروفیسر میک گوناگل نے جلدی سے اسے تنبیہ کی۔

''ہم اس سے ملے تھے۔'' ہیگر ڈ غراتے ہوئے بولا۔ ''جب اس نے ان سب لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ اس سے پہلے شاید ہم ہی اس سے ملنے والے آخری فرد تھے۔ للّی اور جیمس کے مرنے کے بعد ہم نے ہی ہیری کو گھر سے باہر نکالا تھا۔ اس کا گھر بری طرح تباہ ہو چکا تھا۔ اس کے ماتھے پر ایک بڑا زخم تھا جس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے دیکھا تھا کہ اس کے ماں اور باپ دونوں مر چکے تھے......اور تبھی سیریس بلیک اپنی اُڑنے والی موٹر سائیکل پر بیٹھ کر وہاں پہنچا تھا۔ ہم نے یہ سوچا ہی نہیں کہ وہ وہاں پر کیا کر رہا تھا۔ ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ للّی اور جیمس کا خفیہ رازدار تھا۔ ہم نے سوچا کہ اس نے تم جانتے ہو کون؟ کے حملے کی خبر ابھی ابھی سنی ہو گی۔ اور وہ مدد کرنے کے ارادے سے آیا ہو گا۔ اس کا چہرہ بالکل سفید تھا اور وہ کانپ رہا تھا۔ آپ لوگ جانتے ہیں ہم نے کیا کیا؟ ہم نے اس خونی غدار کو اس کے غم پر تسلی دی تھی......''

''ہیگر ڈ! مہربانی کر کے......!'' پروفیسر میک گوناگل جلدی سے بولی۔ ''اپنی آواز کو قابو میں رکھو۔''

''ہمیں کیسے پتہ چلتا کہ وہ للّی اور جیمس کے بارے میں پریشان نہیں تھا؟'' ہیگر ڈ کو شاید کسی بھی پرواہ نہیں تھی۔ ''اسے تو صرف تم جانتے ہو کون؟ کی پرواہ تھی۔ اور پھر اس نے کہا کہ ہیری کو مجھے دے دو ہیگر ڈ! میں اس کا سرپرست ہوں، میں اس کی دیکھ بھال کروں گا۔ ہاں!......ہمیں ڈمبل ڈور نے ہدایت کی تھی اس لئے ہم نے بلیک کو منع کرتے ہوئے یہ بات اسے بتا دی کہ ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ ہیری اپنے انکل آنٹی کے گھر رہنے جائے گا۔ بلیک نے بہت اصرار کیا لیکن آخر میں وہ یہ بات مان گیا۔ اس نے ہمیں کہا کہ ہم اس کی موٹر سائیکل لے جائیں اور ہیری کو چھوڑ آئیں۔ اس نے کہا تھا۔ 'اب مجھے اس کی ضرورت نہیں پڑے گی!''

''ہمیں اسی وقت ہی سمجھ جانا چاہئے تھا کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ اسے اس موٹر سائیکل سے بے حد پیار تھا پھر وہ موٹر سائیکل ہمیں کیوں دے رہا تھا؟ اسے اس کی ضرورت کیوں نہیں پڑے گی؟ سچ تو یہ تھا کہ اس موٹر سائیکل کو تلاش کرنا بہت آسان تھا۔ ڈمبل ڈور جانتے تھے کہ وہ پوٹر خاندان کا خفیہ رازدار تھا۔ بلیک اچھی طرح جانتا تھا کہ اس رات کو اسے بھاگ کر چھپنا تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ کچھ ہی گھنٹوں بعد پوری جادوئی فوج اس کے تعاقب میں نکلنے والی تھی۔''

''فرض کرو کہ اگر ہم نے ہیری پوٹر کو اس کے حوالے کر دیا ہوتا؟ ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس نے اسے موٹر سائیکل پر بٹھا کر سمندر کی لہروں میں پھینک دیا ہوتا۔ اپنے سب سے اچھے دوست کے بیٹے کو...... لیکن جب کوئی جادوگر شیطانی قوتوں کے چنگل کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو وہ اپنے راستے میں آنے والی کسی بھی رکاوٹ یا شخص کو اپنے لئے درست نہیں سمجھتا......''

ہیگرڈ کی کہانی کے بعد ایک لمبی خاموشی چھا گئی۔ کچھ دیر بعد میڈم روزمیرتا کی تاسف بھری آواز سنائی دی۔ ''لیکن یہ سچ ہے کہ وہ بھاگ کر چھپ نہیں پایا...... ہے نا! جادوئی محکمے نے اسے اگلے ہی دن پکڑ لیا تھا......''

''کاش ہم نے ایسا کیا ہوتا۔'' فج نے کڑھتے ہوئے کہا۔ ''ہم نے اسے نہیں تلاش کیا تھا۔ پوٹر کے ایک اور دوست 'پیٹر پٹی گو' نے اسے تلاش کر لیا تھا۔ اس میں کوئی کوئی شک نہیں ہے کہ پٹی گو کو جیمس اور للّی کی موت کا بے حد دُکھ تھا اور وہ جانتا تھا کہ بلیک پوٹر خاندان کا خفیہ رازدار تھا۔ اسی لئے وہ اکیلے ہی بلیک کو پکڑنے کیلئے نکل کھڑا ہوا تھا......''

''پٹی گو!...... وہ موٹا اور ناٹا لڑکا...... جو ہوگورٹس میں ہمیشہ ان کے پیچھے پیچھے گھومتا رہتا تھا؟'' میڈم روزمیرتا نے حیرانگی سے پوچھا۔

''وہ بلیک اور پوٹر کو اپنا ہیرو تسلیم کرتا تھا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''وہ اپنی احمقانہ عقل کے لحاظ سے بالکل بھی اس کے مساوی نہیں تھا۔ کئی بار میں نے اس پر کڑی سختی کی تھی۔ آپ لوگ اس بات کا تصور کر سکتے ہیں کہ مجھے...... مجھے اب کتنا افسوس ہوتا ہوگا؟'' ان کی آواز رندھی سی محسوس ہو رہی تھی۔

''منروا!'' فج نے نرمی سے کہا۔ ''پٹی گو ایک بہادر کی موت مرا تھا۔ ظاہر ہے سبھی چشم دید گواہوں یعنی ماگلوؤں کی یادیں ہم نے بعد میں مٹا دی تھی لیکن اس سے پہلے انہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ پٹی گو نے بلیک کو کیسے ہرایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ سبک رہا تھا۔ 'للّی اور جیمس...... سیریس تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟' اور پھر اس نے اپنی چھڑی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ظاہر ہے بلیک اس سے تیز نکلا۔ اس نے پٹی گو کے پرخچے اُڑا کر رکھ دیئے......''

''احمق لڑکا...... بیوقوف! وہ ہمیشہ چالاکی اور ہوشیاری میں پیچھے رہ جاتا تھا۔ اسے یہ کام سرکاری محکمے پر چھوڑ دینا چاہئے تھا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی ناک سکیڑی اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں!'' ہیگرڈ نے غرا کر کہا۔ ''اگر پٹی گو سے پہلے ہمیں بلیک مل جاتا تو ہم جادوئی چھڑی نکالنے کے

جھنجٹ میں ہی نہ پڑتے......ہم اپنے ہاتھوں سے ہی اس کا گلا دبا دیتے۔''

''ہیگر ڈ! تم نہیں جانتے کہ تم کیا بول رہے ہو؟'' فج نے تیکھی آواز میں کہا۔''بلیک کو جادوگری قوانین کے تحت حفاظتی دستے کے تربیتی جادوگروں کے علاوہ کوئی اور نہیں پکڑ سکتا تھا۔ میں اُس وقت جادوئی آفات کے محکمے میں جونیئر وزیر ہوا کرتا تھا جب بلیک نے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ میں سب سے پہلے جائے واردات پر پہنچنے والے افراد میں سے پہلا شخص تھا۔ میں اس سانحے کی سنگینی کو کبھی بھی نہیں بھول پاؤں گا۔ وہ سارا منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے اسی طرح سے واضح دکھائی دیتا ہے۔ سڑک کے بیچوں بیچ میں ایک گہرا گڑھا ہو گیا تھا جو اس قدر گہرا تھا کہ اس نیچے کی سیوریج لائن بھی پھٹ گئی تھی۔ ہر طرف لاشیں ہی لاشیں پڑی تھیں۔ ماگلوؤں کی چیخ و پکار بلند تھی اور بلیک وہاں کھڑا کھڑا ہنس رہا تھا۔ پٹی گو کے خون کے چھینٹے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ وہاں پر اس کے خون آلود چوغے اور ایک انگلی کے سوا اور کچھ بھی نہیں بچا تھا۔ اس کا پورا بدن ذرات میں بدل چکا تھا۔''

اچانک فج کی آواز آنا بند ہو گئی۔ پانچ ناکوں کے سڑ کنے کی آواز آ رہی تھیں۔

''تو اب تمہیں پتہ چل گیا روز میرتا!'' فج نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔''بلیک کو جادوگری قوانین کے حفاظتی دستے کے بیس لڑاکے جادوگر گرفتار کر کے لائے تھے۔ پٹی گو کو' آنرز آف مارلن' کے محترم اعزاز سے نوازا گیا تھا۔ جس کا درجہ سرکاری طور پر فرسٹ کلاس کا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس سے شاید اس کے دکھی من کو کسی قدر راحت نصیب ہوئی ہو گی۔ تب سے بلیک اژقبان میں سزا کاٹ رہا تھا......''

میڈم روز میرتا نے ایک لمبی آہ بھری۔

''وزیر اعظم صاحب! کیا یہ بالکل سچ ہے کہ بلیک اب پاگل ہو چکا ہے......؟''

''کاش میں ایسا کہہ سکتا!'' فج نے دھیمے لہجے میں تاسف بھری آواز میں کہا۔''مجھے پورا یقین ہے کہ اس کے آقا کی بدترین شکست کے باعث اس کا ذہنی توازن کچھ عرصے کیلئے بگڑ گیا ہو گا۔ پٹی گو اور اتنے سارے ماگلوؤں کا قتل کوئی سر پھرا ہی کر سکتا تھا......وہ صرف ایک جنونی قاتل ہی نہیں بلکہ نہایت ظالم اور بے حس انسان تھا۔ بہر حال جب میں نے آخری بار اژقبان کا دورہ کیا تھا تو میں بلیک سے ملنے بھی گیا تھا۔ آپ کو پتہ ہے کہ وہاں پر زیادہ تر قیدی اندھیرے میں اکیلے بڑبڑاتے رہتے ہیں۔ اور بے سر و پا باتیں کرتے ہیں......لیکن مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرانگی ہوئی کہ بلیک بالکل مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے مجھ سے باہوش و حواس انداز میں گفتگو کی۔ یہ بہت تعجب کی بات تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ اسے وہاں پر بوریت کے علاوہ کسی قسم کی شکایت نہیں تھی۔ اس نے پوچھا کہ کیا میں نے اپنا پورا اخبار پڑھ لیا ہے پھر اس نے بہت ہی جذباتی لہجے میں یہ شکایت کی کہ زندان خانے میں اسے کراس ورڈ بھرنے کا موقع نہیں دیا جاتا ہے......ہاں! میں اس بات پر حیران تھا کہ اس کے چاروں طرف منڈلاتے ہوئے روح کھچڑوں کا اس کے دل و دماغ پر کوئی بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ حالانکہ اس کی حفاظت کے تحت ان کی تعداد دیگر قیدیوں کی نسبت بہت زیادہ تھی۔ روح کھچڑ دن

رات اس کے دروازے پر پہرہ دیتے تھے۔''

''لیکن آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہوسکتی ہے کہ وہ وہاں سے فرار ہو گیا......؟'' میڈم روزمیرتا نے حیرت سے پوچھا۔ ''وزیراعظم صاحب! کہیں وہ دوبارہ تم جانتے ہو کون؟ سے جڑنے کی کوشش تو نہیں کر رہا ہے......؟''

''جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ یہ فرار اس کی منصوبہ بندی کا آخری حصہ ہوسکتا ہے۔'' فج نے بات کو گھماتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ہم بلیک کو اس سے بہت پہلے ہی گرفتار کر لیں گے۔ مجھے یہ کہنا ہوگا کہ تم جانتے ہو کون؟ جب تک اکیلا اور لاچار ہے تب تک اس سے نبٹنا زیادہ مشکل نہیں ہوگا۔ لیکن میں یہ سوچ کر کانپ اُٹھتا ہوں کہ اگر اسے اپنا سب سے وفادار اور جان نچھاور کرنے والا خادم مل جائے جو اپنی جادوئی مہارت میں بھی بے مثال ہو تو وہ جلد ہی طاقت ور اور خطرناک بن جائے گا۔''

لکڑی کی میز پر گلاس رکھنے کی ہلکی سی آواز آئی۔ کسی نے اپنا گلاس میز پر رکھ دیا تھا۔

''سنو کارنیلوس! اگر تمہارا ارادہ ہیڈ ماسٹر کے ساتھ ڈنر کا ہے تو میرا خیال ہے کہ ہمیں اب سکول کی طرف چلنا چاہئے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

ہیری نے دیکھا کہ ایک ایک کر کے سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ چوغے پھر سے لہرانے لگے اور میڈم روزمیرتا کی چمکدار سینڈل بار کے پیچھے اوجھل ہو گئے۔ ایک بار پھر تھری بروم سٹکس کا دروازہ کھلا۔ برف کا ٹھنڈا جھونکا بار کے اندر پھیل گیا اور اساتذہ باہر نکل کر غائب ہو گئے۔

''ہیری؟''

رون اور ہرمائنی کے چہرے میز کے نیچے جھک گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ ہیری کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ ان دونوں کے پاس اسے کہنے کیلئے کچھ الفاظ نہیں تھے

☆☆☆☆

گیارہواں باب

فائربولٹ

ہیری یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ہوگورٹس کے تہہ تک کیسے پہنچا؟ سرنگ میں کیسے گیا اور واپس سکول کی عمارت تک کیسے پہنچا؟ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ واپسی کے سفر میں اسے ذرا سا بھی وقت نہیں لگا تھا۔ اسے تو اس بات کا بھی احساس نہ ہوا کہ وہ کیا کرتا رہا تھا؟ اس کے دماغ میں بیئر بار کی باتیں ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھیں جو اس نے ابھی ابھی سنی تھیں۔

کسی نے بھی اسے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی؟ ڈمبل ڈور، ہیگرڈ، مسٹر ویزلی، کارنیلوس فج...... کسی نے بھی کبھی اس بات کا ذکر کیوں نہیں کیا تھا کہ ہیری کے ماں باپ کی ہلاکت اس لئے ہوئی تھی کہ ان کے سب سے گہرے دوست نے انہیں دھوکا دیا تھا......

رون اور ہرمائنی ڈنر کے دوران تمام وقت پریشانی کے عالم میں ہیری کو ہی دیکھتے رہے۔ انہوں نے چھپ کر جو سنا تھا۔ اس کے بارے میں وہ بات چیت نہیں کر سکتے تھے کیونکہ پرسی ان کے پاس بیٹھا ہوا کھانے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جب وہ پرہجوم ہال کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھے تو وہاں پر انہیں فریڈ اور جارج دکھائی دیئے جو پانچ چھ غبارے بم چلا کر تہوار کے ختم ہونے کی خوشی منا رہے تھے۔ ہیری یہ نہیں چاہتا تھا کہ فریڈ اور جارج اس سے یہ پوچھیں کہ وہ ہاگس میڈ گیا تھا یا نہیں۔ اس لئے وہ چپ چاپ اپنے خالی کمرے میں چلا گیا۔ وہ سیدھا اپنے بستر کے پاس موجود الماری تک پہنچا۔ اس نے اپنی کتابیں ایک طرف ہٹائی اور جلدی ہی اسے وہ چیز مل گئی جسے وہ ڈھونڈ رہا تھا۔ چمڑے کی جلد والا تصویری البم...... جو ہیگرڈ نے اسے دو سال پہلے دیا تھا۔ اس البم میں اس کے ماں اور باپ کی جادوئی تصویریں تھیں۔ بستر کو ٹھیک کرتے ہوئے وہ پلنگ پر کمر ٹکا کر بیٹھ گیا اور البم کے صفحوں کو الٹنے لگا جب تک کہ......

وہ اپنے ماں باپ کی شادی کی ایک تصویر تک نہیں پہنچ گیا۔ اس کا باپ اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہا تھا۔ ہیری کی طرح ہی ان کے بال بھی کالے تھے، بکھرے ہوئے اور ہر طرف کھڑے ہو رہے تھے۔ ظاہر ہے ہیری کو یہ بال وراثت میں ملے تھے۔ پاس ہی ہیری کی ماں کھڑی تھی جو خوشی سے دمک رہی تھی اور ان کے بازو اس کے باپ کے بازو میں تھے اور وہاں......وہ بلیک ہی ہونا چاہئے۔ اس کا عمدہ دوست...... ہیری نے پہلے کبھی بھی اس کی طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا۔

اگر اسے پہلے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس پرانی تصویر میں کھڑا یہ شخص ہی بلیک ہی ہے تو وہ کبھی اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتا

تھا۔تصویر میں اس کا چہرہ دھنسا ہوا اور بالوں سے بھرا نہیں تھا۔ بلیک خوبصورت اور ہنس مکھ شخصیت کا مالک دکھائی دیتا تھا۔ جب یہ تصویر کھینچی گئی تھی تو کیا وہ تب بھی والڈی مورٹ کیلئے کام کر رہا تھا؟ کیا اس وقت بھی وہ پاس میں کھڑے جوڑے کی موت کی منصوبہ بندی کر رہا ہوگا؟ کیا وہ اس بات سے بھی آگاہ تھا کہ اسے اژقبان کے زندان خانے میں بارہ سال تک صعوبتیں کاٹنا ہوں گی؟ جس کے بعد اس کا حلیہ اس قدر تبدیل ہو جائے گا کہ اسے پہچاننا بھی مشکل ہو جائے گا۔

ہیری نے اس خوبصورت اور ہنس مکھ چہرے کی طرف گھورتے ہوئے سوچا۔ یہ حیرت انگیز بات تھی کہ بلیک پر روح کھچڑوں کا کوئی بھی اثر نہیں ہوتا تھا اور ان کے قریب آنے کے باوجود اسے ہیری کی ماں کی چیخیں بھی سنائی نہیں دیتی تھیں؟

ہیری نے دھڑ سے البم بند کیا اور اسے واپس اپنی الماری میں کتابوں کے پیچھے احتیاط سے رکھا۔اس کے بعد اس نے اپنا چوغہ اتارا اور چشمے کو اتار کر میز پر رکھ دیا۔ پھر اس نے بستر کے پردے درست کئے اور بستر میں گھس گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے کوئی دیکھ سکے۔

کمرے کا دروازہ کھلا۔

''ہیری!'' رون کی جھجکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

لیکن ہیری چپ چاپ لیٹا رہا اور سونے کی اداکاری کرتا رہا۔ رون دوبارہ باہر لوٹ گیا تھا۔اس کے جانے کے بعد ہیری کروٹ بدل کر پیٹھ کے بل لیٹ گیا لیکن اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ نیند کا دور دور تک نام ونشان نہیں تھا۔

ہیری کے دل میں نفرت کا لاوا ایسے ابل رہا تھا جسے اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے یہ لاوا زہر کی طرح اس کے خون میں دوڑ رہا ہو۔ اندھیرے میں بھی اس کی آنکھوں کے سامنے یہی منظر پھیلا ہوا تھا کہ بلیک اس کی طرف دیکھ کر ہنس رہا ہو۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کسی نے البم والی تصویر اس کی آنکھوں میں بسا ڈالی ہو۔ وہ اپنے سامنے ٹیلی ویژن پر کوئی فلم دیکھ رہا ہو جس کے مناظر صاف دکھائی دے رہے ہوں۔ سیریس بلیک پوٹر خاندان کے (جو نیول لانگ باٹم سے ملتا جلتا تھا) پرخچے اُڑا رہا ہے۔ حالانکہ اسے ذرا بھی پتہ نہیں تھا کہ بلیک کی آواز جیسے ہوگی لیکن اسے ایک دھیمی، جوش سے بھری ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی ......

''آقا! کام ہو گیا ہے۔ پوٹر خاندان نے مجھے اپنا خفیہ راز دار بنا لیا......!'' اور پھر ایک تیکھی ہنسی سنائی دی۔ وہی بھیانک ہنسی جو ہیری روح کھچڑوں کے قریب آنے اپنے دماغ میں سنتا رہا تھا......

☆☆☆☆

''ہیری تمہاری......تمہاری حالت بہت خراب دکھائی دی رہی ہے۔''

ہیری کو صبح کے وقت کہیں جا کر نیند آئی تھی۔ دیر سے جاگنے پر اس نے دیکھا کہ کمرے میں کوئی نہیں تھا۔اس نے کپڑے پہنے اور بل دار سیڑھیوں سے اترتے ہوئے وہ گری فنڈر کے ہال میں پہنچ گیا جو پوری طرح خالی تھا۔ اس میں صرف دو ہی لوگ بیٹھے ہوئے

تھے۔ان میں ایک رون تھا جو اپنا پودینے سے بنا ہوا مینڈک کھانے میں مشغول دکھائی دے رہا تھا،اور اپنے پیٹ پر ہاتھ مل رہا تھا اور دوسری ہرمائنی تھی جس کا ہوم ورک تین میزوں تک پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''باقی لوگ کہاں ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''باہر گھومنے گئے ہیں۔ یاد نہیں ہے کیا؟ آج کرسمس کا پہلا دن ہے؟'' رون نے ہیری کو بہت دھیان سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''دوپہر کے کھانے کا وقت ہو رہا ہے۔میں بس تمہیں اُٹھانے کیلئے آ ہی رہا تھا......''

ہیری آتشدان کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گیا۔کھڑکیوں کے باہر اب بھی برف گر رہی تھی۔آگ کے سامنے کروک شانکس کسی لمبی چٹائی کی طرح جسم پسارے ہوئی تھی۔

''تمہاری حالت سچ مچ اچھی نہیں لگ رہی ہے۔'' ہرمائنی نے اس کے چہرے کو پریشانی سے بھانپتے ہوئے کہا۔

''میں ٹھیک ہوں!'' ہیری نے دھیمے سے کہا۔

''ہیری سنو!'' ہرمائنی نے رون کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''کل ہم نے جو باتیں سنی،انہیں سن کر تمہیں بہت دکھ ہوا ہوگا۔لیکن تم کوئی بیوقوفی والا کام مت کرنا۔''

''مثلاً۔'' ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''یعنی بلیک کا تعاقب کرنے کی کوشش کرنا......'' رون نے عجلت کے ساتھ کہا۔

ہیری سمجھ گیا کہ اس کے سوتے وقت میں ان دونوں نے اس بات چیت کی خوب ریہرسل کرلی ہوگی۔اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''تم ایسا کچھ بھی نہیں کرو گے...... ہے نا ہیری!'' ہرمائنی نے سخت لہجے میں تنبیہ کی۔

''کیونکہ بلیک اس لائق ہی نہیں ہے کہ اس کیلئے اپنی جان جوکھوں میں ڈالی جائے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے ان کی طرف دیکھا۔وہ لوگ معاملے کی نزاکت کو سمجھ ہی نہیں پا رہے تھے۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب بھی روح کھچڑ میرے پاس آتے ہیں تو مجھے کیا سنائی دیتا ہے؟'' رون اور ہرمائنی نے خوفزدہ ہو کر اپنے سر نفی میں ہلائے۔''میں اپنی ماں کی چیخیں سنتا ہوں جو والڈی مورٹ کے سامنے گڑگڑا رہی ہیں اور اگر کوئی اپنی ماں کی اس طرح کی آخری چیخیں سنے تو وہ انہیں آسانی سے نہیں بھلا سکتا۔اور اگر بعد میں یہ معلوم ہو جائے کہ ان کی ان چیخوں کا باعث ان کا ہی گہرا دوست ہے جس نے ان کے ساتھ غداری کی اور والڈی مورٹ کے ساتھ وفاداری نبھاتے ہوئے اسے وہاں بھیجا تھا تو......''

''تم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہو ہیری!'' ہرمائنی نے صدمے میں آتے ہوئے کہا۔''روح کھچڑ بلیک کو پکڑ لیں گے،اسے اژقبان واپس بھیج دیا جائے گا اور......اسے اپنے کیئے کی سزا مل جائے گی۔''

''تم نے فج کی بات سنی تو تھی۔اژقبان کا بلیک پر اتنا برا اثر نہیں ہوتا ہے جتنا کہ دوسرے قیدیوں پر ہوتا ہے۔یہ اس کے لئے

اتنی بڑی سزا نہیں ہے، جتنی دوسرے لوگوں کیلئے......''

''تو تم کیا کرنا چاہتے ہو؟'' رون نے اضطراب بھری آواز میں پوچھا۔ ''کیا تم خود بلیک کو پکڑنا چاہتے ہو......؟''

''بے وقوفی کی باتیں مت کرو!'' ہرمائنی نے دہشت بھری آواز میں کہا۔ ''ہیری کسی کو بھی نہیں مارنا چاہتا ہے...... ہے نا ہیری!''

ایک بار پھر ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتا تھا؟ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ جب بلیک آزادی سے گھوم رہا ہے تو اسے ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھنا چاہیے؟

''ملفوائے جانتا ہے!'' وہ اچانک بولا۔ ''یاد ہے اس نے جادوئی مرکبات کی کلاس میں مجھ سے کیا کہا تھا؟ ......'اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو میں خود اسے پکڑنے کیلئے جاتا...... میں اس سے بدلہ لیتا۔''

''تم ہمارے بجائے ملفوائے کی باتوں پر کان دھرو گے؟'' رون نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''سنو! تمہیں معلوم ہے کہ جب پٹی گو، بلیک کو پکڑنے کیلئے گیا تھا تو اس کی ماں کو کیا ملا تھا؟ ڈیڈی نے مجھے بتایا تھا...... آنرز آف مارلن، مقدس اعزاز، فرسٹ کلاس...... اور ڈبے میں پٹ گو کی ایک انگلی...... اس کی موت کے بعد وہاں پر اس کے جسم کا سب سے بڑا حصہ یہی ملا تھا...... ہیری! بلیک پاگل ہے اور خطرناک بھی......''

''ملفوائے کے ڈیڈی نے اسے بتایا ہوگا۔'' ہیری نے رون کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ والڈی مورٹ کے بہت قریب تھا۔''

''اس کا نام مت لو ہیری!'' رون نے غصے سے کہا۔

''اسی لئے ملفوائے کو معلوم تھا کہ بلیک والڈی مورٹ کے لئے کام کر رہا تھا......''

''اور ملفوائے کو یہ دیکھنے میں بہت مزہ آئے گا کہ پٹی گو کی طرح تمہارے بھی چیتھڑے اُڑ جائیں۔ خود پر قابو رکھو۔ ملفوائے تو صرف یہ چاہتا ہے کہ سلے درن اور گری فنڈر کے درمیان فیصلہ کن کیوڈچ سے پہلے ہی تم مر جاؤ......''

''ہیری...... پلیز!'' ہرمائنی نے منت سماجت کرتے ہوئے کہا۔ ''پلیز! سمجھداری سے کام لو۔ بلیک نے بہت برا کیا ہے لیکن اپنی جان موت کے منہ میں مت دھکیلو! بلیک تو یہی چاہتا ہے کہ...... اوہ ہیری! اگر تم بلیک کی تلاش کرنے جاؤ گے تو تم انجانے میں اس کی طے کردہ منصوبہ بندی کو ہی پورا کرو گے۔ تمہارے ماں باپ یہ کبھی نہیں چاہتے کہ تمہیں کوئی چوٹ پہنچے...... ہے نا؟ وہ یہ کبھی نہیں چاہتے کہ تم بلیک کی تلاش کرنے جاؤ......''

''میں یہ کبھی نہیں جان پاؤں گا کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ کیونکہ بلیک کی مہربانی سے میری ان سے کبھی کوئی بات نہیں ہو پائی......'' ہیری نے روکھے پن سے کہا۔

گہری خاموشی چھا گئی۔ کروک شانکس اپنے پنجے کھولتے ہوئے آرام سے اور زیادہ پھیل گئی تھی۔ رون کی جیب کانپ گئی۔

''دیکھو!'' رون بولا۔ یہ واضح تھا کہ وہ موضوع کو بدل دینا چاہتا تھا۔ ''چھٹیاں چل رہی ہیں۔ کرسمس کا جشن ہونے والا ہے چلو! ......چلو کیوں نہ ہم ہیگرڈ سے ملنے کیلئے چلیں؟ ہم اس سے کافی دنوں سے ملاقات کرنے کیلئے نہیں گئے۔''

''نہیں!'' ہرمائنی نے فوراً کرخت لہجے میں کہا۔ ''ہیری کو سکول سے باہر نہیں جانا چاہئے۔''

''چلو چلتے ہیں!'' ہیری نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ ''اور میں اس سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب اس نے مجھے میرے ماں باپ کے بارے بتایا تھا تو بلیک کا ذکر کیوں نہیں کیا تھا؟''

رون یہ قطعی نہیں چاہتا تھا کہ سیریس بلیک کے بارے میں آگے بھی بحث جاری رہے۔

''یا پھر ہم شطرنج کھیل لیتے ہیں یا گوبس سٹون...... پرسی کا سیٹ رکھا ہوا ہے۔''

''نہیں!'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''ہم اس وقت ہیگرڈ سے ملنے جا رہے ہیں۔''

انہوں نے اپنے کمرے سے اپنے چوغے نکالے اور تصویر کے سوراخ سے باہر نکلے (مجھ سے مقابلہ کرو...... پھولے پیٹ والے پیٹولڑ کے) پھر سکول کی خالی عمارت میں سے ہوتے ہوئے وہ بلوط کے دروازے سے باہر نکل گئے۔

وہ دھیرے دھیرے ڈھلوان سے اترے۔ چمکتی اور دھول جیسی برف سے ان کے موزوں اور چوغوں کے زیریں حصے گیلے ہو گئے۔ اب انہیں پاؤں کی طرف سے ٹھنڈک کا احساس ہو رہا تھا۔ تاریک جنگل ایسا دکھائی دے رہا تھا کہ جیسے اس پر مکمل طور پر جادو کر دیا گیا ہو۔ ہر درخت برف کی سفیدی میں ڈھکا ہوا تھا۔ ہیگرڈ کی جھونپڑی برف کے کیک کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔

رون نے دروازہ کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں ملا۔

''وہ باہر تو نہیں گیا ہوا ہے......'' ہرمائنی نے کہا جو چوغے کے باوجود کانپ رہی تھی۔

رون نے دروازے پر کان لگا کر اندر کی سن گن لینے کی کوشش کی۔

''ایک عجیب سی آواز آ رہی ہے۔'' اس نے کہا۔ ''ذرا سنو تو سہی......کیا یہ فینگ کی آواز ہے؟''

ہیری اور ہرمائنی نے بھی اپنے کان دروازے کے ساتھ جوڑ دیئے اور اندر کی آواز کو سننے کی کوشش کرنے لگے۔ جھونپڑی کے اندر سے سسکنے اور کراہنے کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''شاید ہمیں جا کر کسی کو یہاں بلا لینا چاہئے!'' رون نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

''ہیگرڈ!'' ہیری نے دروازے کو جم کر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''ہیگرڈ! کیا تم اندر ہو؟''

بھاری قدموں کی آواز سنائی دی، پھر دروازہ کھل گیا۔ ہیگرڈ سامنے کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے چمڑے کے کوٹ کے سامنے والے حصے پر بہنے والے آنسوؤں کے نشان صاف دکھائی دے رہے تھے۔

''تو تم لوگوں نے خبر سن لی۔'' وہ بلند آواز میں چیختا ہوا بولا اور ہیری کی گردن سے لپٹ گیا

ہیگرڈ عام آدمی سے کم ازکم دوگنا بھاری جسامت اور قامت کا مالک شخص تھا۔ اس لئے یہ کوئی مذاق کی بات نہیں تھی کہ ہیری ہیگرڈ کے وزن تلے آ کر گر جاتا۔ لیکن رون اور ہرمائنی نے اسے بچا لیا۔ ان دونوں نے ہیگرڈ کا ایک ایک ہاتھ تھام کر اس کا بوجھ سنبھال لیا۔ پھر وہ تینوں اسے جھونپڑی کے اندر لے گئے۔ انہوں نے ہیگرڈ کو ایک کرسی پر بیٹھا دیا۔ وہ اپنا چہرہ میز کی سطح پر ٹکا کر زور زور سے سسکتا رہا۔ اس کا چہرہ آنسو سے چمک رہا تھا جو اس کی کھچڑی ڈاڑھی پر سے بہہ بہہ کر نیچے گر رہے تھے۔

''ہیگرڈ کیا ہوا؟'' ہرمائنی نے حیران ہو کر پوچھا۔

ہیری نے میز پر ایک سرکاری خط دیکھا جو کھلا پڑا تھا۔

''یہ کیا ہے ہیگرڈ؟''

ہیگرڈ کی سسکیاں اور تیز ہوتی چلی گئیں۔ اس نے سرکاری خط ہیری کی طرف بڑھا دیا۔ جسے اس نے اُٹھایا اور کھول کر بلند آواز میں پڑھنے لگا۔

محترم ہیگرڈ!

آپ کی کلاس میں قشنکر نے ایک طالب علم پر حملہ کیا تھا۔ اس معاملے کی پوری جانچ پڑتال کرنے کے بعد ہم نے پروفیسر ڈمبل ڈور کی یہ بات مان لی ہے کہ اس بھیانک حادثے کیلئے آپ ذمہ دار نہیں ہیں۔"

"یہ تو اچھی بات ہے ہیگرڈ!" رون نے ہیگرڈ کا کندھا تھپکاتے ہوئے کہا لیکن ہیگرڈ نے سبکنا بند نہیں کیا۔ اس نے اپنا بھاری بھرکم ہاتھ ہلاتے ہوئے ہیری کو آگے پڑھنے کیلئے اشارہ کیا۔

"بہرحال ہمیں اس قشنکر کے بارے میں خدشات لاحق ہیں۔ ہم نے اس ضمن میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم مسٹر لوسیس ملفوائے کی شکایت پر سوچ بچار کریں گے اور اس معاملے کو خطرناک درندہ اتلاف کی کمیٹی کے سامنے پیش کریں گے۔ اس معاملے کی شنوائی مورخہ ۲۰ اپریل کو ہوگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس دن لندن میں عدالت کے آفس میں اپنے قشنکر کو لے کر حاضر ہوں۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس دوران اس خطرناک قشنکر کو دیگر جانوروں سے الگ تھلگ اور تار کے باڑے میں مقید رکھا جائے۔

آپ کا خیر خواہ۔

اس کے نیچے سکول کے گورنروں کی فہرست درج کی گئی تھی۔

''اوہ!'' رون نے کہا۔ ''لیکن ہیگرڈ! تم نے ہی تو کہا تھا کہ بک بیک اچھا قشنگر ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ وہ چھوٹ جائے گا۔''

''تم خطرناک درندہ اتلاف کی کمیٹی کے بدمعاش جادوگروں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہو۔'' ہیگرڈ نے اپنی آستین سے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے کہا۔ ''وہ ان دلچسپ جانوروں کے جانی دشمن ہیں۔''

ہیگرڈ کے جھونپڑے کے ایک کونے سے اچانک ایک آواز آئی جسے سن کر ہیری، رون اور ہرمائنی تینوں نے تیزی سے گھوم کر دیکھا۔ بک بیک کونے میں لیٹ کر کچھ چبا رہا تھا جس سے پورے فرش پر خون ہی خون پھیل رہا تھا۔

''ہم سے یہ نہیں کیا گیا کہ اسے باہر برفیلی سردی میں تنہا باندھ کر چھوڑ دیتے۔'' ہیگرڈ نے وجہ بتائی۔ ''اور وہ بھی کرسمس کے موقعہ پر......''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ 'دلچسپ جانوروں' کے بارے میں ان کے اور ہیگرڈ کے خیالات زمین اور آسمان جتنے الگ تھلگ تھے۔ جو جانور ہیگرڈ کی نظر میں دلچسپ اور پالتو سمجھے جاتے تھے تو وہی جانور دوسروں کی نظر میں بے حد بھیانک اور ڈراؤنے تھے۔ لیکن اس معاملے میں کچھ ایسا نہیں تھا۔ بک بیک دوسرے جانوروں کی بہ نسبت کم خطرناک تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ ہیگرڈ کے گذشتہ ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے وہ سچ مچ بہت معصوم جانور تھا۔

''تمہیں اس کے بچاؤ کی تیاری کرنا چاہئے ہیگرڈ!'' ہرمائنی نے اس کے دیوہیکل بازو پر اپنا ننھا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے پورا یقین ہے کہ بک بیک کو بے ضرر جانور ثابت کیا جا سکتا ہے۔''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا!'' ہیگرڈ نے سسکتے ہوئے کہا۔ ''اتلاف کمیٹی کے سبھی کمینے لوگ لوسیس ملفوائے کی جیب میں ہیں۔ سب اس سے دبتے ہیں اور اگر ہم یہ مقدمہ ہار گئے تو بے چارہ بک بیک......''

ہیگرڈ نے اپنی انگلی سے گلا کاٹنے کا اشارہ کیا اور پھر اس وقت کا تصور کر کے ہچکیاں بھرتے ہوئے زور زور سے رونے لگا۔ اس نے اپنے بڑے بڑے ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا۔

''ہیگرڈ! اس معاملے میں ڈمبل ڈور نے کچھ نہیں کیا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''وہ ہمارے لئے پہلے ہی بہت کچھ کر چکے ہیں۔'' ہیگرڈ نے درد بھری آواز میں کہا۔ ''ابھی ان کے سامنے بھی بہت ساری مشکلات کھڑی ہیں۔ روح کھچڑوں کو سکول کے اندر نہ داخل ہونے کی بات کے باعث ان پر لوگ طرح طرح کے الزامات لگا رہے ہیں۔ اخبار کی خبروں اور تبصرہ نگاروں کے بے بنیاد تجزیوں نے ان کی شخصیت پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے......اور اوپر سے مصیبت یہ ہے کہ سیریس بلیک بھی ہوگورٹس کے آس پاس ہی منڈلا رہا ہے......''

رون اور ہرمائنی نے فوراً ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا اور ان کی نظریں ہیری پر جم گئیں۔ وہ امید کر رہے تھے کہ اب ہیری ہیگرڈ پر آگ بگولا ہوگا کہ اس نے اسے بلیک کے بارے میں سچائی کیوں نہیں بتائی؟ لیکن ہیگرڈ اس قدر غمگین اور بدحواس دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری نے اس بارے میں اس سے کچھ نہیں کہا۔

''سنو ہیگرڈ!'' ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''تم ان کے سامنے ہتھیار مت ڈالنا۔ ہرمائنی صحیح کہتی ہے تمہیں بک بیک کو بچانے کی تیاری کرنا چاہئے۔ گواہی دینے کیلئے تم ہمیں بلا سکتے ہو۔''

''میرا خیال ہے کہ میں نے قشنگروں کو چھڑانے کی بابت ایک مقدمے کے بارے میں کہیں پڑھا ہے۔ جس میں قشنگر کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا۔'' ہرمائنی نے اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''ہیگرڈ! میں اپنی کتابوں میں دیکھ کر بتاؤں گی کہ وہ سارا معاملہ کیا تھا اور قشنگر کا کتنا قصور تھا؟''

ہیگرڈ اب بھی زور زور سے واویلا مچا رہا تھا۔ ہیری اور ہرمائنی نے رون کی طرف دیکھا کہ وہ بھی ان کی کچھ مدد کرے۔

''میں چائے بنا کر لاتا ہوں......'' رون نے جلدی سے کہا۔

ہیری اسے گھور کر دیکھنے لگا۔

''جب بھی کوئی پریشانی کی بات ہوتی ہے تو میری ممی یہی کرتی ہیں۔'' رون نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

آخر کار...... جب چائے کا دھواں اُڑاتا ہوا مگ ہیگرڈ کے سامنے آ گیا اور ان تینوں نے اس کی بھرپور مدد و حمایت کی یقین دہانی کرائی تو ہیگرڈ نے ایک میز پوش جتنا ایک بڑا رومال اُٹھایا اور اس سے اپنی ناک سڑکنے لگا۔

''تم لوگ ٹھیک کہتے ہو۔'' وہ اپنی ناک سے عجیب آوازیں نکال رہا تھا۔ ''مجھے خود پر قابو رکھنا چاہئے۔ ہمیں خود کو سنبھالنا چاہئے......''

فینگ نامی کتا جھجکتے ہوئے میز کے نیچے سے باہر نکلا اور اس نے آگے بڑھ کر اپنا سر ہیگرڈ کے گھٹنے پر رکھ دیا۔ ہیگرڈ نے ایک ہاتھ سے فینگ کے سر کو تھپتھپایا اور دوسرے ہاتھ سے اپنا چہرہ پونچھتے ہوئے کہا۔ ''تھوڑی دیر تک ہم واقعی اپنے ہوش و حواس کھو چکے تھے، بک بیک کی پریشانی میں اس قدر ڈوب چکے تھے کہ افسردگی اور غم نے ہمارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی چھین لی تھی۔ ہم پہلے سے اس بات پر بجھے ہوئے تھے کہ ہماری کلاس کو کوئی بھی طالب علم پسند نہیں کرتا ہے......''

ہرمائنی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے فوراً جھوٹ بولا۔ ''ایسا کون کہتا ہے؟ ہمیں تو تمہاری کلاس بہت پسند ہے۔''

''ہاں ...... بالکل تمہاری کلاس ہمیں بے حد اچھی لگتی ہے۔'' رون نے میز کے نیچے اپنی انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا۔ ''فل بر کرومزاب کیسے ہیں؟''

''مر گئے سارے......!'' ہیگرڈ نے اُداسی سے کہا۔ ''بہت زیادہ سلاد پتے کھانے سے۔''

''ارے نہیں!'' رون نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔ اس کا ہونٹ پھڑک رہا تھا۔

''اور ہم روح کھچڑوں کے باعث کافی پریشان ہیں۔'' ہیگرڈ نے اچانک کانپتے ہوئے کہا۔ ''جب بھی ہم تھری بروکس ٹکس بیئر بار میں کچھ پینے جاتے ہیں تو ہر بار ہمیں ان کے پاس سے گزرنا پڑتا ہے۔ ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہم دوبارہ اژقبان میں پہنچ گئے ہیں......''

پھر وہ خاموش ہو کر اپنی چائے کی چسکیاں لینے لگا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اپنے سانسیں روکے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

انہوں نے پہلے کبھی ہیگرڈ کو اژقبان کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا تھا۔ کچھ دیر کے بعد ہرمائنی نے جھجکتے ہوئے دریافت کیا۔

''ہیگرڈ! کیا وہاں زندان خانہ بہت بھیانک ہے......؟''

''تم لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہو۔'' ہیگرڈ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔'' دنیا میں اتنی بری کوئی دوسری جگہ ہو ہی نہیں سکتی۔ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ ہم پاگل ہو جائیں گے۔ ہم رات دن برے حادثات کی سوچوں میں غلطاں رہنے لگے تھے......جس دن ہمیں ہوگورٹس کی پڑھائی سے نکالا گیا تھا......جس دن ہمارے باپ کی موت واقع ہوئی تھی......جس دن ہمارا ناربٹ ہم سے چھین لیا گیا تھا......''

اس کی آنکھوں میں دوبارہ آنسو آ گئے۔ ناربٹ ڈریگن کا بچہ تھا جسے ہیگرڈ نے تاش کے کھیل میں اجنبی شخص سے جیتا تھا۔

'' کچھ عرصے کے بعد تو انسان یہ بھی بھول جاتا ہے کہ وہ آخر کون ہے؟ اسے یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ زندہ رہنے کا اب کوئی مقصد باقی نہیں بچا۔ ہم بھی یہی سوچنے لگے تھے کہ اگر ہم نیند میں ہی مر جائیں تو کتنا اچھا رہے گا...... جب روح کھچڑوں نے ہمیں آزادی دی تو ہمیں ایسا لگا کہ جیسے ہماری دوسری بار پیدائش ہوئی ہے۔ وہاں نکلتے ہی ساری مسرتیں اور اچھے خیالات سمندر کی لہروں کی مانند ہمارے دل و دماغ میں موجزن ہوتے چلے گئے۔ زندگی میں ہمیں اس سے پہلے اتنی سرشاری کا احساس کبھی نہیں ہوا تھا...... روح کھچڑ ہمیں چھوڑنے پر بالکل بھی تیار نہیں تھے......''

''لیکن تم تو بے گناہ تھے ہیگرڈ؟'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''ان باتوں سے انہیں کچھ لینا دینا نہیں......'' ہیگرڈ نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔''انہیں اس کی پرواہ نہیں ہوتی ہے۔ انہیں سو دو سو انسانوں کی ضرورت ہوتی ہے، جن میں سے وہ جونک کی مانند چپک کر ساری خوشیاں چوس سکیں۔ انہیں اس بات کی رتی بھر پرواہ نہیں ہوتی کہ کون بے گناہ ہے اور کون گنہگار......!''

ہیگرڈ ایک پل کیلئے خاموش ہوا اور اپنی چائے کے کپ کو گھورتا رہا پھر وہ دھیمے لہجے میں بولا۔''ہم سوچ رہے تھے کہ بک بیک کو کہیں بھگا دیں......اس سے کہیں کہ وہ اُڑ کر کہیں دور چلا جائے۔ لیکن قشنگر کو یہ بات کیسے سمجھائی جا سکتی ہے کہ اسے چھپ جانا چاہئے؟ اور......اور ہم قوانین توڑتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں......'' اس نے ان کی طرف دیکھا اور ایک بار پھر اس کے چہرے پر آنسو بہہ نکلے۔''ہم دوبارہ اژقبان نہیں جانا چاہتے ہیں......''

☆☆☆☆

یہ بات سچ تھی کہ ہیگرڈ کے جھونپڑے کا سفر کسی بھی طرح سے سودمند اور بہترین ثابت نہیں ہوا تھا لیکن اس کا ویسا ہی اثر ہوا جیسا کہ رون اور ہرمائنی چاہتے تھے۔ حالانکہ ہیری اب بھی بلیک کو نہیں بھولا تھا مگر اب وہ خطرناک درندہ اتلاف کی کمیٹی کے خلاف مقدمہ

جیتنے میں ہیگرڈ کی مدد کرنا چاہتا تھا اسی لئے وہ اپنے بدلے کے بارے میں لگاتار سوچ نہیں رہا تھا۔ اگلے دن ہیری، رون اور ہرمائنی لائبریری میں گئے۔ جب وہ گری فنڈر کے خالی ہال میں واپس لوٹے تو ان کے ہاتھوں میں بہت سی کتابیں تھیں جن کی مدد سے وہ بک بیک کو بچانے کیلئے تیاری کرنا چاہتے تھے۔ وہ تینوں چٹختی ہوئی آگ کے سامنے بیٹھ کر خونخوار جانوروں کے مشہور مقدمات والی دھول سے اٹی ہوئی کتابوں کے صفحات دھیرے دھیرے پلٹتے رہے۔ جب بھی کسی کو کوئی کام کی چیز نظر آتی تھی تو وہ بیچ بیچ میں اس پر تبصرہ ضرور کر لیتے تھے۔

''یہ دیکھو...... 1722ء کا ایک مشہور مقدمہ تھا...... لیکن قشنگر کو سزا ہو گئی...... دیکھو تو سہی۔ انہوں نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا۔ کتنا دل دہلا دینے والا منظر ہے۔''

''اس سے مدد ملے گی۔ سینگوں والے نرسنگے نے 1296ء میں کسی پر حملہ کیا لیکن انہوں نے اسے چھوڑ دیا...... ارے نہیں...... ایسا تو صرف اس لئے کیا گیا تھا کیونکہ سب لوگ اس کے پاس جانے سے ڈرتے تھے......''

اسی دوران کرسمس کی بہترین سجاوٹ مکمل ہو چکی تھی۔ اس منظر سے لطف اندوز ہونے کیلئے ہوگورٹس میں بہت کم طلباء موجود تھے۔ راہداریوں میں پولی اور پنڈرا کے موٹے ستون بندھے ہوئے تھے۔ سکول کے سبھی دفاتر کے اندر پراسرار روشنیاں چمک رہی تھیں۔ بڑے ہال میں بارہ کرسمس ٹری رکھے گئے تھے جن پر سنہرے ستارے دمک رہے تھے۔ کھانے کی زوردار اور لذت بھری خوشبو راہداریوں میں دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ کرسمس کی شام تک یہ خوشبو اتنی زیادہ تیز ہو گئی کہ سکے برز بھی اسے سونگھنے کیلئے رون کی جیب سے اپنی ناک باہر نکالنے لگا۔

کرسمس کی صبح رون نے ہیری کو تکیہ مارتے ہوئے جگایا تھا۔

''اوئے تحفے......''

ہیری نے اپنا چشمہ پہن کر اپنے بستر کے نیچے والے حصے کو دیکھا جہاں کچھ پارسل رکھے ہوئے تھے۔ رون نے پہلے سے اپنے تحفوں پر لپٹے کاغذ پھاڑ رہا تھا۔

''ممی نے ایک اور سوئیٹر بھیجا ہے...... اوہ پھر کلیجی رنگ کا ہے...... دیکھو تو انہوں نے تمہیں بھی سوئیٹر بھیجا ہے یا نہیں؟''

رون کا اندازہ درست ہی نکلا تھا۔ انہوں نے ہیری کیلئے بھی ایک سرخ رنگ کا سوئیٹر بھیجا تھا جس کے سامنے حصے پر گری فنڈر کا شیر بنا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ مسز ویزلی نے گھر پر بنائی ہوئی ایک درجن مائنز پائیز، کرسمس کا خیر سگالی کیک اور نٹ برٹل کا ایک ڈبہ بھی بھیجا تھا۔ جب ہیری نے ان سب چیزوں کو ایک طرف ہٹا کر رکھا تو اسے ان کے نیچے ایک لمبا اور پتلا پیکٹ دکھائی دیا۔

''وہ کیا ہے......؟'' رون نے کلیجی رنگ کے موزوں کا پیکٹ کھولتے ہوئے پوچھا۔

''پتہ نہیں......''

ھیری نے پارسل پر لپٹے کاغذ کو پھاڑا اوراس کے منہ سے سسکی نکل گئی۔ایک شاندار چمکتا ہوا جادوئی بہاری ڈنڈا اس کے بستر پر گر گیا۔رون کے ہاتھ سے موزے چھوٹ گئے اور وہ ڈنڈے کو زیادہ قریب سے دیکھنے کیلئے اپنے بستر سے کود پڑا۔

''مجھے تو یقین ہی نہیں ہورہا ہے......''اس نے بھرائی آواز میں کہا۔

یہ فائر بولٹ تھا۔یہ ہیری کے خوابوں کا وہی بہاری ڈنڈا تھا جسے دیکھنے کیلئے وہ لیکی کالڈرن سے جادوئی بازار میں ہر روز جاتا تھا۔ جب اس نے اسے اوپر اُٹھایا تو اس کا ہینڈل چمکنے لگا۔اس کے ہاتھ میں آتے ہی بہاری ڈنڈے میں ارتعاش پیدا ہوا اور وہ تھرتھرانے لگا۔ہیری نے اسے چھوڑ دیا۔بہاری ڈنڈا بنا کسی سہارے ہوا میں جھولنے لگا اوراس کے سوار ہونے کیلئے مناسب اونچائی پر تیار دکھائی دینے لگی۔ہیری کی نگاہ ہینڈل کے بالائی سرے پر لکھے سنہری رجسٹریشن نمبر سے کھسک کر نیچے آئی اوراس نے چکنی تراشی ہوئی ٹہنیوں سے بنی ہوئی دم کو دیکھا۔

''اسے کس نے بھیجا ہوگا؟''رون نے دھیمے انداز میں پوچھا۔

''دیکھو!شاید اندر کوئی کارڈ ہو؟''ہیری نے کہا۔

رون نے فائر بولٹ پر لپٹے ہوئے کاغذ کو پوری طرح پھاڑ ڈالا۔

''کچھ بھی نہیں......تم پر اتنے پیسے کس نے خرچ کئے ہوں گے؟''

''میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ ڈرسلی خاندان نے تو نہیں کئے ہوں گے!''ہیری نے کہا۔

''لیکن میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ڈمبل ڈور نے بھیجا ہے۔''رون نے فائر بولٹ کے چاروں طرف گھومتے ہوئے کہا۔اس کی آنکھیں اس کی ہرانچ کی خوبصورتی کو ٹٹول رہی تھیں۔''انہوں نے تمہیں گمنام طریقے سے غیبی چوغہ بھی تو بھیجا تھا۔''

''وہ تو میرے ڈیڈی کا تھا۔''ہیری نے فوراً کہا۔''ڈمبل ڈور نے تو اسے صرف مجھ تک پہنچایا تھا۔فائر بولٹ کی بات الگ ہے۔ وہ مجھ پر سینکڑوں گیلن خرچ نہیں کریں گے۔وہ طلباء کو اس طرح چیزیں کیسے بانٹ سکتے ہیں......؟''

''اسی لئے تو انہوں نے نام نہیں لکھا ہے۔''رون نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔''تاکہ ملفوائے جیسے خبیث لوگ ان پر جانبداری کا الزام نہ لگائیں۔دیکھو ہیری!''رون نے زور سے ہنستے ہوئے کہا۔''ملفوائے کے بارے میں ذرا سوچو!جب ملفوائے تمہیں اس بہاری ڈنڈے پر دیکھے گا تو اس کا کیا حال ہوگا؟وہ تو حسد کے مارے پاگل ہوجائے گا۔یہ ایک بین الاقوامی طرز کا بہاری ڈنڈا ہے ......ہے نا!''

''مجھے یقین نہیں ہورہا ہے۔''ہیری نے فائر بولٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔رون ملفوائے کے بارے میں تصور کرکے زور زور سے ہنسنے لگا اور ہیری کے بستر پر اوندھا لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ہیری بڑبڑایا۔''آخر کون......؟''

''میں جانتا ہوں۔''رون نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا۔''میں جانتا ہوں کہ کون ہوسکتا ہے......شاید لوپن؟''

''کیا......؟''اس کی بات سن کراب ہیری بھی ہنسنے لگا۔''لوپن؟ سنو......اگران کے پاس اتنے پیسے ہوتے تو وہ خود کیلئے نیا چوغہ ضرورخرید سکتے تھے۔''

''ہاں! مگروہ تمہیں پسند کرتے ہیں۔'' رون نے کہا۔''اور جب تمہارا نیمبس ۲۰۰۰ بہاری ڈنڈا ٹوٹ گیا تھا، اس وقت وہ باہر گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس کے بارے میں سنا ہوگا اور جادوئی بازار میں جا کر تمہارے لئے یہ خرید لائے ہوں گے۔''

''تم کیا کہہ رہے ہو؟ ہیری نے چونکتے ہوئے پوچھا۔''وہ باہر گئے ہوئے تھے؟...... جب میں وہ میچ کھیل رہا تھا تو وہ باہر گئے ہوئے تھے؟''

''لیکن وہ ہسپتال میں تو نہیں تھے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔''میں سنیپ کی دی گئی سزا کے دوران ان دنوں وہیں پر تو تھا اور رفع حاجت کے لوٹوں کو صاف کرر ہا تھا۔ یاد ہے نا؟''

ہیری نے رون کی طرف دیکھا اور پھر اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

''میرا خیال نہیں ہے کہ لوپن کے پاس اتنے پیسے ہوں گے۔''

''تم دونوں کیوں ہنس رہے ہو؟'' ہرمائنی ابھی ابھی وہاں پہنچی تھی۔ وہ ابھی تک ڈریسنگ گاؤن میں ہی ملبوس تھی۔ اس کی گود میں کروک شانکس دکھائی دے رہی تھی۔ کروک شانکس کا مزاج کافی چڑچڑا سا محسوس ہورہا تھا کیونکہ اس کے گلے میں ایک بھڑکیلی رسی بندھی ہوئی تھی۔

''اسے یہاں سے ہٹاؤ!'' رون نے جلدی سے سکے برز کو بستر سے اُٹھا کر اپنے پاجامے کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی نے اس کی بات کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دی تھی۔ اس نے کروک شانکس کو خالی بستر پر پٹخ دیا اور منہ پھاڑ کر فائر بولٹ کو دیکھنے لگی۔

''اوہ ہیری! یہ تمہیں کس نے بھیجا ہے؟''

''پتہ نہیں!'' ہیری نے کہا۔''اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی کارڈ بھی نہیں تھا۔''

اسے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ ہرمائنی کو ہیری کے جواب پر کسی قسم کا تعجب نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اس نے کسی قسم کا اندازہ لگانے کی کوشش کی تھی۔ اس کے برخلاف اس کا چہرہ اتر سا گیا اور اس نے اپنا ہونٹ کاٹ لیا۔

''تمہیں کیا ہوا؟'' رون نے چونک کر پوچھا۔

''پتہ نہیں!'' ہرمائنی نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔''لیکن یہ عجیب ہے...... ہے نا! میرا مطلب ہے کہ یہ بہت عمدہ بہاری ڈنڈا ہے۔ ہے نا!''

رون کے منہ سے ایک بار پھر آہ نکل گئی۔

''ہرمائنی! یہ دنیا کی سب سے اچھا بہاری ڈنڈا ہے۔'' رون نے لمبی سانس لے کر کہا۔

''تب تو یہ بہت مہنگی ہوگی......''

''شایداس کی قیمت سلے درن کے تمام بہاری ڈنڈوں سے زیادہ ہوگی۔'' رون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''دیکھو!...... ہیری کو اتنا مہنگا بہاری ڈنڈا بھلا کون بھیجے گا اور پھر اپنا نام بھی نہیں ظاہر کرنا نہیں چاہے گا؟'' ہرمائنی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''کسے پرواہ ہے؟'' رون نے نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ ''سنو ہیری! کیا میں اس کی سواری کرسکتا ہوں؟''

''میرا خیال ہے کہ فی الحال کسی کو بھی اس بہاری ڈنڈے کی سواری نہیں کرنا چاہئے!'' ہرمائنی نے کسی قدر تیکھے انداز میں کہا۔

ہیری اور رون اس کی طرف دیکھتے ہی رہ گئے۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہیری اس سے کیا کرنا چاہتا ہے......اسے اس سے فرش صاف کرنا چاہئے؟'' رون نے جل کر کہا۔

اس سے پہلے کہ ہرمائنی اس کی بات کا جواب دے پاتی۔ کروک شانکس سیمس کے بستر اچھلی اور اس نے سیدھی رون کے سینے پر چھلانگ لگادی۔

''اسے...... یہاں...... سے...... باہر...... نکالو......!'' رون گرجتا ہوا غرایا۔ اس نے کروک شانکس کو خود سے دور ہٹانے کی کوشش کی۔ ادھر سکے برز رون کے کندھے کے اوپر سے اچھل کر بھاگنے کی کوشش کررہا تھا۔ رون نے سکے برز کی دم پکڑلی اور کروک شانکس کو لات مارنے کی کوشش کی۔ کروک شانکس کے بجائے اس کا پیر ہیری کے صندوق سے جاٹکرایا جو اگلے ہی لمحے کھل گیا۔ اس کے بعد رون درد سے دہرا ہوتے ہوئے کراہنے لگا۔

کروک شانکس کی دم اچانک کھڑی ہوگئی۔ کمرے میں ایک تیکھی سیٹی بجنے لگی تھی۔ مخبرلٹو ورنن انکل کے موزے سے نکل کر باہر آ گیا تھا اور تیز تیز گھومتے ہوئے چیخ رہا تھا۔ اس میں تیز روشنیاں پھوٹ رہی تھیں۔

''میں اس کے بارے میں تو بھول ہی گیا تھا۔'' ہیری نے نیچے جھک کر لٹو کو اُٹھایا۔ ''میں ان موزوں کو کبھی نہیں پہنتا ہوں......''

مخبرلٹو اس کی ہتھیلی میں گھومتا رہا اور اس کی سیٹی بجتی رہی۔ اسے دیکھ کر کروک شانکس کو غصہ آرہا تھا اور وہ غرارہی تھی۔

''ہرمائنی! اچھا یہ ہوگا کہ تم اپنی خبیث بلی کو یہاں سے لے جاؤ۔'' رون نے غصے سے کہا جو اس وقت ہیری کے بستر پر بیٹھا اپنے پیر مسل رہا تھا۔ ''تم اس بکواس چیز کو بند نہیں سکتے ہو؟'' وہ ہیری کی طرف دیکھ کر چلایا۔ ہرمائنی دھڑ دھڑاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ کروک شانکس کی زرد آنکھیں اب بھی غصیلی انداز سے رون کو گھور رہی تھیں۔

ہیری نے مخبرلٹو کو ایک بار پھر موزے میں گھسایا اور اسے صندوق میں بند کردیا۔ اب کمرے میں صرف رون کی کراہتی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس کے چہرے پر درد اور غصے کے ملے جلے جذبات عیاں تھے۔ سکے برز رون کے ہاتھ پر لیٹا ہوا تھا۔ ہیری نے کافی عرصے کے بعد سکے برز کو رون کی جیب سے باہر دیکھا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر دُکھ اور حیرانی ہوئی کہ کبھی موٹا تازہ دکھائی دینے والا سکے برز

اب بہت کمزور اور دبلا پتلا ہو چکا تھا۔ اس کے بہت سے بال بھی جھڑ گئے تھے۔

''اس کی حالت اچھی نہیں دکھائی دے رہی ہے...... ہے نا؟'' ہیری نے کہا۔

''یہ سب ہیجان انگیز حالات کی وجہ سے ہے۔'' رون نے غصے سے کہا۔ ''اگر وہ خبیث بلی اسے پریشان نہ کرے تو اس کی حالت سنبھل سکتی ہے۔''

ہیری کو جادوئی جانوروں کی دوکان والی جادوگرنی کی بات یاد آ گئی۔ جس نے کہا تھا کہ عام طور پر چوہے تین سال تک ہی زندہ رہ پاتے ہیں۔ اُسے یہ بھی لگا کہ اگر سکے برز میں کوئی چھپی ہوئی جادوئی خوبی نہیں ہے۔ جسے اس نے کبھی ظاہر ہی نہیں کیا ہے تو وہ اپنی زندگی کے آخری دور میں پہنچ چکا ہے۔ حالانکہ رون اکثر شکایت کرتا تھا کہ سکے برز بالکل بیزار اور ناکارہ قسم کا چوہا ہے۔ ہیری یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ سکے برز کے مرنے پر رون کو بہت صدمہ ہوگا۔

اس صبح گری فنڈر کے ہال میں کرسمس کی تقریبات نہایت پھیکی تھیں۔ ہرمائنی نے کروک شانکس کو اپنے کمرے میں بند کر دیا تھا لیکن وہ اس بات پر رون سے ناراض تھی کہ اس نے کروک شانکس کو لات مارنے کی کوشش کیوں کی تھی؟ رون اب بھی اس بات پر منہ پھلائے بیٹھا تھا کہ کروک شانکس نے سکے برز کو ایک بار پھر کھانے کی کوشش کی تھی۔ ہیری نے تنگ آ کر ان دونوں کے درمیان صلح کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ اس نے خود کو فائر بولٹ کی جانچ پڑتال میں خود کو مصروف کر لیا تھا جسے وہ اپنے ساتھ ہی ہال میں لے آیا تھا۔ نہ جانے کیوں ہرمائنی اس بات سے بھی چڑ رہی تھی۔ اس نے کہا تو کچھ بھی نہیں......لیکن وہ بہاری ڈنڈے کو اس طرح دیکھتی رہی جیسے وہ بھی اس کی بلی کی برائی کر رہی ہو۔

لنچ کے وقت وہ تینوں بڑے ہال کی طرف روانہ ہو گئے۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ فریقوں کے میزیں دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی تھیں اور سارا ہال خالی پڑا تھا۔ کمرے کے بیچوں بیچ ایک بڑی میز موجود تھی جس کے چاروں طرف کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ پروفیسر ڈمبل ڈور، پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر سنیپ، پروفیسر اسپراؤٹ اور پروفیسر فلنٹ وک کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں پر چوکیدار فلیچ بھی موجود تھا۔ جس نے اپنا سدا بہار بھورا کوٹ بالآخر اتار دیا تھا۔ اس کی جگہ وہ ایک بہت پرانا اور تھوڑا ڈھیلا دکھائی دینے والا ٹیل کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ وہاں پر صرف تین اور طالب علم تھے۔ دو پہلے سال کے جو بہت گھبرائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور ایک سلے درن کا پانچویں سال کا طالب علم تھا۔ جس کا چہرہ دیکھنے میں ہی منحوس لگتا تھا۔

جب ہیری، رون اور ہرمائنی میز کے پاس پہنچے تو ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کرسمس کی نیک تمنائیں آپ کیلئے! چونکہ ہم لوگ اتنے کم ہیں اس لئے ہمیں محسوس ہوا کہ ہاؤسز کی میزوں کو ہال میں پھیلانا مناسب نہیں ہوگا......بیٹھ جاؤ......بیٹھ جاؤ!''

ہیری، رون اور ہرمائنی میز کے کونے پر قطار میں لگی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''پٹاخوں کا مزہ ہونا چاہئے!'' ڈمبل ڈور نے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔اور پھر سنیپ کی طرف ایک بڑا سفید پٹاخہ بڑھایا۔ جب انہوں نے بڑی نخوت کے ساتھ اسے چلایا تو وہ بندوق کے دھماکے کی آواز نکالتا ہوااوپر اُڑا۔اوپر جا کر وہ پھٹ گیا اور اس میں سے جادوگرنی کا ایک بڑا سا ہیٹ برآمد ہوا جس پر پھندنا سجا ہوا تھا۔

ہیری کو چھلاوہ یاد آ گیا اور اس نے رون کی طرف دیکھا۔پھر دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔سنیپ کا منہ اُتر گیا۔ انہوں نے اس ہیٹ کو ڈمبل ڈور کی طرف بڑھا دیا۔ڈمبل ڈور نے فوراً ہیٹ کی ادل بدل کر کے سنیپ کو اپنا جادوگروں والا ہیٹ دے دیا۔

''شروع کرو۔'' انہوں نے میز سے کہا اور چاروں طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔

جب ہیری بھنے ہوئے مسالہ دار آلو لے رہا تھا تو بڑے ہال کا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔پروفیسر ٹراؤلینی ان کی طرف اس طرح آئیں جیسے وہ پہیوں پر چل رہی ہوں۔انہوں نے اس خاص موقع پر سبز چمکدار پوشاک پہن رکھی تھی۔جس سے وہ بڑی جسامت کی چمکدار تتلی دکھائی دے رہی تھیں۔

ڈمبل ڈور نے اُٹھتے ہوئے کہا۔''سبیل! کتنا دلکش منظر ہے؟''

''میں بلوری گولے میں دیکھ رہی تھی ڈمبل ڈور!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے اپنی دھیمی آواز میں کہا۔''مجھے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ میں تنہا لنچ کرنے کے بجائے آپ لوگوں کے ساتھ لنچ کر رہی ہوں۔مستقبل کا اشارہ دیکھنے کے بعد میں بھلا اُسے نظرانداز کیسے کر سکتی تھی؟اسی لئے جلدی سے اپنے مینار سے نکلی۔دیر سے آنے کیلئے معذرت خواہ ہوں۔''

''کوئی بات نہیں......کوئی بات نہیں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔''میں ایک کرسی کا انتظام کر دیتا ہوں۔''

انہوں نے اپنی چھڑی گھما کر ایک کرسی کا انتظام کر دیا جو کچھ پل ہوا میں گھومی اور پھر پروفیسر سنیپ اور پروفیسر میک گوناگل کی کرسیوں کے بیچ کھٹاک کے ساتھ گر گئی۔لیکن پروفیسر ٹراؤلینی اس پر بیٹھی نہیں۔ان کی بڑی بڑی آنکھیں میز کے چاروں طرف گھوم رہی تھیں اور اچانک ان کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

''میں نہیں بیٹھ سکتی ڈمبل ڈور! اگر میں میز پر بیٹھی تو ہم تیرہ لوگ ہو جائیں گے۔اس سے زیادہ بدقسمتی کی بات اور کوئی نہیں ہو گی۔ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ جب تیرہ لوگ ایک ساتھ مل کر کھاتے ہیں تو جو سب سے پہلے اُٹھ کھڑا ہو، وہ سب سے پہلے مر جاتا ہے۔''

''ہم یہ خطرہ مول لے لیں گے سبیل!'' پروفیسر میک گوناگل نے سنجیدگی سے کہا۔''بیٹھ جاؤ ٹرکی کا سالن تو بالکل ہی ٹھنڈا ہو گیا ہے۔''

پروفیسر ٹراؤ لینی جھجکتے ہوئے خالی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ ان کی آنکھیں بند تھیں اور ان کا چہرہ بھنچا ہوا تھا۔ جیسے وہ یہ امید باندھے بیٹھی تھیں کسی بھی وقت میز پر آسمانی بجلی گر جائے گی۔ پروفیسر میک گوناگل نے سب سے پاس والے پیالے میں ایک بڑا چمچہ ڈالا۔

''بھنی ہوئی انتڑیاں لیں گی سبیل؟''

پروفیسر ٹراؤ لینی نے ان کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے اپنی آنکھیں دوبارہ کھولیں اور ایک بار پھر چاروں طرف دیکھا اور پھر پوچھا۔ ''پروفیسر لوپن کہاں ہیں؟''

''مجھے افسوس ہے کہ وہ پھر سے بیمار پڑ گئے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہتے ہوئے سب کی طرف اشارہ کیا کہ ہر کوئی اپنے لئے خود ہی کھانا نکالے۔ ''یہ بد قسمتی کی بات ہے کہ انہیں کرسمس کے دن ہی بیمار پڑنا تھا۔''

''لیکن غیر معمولی طور پر تمہیں تو یہ بات پہلے سے معلوم ہونا چاہئے تھی سبیل!'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی بانہیں اُٹھاتے ہوئے کہا۔

پروفیسر ٹراؤ لینی نے پروفیسر میک گوناگل کو بہت ٹھنڈی نگاہ سے دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''یہ اتفاق ہے کہ غیر معمولی طور پر میں اس بارے میں پہلے سے جانتی تھی منروا! لیکن میں سب کے سامنے یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ میں سب کچھ جانتی ہوں۔ میں اکثر اس طرح کا رویہ ظاہر کرتی ہوں جیسے مجھے مستقبل کا ذرا بھی علم نہیں ہے تاکہ دوسرے پریشانی نہ محسوس کریں۔''

''آپ کی باتوں سے بہت سی چیزیں واضح ہو گئیں سبیل!'' پروفیسر میک گوناگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پروفیسر ٹراؤ لینی کی آواز اچانک بہت پراسرار ہو گئی۔

''اگر تم جاننا ہی چاہتی ہو تو میں نے دیکھا ہے کہ بیچارے پروفیسر لوپن ہمارے ساتھ زیادہ عرصے تک نہیں رہ پائیں گے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ یہ بات خود بھی جانتے ہیں کہ اس کے پاس بہت کم وقت بچا ہے۔ جب میں نے ان سے جادوئی گولے میں جھانکنے کیلئے کہا تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔''

''اچھا!'' پروفیسر میک گوناگل نے روکھے پن سے کہا۔

''مجھے تو ایسا بالکل نہیں لگتا۔'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے تھوڑی بلند آواز میں کہا۔ جس سے پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر ٹراؤ لینی کی بات چیت بند ہو گئی۔ ''پروفیسر لوپن کی جان کو فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے۔ سیورس! ان کیلئے مرکب تو بنا دیا تھا تم نے؟''

''ہاں ہیڈ ماسٹر!'' سنیپ نے فوراً جواب دیا۔

''اچھی بات ہے۔'' ڈمبل ڈور بولے۔ ''تب تو وہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے...... ڈریک! تم نے یہ تو چکھا ہی نہیں؟ یہ بہت مزیدار ہے......''

ڈمبل ڈور نے اس کا نام لے کر اس سے کچھ کہا۔ اس وجہ سے پہلے سال کے اس بچے کا چہرہ سرخ پڑ گیا اور اس نے کانپتے ہاتھوں

سے وہ ڈش اُٹھالی۔

پروفیسرٹراؤلینی نے کرسمس کا ڈنرختم ہونے تک قریباً خاموش رہنے کی بھرپور کوشش کی جو لگ بھگ دو گھنٹے تک چلا تھا۔ جب کرسمس کے ڈنر کے باعث پیٹ پھٹنے والے تھے تب کہیں جا کرانہوں نے کھانا بند کیا۔ وہ اب بھی اپنے پٹاخے والے ہیٹ پہنے ہوئے تھے۔ جب ہیری اور رون میز پر سے سب سے پہلے اُٹھ کھڑے ہوئے تو پروفیسرٹراؤنی زور سے چیختی ہوئی بولیں۔

''میرے پیارے بچو! تم میں سے پہلے کون اُٹھا ہے......کون؟''

''کچھ پتہ نہیں!'' رون نے ہیری کو پریشانی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس سے زیادہ فرق نہیں پڑتا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سرد لہجے میں کہا۔ ''جب تک کہ کوئی پاگل آدمی کلہاڑا لے کر دروازے کے باہر انتظار نہ کررہا ہو کہ وہ بڑے ہال میں آنے والے پہلے شخص کا سر کاٹ دے۔''

یہاں تک کہ رون بھی ہنسنے لگا۔ پروفیسرٹراؤلینی بہت برا مان گئی تھیں۔

''چل رہی ہو؟'' ہیری نے ہرمائنی سے پوچھا۔

''نہیں!'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''مجھے پروفیسر میک گوناگل سے کچھ ضروری بات کرنا ہے۔''

جب رون اور ہیری ہال سے باہر نکلے تو انہیں راستے میں کلہاڑے والا پاگل آدمی نہیں ملا۔ رون نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

''شاید ہرمائنی یہ پوچھنا چاہتی ہوگی کہ کیا وہ کچھ اور مضامین لے سکتی ہے؟''

جب وہ تصویر کے سوراخ کے پاس پہنچے۔ تو وہاں پرسر کیڈوگن کرسمس کا جشن منا رہے تھے۔ موٹے ٹٹو کے علاوہ ان کے پاس دو تین سنیاسی اور ہوگورٹس کے پرانے ہیڈ ماسٹر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے کنٹوپ کو اوپر اُٹھایا اور شربت کا گلاس اُٹھا کر ان کو مخاطب کیا۔

''کرسمس کی نیک دلی تمنائیں......''

''خبیث......کمینے......'' رون نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

''تم ہی ہو گے۔'' سر کیڈوگن نے غراتے ہوئے کہا اور پھر تصویر کا دروازہ کھول دیا تاکہ وہ اندر جا سکیں۔

ہیری سیدھا اپنے کمرے میں گیا۔ وہاں سے اس نے اپنا فائر بولٹ اُٹھایا۔ پھر اس نے جادوئی بہاری ڈنڈے کی دیکھ بھال کا صندوقچہ پکڑا۔ جو اسے ہرمائنی نے اس کی سالگرہ کے موقع پر تحفے میں دیا تھا۔ یہ دونوں لے کر وہ ہال میں لوٹ آیا۔ وہ فائر بولٹ کو مزید خوبصورت بنانے کا سوچ رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے؟ اس کی ٹہنیاں مڑی بھی نہیں تھیں۔ اس لئے انہیں کاٹا نہیں جا سکتا تھا۔ ہینڈل پہلے سے ہی اتنا چمک دمک رہا تھا کہ اس پر پالش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ وہ اور رون ہر بڑے انہاک سے اسے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ اسی وقت تصویر کا سوراخ کھلا اور ہرمائنی، پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ اندر داخل ہوتی ہوئی

دکھائی دی۔

پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر کی ہیڈ بھی تھیں لیکن ہیری نے انہیں گری فنڈر ہال میں پہلے صرف ایک ہی بار دیکھا تھا۔ اُس وقت وہ بہت ہی گھمبیر اعلان کرنے کیلئے آئی تھیں۔ ہیری اور رون فائر بولٹ کو پکڑ کر انہیں گھورتے رہے۔ ہرمائنی ایک طرف جا کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے سب سے قریب رکھی ہوئی کتاب اُٹھائی اور اس کے پیچھے اپنا چہرہ چھپا لیا۔

''تو یہ بات ہے؟'' پروفیسر میک گوناگل نے انگیٹھی کے پاس سے گزرتے ہوئے ان دونوں کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مس گرینجر نے ابھی ابھی مجھے بتایا ہے کہ کسی نے تمہیں ایک بہاری ڈنڈے بھیجا ہے پوٹر؟''

ہیری اور رون نے پلٹ کر ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ اس نے اپنی کتاب الٹی پکڑ رکھی تھی اور کتاب کے اوپر اس کا ماتھا سرخ دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا میں اسے لے سکتی ہوں؟'' پروفیسر میک گوناگل نے پوچھا لیکن انہوں نے جواب کا انتظار کئے بغیر ہی ان کے ہاتھوں سے فائر بولٹ لے لیا تھا۔ انہوں نے اس کے ہینڈل سے لیکر دم تک ہر چیز کو محتاط نظروں سے جانچا۔ ''ہونہہ! اور اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی خط نہیں تھا پوٹر!......کوئی کارڈ بھی نہیں......کسی طرح کا کوئی بھی پیغام بھی نہیں؟''

''نہیں!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''اچھا!......'' پروفیسر میک گوناگل بولیں۔ ''مجھے اسے لے جانا ہوگا پوٹر!''

''کک......کیا......؟'' ہیری لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ ''مگر کیوں؟''

''یہ جانچ کرنا پڑے گی کہ اس پر کوئی شیطانی جادو تو نہیں کیا گیا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے دوٹوک انداز میں کہا۔ ''ظاہر ہے میں اس کی جانچ میں مہارت نہیں رکھتی ہوں۔ میڈم ہوچ اور پروفیسر فلٹ وک اس کا پرزہ پرزہ کھول کر اس کا تجزیہ کریں گے۔''

''پرزہ پرزہ کھول دیں گے......؟'' رون نے دہرایا جیسے پروفیسر میک گوناگل پاگل ہو گئی ہوں۔

''اس میں کچھ ہفتوں سے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔ ''اگر ہمیں یقین ہو گیا کہ اس پر کسی قسم کے شیطانی جادو کے اثرات نہیں ہیں تو یہ تمہیں واپس مل جائے گا۔''

''اس کے ساتھ کوئی بھی گڑبڑ نہیں ہوئی ہے۔'' ہیری نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میرا یقین کیجئے پروفیسر......!''

''تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے کرخت لہجے میں کہا۔ ''جب تک کہ تم اس پر سواری نہ کر لو۔ اور ایسا تب تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہمیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس کے ساتھ کوئی گڑبڑ نہیں کی گئی ہے۔ میں تمہیں اس بارے میں خبر دیتی رہوں گی۔''

پروفیسر میک گوناگل مڑیں اور فائر بولٹ کو اُٹھا کر تصویر کے سوراخ سے باہر نکل گئیں۔ ان کے جانے کے بعد تصویر کا سوراخ بن

ہو چکا تھا لیکن پھر بھی ہیری کی نظریں اسی طرف گھورتی رہیں۔اس کے ہاتھ میں اب بھی بہاری ڈنڈے کی دیکھ بھال والا صندوقچہ پکڑا ہوا تھا۔ پھر رون نے غصیلے لہجے میں ہرمائنی کی طرف دیکھا۔

''تم بھاگتی ہوئی میک گوناگل کے پاس کیوں گئی تھی؟''

ہرمائنی نے اپنی کتاب ایک طرف پھینک دی۔اس کا چہرہ اب بھی گلابی تھا۔لیکن وہ اُٹھ کر رون کے سامنے تن کر کھڑی ہوگئی۔

''کیونکہ میں نے سوچا......اور پروفیسر میک گوناگل بھی مجھ سے متفق ہوگئیں کہ شاید ہیری کو یہ مہنگا ترین بہاری ڈنڈا 'سیریس بلیک' نے بھیجا ہو؟''

☆☆☆☆

بارہواں باب

پشت بان جادو

ہیری جانتا تھا کہ ہرمائنی کی نیت اچھی تھی لیکن اس کے باوجود وہ اس سے ناراض تھا۔ وہ نہایت مختصر وقت تک دنیا کے سب سے اعلیٰ بہاری ڈنڈے فائر بولٹ کا مالک تھا لیکن ہرمائنی نے دخل اندازی کے باعث وہ بہاری ڈنڈا اس کے ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔ اب تو وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ بہاری ڈنڈے کو دوبارہ دیکھ بھی سکے گا یا نہیں۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ فائر بولٹ میں اب تک کوئی گڑبڑ نہیں تھی لیکن شیطانی اثرات کی جانچ پڑتال کے بعد اس کا نہ جانے کیا حال ہوگا؟

رون بھی ہرمائنی پر آگ بگولا تھا۔ جہاں تک اس کا سوال تھا، وہ یہ تسلیم کرتا تھا کہ ایک دم نئے فائر بولٹ کے پرزے پرزے کھول اس کی جانچ کرنا کسی جرم سے کم نہیں تھا۔ بہرحال ہرمائنی اپنے کام کو صحیح مانتی تھی پھر بھی وہ ہال میں آنے سے کترانے لگی۔ ہری اور رون جانتے تھے کہ اس نے لائبریری میں ڈیرہ جمالیا ہے مگر انہوں نے اسے منہ لگانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ جب نئے سال کا آغاز ہوا اور کچھ وقت بیت گیا تو سکول میں چہل پہل بڑھنے لگی۔ طلباء اپنی چھٹیاں منا کر واپس لوٹ آئے۔ گری فنڈر کے ہال میں ایک بار پھر شور اور بھیڑ نے جگہ بنالی تو یہ تبدیلی ان دونوں کیلئے خوشگوار ثابت ہوئی۔ ان کی بوریت ختم ہونے لگی۔

اولیور وڈ نے پڑھائی کے نئے مرحلے (ٹرم) کے آغاز پر پہلی رات ہی ہیری کو جالیا اور دیر تک اس سے گفتگو کی۔

''کرسمس اچھی رہی؟'' اس نے پوچھا۔ پھر جواب کا انتظار کئے بغیر ہی وہ بیٹھ گیا اور دھیمی آواز میں بولا۔ ''میں کرسمس کے دوران سوچ رہا تھا ہیری! آہ پچھلے میچ میں...... اگر روح کھچڑا گلے میچ میں بھی آ گئے...... میرا مطلب ہے کہ...... ہمارا کیا ہوگا؟ تم...... ایک بار پھر......!''

وڈ عجیب طریقے سے جملوں کو ادھورا چھوڑتے ہوئے رُک گیا۔

''میں اس کا حل نکالنے کی کوشش کر رہا ہوں۔'' ہیری نے فوراً کہا۔ ''پروفیسر لوپن نے کہا تھا کہ وہ مجھے یہ سکھا دیں گے کہ روح کھچڑوں کو دور کیسے بھگایا جا سکتا ہے؟ شاید وہ اسی ہفتے سے سکھانا شروع کر دیں گے۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ کرسمس کے بعد اس کام کا آغاز کریں گے......''

''یہ اچھا ہوگا!'' وڈ کے چہرے کی پریشانی اب کم ہوگئی۔''اگر ایسا ہوا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں سچ مچ نہیں چاہتا ہوں کہ تمہاری جگہ کسی اور کو متلاشی بناؤں ہیری! اور کیا تم نے اپنے نئے بہاری ڈنڈے کا بندوبست کرلیا ہے......یعنی آرڈر دے دیا ہے۔''

''نہیں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''اسے کرسمس کے تحفوں میں ایک فائر بولٹ ملا تھا'' رون نے جلدی سے کہا۔

''فائر بولٹ......؟ نہیں تم مذاق کر رہے ہو؟......اصلی فائر بولٹ......؟''

''اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیری نے اُداسی سے کہا۔''وہ فائر بولٹ اب میرے پاس نہیں ہے۔ اسے ضبط کرلیا گیا ہے۔'' اور پھر اس نے پوری داستان اس کے سامنے کھول کر رکھ دی۔ یہ بات بڑی تکلیف دہ تھی کہ فائر بولٹ کو کھول کر اس کی جانچ کی جارہی تھی۔

''شیطانی جادو کے اثرات......؟ اس پر یہ سب کیسے ہوسکتا ہے؟''

''سیریس بلیک!'' ہیری نے ٹھوس لہجے میں کہا۔''لوگوں کا خیال ہے کہ وہ میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہوا ہے اس لئے پروفیسر میک گوناگل کو یہی اندازہ ہے کہ وہ مجھے یہ بہاری ڈنڈا بھیج کر کوئی خطرناک کام کرنا چاہتا ہے......''

وڈ نے اس طرف دھیان ہی دیا تھا کہ ایک پاگل، جنونی اور خونی قاتل اس کے متلاشی کے پیچھے پڑا ہے۔ وہ بولا۔''لیکن سوچنے کی بات ہے کہ بلیک فائر بولٹ کیسے خرید سکتا ہے؟ وہ اس وقت لوگوں کی نظروں سے چھپ کر زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ ہر طرف اس کی تلاش جاری ہے، ہر کوئی اس کے چہرے سے واقف ہے۔ وہ کوالٹی کیوڈچ سپلائزر کی دوکان میں جا کر کھلم کھلا ایک بہاری ڈنڈا کیسے خرید سکتا ہے......؟''

''میں یہ سب جانتا ہوں!'' ہیری بولا۔''لیکن میک گوناگل پھر بھی اس کے کل پرزے کھول کر اپنی تسلی کیلئے جانچ کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔''

وڈ کا چہرہ اس کی بات سن کر زرد پڑ گیا۔

''کل پرزے کھول کر......؟ میں اس بارے میں ان سے بات کروں گا۔'' وڈ نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔''میں انہیں صحیح صورت حال سے آگاہ کروں گا......فائر بولٹ......اصلی فائر بولٹ! ہماری ٹیم میں......آخر ہماری طرح وہ بھی تو چاہتی ہیں کہ گری فنڈر کیوڈچ کپ جیتے......میں انہیں پوری طرح سمجھانے کی کوشش کروں گا......فائر بولٹ......''

اگلے دن سے کلاسز کا باقاعدہ آغاز ہوگیا تھا۔ کوئی بھی جنوری کے ٹھنڈی صبح کھلے جنگل کے پاس دو گھنٹے گزارنے کا خواہش مند نہیں تھا لیکن ہیگرڈ نے وہاں پر آگ کا الاؤ جلا رکھا تھا۔ اس آگ میں سلے منڈر چھپکلیاں گھوم رہی تھیں۔ ان کی حرکتیں دیکھ کر طلباء کی بوریت جاتی رہی اور ان سے لطف اندوز ہونے لگے۔ طلباء نے الاؤ کو روشن رکھنے کیلئے اپنی مدد آپ کے تحت سوکھی لکڑیاں اور پتے

اکٹھے کئے۔ آگ کے شعلے جتنے زیادہ بلند ہوتے، اتنا ہی سلے منڈر چھپکلیاں جوش اور خوشی کا اظہار کرتیں۔ وہ آگ کی لپٹوں پر اوپر نیچے کودتی اور قلا بازیاں لگاتی۔ آگ میں ان کا رنگ سفید دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے بجائے علم جوتش کی نئی سہ ماہی کی پہلی کلاس میں انہیں کچھ زیادہ مزہ نہیں آپایا تھا۔ اس کلاس میں دست شناسی کا باب شروع کیا گیا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے ہیری کو یہ معلومات دینے میں ذرا بھر دیر نہیں لگائی تھی کہ اس کے ہاتھ میں زندگی کی لکیر بہت چھوٹی ہے، اتنی چھوٹی لکیر تو انہوں نے آج تک کسی بھی ہاتھ میں نہیں دیکھی تھی۔

ہیری تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس میں جانے کیلئے بے تاب تھا۔ وڈ سے ہوئی گفتگو کے بعد وہ جلد از جلد روح کھچڑوں کے خلاف حفاظتی تدابیر کو سیکھ لینا چاہتا تھا۔

جب ہیری نے کلاس کے اختتام پر پروفیسر لوپن کو ان کا وعدہ یاد دلایا تو وہ چونک کر بولے۔ ''اوہ ہاں!...... مجھے ذرا سوچنے دو......جمعرات کی شام کو آٹھ بجے؟'' جادوئی تاریخ کے مطالعے والا کلاس روم اتنا بڑا ہے کہ ہم وہاں پر اس کی مشق کر سکتے ہیں...... اس بارے میں مجھے بہت سوچ بچار کرنا ہوگا کہ ہم یہ کام کیسے کریں گے......ظاہر ہے مشق کرنے کیلئے ہم سکول کے اندر ایک اصلی روح کھچڑ کو لا نہیں سکتے ہیں......؟

جب وہ راہداریوں کو عبور کرتے ہوئے ڈنر کرنے کیلئے بڑے ہال میں جا رہے تھے تو رون نے کہا۔ ''وہ اب بھی بیمار دکھائی دے رہے ہیں...... ہے نا! تمہارا کیا اندازہ ہو سکتا ہے کہ انہیں درحقیقت کیا ہوا ہے؟''

انہیں اپنے عقب میں کسی کی عجیب سی ہنسی سنائی دی۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا، وہاں ہر مائنی تھی جو ایک تلوار والے بلند قامت مجسمے کے نیچے اپنے بستے کو سہارا دے کر اس کے ساتھ جتی ہوئی تھی۔ اس میں اس قدر کتابیں بھری ہوئی تھیں کہ بستہ اب بند ہونے کا نام ہی لے رہا تھا۔

''تم ہم پر ہنس کیوں رہی ہو......؟'' رون نے چڑتے ہوئے کہا۔

''کسی بات پر نہیں۔'' ہر مائنی نے اپنے بستے کو دوبارہ اپنے کندھے پر ڈالتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

''نہیں! تم واقعی ہنسی ہو۔'' رون نے غرا کر کہا۔ ''میں نے کہا تھا کہ لوپن کے ساتھ کیا گڑبڑ ہے اور یہ سن کر تم ہنسنے لگی تھی۔''

''کیا یہ بات سب کو صاف دکھائی نہیں دے رہی ہے۔'' ہر مائنی نے اپنی سمجھداری جھاڑتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے!'' رون نے جھجکتے ہوئے کہا۔ ''تم اگر نہیں بتانا چاہتی ہو تو مت بتاؤ۔''

''اچھی بات ہے۔'' ہر مائنی نے نخوت بھری آواز میں کہا اور وہاں سے چل دی۔

''وہ کچھ نہیں جانتی ہے۔'' رون نے غصے سے ہر مائنی کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''وہ تو صرف یہ کوشش کر رہی تھی کہ ہم اس سے دوبارہ بولنا شروع کر دیں......''

☆☆☆☆

جمعرات کی شام آٹھ بجے ہیری بے تابی سے گری فنڈر کے ہال سے باہر نکلا اور تیز تیز چلتا ہوا راہداریاں پھلانگتا ہوا جادوئی تاریخ کے مطالعے والے کلاس روم میں پہنچ گیا۔ کلاس روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر گھپ اندھیرا تھا۔ ہیری نے اپنی جادوئی چھڑی سے کلاس روم کی بتیاں روشن کر دیں۔ پانچ منٹ تک وہ انتظار کے لمحوں میں بھٹکتا رہا۔ پھر پروفیسر لوپن کی جھلک دکھائی دی۔ وہ جب اندر داخل ہوئے ان کے ساتھ ایک بڑا صندوق تھا جسے وہ اُٹھائے ہوئے تھے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اس صندوق کو پروفیسر بنس کے ڈیسک پر جما دیا۔

''یہ کیا ہے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''ایک اور چھلاوہ......'' پروفیسر لوپن نے اپنا چوغہ کھولتے ہوئے کہا۔ ''میں منگل کے روز سے سکول کی پوری عمارت میں کسی چھلاوے کی تلاش کر رہا تھا۔ خوش قسمتی سے یہ چھلاوہ مجھے مسٹر فلیچ کی فائلوں والی الماری کے گہرائی میں چھپا ہوا مل گیا......اصلی روح کھچڑ کا یہ سب سے عمدہ نعم البدل ہوسکتا ہے۔ تمہیں دیکھتے ہی یہ چھلاوہ روح کھچڑ کا روپ اختیار کر لے گا اور تم اس پر اپنی مشق کر سکتے ہو۔ مشق کے بعد میں اسے اپنے آفس میں بند رکھوں گا۔ میرے ڈیسک میں ایک خفیہ دراز ہے جو یقیناً اسے پسند آئے گا......''

''ٹھیک ہے پروفیسر!'' ہیری نے کہا۔ وہ ایسا نظر آنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے وہ ڈرنے کے بجائے خوش ہو رہا ہو کہ لوپن نے اصلی روح کھچڑ کا اتنا اچھا نعم البدل تلاش کر لیا ہے۔

''تو......'' پروفیسر لوپن نے اپنی جادوئی چھڑی باہر نکالی اور ہیری کو بھی ایسا کرنے کا اشارہ کیا۔ ''میں آج تمہیں جو جادوئی کلمہ سکھانے جا رہا ہوں وہ نصابی پڑھائی سے بہت مختلف ہے۔ یہ بہت ماہر اور خصوصی تربیت یافتہ جادوگروں کا جادو ہے ہیری! اسے معمولی جادوگر سیکھ ہی نہیں پاتے ہیں۔ اسے 'پشت بان جادو' کہا جاتا ہے۔''

''مگر یہ کیسے کام کرتا ہے......؟'' ہیری نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''دیکھو!'' پروفیسر لوپن نے کہا۔ ''جب یہ ٹھیک طرح سے کام کرتا ہے تو اس سے ایک ایسا روشن ہالہ نمودار ہوتا ہے جو اپنے کرنے والے کو حفاظتی حصار میں لے لیتا ہے۔ یہ روشنی روح کھچڑوں کیلئے تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے اور وہ اس سے دور بھاگتے ہیں۔ پشت بان جادو تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تمہارے اور روح کھچڑوں کے درمیان ایک آہنی دیوار کا کام کرتا ہے۔''

ہیری کے ذہن میں اچانک ایک تصور ابھر آیا کہ وہ ہیگرڈ کی جسامت کے کسی شخص کے پیچھے دبکا ہوا ہے جس کے ہاتھ میں ایک موٹا ڈنڈا ہو۔ پروفیسر لوپن نے آگے بات بڑھائی۔

''پشت بان ایک طرح کا مثبت جادو ہے، یہ ان چیزوں کی نگہبانی کرتا ہے جنہیں روح کھچڑ اپنی غذا بنانے کی کوشش کرتے ہیں ......امیدیں، خوشیاں، جینے کی امنگیں، پرمسرت لمحات، کھلکھلاتے جذبات...... چونکہ پشت بان جادو عام انسانوں کی طرح پژمردہ

نہیں ہوسکتا ہے اسی لئے روح کھچڑ اس پر اپنا خوفناک اثر ڈال نہیں پاتے ہیں۔اسے استعمال کرنے کیلئے تخیل میں بھرپور تصور بنانا ہوگا ......ایک مکمل اور دیرپا تصور......میں تمہیں اس بارے میں خبردار کرنا چاہوں گا کہ ممکن ہے کہ تم اس بھرپور تصور کو دیرپا اور مکمل نہ بنا پاؤ۔ اس کی وجہ صاف ہے کہ یہ نہایت اونچے درجے کا جادو ہے......کسی بھی قابل جادوگر کو اس میں مشکلات یا پھر ناکامی ہوسکتی ہے۔''

''پشت بان کا تخیلی خاکہ کیسے دکھائی دیتا ہے؟'' ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

''تخیل کی تصویر یا خاکہ جب روشنی کا لباس اوڑھ کر ذہن کے پردوں سے نکل کر نظروں کے سامنے آتا ہے تو اس کا کوئی بھی روپ ہوسکتا ہے۔ ہر جادوگر کا 'پشت بانی تخیل' الگ الگ طرح کا ہوتا ہے۔''

''اور اسے ذہن کے دریچوں سے باہر کیسے نکالا جاتا ہے؟''

''ایک جادوئی کلمے سے......!'' پروفیسر لوپن نے کہا۔''لیکن ایسا تبھی ہوسکتا ہے جب جادوئی کلمہ پڑھتے وقت اپنی پوری توجہ کسی بہت ہی خوشگوار یاد دیرپا واقعے پر مرتکز کردی جائے۔''

ہیری نے کسی خوشگوار یاد کی تلاش کرنے کی کوشش کی۔ ڈرسلی خاندان میں برپا ہوئے غیر معمولی حادثات پر غور کیا مگر وہ کوئی بھی اس قابل نہیں تھا کہ اس سے کام چلایا جاسکتا۔ بالآخر اس نے ان لمحات کو منتخب کیا جب اس نے پہلی بار بہاری ڈنڈے پر سواری کا لطف اُٹھایا تھا۔

''ٹھیک ہے۔'' اس نے کہا اور یہ یاد کرنے کی کوشش کی کہ اسے اس وقت کتنا خوشگوار احساس ہوا تھا۔

''جادوئی کلمہ یہ ہے......پشت بان نمودارم' پروفیسر لوپن نے اپنا گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔''تم اپنی خوشگوار یاد پر اپنی کامل توجہ مرتکز کئے ہونا ہیری......؟''

''ہاں!'' ہیری نے اپنے اتھل پتھل خیالات کو ہٹا کر اپنی توجہ بہاری ڈنڈے کی پہلی سواری پر مرتکز کرتے ہوئے کہا۔''پشت با نمودارم......نہیں......پشت بان نمودام......معاف کیجئے گا......پشت بان نمودارم......پشت بان نمودارم......''

اچانک اس کی جادوئی چھڑی کے کنارے سے ایک چیز نکلی جو سفید دھوئیں کی لکیر طرح دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا آپ نے اسے دیکھا......؟'' ہیری نے دھڑکتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔''کچھ ہوا تھا......''

''بہت عمدہ کوشش!'' پروفیسر لوپن نے مسکراتے ہوئے کہا۔''تو پھر روح کھچڑ پر اس کا استعمال کرنے کیلئے تم تیار ہو......؟''

''ہاں!'' ہیری نے اپنی چھڑی کو کس کر پکڑتے ہوئے کہا۔ وہ کھسک کر کلاس روم کے وسطی حصے میں آ گیا تھا۔اس نے ہوا کی پہلی پرواز پر اپنے دماغ کو مکمل طور پر مرتکز کرنے کی کوشش کی۔مگر اس کے ذہن میں رہ رہ کر کوئی اور ہی خیال دستک دے رہا تھا...... اب اسے کسی بھی پل اپنی ماں کی چیختی ہوئی آواز ایک بار پھر سنائی دے سکتی تھی......لیکن اسے اس بارے میں نہیں سوچنا چاہئے۔ ورنہ اسے ان کی چیخ دوبارہ سنائی دینا شروع ہوجائے گی اور وہ اسے سننا نہیں چاہتا تھا یا......درحقیقت وہ اسے سننا چاہتا تھا......

پروفیسر لوپن نے صندوق کا ڈھکن کھول دیا۔

صندوق سے ایک روح کھچڑ دھیمے انداز میں باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا جس کا رُخ ہیری کی طرف تھا۔اس نے اپنا سیاہ نقاب سے ڈھکا ہوا چہرہ ہیری کی طرف گھمایا۔کلاس روم میں چاروں طرف بتیاں جھپکنے لگیں اور پھر بجھ گئیں۔روح کھچڑ نے صندوق سے باہر قدم رکھا اور ہیری کی طرف خاموشی سے بڑھنے لگا۔پھر ایک گہری،خطرناک تیز سانس کھینچنے کی آواز سنائی دی۔ہیری کو ایک بار پھر سرد ترین لہر اپنے بدن میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم......''

مگر کلاس روم اور روح کھچڑ اب دھندلے ہو رہے تھے...... ہیری ایک بار پھر سفید کہر کی کسی گہری کھائی میں گرتا جا رہا تھا...... اب اسے اپنی ماں کی آوازیں کافی صاف اور اونچی سنائی دے رہی تھیں۔

''ہیری کو نہیں...... ہیری کو نہیں......رحم کرو......میں کچھ بھی کروں گی......''

''دور ہٹ جاؤ احمق عورت......''

''ہیری!''

ہیری جھٹکے کے ساتھ اصلی دنیا میں واپس آ گیا۔وہ فرش پر پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا۔کلاس روم کی بتیاں ایک بار پھر جل چکی تھیں۔ اسے یہ پوچھنے کی قطعی ضرورت نہیں تھی کہ کیا ہوا تھا؟

''معاف کیجئے!'' وہ بڑبڑاتے ہوئے بیٹھ گیا۔اسے احساس ہوا کہ اس کے چشمے کے پیچھے ٹھنڈا پسینہ بہہ رہا ہے۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟'' پروفیسر لوپن نے پوچھا۔

''ہاں......!'' ہیری ایک ڈیسک کا سہارا لے کر کھڑا ہوا اور پھر اس پر جھک گیا۔

''یہ لو......'' پروفیسر لوپن نے اسے ایک مینڈک کی شکل کی چاکلیٹ پکڑا دی۔''اگلی کوشش کرنے سے پہلے اسے کھا لو۔ مجھے امید نہیں تھی کہ تم یہ کام پہلی بار میں کر لو گے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر تم اسے پہلی بار میں کر لیتے تو مجھے بے حد حیرانگی ہوتی......''

''اب تو حالت اور بگڑتی جا رہی ہے۔'' ہیری نے مینڈک کا سر کھاتے ہوئے دھیمے انداز میں کہا۔''میں اپنی ماں کی آواز اس بار اور بھی زیادہ واضح اور تیز سنی......اور اس کی......والڈی مورٹ کی۔''

پروفیسر لوپن کا چہرہ اب اور زرد پڑ گیا تھا۔

''ہیری اگر تم یہ نہیں کرنا چاہتے ہو تو رہنے دو......میں سمجھتا ہوں......''

''میں یہ کرنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے تیزی سے کہا اور جلدی سے بچی ہوئی چاکلیٹ کو اپنے منہ ڈال لیا۔''مجھے یہ کرنا ہی ہے۔ اگر روح کھچڑ ریون کلا والے میچ میں پھر سے آ گئے تو کیا ہوگا؟ میں دوبارہ گرنا برداشت نہیں کر سکتا۔اگر ہم یہ میچ بھی ہار گئے تو ہمارے

ہاتھ سے کیوڈچ کپ نکل جائے گا۔‘‘

’’تو پھر ٹھیک ہے۔‘‘ پروفیسر لوپن نے کہا۔ ’’تمہیں کسی اور یاد کو منتخب کرنا چاہئے جو سچ مچ خوشگوار اور پر اثر ہو۔ پھر تمہیں اس پر اپنی پوری توجہ مرتکز کرنا ہوگی...... تمہاری پچھلی یاد زیادہ قوت بخش ثابت نہیں ہوئی۔‘‘

ہیری نے اپنے ذہن پر زور ڈالا۔ پھر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ جب گری فنڈر نے گذشتہ سال ہاؤس کپ جیتا تھا تو اسے بے حد خوشی ہوئی تھی۔ وہ یاد حیرت انگیز طور پر خوشگوار تھی۔ اس نے دوبارہ اپنی چھڑی کس کر پکڑ لی اور کلاس روم کے درمیان میں پہنچ گیا۔

’’تیار ہو؟‘‘ پروفیسر لوپن نے صندوق کا ڈھکن پکڑتے ہوئے پوچھا۔

’’ہاں تیار ہوں!‘‘ ہیری نے ہمت باندھتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے ذہن میں گری فنڈر کے ہاؤس کپ کی جیت کی خوشگوار یادوں کو بھرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ ساتھ ہی وہ یہ کوشش بھی کر رہا تھا کہ وہ اس بارے میں بالکل نہ سوچے کہ صندوق کھلنے کے بعد کیا ہوگا؟

’’چلو!‘‘ پروفیسر لوپن نے ڈھکن کھولتے ہوئے کہا۔ کمرہ ایک بار پھر بہت یخ بستہ اور اندھیرا ہوتا چلا گیا۔ روح کھچڑ آگے کی طرف لہرایا اور اس کا چہرہ ہیری پر ٹھہر گیا۔ اس نے کھڑکھڑاتی ہوئی سانس کھینچی۔ اس کا سڑا بوسیدہ ہاتھ ہیری کی طرف بڑھا۔

’’پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم......‘‘

سفید دھند کی چادر گہری ہوتی جا رہی تھی۔ اس کے آنکھوں میں دھندلا پن بڑھنے لگا۔ بڑی اور دھندلی چیزیں اس کے چاروں طرف ہل رہی تھیں...... پھر ایک نئی آواز سنائی دی۔ ایک آدمی کی آواز جو دہشت میں چلا رہا تھا۔

’’للّی! ہیری کو لیکر چلی جاؤ۔ وہ آ گیا ہے۔ جاؤ...... بھاگو...... میں اسے سنبھالتا ہوں۔‘‘

کہیں دور کمرے کا دروازہ بھڑبھڑانے کی آواز سنائی دی۔ پھر تیز آواز میں ایک دروازہ کھل گیا...... اونچی آواز میں کوئی تیکھے انداز میں قہقہہ لگا رہا تھا......

’’ہیری...... ہیری جاگو...... اُٹھو!‘‘

پروفیسر لوپن ہیری کے چہرے کو بری طرح تھپتھپا رہے تھے۔ اس بار تو ہیری کو یہ سمجھنے میں منٹ نہیں لگا کہ وہ کلاس روم کے دھول بھرے فرش پر لیٹا ہوا تھا۔

’’میں نے اپنے ڈیڈی کی آواز سنی۔‘‘ ہیری نے دھیمے لہجے میں سرگوشی کی۔ ’’ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ میں نے ان کی آواز سنی ہے...... انہوں نے والڈی مورٹ سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ تاکہ ممی کو وہاں سے نکل جانے کا موقع مل جائے۔‘‘

ہیری کو اچانک احساس ہوا کہ اس کے چہرے پر پسینے کے ساتھ ساتھ آنسو بھی بہہ رہے تھے۔ اس نے اپنا چہرہ جھک کر لباس سے پونچھ ڈالا اور اپنے جوتے کے تسمے باندھنے کی اداکاری کرنے لگا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوپن اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلک دیکھ سکے۔

''تم نے جیمس کی آواز سنی؟'' پروفیسر لوپن نے بھرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں......!'' آنکھیں خشک کرتے ہوئے ہیری نے اوپر دیکھا۔ ''آپ انہیں جانتے ہیں؟''

''ہاں! میں جانتا ہوں۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔ ''اتفاق کی بات ہے کہ ہم ہوگورٹس میں دوست تھے۔ سنو ہیری!......ہمیں آج رات یہیں تک رُک جانا چاہئے۔ اس تخیلی تصور کی تشکیل نہایت دشوار کام ہے...... مجھے تمہیں اتنی مشکل میں ڈالنے والا مشورہ دینا ہی نہیں چاہئے تھا۔''

''نہیں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ دوبارہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ ''میں ایک بار اور کوشش کروں گا۔ میں زیادہ مضبوط خوشگوار یادیں بنانے کے بارے میں سوچ نہیں پا رہا ہوں شاید یہی اصلی وجہ ہے......ذرا ٹھہریئے!''

اس نے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔ ایک حقیقی خوشگوار یاد......ایسی یاد جس سے وہ ایک اچھا اور مضبوط تخیل کی تشکیل کر سکے۔ جس پل اس نے پہلی بار سنا تھا کہ وہ ایک جادوگر ہے اور ڈرسلی خاندان سے نکل کر ہوگورٹس جانے والا تھا۔ اس سے زیادہ خوشگوار لمحات اور کون سے ہو سکتے تھے...... جب اس نے سنا تھا کہ وہ پرائیویٹ ڈرائیو چھوڑ کر جانے والا ہے......اس نے اسی یاد کو اپنا تخیلاتی تصور بنانے کی کوشش کی پھر وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور ایک بار پھر صندوق کے سامنے پہنچ گیا۔

''تیار ہو؟'' پروفیسر لوپن نے پوچھا۔ جن کے چہرے پر ایسا تاثر پھیلا ہوا تھا کہ وہ یہ کام مجبوراً کر رہے ہوں۔ ''اپنی خوشگوار یاد پر پوری طرح دھیان مرتکز کرو۔ ٹھیک ہے......اب شروع کرتے ہیں۔''

انہوں نے تیسری بار صندوق کا ڈھکن کھولا اور اس میں سے روح کھچڑ باہر نکلا۔ کمرہ یخ بستہ اور دھندلا ہونے لگا۔

''پشت بان نمودارم!'' ہیری غراتے ہوئے بولا۔ ''پشت بان نمودارم......''

ہیری کے دماغ میں چیخوں کا سلسلہ ایک بار پھر سے شروع ہو گیا تھا۔ فرق یہ تھا کہ اس بار اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے یہ آوازیں بے سرے اور مصنوعی پن سے پیدا ہو رہی ہوں۔ یہ کبھی دھیمی اور کبھی تیز ہو جاتی تھیں۔ اسے اب بھی روح کھچڑ دکھائی دے رہا تھا...... جو اس کی طرف بڑھنے کے بجائے اب رُک گیا تھا......اور پھر ہیری کی چھڑی کی نوک سے ایک بڑا سفید سایہ باہر نکلا اور وہ آگے بڑھ کر اس اور روح کھچڑ کے درمیان میں لہرانے لگا۔ ایسے لگا جیسے دونوں کے درمیان شیشے کی دیوار تن گئی ہو۔ ہیری کے پیر بری طرح کانپ رہے تھے لیکن وہ اب بھی اپنے پیروں پر ہی کھڑا تھا......لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کب تک اپنے پیروں پر کھڑا رہ پائے گا۔

''لاجواب......'' پروفیسر لوپن نے ان دونوں کے درمیان کودتے ہوئے کہا۔

ایک زوردار کھٹاک کی آواز ہوئی اور روح کھچڑ کے ساتھ ہی ہیری کا دھندبھرا تخیلاتی عکس بھی غائب ہو گیا۔ ہیری ہانپتا ہوا ایک کرسی میں دھنس گیا۔ اس کے پیر کانپ رہے تھے اور وہ اتنی زیادہ تھکاوٹ محسوس کر رہا تھا جیسے وہ ابھی ابھی میلوں دوڑ کر وہاں پہنچا ہو۔

اس نے کنکھیوں سے دیکھا کہ پروفیسر لوپن چھلاوے کو اپنی چھڑی سے صندوق میں واپس بھیج رہے ہیں۔ چھلاوہ ان کے سامنے پہنچتے ہی بڑی سفید گیند میں بدل گیا تھا۔

''بہت اعلیٰ!'' پروفیسر لوپن نے ہیری کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''بہت اعلیٰ ہیری! حیرت انگیز طور پر یہ ایک اچھا آغاز تھا......''

''کیا ہم ایک اور کوشش کر سکتے ہیں......بس ایک اور؟''

''ابھی نہیں!......'' پروفیسر لوپن نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ایک رات کیلئے اتنی کوشش کافی ہے اب......''

انہوں نے ہیری کو ہنی ڈیوکس کی ایک بڑی چاکلیٹ پکڑا دی۔

''یہ پوری چاکلیٹ کھالو......ورنہ میڈم پامفری میری جان کے پیچھے پڑ جائیں گی۔ اور اگلے ہفتے اسی وقت......!''

''ٹھیک ہے!'' ہیری نے کہا اس نے چاکلیٹ کھاتے کھاتے دیکھا کہ پروفیسر لوپن اب ان بتیوں کو بجھا رہے تھے جو روح کھچڑ کے غائب ہونے کے بعد دوبارہ ازخود جل اُٹھی تھیں۔ اسی وقت اس کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا۔

''پروفیسر لوپن!'' اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''اگر آپ میرے ڈیڈی کو جانتے تھے تو یقیناً آپ سیریس بلیک کو بھی جانتے ہی ہوں گے؟''

پروفیسر لوپن نے تیزی سے اس کی طرف پلٹ کر دیکھا۔

''تمہارے دل میں یہ خیال کیونکر پیدا ہوا؟'' انہوں نے تیزی سے پوچھا۔

''کچھ نہیں!......میرا مطلب ہے......میں بس یہ جانتا ہوں کہ وہ ہوگورٹس میں دوست تھے......''

پروفیسر لوپن کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ راحت پھیل گئی۔

''ہاں! میں اسے جانتا تھا۔'' انہوں نے تناؤ بھری آواز میں کہا۔ ''یا مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں اسے جانتا ہی نہیں تھا ہیری! اب باتیں بند اور فوراً چلنا چاہئے......بہت دیر ہو چکی ہے۔''

ہیری کلاس روم سے باہر نکل کر راہداری میں چلتے ہوئے ایک موڑ پر مڑ گیا۔ پھر وہ ایک تلوار والے مجسمے کے پیچھے سے گزر کر ایک بل دار راستے پر گھوما۔ وہ چاکلیٹ کھانے کیلئے رُکا اور نیچے بیٹھ کر چاکلیٹ کا ٹکڑا منہ میں بھرا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے بلیک کا ذکر نہیں چھیڑنا چاہئے تھا کیونکہ یہ صاف ظاہر تھا کہ پروفیسر لوپن اس کے بارے میں باتیں نہیں کرنا چاہتے تھے۔ وہ اپنے ماں باپ کے بارے میں سوچنے لگا۔

یہ الگ بات تھی کہ اس نے ڈھیر ساری چاکلیٹ کھالی تھی مگر پھر بھی اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس کی ساری طاقت سلب کر لی گئی ہو۔ اپنے مرتے ہوئے والدین کے منہ سے آخری جملوں کا سننا ایک نہایت ہولناک منظر تھا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ اس نے اپنے بچپن

سے لے کراب تک ان کی صرف یہی آوازیں سنی تھیں۔اسے یہ بھی محسوس ہوا کہ اس کے دل میں ان کی آوازیں سننے کی طلب اتنی شدید تھی کہ وہ ان کو سن پایا۔اسی لمحے اسے اس حقیقت کا ادراک بھی ہوا کہ اگر یہ خواہش یونہی برقرار رہی تو کبھی بھی پشت بان جادو کا صحیح اورطاقتور تخیل بنانے میں نا کام رہے گا۔

''وہ مر چکے ہیں!''اس نے خود کو سختی سے یاد دلایا۔''وہ مر چکے ہیں......اوران کے آخری جملے سننے سے وہ واپس نہیں لوٹ آئیں گے!اگرتم کیوڈچ کپ جیتنا چاہتے ہوتو بہتر یہی ہوگا کہ خود کوسنبھال لو......''وہ اُٹھ کھڑا ہوااوراپنے منہ میں چاکلیٹ کا آخری ٹکڑا اڈالا اور گری فنڈرہال کی طرف چل پڑا۔

☆☆☆☆

سہ ماہی کے آغاز کے ایک ہفتے بعد ریون کلا اور سلے درن کے درمیان کیوڈچ کا میچ ہوا۔ سلے درن کی ٹیم جیت تو گئی تھی لیکن بہت کم پوائنٹس کے ساتھ۔وڈ کے مطابق یہ گری فنڈر کیلئے نہایت خوشی کی خبر تھی کیونکہ ریون کلا کو ہرانے کے بعد گری فنڈر دوسری پوزیشن پر پہنچ جائے گا۔اس لئے اب وہ اپنی ٹیم کو ہفتے میں پانچ دن تربیتی مشقیں کروانے لگا تھا۔اس کا مطلب یہ تھا کہ پروفیسرلوپن کی روح کھچڑوں والی کلاس (جو چھ کیوڈچ کی تربیتی مشقوں سے زیادہ دم نکال لیتی تھی) کوملا کر ہیری کے پاس ہفتے میں ایک ہی رات بچتی تھی جس میں وہ اپنا سکول کا ہوم ورک کرسکتا تھا۔اس کڑی مشقت کے باوجوداس کا ہیجان ہرمائنی جتنانہیں تھا۔ایسا لگتا تھا کہ بہت زیادہ پڑھائی کا بوجھ آخر کاراب ہرمائنی پر حاوی ہوگیا تھا۔ ہر رات کونگاہ ہٹائے بغیر وہ گری فنڈر کے ہال کے ایک کونے میں دکھائی دیتی تھی۔اس کی کتابیں کئی میزوں پرپھیلی رہتی تھیں۔علم الاعداد کی جادوئی پہیلیوں کے چارٹ،علم فلکیات کی لغات، ماگلوؤں کے بھاری بھرکم سامان اُٹھانے والے خاکےاور بے شمار نوٹس کی فائلیں۔وہ شاید ہی کسی سے بات کرتی ہوئی دکھائی دیتی تھی اور نہ ہی کوئی اس کی پڑھائی میں رکاوٹ ڈالتا تھا۔اگرکوئی اس کی توجہ پڑھائی سے ہٹانے کی کوشش کرتا تو وہ اسے روکھے انداز میں جھڑک دیا کرتی تھی۔

''وہ ایسا کیسے کر رہی ہے؟''رون نے ایک شام ہیری سے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔اس وقت ہیری پروفیسر سنیپ کے دیئے گئے مضمون کو پورا کرنے کی کوشش کررہا تھا جوگرفت میں نہ آنے والے زہروں کے بارے میں تھا۔ہیری نے نظر اُٹھا کر دیکھا۔ ہرمائنی کتابوں کے اتنے اونچے ڈھیر کے پیچھے بیٹھی تھی کہ بمشکل دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا؟''

''ہرمائنی اتنی ساری کلاسز میں کیسے جا رہی ہے؟''رون نے کہا۔''آج صبح میں نے اسے علم الاعداد کے جادوئی کرتب والی پروفیسر وکٹر سے باتیں کرتے سنا تھا۔دونوں کل کی کلاس کے بارے میں بات چیت کر رہی تھیں۔لیکن ہرمائنی وہاں نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ اس وقت تو وہ ہمارے ساتھ جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں تھی۔ یہ دونوں کلاسیں ایک ہی وقت میں ہوتی ہیں۔ اوراورون میک ملن نے مجھے بتایا ہے کہ ہرمائنی نے ماگلوؤں کی تاریخ ایک مطالعہ کی ایک بھی کلاس سے ناغہ نہیں کیا۔جبکہ اس موضوع کی

کلاس اس وقت لگتی ہے جب علم جوتش کی کلاس اپنی نصف پڑھائی تک پہنچ جاتی ہے۔عجیب بات ہے کہ اس نے علم جوتش کی بھی کوئی کلاس نہیں چھوڑی ہے۔''

ہیری کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اس وقت ہر مائنی کے ناقابل یقین ٹائم ٹیبل کے اسرار سلجھانے کی کوشش کرتا۔اسے دراصل سنیپ کا دیا ہوا مضمون پورا کرنا تھا لیکن وہ اپنی توجہ ہٹانے پر مجبور ہو گیا کیونکہ دومنٹ بعد ہی وہاں پر وڈ آ چکا تھا۔

''بری خبر ہے ہیری! میں ابھی پروفیسر میک گوناگل سے فائر بولٹ کے بارے میں بات کرنے گیا تھا۔انہوں نے......انہوں نے مجھے بری طرح جھڑک دیا۔انہوں نے کہا کہ تمہاری تمام دلیلیں بالکل غلط ہیں۔وہ کہہ رہی تھیں کہ مجھے کپ جیتنے کی زیادہ فکر ہے تمہاری زندگی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔صرف اس لئے کیونکہ میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر سنہری گیند کو پکڑنے کے بعد فائر بولٹ تمہیں نیچے پھینک دے تو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔'' وڈ نے بے یقینی میں اپنا سر ہلایا۔''حقیقت یہی ہے کہ جس طرح سے وہ مجھ پر چلا رہی تھیں......کسی کو بھی نہیں لگتا ہے کہ میں نے کوئی بھیانک بات کہہ دی ہو پھر میں نے ان سے پوچھا کہ وہ فائر بولٹ کو کتنا عرصہ تک اپنے پاس رکھیں گی؟''اس نے منہ بسور کر پروفیسر میک گوناگل کی آواز کی نقل کرتے ہوئے کہا۔''جب تک ضروری ہوگا وڈ......' میرا خیال ہے کہ تمہیں اب ایک نئے بہاری ڈنڈے کیلئے آرڈر کر دینا چاہئے ہیری! 'کون سی بہاری ڈنڈا' نامی کتاب کے آخر میں ایک آرڈر فارم موجود ہے......تم نیمبس ۲۰۰۱ خرید سکتے ہو جیسی ملفوائے کے پاس ہے۔''

ہیری نے وڈ کو دوٹوک الفاظ میں یہ کہہ دیا تھا کہ ''میں ایسی کوئی چیز نہیں خریدوں گا جو ملفوائے کو اچھی لگتی ہو......''

☆☆☆☆

جنوری گزر چکا تھا اور فروری کا آغاز ہو گیا تھا لیکن دل دہلا دینے والے یخ بستہ موسم میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ریون کلا اور گری فنڈر کا میچ قریب آتا جا رہا تھا لیکن ہیری نے ابھی تک نئے بہاری ڈنڈے کا آرڈر نہیں دیا تھا۔اب وہ جادوئی تغیرات کی ہر کلاس کے بعد پروفیسر میک گوناگل سے فائر بولٹ کی واپسی کے بارے میں دریافت کرتا تھا۔رون اس کے عقب میں امید کے کرنیں سجائے کھڑا رہتا تھا اور ہر مائنی ہمیشہ اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا کرتی تھی۔

جب یہ بارہویں بار ہوا تو پروفیسر میک گوناگل نے اس کے لب ہلنے سے پہلے ہی کہہ دیا۔''نہیں پوٹر! تمہیں بہاری ڈنڈا ابھی واپس نہیں مل سکتا۔ہم نے ہر قسم کے نقصان پہنچانے والے جادو کی تو جانچ کر لی ہے مگر پروفیسر فلٹ وک کی رائے ہے کہ اس پر کسی بھیانک اور خفیہ سفلی جادو کا بھی اثر ہو سکتا ہے۔جانچ کی تکمیل پر میں تمہیں فوراً آگاہ کر دوں گی۔اب براہ کرم مجھے مزید تنگ مت کرو......''

حالات کا گھن چکر ہیری کیلئے اس لئے بھی برا ثابت ہو رہا تھا کیونکہ وہ ابھی تک روح کھچڑوں سے مقابلہ کرنے والی تربیت میں کوئی بڑی کامیابی نہیں حاصل کر پایا تھا۔وہ جتنی توقعات باندھے ہوئے تھا، کئی ہفتوں کے گزر جانے کے باوجود چھلاوے کے روح کھچڑ کے روپ میں آنے کے بعد وہ اس کے اور اپنے درمیان محض ایک دھندلی سی دیوار بنانے سے زیادہ کچھ اور نہیں کر پایا تھا۔اس کا

پشت بانی جادوئی تخیل اتنا کمزور واقع ہوا تھا کہ وہ کسی بھی حقیقی روح کھچڑ کو بھگانے میں کامیاب نہیں ہوسکتا تھا۔اس کا جادوئی عکس کسی روئی کے گالے جیسے بادل کی صورت میں بیچ میں منڈلاتا رہتا تھا۔اسے مسلسل برقرار رکھنے میں ہیری کی قوت دن بہ دن کمزور پڑ رہی تھی۔اس مسلسل ناکامی کے باعث ہیری کو خود پر غصہ آنے لگا تھا۔وہ اس احساس جرم میں خود کو ملوث سمجھتا تھا کہ اس کے دل میں اپنے والدین کی آوازوں کو سننے کی خواہش کچھ زیادہ ہی بڑھتی جارہی تھی......

''تم خود سے کچھ زیادہ ہی امید کررہے ہو!'' پروفیسر لوپن نے چوتھی بار مشق میں ناکامی پر درشت لہجے میں کہا۔''تیرہ سال کے جادوگر کیلئے دھندلا جادوئی عکس بنالینا بھی بہت بڑی کامیابی قرار دی جاسکتی ہے۔کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ تم اب بے ہوش نہیں ہورہے ہو......؟''

''میرا خیال تھا کہ پشت بان جادو روح کھچڑوں کو مجھ سے دور بھگا دے گا۔'' ہیری نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔''اس سے وہ غائب ہوجائیں گے......''

''ایسا صرف مضبوط اور طاقتور تخیل کے جادوئی عکس سے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔''لیکن تم نے اتنی کم مشقوں سے ہی بہت زیادہ سیکھ لیا ہے۔اگر روح کھچڑ تمہارے اگلے کیوڈچ میچ میں آتے ہیں تو تم انہیں خود سے دور رکھ کر زمین پر بخیریت اتر سکتے ہو۔''

''مگر آپ نے تو کہا تھا کہ اگر روح کھچڑوں کی تعداد زیادہ ہوگی تو اس کام میں مشکلات پیدا ہوجائیں گی۔'' ہیری نے کہا۔

''مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔'' پروفیسر لوپن نے مسکراتے ہوئے کہا۔''یہ لو......اب تمہیں اس کا انعام ملنا چاہئے۔تھری بروم سٹکس بار سے میں ایسی چیز لایا ہوں جو شاید تم نے کبھی نہیں چکھی ہوگی۔''

انہوں نے اپنے بریف کیس میں سے دو بوتلیں نکالیں۔

''بٹر بیئر!'' ہیری نے بنا سوچے سمجھے بول دیا۔''ہاں مجھے یہ بہت پسند ہے۔''

پروفیسر لوپن کی بھنوئیں تن سی گئیں۔

ہیری کو اپنی غلطی کا احساس ہوچکا تھا اس نے فوراً جھوٹ گھڑ ڈالا۔''وہ کیا ہے کہ ہاگس میڈ سے رون اور ہرمائنی میرے لئے لائے تھے......''

''اوہ......!'' پروفیسر لوپن کے منہ سے نکلا۔وہ اب بھی اس کی طرف شک بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔''چلو! ریون کلا کے خلاف گری فنڈر کی جیت کے نام پر...... یہ الگ بات ہے کہ استاد ہونے کی حیثیت سے مجھے کسی بھی ہاؤس کی جانبداری نہیں کرنا چاہئے......'' انہوں جلدی سے آگے لقمہ لگا دیا۔

وہ تب تک نہایت خاموشی سے بٹر بیئر سے لطف اندوز ہوتے رہے جب تک ہیری نے وہ بات نہیں کہہ دی جس کے بارے

میں وہ کچھ عرصے سے سوچ رہے تھے۔

''پروفیسر! روح کھچڑ کے نقاب کے پیچھے کیا ہوتا ہے؟''

پروفیسر لوپن نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی بوتل کو لبوں سے ہٹا کر نیچے کر لیا۔

''دیکھو! جو لوگ سچ مچ یہ بات جانتے ہیں، وہ اس حالت میں نہیں رہتے کہ ہمیں کچھ بتا سکیں۔ نیم مردہ...... دیکھو! روح کھچڑ اپنا نقاب صرف اسی وقت ہٹاتے ہیں جب وہ اپنے آخری اور سب سے مہلک ہتھیار کا استعمال کرتے ہیں۔''

''وہ کیا ہے......؟''

''اسے روح کھچڑ کی چبھن کہا جاتا ہے ہیری۔'' پروفیسر لوپن نے دھیمے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ''روح کھچڑ جب کسی کے بارے میں یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ اسے مکمل طور پر نیست و نابود کر دیا جائے تو وہ اسے چوم لیتے ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ ان کے نقاب کے اندر کسی طرح کا منہ ہوتا ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنے جبڑے کو اپنے شکار کے منہ پر کس کر جما لیتے ہیں......اور پھر اس کی روح کو چوس لیتے ہیں۔''

ہیری کو غوطہ لگا اور اس کے منہ سے بٹر بیئر کا گھونٹ باہر نکل کر چھلک گیا۔

''کیا......وہ مار ڈالتے ہیں؟''

''ارے نہیں!'' پروفیسر لوپن نے ہنس کر کہا۔ ''اس سے بھی برا......روح کے بغیر بھی انسان تب تک زندہ رہ سکتا ہے جب تک اس کا دل اور دماغ کام کرتا رہے۔ لیکن اس وقت خود کے بارے میں کسی قسم کا کوئی احساس باقی نہیں رہے گا......اس کے پاس کوئی یاد نہیں ہوگی......کچھ بھی باقی نہیں بچے گا۔ اس حالت کے رونما ہونے کے بعد اس انسان کو دوبارہ ٹھیک کرنے کا کوئی بھی طریقہ یا علاج موجود نہیں ہے۔ انسان بس زندہ رہتا ہے کسی خالی سیپ کی مانند......اور اس کی روح ہمیشہ کیلئے اس کے بدن سے نکل جاتی ہے۔''

تھوڑی سی مزید بٹر بیئر پینے کے بعد پروفیسر لوپن نے بات کا جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ''یہی سزا اب سیریس بلیک کا انتظار کر رہی ہے۔ آج صبح ہی روزنامہ جادوگر میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ محکمہ جادوئی وزارت نے روح کھچڑوں کو کھلی اجازت دے دی ہے کہ اگر انہوں نے اسے گرفتار کر لیا تو وہ اس کا چبھن لے سکتے ہیں......''

ہیری ایک پل کیلئے تو ہکا بکا رہ گیا جب اس نے سوچا کہ کسی کی روح اس کے منہ سے چوس لی جاتی ہے۔ لیکن پھر اس نے بلیک کے بارے میں سوچا۔

''وہ اسی لائق ہے......'' اس نے لاشعوری طور پر کہا۔

''تمہیں ایسا لگتا ہے؟'' پروفیسر لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''کیا تمہیں سچ مچ لگتا ہے کہ کسی کو اتنی بڑی سزا ملنا چاہئے......؟''

''ہاں!'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں دوٹوک انداز میں کہا۔ ''کچھ......کچھ چیزوں کیلئے......''

وہ پروفیسر لوپن کو اس بات چیت کے بارے میں بتانا چاہتا تھا جو اس نے تھری بروم سٹکس بار میں بلیک کے بارے میں چھپ کر سنی تھی۔ وہ انہیں بتانا چاہتا تھا کہ بلیک نے اس کے والدین کو کس طرح دھوکا دیا تھا لیکن اس نے کچھ نہیں کہا کیونکہ اسے یہ بھی بتانا پڑتا کہ وہ بلا اجازت ہاگس میڈ گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ پروفیسر لوپن اس بات کو کبھی بھی پسند نہیں کرے گا۔ اس لئے اس نے اپنی بٹر بیئر ختم کی، پروفیسر لوپن کا شکریہ ادا کیا اور جادوئی تاریخ کے کلاس روم سے خاموشی سے باہر نکل گیا۔

ہیری ادھورے من کے ساتھ سوچ رہا تھا، کاش اس نے یہ نہیں پوچھا ہوتا کہ روح کھچڑ کے نقاب کے پیچھے کیا ہوتا ہے؟ اس سوال کا جواب بہت بھیانک تھا۔ روح نکلتے وقت کیسا محسوس ہوتا ہوگا؟ وہ اس تکلیف دہ خیال میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ وہ بے خیالی میں سیدھا پروفیسر میک گونا گل سے جا ٹکرایا جو سیڑھیاں اتر رہی تھیں۔

''دیکھ کر چلو پوٹر......!''

''معاف کیجئے پروفیسر......''

''میں ابھی گری فنڈر کے ہال میں تمہیں ہی ڈھونڈ رہی تھی۔ یہ دیکھو! یہ رہا تمہارا بہاری ڈنڈا......ہم نے اس پر سارے جادوئی کلمات اور سفلی علوم کی مکمل جانچ پڑتال کر لی ہے لیکن ہمیں اس میں کوئی گڑبڑ نہیں مل پائی......شاید کہیں پر تمہارا کوئی بہترین دوست یا ہمدرد ہے پوٹر!''

ہیری کا منہ کھلا رہ گیا۔ اسے اس کا فائر بولٹ واپس مل گیا تھا اور یہ پہلے جتنا ہی شاندار دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا میں اسے واپس لے سکتا ہوں؟'' ہیری نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔ ''کیا واقعی؟''

''ہاں سچ مچ!'' پروفیسر میک گونا گل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میری رائے ہے کہ ہفتے کے میچ سے پہلے تمہیں اس کی سواری کی عادت ڈالنا ہوگی...... ہے نا؟ اور پوٹر! جیتنے کی کوشش کرنا...... ورنہ ہم لگاتار آٹھویں سال بھی کپ نہیں جیت پائیں گے جیسا کہ پروفیسر سنیپ نے مجھے گذشتہ رات یاددہانی کرائی تھی......''

ہیری پرجوش انداز میں فائر بولٹ کے ساتھ گری فنڈر مینار کی طرف جانے والی سیڑھیوں کو پھلانگتا چلا گیا۔ اس نے جب ایک موڑ کو عبور کیا تو اسے سامنے سے رون بھاگتا ہوا آتا ہوا دکھائی دیا۔ جونہی اس کی نگاہ ہیری پر پڑی تو اس کا چہرہ کھل اُٹھا اور وہ زور سے مسکرانے لگا۔

''تو انہوں نے تمہیں یہ واپس کر دیا......؟ بہت خوب!......سنو! کیا میں اس پر سواری کر سکتا ہوں......کل؟''

''ہاں!......کیوں نہیں...... بالکل!'' ہیری پرجوش انداز میں بولا۔ اس کا دل پورے ایک مہینے بعد پہلی مرتبہ بے حد خوش ہوا تھا۔

''سنو! ہمیں ہرمائنی سے صلح کر لینا چاہئے۔ وہ صرف مدد کرنا چاہتی تھی۔''

''ہاں ٹھیک ہے......!'' رون بولا۔ ''وہ ابھی ہال ہی میں ہے...... پڑھ رہی ہے!''

وہ دونوں گری فنڈر کے ہال کی طرف جانے والی راہداری میں مڑ گئے۔ وہاں پر انہیں نیول لانگ باٹم دکھائی دیا جو سر کیڈوگن کے سامنے کھڑا گڑگڑا رہا تھا۔ کیڈوگن اسے ہال کے اندر جانے نہیں دے رہے تھے۔

''میں نے سب شناخت (پاس ورڈ) لکھ لئے تھے۔'' نیول نے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔ ''لیکن وہ کاغذ ہی گم ہو گیا ہے......''

''تم سفید جھوٹ بول رہے ہو لڑکے!'' سر کیڈوگن گرجتی ہوئی آواز میں غرائے۔ اسی دوران ہیری اور رون بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ سر کیڈوگن نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''گڈ ایوننگ میرے بہادر اور جانثار سپاہیو! جلدی سے اس پاگل لڑکے کو زنجیروں میں جکڑ ڈالو۔ یہ زبردستی اندر گھسنے کی کوشش کر رہا ہے......''

''اپنا منہ بند رکھو!'' رون نے ڈانٹتے ہوئے کہا جب ہیری نیول کو تسلی دے رہا تھا۔

''میری شناختوں والا کاغذ گم ہو گیا ہے۔'' نیول نے غمگین لہجے میں کہا۔ ''میں نے اس سے اس ہفتے کے تمام پاس ورڈز پوچھ لئے تھے کیونکہ وہ انہیں جلد جلد بدلتا رہتا ہے اور میں انہیں جانے کہاں رکھ کر بھول گیا ہوں؟''

''الول جلول فٹے منہ!'' ہیری نے سر کیڈوگن سے کہا جو انتہائی ناراض دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی ہال کا دروازہ کھول دیا۔ جونہی ہیری ہال میں داخل ہوا تو اندر موجود سب لوگوں کے چہرے اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ان کی آنکھوں میں غیر معمولی چمک ابھری اور اگلے ہی لمحے ہیری کے چاروں طرف بھیڑ لگ گئی۔ سب لوگ اس کے فائر بولٹ کو دیکھ دیکھ کر شور مچا رہے تھے۔

''تمہیں یہ کہاں سے ملی ہیری؟''

''کیا تم مجھے اس پر ایک بار بیٹھنے دو گے؟''

''کیا تم نے اسے اُڑا کر دیکھا ہے ہیری؟''

''اب تو ریون کلا کے جیتنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہی، ان کے پاس تو کلین سویپ سیون ہے!''

''کیا میں اسے پکڑ سکتا ہوں ہیری؟''

دس منٹ تک فائر بولٹ چاروں طرف ایک سے دوسرے ہاتھ میں گھومتا رہا اور پھر سب نے اس کی ہر بات کی تعریف کی۔ اس کے بعد جب بھیڑ چھٹ گئی تو ہیری اور رون کو ہرمائنی صاف دکھائی دی۔ ہرمائنی ہی اس ہال کی وہ واحد طالبہ تھی جو اپنی جگہ پر جمی رہی اور بھاگ کر ان کے پاس نہیں آئی تھی۔ وہ اپنی پڑھائی میں جتی ہوئی تھی اور جان بوجھ کر ان سے نگاہیں نہیں ملا رہی تھی۔ ہیری اور رون دھیمے قدموں سے چلتے ہوئے اس کی میز کی طرف بڑھے۔ مجبوراً ہرمائنی کو اپنی نظریں اُٹھا کر انہیں دیکھنا پڑا۔

''مجھے یہ واپس مل چکا ہے......'' ہیری نے مسکراتے ہوئے اسے فائر بولٹ دکھائی۔

''دیکھ لیا ہرمائنی! اس میں کچھ بھی گڑبڑ نہیں تھی۔'' رون نے کہا۔

''ہاں! ہو تو سکتی تھی۔'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔ ''میرا مطلب ہے کہ اب مکمل طور پر تسلی ہو گئی ہے نا کہ تم بالکل محفوظ ہو۔''

''ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔'' ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ میں اسے اب اوپر رکھ آؤں۔''

''مم...... میں لے جاتا ہوں۔'' رون جوشیلے انداز میں بولا۔ ''مجھے سکے برز کو بھی اس کا چوہے والا ٹانک پلانا ہے۔'' اس نے فائر بولٹ لے لی اور اسے یوں سنبھالتے ہوئے پکڑا، جیسے وہ کانچ کی بنی ہو، پھر وہ اسے ہاتھ میں تھامے لڑکوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟'' ہیری نے ہرمائنی سے پوچھا۔

''ہاں...... کیوں نہیں!'' ہرمائنی نے ایک کرسی سے چرمئی کاغذ کے پارچوں کا بڑا ڈھیر ہٹاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے بھری ہوئی میز کی طرف دیکھا۔ وہاں پر چرمئی کاغذوں پر لکھا ہوا جادوئی علم الاعداد کی تشریح پر مبنی ایک طویل اور ضخیم مضمون پڑا ہوا تھا جس کی لمبائی دیکھ کر ہیری جھرجھری لے کر رہ گیا۔ اس کی سیاہی ابھی تک چمک رہی تھی۔ ماگلوؤں کی نفسیات کی جانچ والا مضمون تو اس سے بھی طویل دکھائی دیتا تھا۔ (جس کا عنوان تھا کہ واضح کیجئے کہ ماگلوؤں کو بجلی کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟) اس کے علاوہ اس نے قدیمی علم الحروف کے اس باب کو بھی دیکھا جس پر ہرمائنی اس وقت کام کر رہی تھی۔

''تم اتنی پڑھائی کیسے کر لیتی ہو؟'' ہیری نے حیران ہوتے ہوئے اس سے پوچھا۔

''ظاہر ہے کہ کڑی محنت کر کے......'' ہرمائنی نے کندھے اچکا کر کہا۔ ہیری کو اس چہرہ دیکھ کر ایسے لگا کہ وہ پروفیسر لوپن کی طرح بے حد تھکی ہوئی اور زرد دکھائی دے رہی تھی۔

''تم اپنے ایک دو موضوع چھوڑ کیوں نہیں دیتی ہو؟'' ہیری نے پوچھا۔ اُس وقت ہرمائنی نے اپنی کتابیں سمیٹ کر قدیمی علم الحروف کی ڈکشنری ڈھونڈ رہی تھی۔

''میں ایسا نہیں کر سکتی......'' ہرمائنی نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

''قدیمی حروف تہجی کی تشریح خاصا کٹھن موضوع لگتا ہے۔'' ہیری نے قدیمی علم الحروف کے ایک بہت ہی پیچیدہ دکھائی دینے والے چارٹ کو اُٹھاتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں! یہ تو بے حد دلچسپ موضوع ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''یہ تو میرا پسندیدہ مضمون ہے۔ یہ تو......''

قدیمی علم الحروف کے بارے میں اور کیا کیا اچھی باتیں تھیں؟ یہ ہیری کبھی بھی نہیں جان پایا۔ کیونکہ ٹھیک اسی وقت لڑکوں کے کمرے سے ایک دبی ہوئی چیخ ہال میں سنائی دی۔ پورے ہال میں سناٹا چھا گیا۔ ہر کوئی ایک دوسرے کو دیکھ رہا تھا۔ سب کی نگاہیں سامنے والے دروازے پر ٹکی ہوئی تھیں جس کے عقب میں سیڑھیاں اوپر جاتی تھیں۔ کچھ ہی لمحوں میں تیزی سے چلتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دینے لگی جیسے کوئی گرتا پڑتا چل رہا ہو۔ آواز لگاتار پاس آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اور پھر رون کا چہرہ دکھائی دیا جو خوف سے زرد پڑ چکا تھا۔ وہ ایک چادر گھسیٹتا ہوا لا رہا تھا۔

''دیکھو!'' وہ چلا کر بولا اور تیز چلتا ہوا ہرمائنی کی میز کی طرف آیا۔ ''دیکھو!......'' وہ ایک بار پھر چیخ کر بولا اور اس نے چادر کو ہرمائنی کے چہرے کے بالکل پاس کر دیا۔

''رون......کیا ہوا؟'' ہرمائنی پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔

''سکے برز......دیکھو...... سکے برز!'' ہرمائنی رون سے دور ہٹنے لگی۔ وہ بری طرح بوکھلائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے آگے جھک کر اس چادر کی طرف دیکھا جسے رون نے دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا۔ اس پر سرخ دھبے دکھائی دے رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس پر کوئی چیز لگی ہوئی ہو۔

''یہ خون ہے!'' رون نے ہال میں چھائی ہوئی گہری خاموشی کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ ''سکے برز مر چکا ہے اور تم جانتی ہو کہ فرش پر کیا تھا......؟''

''نن......نہیں......'' ہرمائنی نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

رون نے فوراً قدیمی علم الحروف کے پیچیدہ چارٹ پر ہرمائنی کی طرف کوئی چیز پھینکی۔ جسے دیکھنے کیلئے ہرمائنی اور ہیری کو کافی آگے جھکنا پڑا تھا۔ قدیمی علم الحروف کے چارٹ کی عجیب وغریب لکیروں کے اوپر بلی کے کچھ بال پڑے تھے......

☆☆☆☆

تیرہوں باب

گری فنڈر بمقابلہ ریون کلا

ایسا لگتا تھا کہ اب رون اور ہرمائنی کی دوستی ختم ہو چکی ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے اتنے ناراض تھے کہ ہیری کو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اِن دونوں میں اب صلح کیسے کرائی جا سکتی ہے؟

رون اس لئے غصے میں تھا کہ ہرمائنی نے اپنی بلی کی سکے برز کو کھانے کی کوششوں کو کبھی سنجیدگی سے نہیں لیا تھا۔ اس نے اپنی بلی کی ناپسندیدہ حرکات کی نگرانی کرنے کی رتی بھر زحمت تک نہیں کی تھی۔ وہ اب بھی کروک شانکس کو بے قصور جانتے ہوئے رون کو مشورہ دے رہی تھی کہ وہ لڑکوں کے کمروں میں جا کر پلنگوں کے نیچے سکے برز کو تلاش کرے۔ دوسری طرف ہرمائنی کا دعویٰ تھا کہ رون کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ کروک شانکس نے ہی سکے برز کو کھایا تھا۔ جہاں تک اس کے بالوں کا تعلق ہے تو وہ تو کرسمس کے دن سے ہی وہاں ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہرمائنی کا یہ بھی کہنا تھا کہ رون تو کروک شانکس سے اسی دن سے چڑا ہوا تھا جب وہ جانوروں کی دکان میں اس پر کودی تھی۔

البتہ تمام صورتحال کو دیکھتے ہوئے ہیری کو اس بات پر یقین تھا کہ کروک شانکس نے سکے برز کو کھا لیا ہے۔ جب اس نے ہرمائنی کو یہ بتانے کی کوشش کی تو سبھی ثبوت اسی جانب اشارہ کر رہے ہیں تو وہ ہیری پر بھی برس پڑی۔

''ٹھیک ہے، تم بھی رون کی جانبداری لو۔ میں جانتی تھی تم ایسا ہی کرو گے۔'' اس نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''پہلے فائر بولٹ اور اب سکے برز......سب میری ہی غلطی ہے نا۔ مجھے تنہا چھوڑ دو ہیری! مجھے ابھی کافی پڑھائی کرنا ہے......''

رون نے تو اپنے چوہے کی موت کو دل پر لگا لیا تھا۔

''چھوڑو بھی رون! تم ہی تو ہمیشہ کہتے تھے کہ سکے برز بہت بے رنگ اور بیزار ہے۔'' فریڈ نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ''اور وہ کافی عرصے سے بیمار بھی تو دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بوڑھا ہو چکا تھا شاید اسی لئے یہ اچھا ہی رہا کہ بلی نے اس کی مصیبت کو بھانپتے ہوئے اسے کھا لیا۔ ایک ہی جھٹکے میں اس کا کام تمام ہو گیا۔ شاید اسے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا ہوگا۔''

''فریڈ......'' جینی اسے غصے سے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔

''رون! تم ہی تو کہتے تھے کہ وہ تو صرف کھاتا اور سوتا رہتا ہے......'' جارج بولا۔

''اس نے ایک بار ہمیں بچانے کیلئے گوئل کو کاٹا تھا...... یاد ہے ناہیری۔'' رون رونی صورت بنائے بیٹھا تھا۔

''ہاں یہ تو سچ ہے......'' ہیری جلدی سے بولا۔

''یقیناً وہ اس کی زندگی کا سب سے ناقابل فراموش اور یادگار کارنامہ تھا۔'' فریڈ نے اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کرتے ہوئے تیزی سے کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ ہم گوئل کی زخم کے نشان والی انگلی کو اُٹھا کر اس کی یاد میں ایک شمع جلائیں اور سلام آخر پیش کریں۔ جب گوئل کی انگلی نشان دکھائی دے تو فخر سے اس کا عظیم کارنامہ یاد کیا کریں...... اب چھوڑو بھی رون! ہاگس میڈ جا کر ایک نیا چوہا خرید لینا۔ یوں بیکار رونے پیٹنے سے کیا فائدہ؟''

رون پر چھائے ہوئے دُکھ کو ختم کرنے کیلئے ہیری نے اپنی آخری کوشش کی۔ اس نے اسے لالچ دیا کہ وہ میچ سے پہلے ہونے والی آخری گری فنڈر ٹیم کی مشقی ریاضت کے آغاز اور اختتام پر فائر بولٹ کی سواری کا لطف اُٹھا سکتا ہے۔ یہ کوشش کسی قدر کامیاب ثابت ہوئی۔ اس سے کیوڈچ کے میدان میں جاتے وقت کچھ پل کیلئے رون کے دماغ سے سکے برز کا خیال نکل گیا تھا۔ وہ بے قراری سے بولا۔ ''بہت خوب! کیا میں اس پر بیٹھ کر کچھ سکور کر سکتا ہوں؟''

میڈم ہوچ اب بھی ہیری کی نگرانی کرنے کیلئے گری فنڈر کی مشقوں کو دیکھ رہی تھیں۔ دوسرے لوگوں کی طرح وہ بھی فائر بولٹ کی ہنگامہ خیزیاں دیکھ کر بے حد متاثر ہوئی تھیں۔ مشقوں کے آغاز پر ہی انہوں نے فائر بولٹ کو اپنے ہاتھ میں لے کر سب لوگوں کو اس کی افادیت کے بارے میں اپنی پیشہ ورانہ مہارت سے سمجھایا تھا۔

''اس کے توازن کی طرف دھیان رکھنا ہوگا۔ اگر نیمبس سیریز میں کسی قسم خرابی ہے تو وہ یہی ہے کہ کچھ سالوں کے استعمال کے بعد وہ بھاری ڈنڈا ایک جانب تھوڑا سا ڈھلک جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کمپنی نے فائر بولٹ کے دستے کو بھی نہایت بہتر بنا دیا ہے، یہ کلین سویپ سے تھوڑا پتلا ہے۔ اسے دیکھ کر مجھے پرانے سلور ایروز کی یاد آ جاتی ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ بھاری ڈنڈے اب بننا بند ہو چکے ہیں۔ میں نے اسی پر اُڑنا سیکھا تھا اور مزے کی بات ہے کہ وہ بہت لاجواب بھاری ڈنڈے تھے......''

وہ کچھ دیر یونہی بولتی رہیں جب تک کہ اولیور وڈ نے پریشان ہو کر انہیں ٹوک نہیں دیا۔

''میڈم ہوچ! کیا ہیری کو فائر بولٹ واپس مل سکتا ہے؟ ہمیں مشقیں کرنا ہیں......''

''ارے ہاں! ٹھیک ہے...... یہ لو پوٹر!'' میڈم ہوچ نے کہا۔ ''میں ویزلی کے ساتھ سٹیڈیم میں کچھ دیر بیٹھوں گی......''

پھر وہ اور رون میدان سے باہر نکل آئے۔ سٹیڈیم کی نشستیں سنبھال کر وہ گری فنڈر ٹیم کو دیکھنے لگے۔ گری فنڈر کی ٹیم اولیور وُڈ کے گرد اکٹھی ہوگئی اور کل کے میچ سے پہلے وُڈ کی آخری حکمت عملی کے اعلان کا انتظار کرنے لگی۔

''ہیری! مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ ریون کلا کی ٹیم متلاشی کے روپ میں کسے کھلا رہی ہے؟...... چو چینگ کو...... وہ پہلے

سال کی طالبہ ہے اور بے حد خوبصورت بھی ہے...... مجھے امید تھی کہ وہ کھیل کیلئے پوری طرح تیار نہیں ہوگی کیونکہ اسے مشق کے دوران گہری چوٹ لگی تھی۔''وُڈ نے منہ بسورتے ہوئے اس بات پر چڑ چڑاہٹ کا اظہار کیا کہ چو چینگ اب مکمل طور پر صحت یاب ہو چکی تھی اور کھیل کیلئے بالکل چاق و چوبند تھی۔اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔''دوسری بات! اس کے پاس کومٹ 260 بہاری ڈنڈا ہے جو فائر بولٹ کے سامنے یقیناً بچہ ہی لگے گا۔''اس نے ہیری کے فائر بولٹ کی طرف تعریف بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''ٹھیک ہے......اب شروع کریں۔سب لوگ اُڑیں......''

وہ لمحہ آ ہی گیا کہ ہیری بالآخر اپنے فائر بولٹ پر سوار ہو گیا اور زمین پر پاؤں مارتے ہوئے اوپر ہوا میں اُٹھ گیا۔ یہ تو اس کے خواب و خیال سے زیادہ اعلیٰ تھی، سرشاری کی لہر اس کے بدن میں دوڑ رہی تھی۔فائر بولٹ ہلکے سے چھوتے ہی مڑ جاتا تھا۔ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ اس کے اشاروں کے بجائے اس کے خیالوں کے حساب سے سفر طے کر رہا تھا۔فائر بولٹ میدان کے پار اتنی تیزی سے گیا کہ پورا اسٹیڈیم ہرے اور بھورے جھونکوں کی طرح دھندلا دکھائی دینے لگا۔ ہیری نے اسے اتنی تیزی سے گھما کر غوطہ کھایا کہ ایلسیا سپن نٹ کی چیخ نکل گئی تھی۔اس کے بعد ہیری ان گنت بار فضا میں غوطے کھائے۔ کیوڈچ کے میدان کی نرم گھاس کو اس نے اپنے پیر کی انگلیوں سے چھوا اور ایک بار پھر وہ ہوا میں اُڑتا ہوا تیس، چالیس اور پچاس فٹ کی بلندی تک پہنچ گیا۔

''ہیری میں سنہری گیند کو چھوڑ رہا ہوں......''اسے وُڈ کی تیز آواز سنائی دی۔

ہیری مڑا اور ایک بالجر کے ساتھ گول تک ریس لگانے لگا۔اس نے بالجر کو بڑی آسانی سے شکست دے دی تھی۔ پھر اس نے دیکھا کہ سنہری گیند وُڈ کی پشت سے نکل رہی تھی۔ٹھیک دس منٹ کے بعد سنہری گینداس کی مٹھی میں قید ہو گئی تھی۔ پوری ٹیم نے یہ دیکھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ ہیری نے ایک بار پھر سنہری گیند کو مٹھی سے آزاد کر دیا اور اسے ایک منٹ کا وقت دیا کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ وہ ایک بار پھر اس کی تلاش میں نکل پڑا۔ وہ دوسرے کھلاڑیوں کے بیچ میں سے قلابازیاں کھاتا ہوا نکلا اور اس نے سنہری گیند کو کیٹ بل کے گھٹنے کے پاس منڈلاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ایک بار پھر اس نے نہایت آسانی سے سنہری گیند کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔

یہ اب تک کی سب سے عمدہ مشقیں ثابت ہوئی تھیں۔ پوری ٹیم فائر بولٹ کی موجودگی سے اتنی سرشار تھی کہ اس نے ایک بھی غلطی کئے بناء اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ پیش کیا تھا۔ جب وہ اپنی مشق ختم کر کے واپس زمین کر لوٹے تو وُڈ ان کی مشق میں ایک بھی غلطی نہیں نکال پایا۔ جو جارج ویزلی کے بقول پہلی بار ہوا تھا۔

''مجھے نہیں لگتا کہ کل ہمیں کوئی بھی جیتنے سے روک پائے گا''وُڈ جوشیلے انداز میں بولا۔''جب تک کہ...... ہیری تم نے اپنے روح کھچڑوں والے مسئلے کو تو سلجھا لیا ہوگا...... ہے نا؟''

''ہاں!''ہیری نے اپنے کمزور پشت بان جادو کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش اس کا پشت بان جادو

تھوڑا زیادہ طاقتور ہوتا تو اچھا ہوتا......

''اولیور! پروفیسر ڈمبل ڈور کا سخت حکم ہے کہ روح کھچڑ دوبارہ میچ کے دوران مداخلت نہ کریں، امید ہے کہ وہ اب نہیں آئیں گے۔'' فریڈ نے تسلی دلاتے ہوئے کہا۔

''کاش ایسا ہی ہو!'' وُڈ نے آہ بھر کر کہا۔ ''خیر! سبھی لوگوں کا کھیل بہت عمدہ تھا۔ اب ہمیں واپسی کرنا ہوگی...... سبھی سے درخواست ہے کہ آپ سب آج جلدی سو جائیں تاکہ صبح ہشاش بشاش اُٹھ سکیں۔''

''وُڈ! میں کچھ دیر یہیں رکوں گا۔ دراصل رون فائر بولٹ کی سواری کرنا چاہتا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ باقی تمام کھلاڑی لباس بدلنے والے کمرے کی طرف چل دیئے۔ ہیری رون کے پاس چلا آیا۔ اس نے دیکھا کہ میڈم ہوچ اپنی نشست پر پڑی خراٹے بھر رہی تھیں۔

''یہ لو!'' ہیری نے فائر بولٹ رون کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔

رون کے چہرے پر بے حد خوشی کے تاثرات بکھرے ہوئے تھے جیسے اسے خزانہ مل گیا ہو۔ اندھیرا پھیلنے لگا تھا لیکن رون پر بے قراری حاوی تھی، وہ بڑے فخر سے فائر بولٹ پر چڑھا اور پھر پاؤں ٹھونکتے ہوئے آسمان میں اُڑتا چلا گیا۔ ہیری اس پر نظریں جمائے گھاس کے میدان میں گھومتا رہا۔ کیوڈچ میدان میں وہ دونوں اکیلے تھے جبکہ میڈم ہوچ ہر چیز سے بے خبر خوابِ خرگوش کے مزے اُڑا رہی تھیں۔ جب رات کی تاریکی چھا گئی تو میڈم ہوچ اچانک بیدار ہو گئیں۔ ہیری اور رون کو رات کی تاریکی میں دیکھ کر ان کے ماتھے پر پسینہ آ گیا۔ انہوں نے دونوں کو خوب ڈانٹا کہ ان دونوں نے اسے پہلے کیوں جگایا اور پھر انہیں فوراً سکول میں لوٹنے کا حکم دیا۔

ہیری نے فائر بولٹ کندھے پر رکھا اور رون کے ساتھ اندھیرے سٹیڈیم سے باہر نکلا۔ وہ لوگ فائر بولٹ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ فائر بولٹ کی تیز رفتاری، عمدہ توازن، بے مثال گرفت اور شاندار سواری پر دونوں اپنی اپنی ہانکے جا رہے تھے۔ ابھی انہوں نے سکول کی عمارت کی طرف نصف راستہ ہی طے کیا تھا کہ ہیری کو اپنی بائیں طرف ایک تیز چیخ سنائی دی۔ اس کا دل دھک رہ گیا تھا۔ دو آنکھیں اندھیرے میں چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

ہیری ایک دم رُک گیا۔ اسے اپنا دل پسلیوں سے ٹکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''کیا ہوا؟'' رون جلدی سے بولا۔

ہیری نے بائیں طرف اشارہ کیا تو رون اپنی جادوئی چھڑی نکال کر بڑبڑایا۔ ''اجالا ہو۔''

روشنی کی ایک کرن گھاس کے اس پار گئی ایک درخت کے نچلے حصے سے ٹکرائی۔ جس سے اس کی شعاعیں چمکنے لگیں۔ روشنی میں انہیں کروک شانکس پتوں کے بیچ میں دبکی ہوئی دکھائی دی۔

''وہاں سے باہر نکلو......'' رون گرجتے ہوئے چیخا۔ اس نے نیچے جھک کر گھاس پر پڑا ہوا پتھر اُٹھایا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے

نشانہ بنا پاتا، کروک شانکس اپنی لمبی دُم ہلاتے ہوئے اوجھل ہو چکی تھی۔

''دیکھا!'' رون نے غصے سے پتھر نیچے پھینکتے ہوئے کہا۔''ہر مائنی نے اب بھی اسے کھلا گھومنے کی پوری چھوٹ دے رکھی ہے ......شاید وہ سکے برز کو ہضم کرنے کیلئے مزید چڑیوں کو کھانا چاہتی ہوگی......''

ہیری نے اس کے جواب میں کچھ نہیں کہا۔اس نے راحت بھری سکون کی گہری سانس لی۔ایک پل کیلئے تو اسے یہی لگا تھا کہ وہ چمکدار آنکھیں 'چنگال' کی تھیں۔وہ ایک بار پھر سکول کی عمارت کی طرف چل دیئے۔ ہیری کو کسی قدر ندامت محسوس ہو رہی تھی کہ وہ محض بلی کی آنکھوں سے ہی دہشت زدہ ہو گیا تھا۔اسی شرمندگی کے باعث وہ تمام راستے رون سے کچھ نہیں بولا۔اور جب تک وہ روشنیوں سے نہائے ہال میں نہیں پہنچ گئے،تب تک ہیری نے اپنے اِدھر اُدھر اطراف میں دیکھا تک نہیں تھا۔

☆☆☆☆

اگلی صبح ہیری اپنے کمرے کے باقی ساتھیوں کے ہمراہ ناشتہ کرنے کیلئے آیا تھا۔سب دوستوں کا یہ کہنا تھا کہ فائر بولٹ کے اعزاز میں انہیں اس کے پیچھے پیچھے چلنا چاہئے۔ جیسے ہی ہیری بڑے ہال میں پہنچا تو وہاں تمام طلباء و طالبات کے سر فائر بولٹ کی جھلک دیکھنے کیلئے اس کی جانب اُٹھتے چلے گئے۔ پھر طرح طرح کی تعجب انگیز چہ میگوئیاں سنائی دینے لگیں۔ ہیری کو دیکھ کر بے حد خوشی کا احساس ہوا کہ سلے درن کی ٹیم کے منہ ایسے پھٹے پڑے تھے جیسے ان پر کسی نے بجلی گرا دی ہو۔

''کیا تم نے اُس کا چہرہ دیکھا؟'' رون نے ملفوائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''اسے یقین ہی نہیں ہو رہا ہے۔ یہ تو بہت مزیدار ہے۔''

اولیور وُڈ بھی فائر بولٹ کی روشنی میں چہک رہا تھا۔

''اسے یہاں پر رکھ دو ہیری!'' وُڈ کی ہدایت پر ہیری نے فائر بولٹ کو میز کے بیچوں بیچ رکھ دیا تھا۔اس نے جان بوجھ کر اس کے نام والے دستے کو اونچا کر دیا تھا تا کہ ہر کسی کو صاف دکھائی دے کہ یہ واقعی فائر بولٹ ہی ہے۔اگلی ساعت میں ریون کلا اور ہفل پف کے طلباء اپنی نشستیں چھوڑ کر ہیری کے قریب چلے آئے تا کہ وہ فائر بولٹ کو قریب سے دیکھ سکیں۔سیڈرک ڈیگوری نے آ کر ہیری کو خصوصی مبارک باد دی کہ اس کے پاس اب نیمبس سیریز سے زیادہ عمدہ اور تیز رفتار بہاری ڈنڈا آ چکا تھا۔ریون کلا کی پینی لوپ کلیئر واٹر جو کہ ہیڈ بوائے پرسی کی گرل فرینڈ بھی تھی،اس نے قریب آ کر ہیری سے پوچھا کہ کیا وہ فائر بولٹ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ سکتی ہے؟

جب پینی لوپ فائر بولٹ کو اشتیاق بھری نظروں سے جانچ رہی تھی تو اسی وقت پرسی نے بڑے فخر یہ انداز میں کہا۔''دیکھو پینی! کوئی گڑ بڑ مت کر دینا۔ پینی لوپ اور میرے درمیان شرط لگی ہے۔''اس نے گری فنڈر کی ٹیم کو دیکھتے ہوئے بتایا۔''میچ میں کون جیتے گا؟اس بات پر ہمارے بیچ دس گیلن کی شرط ہے۔''

پینی لوپ نے فائر بولٹ واپس میز پر رکھ دیا اور ہیری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس اپنی نشست کی طرف لوٹ گئی۔

''ہیری...... جیتنا ضرور!'' پرسی نے دھیمی آواز میں ہیری کے کان میں کہا۔اس کے لہجے میں پریشانی جھلک رہی تھی۔''میرے پاس دس گیلن نہیں ہیں۔'' پھراس نے سر گھماتے ہوئے آواز لگائی۔''ہاں ٹھہرو! میں آرہا ہوں پینی!'' اور پھر وہ ٹوسٹ کھانے کیلئے پینی لوپ کی میز کی طرف چلا گیا۔

''تم اس بہاری ڈنڈے کو سنبھال تو سکتے ہونا...... پوٹر؟'' دھیرے دھیرے بولنے والی ایک ٹھنڈی آواز سنائی دی۔ وہ ڈریکو ملفوائے ہی تھا جو فائر بولٹ کو قریب سے دیکھنے کیلئے وہاں آن دھمکا تھا۔کریب اور گوئل بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی تھے۔

''ہاں! مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہیری نے لاپروائی سے جواب دیا۔

''اس میں بہت ساری پوشیدہ خوبیاں ہیں...... ہے نا پوٹر!'' ملفوائے کی آنکھیں نخوت سے چمک رہی تھیں۔''افسوس کی بات ہے کہ اس میں پیراشوٹ نہیں لگایا گیا ہے...... کہیں روح کھچڑ آ گئے تو......''

کریب اور گوئل اس بات کھی کھی کر کے ہنسنے لگے۔

''افسوس کی بات ہے کہ تم اپنے بدن میں ایک اور ہاتھ نہیں لگا سکتے ہو، ملفوائے!'' ہیری نے مسکرا کر کہا۔''تب شاید تم اس کی مدد سے سنہری گیند پکڑ سکتے......''

گری فنڈر کی میز پر قہقہوں کا شور بلند ہو گیا۔تمام کھلاڑی بھی زور زور سے ہنسنے لگے۔ تذلیل کے احساس سے ملفوائے کی زرد آنکھیں سکڑ سی گئیں اور وہ پاؤں پٹختا ہوا وہاں سے واپس چلا گیا۔سب نے دیکھا کہ وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا سلے درن کی ٹیم کے پاس پہنچ گیا تھا۔وہ سب اپنے سروں کو اس کے قریب لا کر پوچھ گچھ کر رہے تھے۔اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ملفوائے سے یہی دریافت کر رہے تھے کہ کیا ہیری کے پاس موجود بہاری ڈنڈا سچ مچ فائر بولٹ ہی ہے۔

ٹھیک پونے گیارہ بجے گری فنڈر کی ٹیم کیوڈچ کے میدان کی طرف چل پڑی۔ جب وہ ڈریسنگ روم میں داخل ہوئے تو موسم ہفل پف والے میچ سے پوری طرح مختلف تھا۔آج آسمان بالکل صاف تھا اور ہلکی ہلکی ہوا کے جھونکے چل رہے تھے۔آج ہیری کو دیکھنے میں کسی دقت کا سامنا نہیں تھا پھر ہیری تھوڑا سا گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔کیوڈچ میچ کا جوش اس کے تن بدن میں دوڑ رہا تھا جو اس لئے کافی فرحت بخش بھی تھا۔ باہر بلند ہونے والی آوازوں سے انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ سکول کے لوگ سٹیڈیم میں جمع ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ ہیری نے سکول کا سیاہ چوغہ اتارا اور اس کی جیب سے چھڑی نکال کر اپنی ٹی شرٹ کے اندرونی جیب میں رکھ لی۔ اس کے بعد اس نے وہ ٹی شرٹ پہنی اور اس کے اوپر کیوڈچ کا سرخ چوغہ پہن لیا۔وہ امید کر رہا تھا کہ کاش اسے چھڑی کی ضرورت نہ ہی پڑے۔پھر وہ یہ سوچنے لگا کہ کیا پروفیسر لوپن بھی آج کا میچ دیکھنے کیلئے آئیں گے؟

جب گری فنڈر کی ٹیم کمرے سے باہر نکلنے کی تیاری کر رہی تھی تو وُڈ نے سب کو مخاطب کر کے کہا۔''تم لوگ جانتے ہو کہ ہمیں کیا کرنا ہے؟ اگر ہم یہ میچ ہار گئے تو ہمیں ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا جائے گا۔بس اسی طرح کھیلنا جس طرح کل کی مشق میں کھیلے تھے، اگر

ایسا ہی ہوا مجھے یقین ہے کہ ہم ضرور جیت جائیں گے۔''

وہ لوگ تالیوں کی بھاری گونج میں میدان میں پہنچے۔ ریون کلا کی ٹیم نیلے رنگ کے چوغوں میں ملبوس تھی اور وہ ان سے پہلے ہی میدان میں پہنچ چکی تھی۔ ٹیم میں صرف ایک ہی لڑکی تھی...... ان کی متلاشی چو چینگ...... اس کی قامت ہیری سے کچھ ہی انچ کم ہوگی۔ وہ بے حد خوبصورت تھی۔ جب دونوں ٹیمیں آمنے سامنے اپنے کپتانوں کے پیچھے کھڑی ہوئیں تو وہ ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔ اچانک ہیری کے پیٹ میں ایک جھٹکا لگا جس کا اس کی گھبراہٹ سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

''وُڈ...... ڈیوس! ہاتھ ملاؤ۔'' میڈم ہوچ نے تیزی سے کہا۔ وُڈ نے ریون کلا کی ٹیم کے کپتان ڈیوس سے ہاتھ ملایا۔ ''اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر نشست سنبھال لو...... میری سیٹی بجتے ہی...... تین، دو، ایک......''

ہیری ہوا پرواز کرنے لگا۔ فائر بولٹ باقی ماندہ بہاری ڈنڈوں سے زیادہ تیز رفتاری سے اوپر اُٹھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری سٹیڈیم کے اوپر چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا۔ اس کی نظریں سنہری گیند کو تلاش کرنے میں مصروف تھیں۔ اس کے کانوں میں سٹیڈیم کے ڈیسک پر نشر ہونے والی کمنٹری کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ کمنٹری ڈیسک پر ویزلی جڑواں بھائیوں کا دوست لی جارڈن کھڑا کہہ رہا تھا۔

''اور کھیل شروع ہوگیا ہے۔ اس میچ کا ایک بڑا دلچسپ پہلو فائر بولٹ ہے۔ جس پر گری فنڈر کا ہیری سواری کر رہا ہے۔ بھلا اندازہ کیجئے کہ کون سے میچ کے مطابق اس سال کی بڑی چمپئن شپ میں شامل ہونے والے غیر ملکی ٹیموں فائر بولٹ کا ہی انتخاب کرنا پسند کریں گی۔''

تبھی بیچ میں پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔ ''جارڈن! یہ تو بتاؤ کہ میچ میں کیا چل رہا ہے؟''

''آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں پروفیسر! میں تو صرف تھوڑی سی دلچسپ معلومات کا تبادلہ کر رہا تھا ویسے لطف کی بات ہے کہ فائر بولٹ میں آٹو میٹک بریک بھی لگائی گئی ہے اور......''

''جارڈن......!!!''

''ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے۔ گیند گری فنڈر کے پاس ہے، کیٹی بل اب تیزی سے گول کی طرف بڑھ رہی ہے......''

ہیری کیٹی کے متوازی جانب پرواز کر رہا تھا اور وہ سنہری گیند کی جھلک دیکھنے کیلئے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ چو چینگ اس کے ٹھیک پیچھے اُڑ رہی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بے حد شاندار اُڑان بھر رہی تھی۔ وہ بار بار اس کے سامنے آ جاتی تھی۔ جس سے مجبوراً ہیری کو اپنی سمت بدلنا پڑتی تھی۔

''ہیری! اسے اپنے فائر بولٹ کی رفتار تو دکھاؤ۔'' فریڈ نے چیخ کر کہا۔ جب وہ اس بالجر کی طرف تیزی سے بڑھا جو کہ ایلسیا کی طرف دندناتا ہوا جا رہا تھا۔ ریون کلا کے گول کے پاس ہیری نے فائر بولٹ کی رفتار میں اضافہ کر دیا۔ وہ کافی پیچھے رہ گئی تھی۔ جیسے

ہی کیٹی نے میچ کا پہلا گول کیا تو گری فنڈر کے کھلاڑی خوشی سے جھوم اُٹھے۔ٹھیک اسی وقت ہیری کوسنہری گیند دکھائی دی جو گھاس کے میدان میں پنکھ پھڑ پھڑاتی ہوئی ایک ستون کے پاس تھی۔

ہیری نے غوطہ کھایا اور نیچے کی طرف بڑھ گیا۔ چو چینگ نے بھی اسے ہوا میں غوطہ کھاتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور وہ بھی پوری رفتار سے اس کے تعاقب میں چل پڑی۔ ہیری اپنی رفتار بڑھاتا جا رہا تھا۔ بے قراری کے عالم نے اُسے پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ ہوا میں غوطہ زنی میں وہ کافی ماہر تھا۔ وہ سنہری چڑیا سے صرف دس فٹ کی دوری پر پہنچ چکا تھا۔

اسی وقت ریون کلا کے پٹاؤ نے اپنا موٹا ڈنڈا گھمایا اور ایک بالجر کو ہیری کی سمت میں ضرب لگائی۔ بالجر وحشیانہ انداز میں ہیری کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ اچانک ہیری کے سامنے پہنچ گیا۔ ہیری اسے دیکھ کر لمحہ بھر کیلئے بوکھلایا اور پھر اس نے فائر بولٹ کو جھٹکے سے روکا اور اگلے ہی لمحے وہ اسے دھوکا دے کر اپنی سمت بدلنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ بالجر صرف ایک انچ کے فاصلے سے نکل گیا تھا۔ ہیری نے گہرا سانس لیا۔ان چند اہم لمحوں میں سنہری گینداس کی نظروں کے سامنے سے گم ہو چکی تھی۔

''اووو...... اووووہ......'' یہ دیکھ کر گری فنڈر کے لوگوں کے منہ سے ہلکی سی ششکاری نکل کر رہ گئی۔لیکن ریون کلا کے طلباء و طالبات نے اپنے پٹاؤ کی بروقت کارروائی کو سراہتے ہوئے زوردار تالیاں بجا کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ جارج یہ دیکھ کر ہونٹ چبانے لگا۔اگلے ہی لمحے اس نے اپنا غصہ اتارتے ہوئے دوسرے بالجر کوٹھیک اسی پٹاؤ کی طرف نشانہ باندھ کر ضرب لگائی۔ بالجر کو اپنے سر پر دیکھ کر مارگ بوکھلا اُٹھا اور اس سے بچنے کیلئے بمشکل ہوا میں پلٹا کھایا۔ وہ کافی دور تک اپنا توازن سنبھال نہ پایا۔

''گری فنڈر اسی اور صفر کے مقابلے میں کھیل رہی ہے اور دیکھئے فائر بولٹ کتنی تیز رفتاری سے اڑان بھرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ پوٹر سچ مچ اس کی سواری سے بھرپور لطف اندوز ہو رہا ہے۔اس کے گھماؤ پر ذرا دھیان دیجئے...... چو چینگ کا کومٹ بھاری ڈنڈا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا ہے۔فائر بولٹ کا سٹاک ہینڈل ان لمبی اُڑانوں میں بھی خوب دکھائی دیتا ہے......''

''جارڈن! کیا تمہیں یہاں فائر بولٹ کی خوبیاں اجاگر کرنے کیلئے یہاں بٹھایا گیا ہے۔کھیل پر توجہ دو اور صرف میچ کی کمنٹری کرو......''

ریون کلا کی ٹیم اب تابڑ توڑ جوابی حملے کر رہی تھی۔ وہ تین گول کرنے میں کامیاب رہی تھی۔جس کی وجہ اب گری فنڈر کی ٹیم صرف پچاس پوائنٹ ہی آگے رہ گئی تھی۔اگر چو چینگ ان سے پہلے سنہری چڑیا کو پکڑ لے گی تو ریون کلا کی ٹیم یہ میچ جیت جائے گی اور گری فنڈر کو کھیل بدر ہونا پڑے گا۔ ہیری کو لگا کہ زیادہ اونچائی پر رہنا ٹھیک نہیں ہے اسی لئے وہ نیچے کی طرف پلٹا۔ایسا کرتے ہوئے وہ ریون کلا کے ایک کھلاڑی سے بمشکل ٹکراتے ٹکراتے بچا۔اسی ہڑبڑاہٹ میں اس کی نگاہیں میدان کے چارون سمت میں سنہری گیند کو تلاش کرنے لگیں۔اچانک اسے پھڑ پھڑاتے ہوئے ننھے پنکھوں کی سنہری جھلک دکھائی دی،سنہری گیند گری فنڈر کے گول کے گرد چکر کاٹ رہی تھی۔

ہیری نے اپنی رفتار بڑھائی۔اس کی آنکھیں سنہری چڑیا پر جمی ہوئی تھیں لیکن اگلے ہی پل چو چینگ اس کے ٹھیک سامنے آ کر اس کا راستہ روکنے لگی۔ ہیری اسے دھوکا دینے کیلئے پلٹا اور غوطہ کھا کر آگے بڑھا۔ چو چینگ نے بھی مہارت کا ثبوت دیا اور ایک بار پھر وہ اس کی راہ میں الجھ گئی۔

''ہیری! یہ شرافت دکھانے کا موقع نہیں ہے۔'' وُڈ گرجتے ہوئے بولا۔ ہیری اسی لمحے پیچھے کی سمت میں ہٹا وہ چو چینگ سے ٹکرانا نہیں چاہتا تھا۔''اگر ضرورت پڑے تو اُسے اِس کے بہاری ڈنڈے سے نیچے گرا دو......کوئی لحاظ نہ کرو۔''

ہیری نے گھومنے کے بعد چو چینگ کی ہلکی سی جھلک دیکھی، وہ ہنس رہی تھی کیونکہ سنہری گیند ایک بار پھر نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔ ہیری نے اپنے فائر بولٹ کو اوپر اُٹھایا اور جلد ہی وہ میچ سے بیس فٹ اوپر پہنچ گیا۔اس نے کنکھیوں سے دیکھا کہ چو چینگ اب بھی اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ایسا لگتا تھا کہ چو چینگ کو سنہری گیند تلاش کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اس نے صرف ہیری کا تعاقب کرنے کا تہیہ کر رکھا تھا......تو پھر ٹھیک ہے، ہیری نے سوچا۔اگر وہ اس کا پیچھا ہی کرنا ہی چاہتی ہے تو پھر اسے اس حکمت عملی کا مزہ چکھنا پڑے گا......

اس نے ایک بار پھر غوطہ کھایا اور نیچے کی طرف گرنے لگا۔ چو چینگ کو محسوس ہوا کہ شاید اسے پھر سنہری گیند دکھائی دے گئی ہے لہٰذا اس نے بھی فوراً غوطہ لگایا اور اس کے پیچھے اڑان بھرنے لگی۔ ہیری یکدم پلٹا اور غوطے سے نکل کر ایک بار پھر اوپر کی طرف اُڑ گیا۔ چو چینگ کو سنبھلنے میں کافی دشواری اُٹھانا پڑی، وہ مسلسل نیچے گرتی چلی جا رہی تھی۔ ہیری نے فائر بولٹ ہلکا سا جھٹکا دیا اور نیچے کی طرف جھکا۔ وہ تیز رفتاری سے نیچے جا رہا تھا۔تیسری بار پھر اسے سنہری گیند کی جھلک دکھائی دی وہ ریون کلا کے گول کے نزدیک گھاس پر پھدک رہی تھی۔اُس نے اپنی رفتار بہت زیادہ بڑھا دی۔اس سے کئی فٹ نیچے چو چینگ نے سنبھل کر اپنی رفتار بڑھائی۔ وہ جیت رہا تھا، ہر گزرنے والے پل کے ساتھ اس کا فاصلہ سنہری گیند سے کم ہوتا جا رہا تھا۔

ٹھیک اسی وقت چو چینگ نے چیخ کر ایک طرف اشارہ کیا۔ ہیری کا دھیان بھٹک گیا اور اس نے نیچے کی طرف دیکھا۔

تین اونچے، سیاہ، نقاب پوش روح کھچڑ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ سوچنے کیلئے بالکل نہیں رُکا۔اس نے اپنے چوغے کے اندر ہاتھ ڈالا اور سرعت سے اپنی چھڑی باہر نکالی۔ اگلے لمحے اس کی زبان سے پشت بان جادو کا کلمہ جاری ہو گیا۔

اس کی چھڑی کے سرے سے ایک بڑی سی سفید چیز باہر نکلی۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ سفید چیز سیدھی روح کھچڑوں پر حملہ آور ہو گی لیکن وہ اسے دیکھنے کے لئے نہیں رُکا تھا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کا دماغی توازن اب بھی قائم تھا۔اس نے آگے کی طرف دیکھا۔ اب وہ سنہری گیند کے بہت قریب پہنچ چکا تھا۔اپنی چھڑی کو پکڑے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور پھڑ پھڑاتی ہوئی ننھی سی سنہری گیند کو اپنی انگلیوں میں قید کر لیا۔

ٹھیک اسی وقت میڈم ہوچ نے سیٹی بجائی۔ ہیری ہوا کے بیچ میں گھوما اور اس نے چھ سرخ چوغوں کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے

دیکھا۔ اگلے ہی پل پوری ٹیم نے اسے اتنی مضبوطی سے کس کر گلے لگایا کہ وہ اپنے فائر بولٹ سے گرتے گرتے بچا۔ نیچے گری فنڈر کے لوگوں کا شور گونج رہا تھا۔

''شاباش ہیری!'' وُڈ کافی دیر تک جوشیلے انداز میں چلاتا رہا۔ ایلسیا، انجلینا اور کیٹی بل نے خوشی کے مارے ہیری کو چوم لیا۔ فریڈ نے تو اسے اتنی کس کر گلے سے لگایا کہ ہیری کو لگا کہ اس کا سر دھڑ سے الگ ہونے والا ہے۔ پوری طرح سے بے قرار و بے تاب، جوشیلی ٹیم جب زمین پر اتری تو سٹیڈیم میں اتنا شور بلند ہوا کہ جیسے کوئی زلزلہ برپا ہو گیا ہو۔ جب ہیری اپنے فائر بولٹ سے اتر رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ گری فنڈر کے لوگ غول در غول میدان کود پڑے تھے اور لپکتے دوڑتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے اور رون سب سے آگے تھا۔ اس سے پہلے کہ اسے کچھ معلوم ہو پاتا۔ خوشی سے چیختی چلاتی ہوئی بھیڑ نے اسے ہر طرف سے گھیر لیا۔

''ہیری......واہ......واہ!'' رون چیخا اور ہیری کے ہاتھ کو پکڑ کر ہوا میں بلند کر دیا۔

''بہت اچھے ہیری!'' پرسی نے بے حد خوشی دکھاتے ہوئے کہا۔ ''میں دس گیلن جیت گیا ہوں۔ میں ابھی جا کر پینی لوپ کو ڈھونڈتا ہوں۔''

''تم نے کمال کر دیا ہیری!'' سیمس فنی گن نے اس کا کندھا ٹھونکتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب ہیری!'' ہیگرڈ نے گری فنڈر کے بچوں کے سروں کے اوپر سے گرجتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

''کتنا عمدہ پشت بان تھا......'' ہیری کے کان میں ایک دھیمی سی آواز سنائی دی۔ اس نے چونک کر آواز کی سمت میں گردن گھمائی۔ اس کی عقبی جانب پروفیسر لوپن کھڑے تھے جو خوش بھی تھے اور حیران بھی۔

''پروفیسر! روح کھچڑوں کا مجھ پر ذرا بھی اثر نہیں ہوا۔ مجھے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔'' ہیری خوشی سے سرشار ہو کر بولا۔

''ایسا اس لئے تھا کیونکہ......وہ......روح کھچڑ ہی نہیں تھے۔'' پروفیسر لوپن نے مسکرا کر کہا۔ ''چلو آ کر خود دیکھ لو......''

وہ ہیری کو اس بھیڑ سے نکال کر میدان کے ایک کونے تک لے آئے۔

''تم نے تو سچ مچ ملفوائے کو ڈرا ہی دیا تھا۔'' پروفیسر لوپن نے بتایا۔

ہیری حیرت سے گھورتا ہوا صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ملفوائے، کریب، گوئل اور سلے درن کا کپتان مارکس فلنٹ زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب اپنے سیاہ اور نقاب والے چوغوں سے باہر نکلنے کی جدوجہد کر رہے تھے جن کی کترنیں آپس میں اُلجھ گئی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ملفوائے، گوئل کے کندھے پر کھڑا ہو کر روح کھچڑ بننے کا ناٹک کر رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل ان کے پاس کھڑی تھیں اور بے حد غصے میں دکھائی دے رہی تھیں۔

''یہ بہت ہی گھٹیا چال تھی......'' وہ ان پر برس رہی تھیں۔ ''گری فنڈر کے متلاشی کو نقصان پہنچانے کی اوچھی اور نیچ کوشش تھی۔ تم

سب کو سزا ملے گی۔اس سنگین حرکت کے باعث سلے درن فریق کو پچاس پوائنٹ سے محروم کیا جاتا ہے۔میں تم لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔میں اس معاملے میں پروفیسر ڈمبل ڈور سے بھی ضرور شکایت کروں گی......لو وہ یہیں آ گئے ہیں......''

اگر گری فنڈر کی جیت پر کوئی چیز مہر لگا سکتی تھی تو وہ یہ تھی کہ ہیری کے پاس کھڑا رون ہنستے ہنستے دوہرا ہو گیا تھا جب اس نے ملفوائے کو سیاہ بڑے چوغے میں باہر نکلنے کیلئے گھبراہٹ سے ہاتھ پاؤں مارتے دیکھا۔گوئل کا سر ابھی تک اسی کے اندر الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''چلو ہیری!'' جارج نے قریب آ کر کہا۔''جیت کا جشن منانا ہے، گری فنڈر کے ہال میں......ابھی!''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا اور ملفوائے کے معاملے کو چھوڑ کر ان کے ساتھ چل پڑا۔وہ کافی عرصے بعد اتنا خوش ہوا تھا۔وہ اور باقی ٹیم کے کھلاڑی اپنے سرخ چوغوں کے ساتھ جھومتے ہوئے سکول کی عمارت کی طرف بھاگتے چلے گئے، ان کے پیچھے پیچھے گری فنڈر کے تمام طلباء و طالبات کلکاریاں بھرتے ہوئے جا رہے تھے۔سٹیڈیم کا تمام شور شرابہ اب سکول کی عمارت کی طرف بڑھ رہا تھا۔

☆☆☆☆

انہیں ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے انہوں آج کیوڈچ کا کپ جیت لیا ہو۔ان کا جشن رات گئے تک چلتا رہا۔فریڈ اور جارج ویزلی ایک دو گھنٹے کیلئے غائب ہو گئے، جب وہ واپس لوٹے تو ان کے ہاتھوں میں بٹر بیئر کی بوتلیں، کدو کی میٹھی بھجیا اور کئی تھیلے تھے جن میں ہنی ڈیوکس سویٹس کی ڈھیر ساری رنگ برنگی مٹھائیاں تھیں۔

''تم لوگ یہ چیزیں کیسے لے آئے؟'' اینجلینا جانسن نے حیران ہو کر پوچھا جب جارج بھیڑ کی طرف خوشبودار پودینے سے بنے ہوئے مینڈک اچھال رہا تھا۔

''مونی، وارم ٹیل، پیڈ فٹ اور پرونگس کی ننھی سی مدد سے۔'' فریڈ نے ہیری کے کان میں بڑبڑا کر کہا۔

پورے گری فنڈر ہال میں صرف ایک فرد اس ہنستے کھیلتے جشن میں شامل نہیں ہوا تھا۔ہرمائنی ایک کونے میں بیٹھ کر ایک موٹی کتاب پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔جس کا عنوان تھا: برطانوی ماگلوؤں کا گھریلو طرز حیات اور معاشرتی رویئے۔ہیری اس میز سے دور ہٹ گیا جہاں فریڈ اور جارج بیٹھ کر بٹر بیئر کی بوتلیں ہلانے لگے تھے۔وہ آہستگی سے ہرمائنی کے پاس پہنچا۔

''کیا تم میچ دیکھنے آئی تھی؟'' اس نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

''ہاں...... ہاں!'' ہرمائنی نے عجیب سے رندھے ہوئے انداز میں جواب دیا لیکن اس نے اپنی نظریں نہیں اُٹھائیں۔''میں بہت خوش ہوں کہ ہم جیت گئے اور سوچتی ہوں کہ تم بہت اچھا کھیلے لیکن مجھے یہ کتاب پیر تک پوری پڑھنا ہے۔''

''اچھا اب چلو ہرمائنی! آ کر کچھ کھا پی لو......'' ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا کہ کیا وہ اس خوشی بھرے ماحول میں اپنے جھگڑے کو بھلا دے گا؟

''میں نہیں کھا سکتی ہوں ہیری! مجھے ابھی پورے چار سو بتیس صفحات اور پڑھنا ہیں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔اس کی آواز میں دہشت سی صاف جھلک رہی تھی۔ ''ویسے بھی......'' اس نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ نہیں چاہتا کہ میں جشن میں شامل ہو جاؤں!''

اس بات پر بحث کی کوئی گنجائش نہیں تھی کیونکہ رون نے اسی وقت زور سے کہا۔ ''اگر سکے برز کو نہیں کھایا ہوتا تو وہ بھی آج کدو کی بھجیا کا مزہ چکھ لیتا۔اسے یہ بے حد مرغوب تھی۔''

ہرمائنی کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے۔اس سے پہلے کہ ہیری کچھ کہہ یا کر پاتا، اس نے اپنی بڑی سی کتاب ہاتھ میں اُٹھائی اور پھر سسکتے ہوئے لڑکیوں کے کمرے کی طرف دوڑ لگا دی۔

''کیا تم اسے تھوڑی راحت نہیں دے سکتے؟'' ہیری نے رون سے دھیمی آواز میں پوچھا۔

''نہیں!'' رون نے دوٹوک جواب دیا۔ ''اگر یہ سکے برز کو ہلاک کرنے پر غمگین ہوتی تو ہو سکتا تھا......لیکن وہ تو اپنی غلطی ماننے کو تیار ہی نہیں ہے، وہ اب بھی ایسا سمجھتی ہے کہ جیسے سکے برز کہیں چھٹیاں منانے کیلئے گیا ہوا ہے......''

گری فنڈر کا جشن تبھی ختم ہوا جب پروفیسر میک گوناگل رات کے ایک بجے اپنے گلابی پھولوں والے نائٹ گاؤن میں، سر کے بالوں کو لپیٹ کر ان پر ریشمی جالی کی جکڑ کس کر وہاں پہنچیں۔انہوں نے سب بچوں کو حکم دیا کہ وہ یہ کھیل کو ختم کر کے فوراً اپنے بستروں میں چلے جائیں۔ ہیری اور رون بھی سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں آ گئے۔ وہ اب بھی میچ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ بالآخر تکان سے چور ہیری اپنے بستر پر پہنچ ہی گیا۔ کھڑکیوں سے آنے والی چاندنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ ہیری نے روشنی سے بچنے کیلئے اپنے بستر کے سب پردے گرا دیئے۔ وہ جونہی بستر پر لیٹا نیند نے لپک کر اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

وہ نیند کی وادیوں میں بھٹکتا ہوا ایک عجیب وغریب خواب دیکھنے لگا۔ وہ کسی جنگل میں تھا اور نامعلوم منزل کی طرف جا رہا تھا۔اس کا فائر بولٹ اس کے کندھے پر تھا اور وہ کسی چاندی جیسی چمکیلی اور سفید چیز کا تعاقب کر رہا تھا۔ وہ سفید ہالہ اس سے بہت آگے درختوں کے بیچوں بیچ گھومتا ہوا آگے کی سمت جا رہا تھا۔ ہیری کو درختوں کے گھنے پتوں کے درمیان اس کی جھلک ہی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اس کے قریب جانے کی کوشش میں اور تیز تیز چلنے لگا۔اس نے دیکھا کہ سامنے والا ہالہ بھی اسی رفتار سے تیز تیز چلنے لگا ہے۔ ہیری اب بھاگنے لگا۔اس کی ٹانگوں میں جیسے بجلی سی بھر گئی اور پھر وہ پوری قوت سے سفید ہالے کے تعاقب میں دوڑ رہا تھا۔ یہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی کہ سفید ہالے میں بھی پھرتی بھر چکی تھی اور وہ بھی ہیری کی مانند دوڑ لگا رہا تھا۔ پھر وہ کھلے میدان میں جانے والے ایک موڑ پر تیزی سے گھوما۔

''آہ آہ آہ آہاہاہا......نن نن نن نہیں ایں ایں ایں......''

ہیری ہڑبڑا کر بیدار ہو گیا۔اسے ایسا لگا جیسے کسی نے اسے پوری قوت کے ساتھ تھپڑ رسید کیا ہو۔ وہ گھپ اندھیرے میں پردے

ٹٹولنے لگا۔اسے کمرے میں کئی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔دوسرے کونے سے سیمس فنی گن کی آواز گونجی۔

''کیا ہوا؟''

پھر ہیری کو یوں لگا جیسے اس نے کمرے کے بیرونی دروازے کے بند ہونے کی آواز سنی ہو۔کوئی کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ آخر کار اس نے اپنے پردے کے بیچ کی جگہ ڈھونڈ نکالی اور اسے جھٹکے سے ہٹا دیا۔عین اسی وقت ڈین تھامس نے کمرے کی بتی جلا دی تھی۔

رون اپنے بستر پر بیٹھا تھر تھر کانپ رہا تھا۔اس کے بستر کی ایک جانب کا پردہ مکمل طور پر ہٹا ہوا تھا۔اس کے چہرے پر زبردست دہشت طاری تھی۔

''بب......بلیک......سیریس بلیک......اس کے ہاتھ میں چاقو تھا!''

''کیا......؟''

''یہاں......ابھی کچھ پل پہلے......اس نے پردہ پھاڑ دیا......مجھے تھپڑ مار کر جگایا۔''

''تمہیں یقین ہے کہ تم کوئی خواب نہیں دیکھ رہے تھے رون؟'' ڈین تھامس نے پوچھا۔

''پردے کی حالت دیکھو......میں تم سے کہہ رہا ہوں نا......وہ ابھی یہیں تھا۔''

وہ سب تیزی سے بستروں سے اتر آئے۔ہیری کمرے کے دروازے تک سب سے پہلے پہنچا۔پھر وہ بھاگتے ہوئے سیڑھیاں اترے اور گری فنڈر کے ہال میں پہنچ گئے۔ان کے پیچھے کئی دروازے کھلنے کی آوازیں سنائی دیں۔نیند کے خمار میں ڈوبے طلباء جمائیاں لیتے ہوئے وہاں پہنچے۔

''کون چیخا تھا ابھی......؟''

''تم لوگ کیا کر رہے ہو؟''

''ہماری نیند کا ستیاناس کر ڈالا!''

طرح طرح کی آوازیں گونجیں۔ہال میں آگ بجھ رہی تھی لیکن ابھی تک اس کی چمک کافی تیز تھی۔ہال میں جشن کے آثار ابھی تک پھیلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے مگر وہ کافی حد تک خالی تھا۔

''تمہیں یقین ہے کہ تم خواب تو نہیں دیکھ رہے تھے رون؟''

''میں تم سے کہہ رہا ہوں نا کہ میں نے بلیک کو ہی دیکھا تھا......''

''اتنا شور کیوں ہو رہا ہے؟''

''پروفیسر میک گوناگل نے ہمیں بستروں پر جانے کا حکم دیا تھا۔''

کچھ لڑکیاں سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آ گئیں۔وہ اپنے سونے کے لباس میں ملبوس تھیں اور بار بار منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائیاں لے

رہی تھیں۔ ہال میں ہونے والے شور نے سب کو بیدار کر دیا تھا۔ اب دوسرے لڑکے بھی وہاں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

''بہت اعلیٰ! کیا جشن ابھی تک چل رہا ہے؟'' فریڈ نے چہکتے ہوئے آواز لگائی۔

''سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں واپس جائیں۔'' پرسی نے ہال میں داخل ہوتے ہی سختی سے کہا۔ وہ اپنا ہیڈ بوائے کا بیج پاجامے پر لگاتا ہوا دکھائی دیا۔

''پرسی! سیریس بلیک آیا تھا'' رون نے دھیمے لہجے میں بتایا۔ ''ہمارے کمرے میں۔ اس کے ہاتھ میں چاقو تھا...... اس نے مجھے جھنجھوڑ کر جگایا تھا......''

یہ سن کر پورے ہال یکلخت خاموشی چھا گئی۔

''بکواس مت کرو۔'' پرسی حیران ہوتے ہوئے کہا۔ ''تم نے ضرورت سے زیادہ کھا لیا ہوگا رون...... تم یقیناً کوئی برا خواب دیکھا ہوگا!''

''جب میں تم سے کہہ رہا ہوں......''

''اب بس بھی کرو، رون!...... بہت مستی کر لی۔''

اسی وقت پروفیسر میک گوناگل ایک بار پھر ہال میں داخل ہوئیں۔ انہوں نے غصے سے دروازے کو زوردار دھماکے کے ساتھ بند کیا۔ کئی بچوں کی سانسیں رُک سی گئیں۔ ان کی چبھتی ہوئی نگاہیں ہر ایک کو ٹٹول رہی تھیں۔

''میں خوش ہوں کہ آج گری فنڈر نے میچ جیت لیا ہے لیکن یہ تو نہایت بدتمیزی ہے پرسی! مجھے تم سے ایسی امید نہیں تھی۔'' ان کی آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ اپنا غصہ قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

''میں نے اس کی اجازت انہیں ہرگز نہیں دی پروفیسر!'' پرسی نے غصے سے طلباء کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔ ''میں تو ان سب کو بستر پر جانے کیلئے کہہ رہا تھا۔ میرے بھائی رون نے کوئی برا خواب دیکھ لیا ہے......''

''وہ کوئی برا خواب نہیں تھا۔'' رون چیختے ہوئے بولا۔ ''پروفیسر! جب میری آنکھ کھلی تو سیریس بلیک میرے بستر کے پاس کھڑے ہو کر مجھے دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں چاقو تھا......''

پروفیسر میک گوناگل جھٹکے سے مڑیں اور اسے گھور کر دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں حیرت بھی عیاں تھی۔ ''بیوقوفوں جیسی باتیں مت کرو ویزلی! وہ تصویر کے دروازے کو عبور کر کے اندر کیسے آ سکتا ہے؟''

''اسی سے پوچھ لیجئے!'' رون نے کانپتی ہوئی انگلی سے سر کیڈوگن کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اس سے پوچھیں کہ کیا اس نے کسی کو اندر آتے ہوئے دیکھا ہے؟''

رون کو شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پروفیسر میک گوناگل نے تصویر کو دوبارہ کھولا اور باہر نکل گئیں۔ پورا ہال سانس

رو کے سن رہا تھا۔

''سر کیڈوگن! کیا تم نے ابھی ابھی کسی اجنبی کو گری فنڈر ہال کے اندر جانے کی اجازت دی ہے۔''

''بالکل!'' سر کیڈوگن نے فخریہ انداز اونچی آواز میں کہا۔

ہال کے اندر اور باہر کے سب لوگ سناٹے میں آ گئے، ان کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔

''تم نے......تم نے اسے اندر کیسے جانے دیا؟'' پروفیسر میک گوناگل بوکھلا کر بولی۔ ''لیکن......لیکن شناخت......؟''

''اس کے پاس شناخت تھی۔'' سر کیڈوگن نے گردن اکڑا کر جواب دیا۔ ''اس کے پاس پورے ہفتے کے پاسورڈ تھے۔ وہ ایک چرمئی کاغذ میں سے انہیں پڑھ کر بتا رہا تھا......''

پروفیسر میک گوناگل بھونچکا رہ گئیں۔ وہ دوبارہ گری فنڈر کے ہال میں داخل ہوئیں اور زرد پڑے چہروں کے بالکل سامنے آ کر کھڑی ہو گئیں۔ ان کا چہرہ چاک کی طرح سفید پڑ چکا تھا۔

''کس نے......کس نے!'' وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولیں۔ ''کس بدبخت نے اس ہفتے کی تمام شناختیں لکھ کر اسے لاپروائی سے چھوڑ دیا تھا؟......فوراً بتاؤ......''

پورے ہال میں ڈراؤنا سناٹا تھا پھر ایک تھرتھراتی چیخ سنائی دی۔ سر سے پیر تک بری طرح کانپتے ہوئے نیول لانگ باٹم نے دھیرے دھیرے ہاتھ ہوا میں اُٹھایا......

☆☆☆☆

چودہواں باب

سنیپ کا عتاب

اس رات گری فنڈر ہال اور اس سے ملحقہ تمام جگہوں کو خالی کرالیا گیا۔کوئی بھی صحیح طرح سے سو نہیں پایا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ ایک بار پھر پورے سکول کی تلاشی لی جارہی ہے۔تمام بچوں نے بڑے ہال میں بیٹھ کر پوری رات اسی خبر کے انتظار میں کاٹ دی کہ سیریس بلیک گرفتار ہو گیا ہے۔ پرفیسر میک گوناگل نے صبح آ کر انہیں بتایا کہ وہ ایک بار پھر بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

اگلے دن وہ جہاں بھی گئے وہاں انہیں زیادہ کڑی حفاظت دکھائی دی۔ پروفیسر فلنٹ وک سکول کے داخلی دروازے کو سیریس بلیک کی بڑی تصویر دکھا کر اسے پہچاننا سکھا رہے تھے۔فلنچ راہداریوں میں گھوم کر دیواروں کی چھوٹی چھوٹی دراڑوں اور چوہے کے بلوں کو بند کر رہا تھا۔سر کیڈوگن کو گری فنڈر کے عہدے سے معزول کر دیا گیا تھا۔اس کی تصویر کو ایک بار پھر ساتویں منزل کے ویران راہداریوں میں پہنچا دیا تھا۔فربہ عورت کو دوبارہ اس کے سابقہ عہدے پر فائز کر دیا گیا تھا۔اس کا ظاہری حلیہ تو بالکل ٹھیک دکھائی دیتا تھا مگر وہ اب بھی بہت گھبرائی ہوئی تھی۔ وہ اسی شرط پر گری فنڈر کی رکھوالی کرنے کیلئے تیار ہوئی تھی کہ اسے خصوصی حفاظت فراہم کی جائے گی۔اس کی حفاظت کیلئے دو بھیانک شکل کے عفریتوں کو پہرے دار مقرر کیا گیا تھا۔وہ بیرونی راہداری میں نہایت خوفناک انداز میں گھومتے پھرتے تھے۔انہیں بچوں کے قریب آنے کی اجازت قطعاً نہیں تھی۔ وہ غراتے اور ہنکارتے ہوئے گفتگو کرتے تھے اور اپنی اپنی جگہ پر تعینات تھے۔

ہیری یہ دیکھے بغیر نہیں رہ سکا کہ تیسری منزل پر ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے پر اب بھی کوئی پہرہ نہیں دے رہا تھا۔ایسا لگتا تھا کہ فریڈ اور جارج کا یہ اندازہ بالکل صحیح تھا کہ صرف وہ ہی (اور اب ہیری، رون اور ہرمائنی بھی) اس کے اندر چھپے ہوئے خفیہ راستے کے بارے میں جانتے ہیں۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ ہمیں اس کے بارے میں کسی کو بتا دینا چاہئے؟'' ہیری نے رون سے پوچھا۔

''یہ بات تو طے ہے کہ وہ ہنی ڈیوکس کے راستے سے نہیں آرہا ہے۔'' رون نے منع کرتے ہوئے کہا۔''اگر دکان کا تالا ٹوٹا ہوتا تو مجھے اب تک اس کی خبر ہو چکی ہوتی۔''

ہیری کوخوشی ہوئی کہ رون صحیح سمت میں سوچ رہا تھا۔ اگر ایک آنکھ والی چڑیل کا راستہ بند ہو جاتا تو وہ دوبارہ ہاگس میڈ نہیں جا پاتا۔ یہ الگ بات تھی کہ رات والے واقعہ نے رون کو یکا یک مشہور کر ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار لوگ ہیری کے بجائے اس کی طرف زیادہ توجہ دے رہے تھے۔ ظاہر تھا کہ رون کو بھی اس خصوصی توجہ کے باعث بے حد مزہ آ رہا تھا حالانکہ وہ اس رات کے حادثے کی وجہ سے اندرونی طور پر پوری طرح سنبھل نہیں پایا تھا اور گھبراہٹ کا شکار تھا مگر وہ اس کے بارے میں سب کو خوشی خوشی سے بتاتا پھر رہا تھا۔ اس نے کہانی میں خوب مرچ مسالہ لگا لیا تھا......

''میں سویا ہوا تھا۔ تبھی میرے کان میں آواز سنائی دی، جیسے کوئی چیز پھٹ رہی ہو۔ مجھے لگا کہ شاید میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ پھر مجھے ٹھنڈی ہوا جھونکا محسوس ہوا...... میں پوری طرح بیدار ہو گیا۔ میرے بستر کے پردوں کا ایک حصہ پھٹ کر نیچے گرا ہوا تھا...... میں نے کروٹ بدلی......اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ میرے بالکل پاس ہی کھڑا تھا...... کسی مردہ ڈھانچے کی طرح......اس کے بال بہت بڑے اور گندے تھے......اس کے ہاتھ میں ایک لمبا چمکتا ہوا چاقو تھا۔ قریباً بارہ انچ کا تو ہوگا......پھر اس نے میری طرف دیکھا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ پھر میں چیخا اور وہ بھاگ کھڑا ہوا......''

''وہ بھاگ کیوں گیا؟'' رون نے پلٹ کر ہیری سے پوچھا جب اس کی خوفناک کہانی کو سننے والی لڑکیاں ڈر کے مارے کانپ رہی تھیں۔ وہ شاید مزید کچھ سننے کی تاب نہیں رکھتی تھیں شاید اس لئے وہاں سے چلی گئی تھیں۔ ''وہ بھاگ کیوں گیا؟''

ہیری بھی اس بات پر حیران تھا کہ اگر بلیک غلط بستر تک پہنچ ہی گیا تھا تو پھر وہ رون کو خاموش کر کے اس کے بستر کی طرف کیوں نہیں بڑھا؟ یہ ایک سنہرا موقع تھا۔ بلیک نے بارہ سال قبل یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ کمزور لوگوں کو قتل کرنے میں کوئی پرہیز نہیں کرتا ہے۔ اس بار تو اس کے سامنے پانچ کم سن لڑکے تھے......جن میں سے چار سو رہے تھے۔

''وہ جانتا ہوگا کہ تمہاری چیخ سن کر لوگ جاگ جائیں گے اور اسے سکول سے باہر نکلنے میں بے حد شواری پیش آئے گی۔'' ہیری نے سوچتے ہوئے اپنا مفروضہ پیش کیا۔ ''تصویر کے دروازے سے باہر نکلنے سے پہلے اسے پورے گری فنڈر کو مارنا پڑے گا...... پھر اسے اساتذہ سے بھی بھرپور مزاحمت کرنا پڑتی۔''

نیول کی حالت بہت شرمناک تھی۔ پروفیسر میک گوناگل اس سے اتنی زیادہ ناراض تھیں کہ انہوں نے اس پر یہ پابندی لگا دی تھی کہ وہ اب ہاگس میڈ گھومنے نہیں جا پائے گا۔ انہوں نے اسے سزا بھی دی تھی۔ اس کے علاوہ انہوں نے سب بچوں کو ہدایت دی کہ کوئی بھی نیول کو شناخت نہیں بتائے گا۔ بیچارے نیول کو ہر رات ہال کے باہر انتظار کرنا پڑتا تھا کہ کوئی ساتھی وہاں آئے اور اسے اپنے ہمراہ لے کر ہال میں داخل ہو۔ جب پہرہ دینے والے عفریت غصے بھری نگاہوں سے اسے گھورتے تھے تو وہ دہل کر رہ جاتا تھا۔ بہرحال ان میں کوئی بھی سزا اتنی خوفناک نہیں تھی جتنا کہ اس کی دادی کا بھیجا ہوا غصے سے بھرا 'غل غپاڑہ' تھا۔ یہ سب سے زیادہ بری چیز تھی جو ہوگورٹس میں صبح کے ناشتے کے وقت کسی طالب علم کو مل سکتی تھی۔

سکول کے الّو بڑے ہال میں پر پھڑ پھڑاتے ہوئے داخل ہوئے۔ وہ ہمیشہ کی طرح ڈاک لے کر آئے تھے۔ ایک بڑا کڑیل الّو اپنی چونچ میں سرخ رنگ کا لفافہ دبا کر نیول کے سامنے پہنچا۔ نیول کے منہ سے آہ نکل گئی۔ ہیری اور رون، نیول کے بالکل سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے جھٹ سے پہچان لیا کہ یہ غل غپاڑہ ہے۔ رون کو گذشتہ سال اس کی ممی نے ایک غل غپاڑہ بھیجا تھا۔

''دوڑ لگا دو نیول......فوراً'' رون نے جلدی سے مشورہ دیا۔

نیول نے فوراً ایسا ہی کیا۔ اس نے لفافہ اُٹھایا اور اسے بم کی طرح پکڑے ہال سے باہر بھاگ کھڑا ہوا۔ یہ دیکھ کر سلے درن کی میزوں پر بے تحاشہ قہقہے گونجنے لگے۔ نیول اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو پایا۔ بڑے ہال کے دروازے کے قریب ہی غل غپاڑہ حرکت میں آ گیا اور اس کے ہاتھ سے نکل کر ہوا میں پھڑ پھڑانے لگا۔ یہ دیکھ کر نیول کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ ہال میں نیول کی بوڑھی دادی کی چیختی ہوئی آواز گونجی۔ جادو کی وجہ سے غل غپاڑہ میں دادی کی آواز نہایت دہشت ناک ہو گئی تھی اور کئی گنا بلند سنائی دے رہی تھی۔ وہ چیخ چیخ کر نیول کو برا بھلا کہہ رہی تھیں کہ اس کی وجہ سے پورے خاندان کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔

ہیری نیول کے لئے اتنا دکھی ہو رہا تھا کہ وہ یہ دیکھ ہی نہیں پایا کہ اس کے لئے بھی ایک خط آیا تھا۔ ہیڈوگ نے اس کی کلائی پر اپنی چونچ مار کر اس کا دھیان خط کی طرف کھینچا۔

''آہ اوچ......شکریہ ہیڈوگ!''

جب ہیڈوگ نیول کی پلیٹ میں پڑے ہوئے کارن فلیگ کھانے میں مشغول ہوئی تو ہیری نے لفافہ اُٹھایا اور اس کی تہہ کھولی۔ اندر موجود چرمئی کاغذ پر لکھا تھا:

پیارے ہیری اور رون!

آج شام کو لگ بھگ چھ بجے ہمارے ساتھ چائے پینے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ہم آ کر تم دونوں کو سکول سے ساتھ لے جائیں گے۔ بڑے ہال میں ہمارا انتظار کرنا۔ اور ہاں یاد رہے کہ تمہیں اکیلے باہر نکلنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے، ایسی کوئی کوشش مت کرنا۔

ہیگرڈ

''شاید وہ بلیک کے بارے میں پوری کہانی سننا چاہتا ہوگا۔'' رون نے ہنس کر کہا۔

شام چھ بجے ہیری اور رون گری فنڈر ہال سے باہر نکل آئے۔ وہ باہر موجود پہرہ دینے والے عفریتوں کے قریب سے دوڑتے ہوئے گزرے اور تیزی سے بڑے ہال کی طرف بڑھ گئے۔ ہیگرڈ وہاں پہلے سے موجود تھا اور ان کا انتظار کر رہا تھا۔

''ہائے ہیگرڈ!'' رون چہکتا ہوا بولا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم اس رات کو ہونے والے حادثے کی تفصیلات سننے کے خواہشمند ہو گے۔ یہی بات ہے نا!''

''ہم نے اس بارے میں سب کچھ پہلے ہی سن لیا ہے! مزید کی کوئی ضرورت نہیں۔''ہیگرڈ نے ہال کا بیرونی دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ وہ اس کے عقب میں چل رہے تھے۔

''اوہ!'' رون کا منہ کھلا رہ گیا۔ اسے بڑی کوفت ہوئی کہ ہیگرڈ نے اس کی کہانی کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔

ہیگرڈ کے جھونپڑے میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے جو چیز سب سے پہلے دیکھی، وہ قشنگر بک بیک تھا۔ وہ ہیگرڈ کے پیوند لگے گدے پر ٹانگیں پسارے ہوئے بیٹھا تھا اور دیو ہیکل پنکھ سمٹ کر بدن کے پہلوؤں میں بندھے ہوئے تھے۔ وہ کسی مرے ہوئے جانور کو کھانے میں مشغول دکھائی دے رہا تھا۔ اس مافوق الفطرت چیز سے نظریں ہٹاتے ہوئے ہیری نے وارڈ روب کے دروازے پر لٹکتی ہوئی عجیب وغریب چیزیں دیکھیں۔ وہاں پر ایک بہت بھیانک پیلی نارنجی ٹائی لٹکی ہوئی تھی۔ ایک کھونٹی پر بھاری بھرکم بھورے رنگ کا لباس بھی ٹنگا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''یہ سب کس لئے ہیگرڈ؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''خطرناک درندہ اتلاف کی کمیٹی کے سامنے بک بیک کا معاملہ پیش ہو رہا ہے، اس کی زمین پر موجودگی پر کافی مخالفت کا سامنا ہے۔''ہیگرڈ نے پریشانی سے بتایا۔''اس جمعہ کو ہم اسے ساتھ لے کر لندن جا رہے ہیں۔ ہم نے نائٹ بس میں دو بستر بھی محفوظ کروا لئے ہیں۔''

ہیری کو خود کو گنہگار محسوس کرنے لگا۔ وہ قشنگر کو تو بالکل ہی بھول ہی گیا تھا۔ بک بیک کا مقدمہ اتنا قریب آ گیا تھا کہ اسے رتی بھر احساس نہیں ہوا۔ رون کے چہرے پر پھیلے ہوئے تفکرات کے بادل دیکھ کر اسے یقین ہو چکا تھا کہ وہ بھی اس بارے میں سب کچھ بھولے بیٹھا تھا۔ وہ اپنا وہ وعدہ بھی بھول گیا تھا کہ بک بیک کے حق میں ثبوت اکٹھا کرنے میں وہ ہیگرڈ کی پوری معاونت کرے گا۔ فائر بولٹ آنے کے بعد ان کے دماغ سے یہ بات بالکل نکل چکی تھی۔

ہیگرڈ نے ان کیلئے چائے انڈیلی اور انہیں ایک پلیٹ میں بھنے ہوئے بینز پیش کئے۔ ہیری اور رون نے پلیٹ کو چھوا تک نہیں تھا۔ ہیگرڈ کی پکوائی کے بارے میں انہیں کوئی خاص اچھا اندازہ نہیں تھا۔

''ہمیں تم دونوں سے کچھ بات چیت کرنا ہے۔''ہیگرڈ نے ان دونوں کے درمیان بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

''کس بارے میں......؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''ہرمائنی کے بارے میں......''ہیگرڈ نے کہا۔

''ہرمائنی کو کیا ہوا؟'' رون نے پوچھا۔

''وہ بے حد پریشان ہے۔ کرسمس کے بعد وہ ہم سے کئی بار ملنے آئی۔ وہ کافی اکیلا پن محسوس کر رہی ہے ہیری۔ پہلے تو تم اپنے

فائر بولٹ کی وجہ سے اس سے بات چیت نہیں کر رہے تھے اور اب رون تم محض اس لئے اس سے بات نہیں کر رہے ہو کہ اس کی بلی نے......''

''سکے برز کو کھالیا ہے۔'' رونے نے غصے سے اس کا جملہ پورا کر ڈالا۔

''دیکھو اس کی بلی نے وہی کچھ کیا جو سبھی بلیاں کرتی ہیں۔'' ہیگر ڈ نے درشتگی سے بات بڑھائی۔ ''تم شاید یہ بات نہیں جانتے ہو۔ وہ اس بارے میں کئی بار آنسو بہا چکی ہے، اس وقت اسے اپنی پڑھائی میں بھی کافی دشواری پیش آ رہی ہے۔ ہمارے حساب سے اس نے اپنے منہ میں اتنا بڑا گھونٹ بھر لیا ہے کہ اس سے چباتے نہیں بن رہی ہے۔ اس پر پڑھائی کا بھاری بوجھ ہے، لیکن اس کے باوجود اس نے بک بیک کے مقدمے میں ہماری مدد کرنے کا وقت نکال ہی لیا...... اس نے سچ مچ بہت اچھے ثبوت تلاش کر کے ہمیں فراہم کئے ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ اب اس کے بچنے کے کافی امکانات ہیں......''

''ہیگر ڈ! ہمیں معاف کرنا۔ ہمیں بھی مدد کرنا چاہئے تھی۔'' ہیری نے سر جھکا کر کہا۔

''ہم تمہیں اس ضمن میں کوئی الزام نہیں دے رہے ہیں۔'' ہیگر ڈ نے ہیری کی معافی کو طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔ ''خدا خوب جانتا ہے کہ تم کتنی محنت کر رہے ہو۔ ہم نے تمہیں دن رات کیوڈچ کی مشقیں کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن ہم تمہیں بتا دیں، تم دونوں کو بہاری ڈنڈوں یا چوہوں کی بجائے اپنی دوستی پر زیادہ توجہ دینا چاہئے تھی۔ پرخلوص دوستی ہی بڑا سرمایہ ہوتی ہے۔ بس ہمیں اتنا ہی کہنا تھا......''

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف پریشانی سے دیکھا۔

''رون! جب بلیک نے تمہیں لگ بھگ چاقو سے مار ہی دیا تھا تب بھی وہ بے حد دکھی تھی۔ ہرمائنی بہت بھلی لڑکی ہے۔ اس کے باوجود تم دونوں اس سے بات نہیں کر رہے ہو......''

''اگر وہ اس منحوس بلی سے پیچھا چھڑا لے تو میں اس سے دوبارہ بات چیت کرنے کو تیار ہوں۔'' رون نے غصے سے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''لیکن وہ تو اسے گود میں لئے گھومتی ہے۔ وہ بلی پاگل ہے۔ ہرمائنی اس کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں سننا چاہتی ہے۔''

''دیکھو! تقریباً لوگ اپنے پالتو جانوروں کے بارے میں کئی بار تھوڑے جذباتی ہو جاتے ہیں۔'' ہیگر ڈ نے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس کے عقب میں بک بیک نے مردہ جانور کی کچھ ہڈیاں ہیگر ڈ کے تکئے پر گرا دی تھیں۔

موضوع بدل گیا۔ وہ ہرمائنی کا ذکر چھوڑ کر کیوڈچ کپ کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ ریون کلا کے میچ کے بعد فائر بولٹ کی موجودگی میں گری فنڈر کیلئے ٹورنامنٹ کا کیوڈچ کپ جیتنا کافی پرامید دکھائی دے رہا تھا۔ نو بجے ہیگر ڈ انہیں سکول کی عمارت تک چھوڑنے خود ساتھ آیا تھا۔ جب وہ بڑے ہال میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ بچے لپک لپک کر نوٹس بورڈ کی طرف جا رہے تھے جہاں کوئی ضروری اعلان آویزاں کیا گیا تھا۔

''ہاگس میڈ......اگلے ہفتے کے اختتام پر!''

رون نے نئے نوٹس کو پڑھنے کیلئے اپنے ساتھیوں کے سروں کے اوپر سے جھانک کر دیکھا۔ جب وہ بیٹھ گئے تو رون نے دھیمی آواز میں پوچھا۔''کیا تم بھی جاؤ گے؟''

''دیکھو! فلنچ نے اگر ہنی ڈیوکس والے خفیہ راستے پر کوئی پہرے دار تعینات نہ کر رکھا ہوتو۔''

ہیری نے مزید دھیمی آواز میں جواب دیا۔

''ہیری......''اس کے دائیں کان میں ایک آواز سنائی دی۔ ہیری چونک گیا اور اس نے پلٹ کر دیکھا۔ ہرمائنی ٹھیک ان کے پیچھے والی میز پر بیٹھی ہوئی تھی۔ درمیان میں ان گنت کتابوں کی دیوار کھڑی تھی جس کے باعث وہ انہیں دکھائی نہیں دی۔

''ہیری! اگر تم دوبارہ ہاگس میڈ گئے تو......میں پروفیسر میک گوناگل کو نقشے کے بارے میں سب کچھ بتا دوں گی۔''

''دیکھا ہیری! وہ کیا بول رہی ہے؟''رون ہرمائنی کی طرف دیکھے بغیر غرایا۔

''رون تم اسے اپنے ساتھ کیسے لے جا سکتے ہو؟ سیریس بلیک نے جو تمہارے ساتھ کیا ہے اس کے بعد......میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں، میں سچ مچ انہیں بتا دوں گی۔''

''تو اب تم ہیری کو سکول سے نکلوانا چاہتی ہو۔''رون نے غصے سے کہا۔''اس سال تم ہمیں پہلے ہی کافی نقصان نہیں پہنچا چکی ہو کیا؟''

ہرمائنی نے جواب دینے کیلئے منہ کھولا ہی تھا کہ ٹھیک اسی وقت کروک شانکس ہلکی سی آواز نکالتے ہوئے اچھل کر اس کی گود میں چڑھ گئی۔ ہرمائنی نے ڈرتے ڈرتے رون کے چہرے کی طرف دیکھا اور کروک شانکس کو اُٹھا کر تیزی سے لڑکیوں کے کمرے کی طرف چل پڑی۔

''تو اب ایسا کرتے ہیں......''رون نے ہیری سے کہا جیسے ان کی بات چیت میں کسی نے دخل اندازی ہی نہ کی ہو۔''پچھلی بار تو تم کچھ بھی نہیں دیکھ پائے تھے۔تم تو زونکو کی دکان میں بھی نہیں گئے تھے۔''

ہیری نے آس پاس دیکھ کر تسلی کر لی کہ ہرمائنی تو نہیں سن رہی ہے۔

''ٹھیک ہے۔''اس نے دھیرے سے کہا۔''لیکن اس بار میں میں اپنا غیبی چوغہ بھی ساتھ لے جاؤں گا۔''

☆☆☆☆

ہفتے کی صبح ہیری نے صندوق سے غیبی چوغہ نکالا اور اسے بستے میں ڈالا اور نقشے کو تہہ لگا کر اندرونی جیب میں چھپا لیا۔ وہ باقی سب لوگوں کے ساتھ بڑے ہال میں ناشتے کیلئے پہنچ گیا۔ ہرمائنی اسے میز پر شک بھری نگاہوں سے ٹٹولتی رہی۔ ہیری نے اس سے نگاہیں ملانے کی ذرا بھی غلطی نہیں کی تھی۔اس نے اس بات کا بھی پوری طرح خیال رکھا تھا کہ سب بچوں کے باہر نکلتے وقت وہ ہرمائنی

کے سامنے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ کر گری فنڈ رہال کی طرف چلا گیا تا کہ ہر مائنی کو پورا یقین ہو جائے کہ وہ ہاگس میڈ نہیں جا رہا ہے۔

''اچھا!'' ہیری نے رون سے ہاتھ ملاتے بلند آواز میں کہا۔ ''واپس لوٹ کر مجھے بتانا کہ تم نے کیا کیا دیکھا؟''

رون نے مسکرا کر اسے آنکھ ماری۔

ہیری پھرتی سے تیسری منزل پر گیا اور اپنی جیب سے نقشہ نکالا۔ ایک آنکھ والی چڑیل کے پیچھے چھپتے ہوئے اس نے نقشہ کی تہہ کھولی۔ ایک چھوٹی سا نقطہ اس کی طرف آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے اس کے نام کو غور سے دیکھا۔ اس نقطے کے پاس لکھا تھا۔ 'نیول لانگ باٹم۔'

ہیری نے وقت ضائع کیے بغیر سرعت سے اپنی چھڑی نکالی اور مورتی کی طرف کرتے ہوئے بڑبڑایا۔ ''نیچے دھنس!'' مورتی کے نچلے خانے میں ایک سوراخ نمودار ہو گیا۔ ہیری نے اپنا بستہ اس کے اندر پھینک دیا۔ لیکن اس سے پہلے وہ اس میں گھس پاتا۔ نیول راہداری کا موڑ مڑ کر سامنے آ چکا تھا۔ ہیری نے پھرتی سے مورتی کا خفیہ خانہ بند کر دیا تھا۔

''ہیری! میں تو بھول گیا تھا کہ تم بھی ہاگس میڈ نہیں جا رہے ہو۔'' نیول چہکا۔

''ہائے نیول!'' ہیری تیزی سے مورتی سے دور ہٹتے ہوئے بولا۔ اس نے غیر محسوس انداز میں نقشہ کو تہہ کر کے دوبارہ اپنی جیب میں ڈال دیا تھا۔ ''تم کیا کرنے جا رہے ہو؟''

''کچھ نہیں!'' نیول کندھے اچکا کر کہا۔ ''کیا تم میرے ساتھ دھماکے دار سنیپ گیم کھیلنا چاہو گے؟''

''ابھی نہیں نیول! میں لائبریری جا رہا ہوں، مجھے خون آشام والا مضمون پورا کرنا ہے، جو پروفیسر لوپن نے دیا ہے۔'' ہیری نے اسے ٹالنے کی کوشش کی۔

''میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔'' نیول نے بڑے اشتیاق سے کہا۔ ''میں نے بھی وہ مضمون ابھی تک نہیں لکھا ہے۔''

''ذرا ٹھہرو!...... ہاں!...... میں تو بھول ہی گیا تھا کہ میں نے کل رات کو ہی وہ مضمون پورا لکھ لیا تھا۔''

ہیری نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

''یہ تو بہت اچھا ہوا۔ تب تو تم میری مدد کر سکتے ہو۔'' نیول نے کہا اس کا گول چہرہ کسی قدر پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ ''میں لہسن کے بارے میں صحیح طرح سے سمجھ نہیں پایا...... کیا انہیں یہ کھلانا پڑتا ہے یا پھر......'' نیول کے منہ سے ایک ہلکی سی چیخ نکل گئی، جب اس نے ہیری کے کندھے کے اوپر دیکھا۔ وہاں پروفیسر سنیپ کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔ نیول جلدی سے ہیری کے پیچھے چھپ گیا۔

''تم دونوں یہاں پر کیا کر رہے ہو؟'' سنیپ نے ان دونوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''ملاقات کیلئے یہ جگہ کچھ عجیب ہے۔''

ہیری کو یہ دیکھ کر بہت پریشانی ہوئی کہ جب سنیپ کی نظریں کی کالی آنکھیں دونوں دروازوں کی طرف سے گھومتی ہوئی ایک

آنکھ والی چڑیل پر آ کر ٹھہر گئیں۔

''ہم دونوں یہاں ملاقات نہیں کر رہے ہیں۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''ہم تو بس یہاں پر ٹکرا گئے تھے۔''

''سچ مچ ؟'' سنیپ کی پتلیاں گھوم گئیں۔ ''پوٹر! یہ تمہاری عادت ہے کہ تم اکثر ایسی جگہوں پر پہنچ جاتے ہو جہاں تمہیں نہیں ہونا چاہئے۔ اور ہمیشہ اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور موجود ہوتی ہے۔ میں تم دونوں کو اسی وقت گری فنڈر ہال میں واپس جانے کا مشورہ دیتا ہوں، جہاں سے تم آئے ہو۔'' اس کا لہجہ کافی کرخت ہو گیا تھا۔

ہیری اور نیول کچھ کہے بغیر وہاں سے کھسک لئے۔ جب وہ دونوں راہداری کے موڑ پر پہنچے تو ہیری نے پلٹ کر دیکھا تو اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ پروفیسر سنیپ ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے سر پر ہاتھ پھیر کر اسے ٹٹولتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ اس کو غور سے دیکھ رہے تھے۔

فربہ عورت کی تصویر کے پاس پہنچ کر ہیری کو نیول سے پیچھا چھڑانے میں کامیابی حاصل ہوگئی۔ اس نے اسے شناخت بتادی اور پھر یہ ناٹک کیا کہ وہ خون آشام پر لکھا ہوا مضمون تو لائبریری میں بھول آیا ہے۔ اس کے بعد وہ جلدی سے پلٹ کر وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔ پہرہ دینے والے عفریتوں کی نظروں سے دور ہوتے ہی ہیری نے جیب سے دوبارہ نقشہ باہر نکالا اور اپنی ناک کے قریب کرلیا۔ تیسری منزل کی راہداری اب بالکل ویران دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نہایت دھیان سے چیزوں کا جائزہ لے رہا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر نہایت اطمینان ہوا کہ پروفیسر سیورس سنیپ کا چھوٹا نقطہ اب ان کے آفس میں ٹہلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

وہ تیزی سے بھاگتا ہوا ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے پاس پہنچا۔ اس نے اس کا نچلا خفیہ خانہ کھولا اور اس میں گھس کر نیچے کی طرف پھسلتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ بھی اپنے بستے کے پاس خفیہ راہداری میں پہنچ گیا تھا۔ اس نے نقشے کو دوبارہ دیکھا اور پھر اس پر موجود الفاظ کو مٹا دیا۔ نقشہ جیب میں سنبھالنے کے بعد وہ راہداری میں بھاگنے لگا۔

☆☆☆☆

غیبی چوغے میں پوری طرح چھپا ہوا ہیری ہنی ڈیوکس کی دکان سے باہر نکلا۔ باہر سورج کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اسے رون کو تلاش کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ اس نے رون کی پشت پر ہلکا سا تھپا لگایا۔

''میں ہوں......'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے بتایا۔

''تمہیں اتنی دیر کیسے ہوگئی......؟'' رون نے ہونٹ دبا کر پوچھا۔

''سنیپ وہاں گھوم رہا تھا......''

وہ دونوں وہاں سے ہائی سٹریٹ کی طرف چل دیئے۔

''تم کہاں ہو؟'' رون دونوں ہونٹوں کو سکیڑ بڑبڑایا۔ ''کیا تم میرے ساتھ ہی چل رہے ہو نا؟ تم جب غیبی چوغے میں ہوتے ہو تو

بہت عجیب لگتے ہو......''

وہ چلتے چلتے پوسٹ آفس تک پہنچ گئے۔ وہاں پر رون بڑی صفائی سے جھوٹ بولا کہ وہ مصر میں موجود اپنے بھائی بل ویزلی کے پاس پیغام بھیجنے کیلئے الّوؤں کی قیمتیں دیکھنا چاہتا ہے۔ اسے الّوؤں کے بڑے ہال تک جانے کی اجازت مل گئی تھی۔ رون چاہتا تھا کہ ہیری اچھی طرح سے وہاں کا ماحول دیکھ لے۔ وہاں کم ازکم تین سو الّو براجمان تھے جو ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ہال میں الّو کے ڈراؤنی آوازوں کا شور پھیلا ہوا تھا۔ وہاں پر بھاری بھرکم الّو تو تھے ہی۔ مگر کچھ الّو بے حد چھوٹی جسامت کے تھے جو صرف قریبی جگہوں پر ہی ڈاک لے جانے کا کام انجام دیتے تھے۔ ان کے خانوں کے باہر 'لوکل ڈاک سروس' کا بورڈ آویزاں تھا۔ یہ الّو اس قدر ننھے تھے کہ بآسانی ہیری کی ہتھیلی میں سما سکتے تھے۔

پھر وہ زونکو کی جوک شاپ کی طرف آئے۔ وہاں پر ہوگورٹس کے اتنے زیادہ طلبہ و طالبات موجود تھے کہ ہیری کو بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا پیر کسی کے پیر پر پڑ جائے اور وہ بچہ دہشت زدہ ہوکر چیخیں مارنے لگے۔ وہاں پر شرارتوں اور شعبدوں کی اتنی دلچسپ چیزیں تھیں کہ فریڈ اور جارج کو بھی مزہ آجاتا۔ ہیری نے سرگوشی کے ساتھ رون کو ہدایت کی کہ وہ اس کیلئے کچھ چیزیں خرید لے۔ اس نے بڑی احتیاط کے ساتھ غیبی چوغے کے نیچے سے کچھ گیلن بھی نکال کر اس کے ہاتھ میں تھمائے۔ جب وہ دونوں زونکو کی جوک شاپ سے باہر نکلے تو ان کے بٹوے قریباً خالی ہو چکے تھے۔ بہرحال ان کی جیبیں پھولی ہوئی تھیں کیونکہ ان میں گوبر بم، ہچکی والی مٹھائی، مینڈکوں کے انڈوں کا صابن اور کاٹنے والی چائے کے کپ بھرے ہوئے تھے۔

دن بڑا سہانا اور ہوادار تھا۔ دونوں کو لگا کہ ایسے موسم میں تو کھلی فضا میں گھومنا زیادہ اچھا رہے تھا۔ انہوں دوبارہ کسی دوسری دکان میں جانے کے بجائے کھلی سڑک پر ٹہلنے کو ترجیح دی۔ وہ تھری بروس ٹکس کی دکان سے کچھ آگے آ گئے اور ایک طرف کی چڑھائی پر چڑھنے لگے۔ وہ جوں جوں چڑھائی طے کرتے گئے توں توں دوسری طرف دور موجود عمارت کے خدوخال واضح ہوتے چلے گئے۔ وہ مشہور عالم چیختا بنگلہ تھا، جسے برطانیہ کی سب سے زیادہ خطرناک اور آسیب زدہ عمارت قرار دیا گیا تھا۔ یہ ہاگس میڈ سے کافی فاصلے پر موجود اکیلی عمارت تھی جس کے گرد کافی دور ہٹ کر لوہے کی باڑھ لگا دی گئی تھی تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ یہ اس عمارت کی حد بندی ہے۔ باڑھ سے دوسری طرف جانے کی سخت ممانعت تھی۔ بند کھڑکیوں اور اُجاڑ باغیچے کے باعث چیختا بنگلہ دن کے اجالے میں بھی کافی ڈراؤنا لگتا تھا۔

جب وہ چڑھائی کے زینے طے کرتے ہوئے کھلی جگہ پر پہنچے تو چیختا بنگلہ پوری آب و تاب سے چمکتا ہوا سامنے دکھائی دے رہا تھا۔ وہ لوہے کی باڑ سے ٹیک لگا کر اس خوفناک عمارت کا نظارہ لینے لگے۔

''ہوگورٹس کے بھوت بھی یہاں آنے ڈرتے ہیں، میں نے لگ بھگ سر کٹے نک سے ایک بار پوچھا تھا...... وہ کہتا ہے کہ بھوتوں کا یہ خیال ہے کہ یہاں پر رہنے والے بھوت بڑے سفاک اور بے رحم ہیں۔ اس لئے کوئی بھی اندر نہیں جا سکتا...... ظاہر ہے فریڈ اور

جارج نے ایک بار کوشش کی تھی لیکن اندر جانے کے سبھی راستے بند ہیں......''

چڑھائی چڑھنے کی وجہ سے ہیری کو گرمی لگنے تھی اور جسم پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کچھ منٹوں کیلئے غیبی چوغہ اتار کر ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کا لطف اُٹھائے، لیکن تبھی اسے تھوڑی دور کچھ آوازیں سنائی دیں۔ ایسا لگتا تھا کہ کوئی پہاڑی کی دوسری جانب سے چیختے بنگلے کی طرف آ رہا تھا۔ کچھ پل بعد ملفوائے کی صورت دکھائی دی۔ اس کے عقب میں کریب اور گوئل بھی تھے۔ ملفوائے اونچی اونچی آواز میں انہیں کچھ بتا رہا تھا۔

''میرے ڈیڈی کا الّو کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔ مقدمے میں وہ یہ بتانے کیلئے گئے ہیں کہ میرے بیٹے کے ہاتھ کا کتنا برا حال ہوا تھا؟......وہ یہ بھی بتائیں گے کہ میں تین مہینے تک اس کا استعمال نہیں کر پایا تھا......''

کریب اور گوئل دونوں کھی کھی کر کے ہنس رہے تھے۔

''میں سچ مچ چاہتا تھا کہ اس بڑے مرغی جیسے کم بخت گدھے کا دفاع کرتے ہوئے اس بڑے بالوں والے بھالو کو اپنی آنکھوں کے سامنے گڑگڑاتا ہوا دیکھ سکوں۔ وہ یقیناً کہہ رہا ہوگا کہ 'وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتا مائی لارڈ! میں قسم کھا کر کہتا ہوں قسم کھا کر......' سمجھ لو کہ اب وہ مرغی جیسا گدھا کسی بھی حالت میں بچ نہیں سکتا......''

ملفوائے کی نگاہ جب رون پر پڑی تو دم بخود سا رہ گیا۔ پھر اس کے زرد چہرے پر فوراً شیطانی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو ویزلی؟'' ملفوائے نے رون کے عقب میں ویران عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ویزلی! ایسا لگتا ہے کہ تم یہاں پر رہنے کے بارے میں سوچ رہے ہو؟ شاید یہ خواب دیکھ رہے ہو کہ تمہارا اپنا الگ کمرہ ہو؟ میں نے سنا ہے کہ تمہارا پورا خاندان ایک ہی کمرے میں سوتا ہے......کیا یہ سچ ہے ویزلی؟''

ہیری نے رون کے کان میں سرگوشی کی۔ ''اسے مجھ پر چھوڑ دو......''

یہ سنہرا موقع تھا کہ ملفوائے کو سبق سکھایا جاتا۔ ہیری اس موقع کو ہاتھ سے گنوانا نہیں چاہتا تھا۔ ہیری چپکے سے رینگتا ہوا ملفوائے، کریب اور گوئل کے پیچھے پہنچ گیا۔ اس نے نیچے جھک کر ہاتھوں میں کیچڑ اُٹھا لیا۔

ملفوائے نے اکڑ کر رون سے کہا۔ ''ہم ابھی تمہارے دوست ہیگرڈ کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے۔ ہم یہ تصور کر رہے تھے کہ وہ خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کے سامنے کیا کہہ رہا ہوگا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جب اس کے مرغی نما گدھے کا سر اس کی نظروں کے سامنے کاٹ دیا جائے گا تو کیا وہ......روئے گا؟''

''چھپاک......!''

ملفوائے کے سر پر کیچڑ کی ضرب لگنے کی وجہ سے اس کا سر کافی آگے کی طرف جھک گیا تھا۔ اس کے سنہرے بال یکا یک کیچڑ میں لت پت ہو گئے تھے۔

''کون ہے......؟''

اس کی حالت زار دیکھ کر رون قہقہے لگا کر ہنسنے لگا۔ ملفوائے کو اپنا توازن برقرار رکھنے کیلئے لوہے کی باڑھ کا سہارا لینا پڑا تھا۔ وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھ رہا۔

''کون تھا؟...... یہ کس نے کیا؟''

''یہاں پر بھوت رہتے ہیں...... ہے نا؟'' رون اپنی ہنسی پر قابو پاتا ہوا بولا۔ اس کے بولنے کا انداز کچھ ایسا تھا کہ جیسے وہ وہاں سہانے موسم کے بارے میں اپنی رائے دے رہا ہو۔

کریب اور گوئل کے چہروں پر ہوائیاں اڑی دکھائی دے رہی تھی۔ ان کے مضبوط بازو اور پھڑکتی ہوئی مچھلیاں بھی بھوتوں سے مقابلہ کرنے سے قاصر تھے۔ ملفوائے خوفزدہ ضرور تھا مگر رون کے رویئے سے اسے کچھ کچھ اندازہ ہو رہا تھا کہ کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔ وہ چاروں طرف خالی جگہ کو گھور رہا تھا لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔

ہیری تھوڑا سا آگے بڑھا جہاں خاصا سبز بدبودار اور کائی زدہ کیچڑ تھا۔

''چھپاک......!''

اس مرتبہ کریب اور گوئل کیچڑ کی برسات کی زد میں آئے تھے۔ گوئل تو غصے کے عالم میں کودنے لگا پھر وہ اپنے ہاتھوں سے جلدی جلدی اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کو صاف کرنے لگا۔

''کیچڑ ادھر سے آیا ہے......'' ملفوائے نے اپنا چہرہ صاف کیا اور ہیری سے چھ فٹ دور اشارہ کیا۔

کریب جلدی سے اس طرف بڑھا۔ اس کے لمبے ہاتھ کسی مردہ بھوت کی مانند سامنے کی جانب اُٹھے ہوئے تھے۔ ہیری نے اس سے بچتے ہوئے زمین سے ایک سوکھی شاخ اُٹھائی اور کریب کی پیٹھ کر زور سے ضرب لگائی۔ کریب اپنی جگہ اچھل پڑا۔ ''مجھے کس نے مارا...... کس نے مارا......'' وہ اپنی جگہ پر ہی کھڑا چیخنے لگا۔ رون کی طرح ہیری بھی اس کی گھبراہٹ سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ کریب کی نگاہ جب رون پر پڑی تو وہ غصے سے پاگل ہو گیا اور اسے سبق سکھانے کیلئے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ ٹھیک اسی وقت ہیری نے اپنا پاؤں اُڑایا۔ کریب لڑکھڑایا اور پھر کیچڑ میں گر کر لت پت ہو گیا۔ وہ دہشت زدہ ہو کر سے ہوا میں ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ اچانک اس کا پاؤں ہیری کے غیبی چوغے میں الجھ گیا اور ہیری کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور پھر غیبی چوغہ اس کے سر سے پھسل کر اتر گیا۔

یہ دیکھ کر رون کی سٹی گم ہو گئی اور ملفوائے عجیب نظروں سے گھورنے لگا۔ ہیری کا سر بغیر دھڑ کے ہوا میں جھول رہا تھا۔ رون سوچ رہا تھا کہ یقیناً ملفوائے اس عجیب وغریب جادوگری کو دیکھ کر پریشان ہو گیا ہو گا۔ اچانک ملفوائے کو نجانے کیا سوجھی؟ وہ پلٹا اور پوری رفتار سے پہاڑی کے نچلے حصے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ کریب اور گوئل بھی بوکھلاہٹ میں گرتے پڑتے اس کے تعاقب میں بھاگ رہے تھی۔

ہیری نے جلدی سے اپنا غیبی چوغہ صحیح کیا اوراس کا ہوا میں جھولتا ہوا سر دوبارہ غائب ہو گیا۔ یہ سچ تھا کہ اب بہت دیر ہو چکی تھی۔

''ہیری!'' رون نے ہیری کے غائب ہونے والی سمت میں گھورتے ہوئے کہا۔'' بھلائی اسی میں ہے کہ تم وقت گنوائے بغیر دوڑ لگا دو۔ ملفوائے کسی بھی وقت ہوگورٹس پہنچ جائے گا اور وہ کسی استاد کو بتا دے گا۔ اُس سے پہلے تمہارا اسکول میں واپس پہنچنا ضروری ہے۔ جلدی کرو......''

''بعد میں ملتے ہیں......''

ہیری نے اسے خدا حافظ کہا اور پھر ہنی ڈیوکس کی دکان کی طرف جانے والے راستے پر بے تحاشہ دوڑ لگا دی۔

ملفوائے نے جو دیکھا کیا اسے اس پر یقین ہو جائے گا؟ کیا ملفوائے کی بات پر کسی کو بھی یقین آ جائے گا؟ ڈمبل ڈور کے علاوہ ہر کوئی حیرت میں مبتلا ہو جائے گا کہ ایسا کیا ہوا ہوگا؟ یہ سوچ کر ہیری کے پیٹ میں کھلبلی سی مچنے لگی۔

ہنی ڈیوکس میں واپس لوٹنے کے بعد ہیری تیزی سے نچلے گودام کی سیڑھیاں اترا اور خفیہ دروازے تک جا پہنچا۔ اس نے پھرتی سے نیچے چھلانگ لگائی اور پھر اندھیری راہداری میں بھاگنے لگا۔ اس نے اپنا غیبی چوغہ اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وہ اندھا دھند بھاگ رہا تھا۔ یہ بات تو طے تھی کہ ملفوائے اس سے پہلے ہی سکول کی عمارت تک پہنچ جائے گا......سارا معاملہ اسی بات پر تھا کہ وہ سکول پہنچنے کے بعد کس استاد کو بتانا پسند کرے گا اور اسے تلاش کرنے میں اسے کتنا وقت لگے گا؟ ہیری بری طرح ہانپ رہا تھا اور اس کی پسلیوں میں ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔ اس نے اپنی رفتار اس وقت تک دھیمی نہیں کی جب تک وہ ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے خفیہ دروازے کے قریب نہیں پہنچ گیا تھا۔ ایک پل میں اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ اسے اپنا غیبی چوغہ یہیں چھپا دینا چاہئے کیونکہ اگر ملفوائے نے کسی استاد کو اس معاملے کی خبر دے دی ہوگی تو اس کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ ہیری نے تیزی سے اپنا غیبی چوغہ ایک اندھیرے کونے میں چھپا دیا۔ پھر وہ پوری قوت کے ساتھ اوپر چڑھنے لگا۔ پسینے کی وجہ سے اس کے ہاتھ اوپر چڑھتے وقت پھسل رہے تھے۔ مجسمے کے زیریں صندوق میں پہنچ کر اس نے اپنی چھڑی نکالی اور اسے تھپتھپایا۔ باہر نکلنے کے بعد فوراً اس نے خفیہ راستے کا سوراخ بند کر دیا۔ جب وہ مجسمے کے عقبی حصے سے باہر نکلا تو اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی جو تیزی سے ادھر آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

آنے والے کوئی اور نہیں پروفیسر سنیپ ہی تھے۔ ان کا لباس ہوا میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔ وہ تیزی سے ہیری کی طرف بڑھے اس اس کے بالکل سامنے آ کر رُک گئے۔

''تو......'' وہ سرگوشی نما لہجے میں غرائے۔

ہیری ایک بار پھر اسی جگہ موجود تھا جہاں کچھ گھنٹے پہلے نیول کے ساتھ پروفیسر سنیپ نے اسے دیکھا تھا۔ ان کے چہرے پر کچھ ایسا تاثر جھلک رہا تھا جیسے انہوں نے اس بار واقعی ہیری کی چوری پکڑ لی ہو۔ ہیری نے فوراً معصوم بننے کی کوشش کی حالانکہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کا چہرہ اس وقت پسینے سے شرابور تھا اور اس کے ہاتھ کیچڑ میں لت پت تھے۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو پروفیسر

سنیپ کی نظروں سے چھپانے کیلئے جلدی سے اپنی جیبوں میں گھسا لیا تھا۔

''میرے پیچھے آؤ...... پوٹر!''سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔

ہیری ان کے پیچھے پیچھے سیڑھیوں سے اترا۔ سنیپ کی نظروں سے بچا کر اس نے اپنے کیچڑ زدہ ہاتھوں کو جیب کے اندرونی حصے کے کپڑے سے پونچھنے کی بھرپور کوشش کی۔ وہ دونوں سیڑھیوں سے اتر کر ایک تہہ خانے میں پہنچے اور سنیپ کے ذاتی دفتر کے اندر داخل ہوئے۔

ہیری یہاں پہلے صرف ایک بار آیا تھا اور وہ تب بھی بڑی مشکل سے دوچار تھا۔ اس نے دیکھا کہ سنیپ نے پچھلی بار سے اب تک کے عرصے میں کچھ نئی بھیانک اور گلگلی چیزیں اکٹھی کر لی تھیں جو ان کی دفتری میز کے عقب میں موجود لکڑی کی بوسیدہ الماریوں میں رکھی ہوئی تھیں۔ آتشدان کی چمکتی ہوئی تیز روشنی میں وہ بوسیدہ الماریاں اور بھی دہشت ناک ماحول بنا رہی تھیں۔

''بیٹھ جاؤ......''سنیپ نے کہا۔

ہیری ایک کرسی پر بیٹھ گیا لیکن سنیپ اس کے سر پر کھڑا رہا۔

''ملفوائے نے مجھے ابھی ابھی ایک عجیب کہانی سنائی ہے پوٹر......'' وہ دھیمے لہجے میں بولے۔ ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''اس نے مجھے بتایا کہ چیختے بنگلے کے پاس اسے ویزلی ملا تھا۔ جو بالکل اکیلا دکھائی دے رہا تھا۔'' ہیری ایک بار پھر خاموش رہا۔

''ملفوائے کا کہنا ہے کہ وہ ویزلی کے پاس کھڑا باتیں کر رہا تھا تبھی کسی نے اس کے سر پر کیچڑ پھینکا...... تمہیں کیا لگتا ہے کہ کیا ہوا ہوگا؟''

ہیری نے تھوڑا حیران ہونے کی اداکاری کی اور سر ہلایا۔

''میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں پروفیسر؟''

سنیپ کی سیاہ آنکھیں ہیری کی آنکھوں میں دھنسی سچائی کو کھوجنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ ہیری کو یوں لگا جیسے یہ بالکل ویسا ہی ہے، جب قشنگر پہلی بار اس کی آنکھوں میں گھور رہا تھا۔ ہیری نے غیر محسوس طور پر کوشش کی کہ اس کی پلکیں ساکن ہی رہیں، اور وہ انہیں نہ جھپکائے۔

''پھر ملفوائے نے بہت ہی عجیب منظر دیکھا۔ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ وہ کیا ہو سکتا ہے...... پوٹر؟''

''نہیں!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ وہ اب معاملے سے بے خبر ہونے کی اداکاری کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''اس نے وہاں تمہارا سر دیکھا جو ہوا میں تیر رہا تھا بغیر بدن کے......''

کمرے میں ایک لمبی خاموشی چھا گئی۔

''شاید اسے میڈم پامفری کے پاس ہسپتال میں جانے کی ضرورت ہے پروفیسر!'' ہیری نے کہا۔ ''اگر وہ واقعی اس طرح کی چیزیں دیکھ رہا ہے تو......''

''تمہارا سر ہاگس میڈ میں کیا کر رہا تھا پوٹر......؟''سنیپ نے دھیمے سے کہا۔''تمہارے سر کو ہاگس میڈ جانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے بلکہ تمہارے جسم کے کسی بھی حصے کو ہاگس میڈ جانے کی اجازت نہیں ہے......تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو۔''

''میں جانتا ہوں۔'' ہیری مختصراً جواب دیا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس کے چہرے خوف یا پریشانی کی کوئی جھلک نمودار نہ ہونے پائے۔''ایسا لگتا ہے کہ ملفوائے فریب نگاہی کا شکار ہو گیا ہے۔''

''ملفوائے کو کسی فریب کا سامنا نہیں ہوا تھا۔''سنیپ غرائے۔انہوں نے غصے سے نیچے جھک کر اپنے دونوں ہاتھ کرسی کی پائیں پر مضبوطی سے جما دیئے جس پر ہیری بیٹھا ہوا تھا۔ان کا کرخت چہرہ ہیری کی آنکھوں کے مزید نزدیک آ گیا تھا۔ وہ مزید نیچے جھکے اور ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں گڑا کر بولے۔''اگر تمہارا سر ہاگس میڈ میں تھا تو یقیناً تمہارا باقی بدن بھی وہیں پر تھا۔''

''میں گری فنڈر ہال میں تھا۔'' ہیری نے کہا۔''جیسا آپ نے حکم دیا تھا......''

''کیا کوئی اس بات کی گواہی دے سکتا ہے پوٹر؟''

ہیری کچھ نہیں بولا۔سنیپ کے زرد چہرے پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ ایک بار پھر سیدھے کھڑے ہو گئے تھے۔

''محکمہ جادو کی حفاظت اور سبھی لوگ مشہور زمانہ ہیری پوٹر کو خونخوار مفرور سیریس بلیک سے بچانے کی جان توڑ کوششیں کر رہے ہیں،لیکن مشہور زمانہ ہیری پوٹر اپنی من مرضی کا مالک ہے۔اس کی حفاظت کے بارے میں معزز لوگ پریشانی کا شکار ہیں،تو کیا ہوا؟ وہ بھاڑ میں جائیں،مشہور زمانہ ہیری پوٹر کی جہاں مرضی ہو گی وہ وہاں جائے گا اور تو اور، وہ تو قوانین اور حد بندیوں کی بھی پرواہ نہیں کرتا......''

ہیری کچھ نہیں بولا۔سنیپ اسے اکسانا چاہتے تھے تاکہ وہ سچائی اگل دے لیکن ہیری نے بھی پختہ عزم باندھ لیا تھا کہ وہ سچائی بالکل نہیں بتائے گا۔سنیپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا اب تک......

اچانک سنیپ کی نظروں میں چمک آ گئی اور وہ دھیما سا مسکرائے اور بولے۔

''پوٹر! تم بالکل اپنے باپ کی طرح ہو۔ وہ بھی بہت مغرور تھے۔ کیوڈچ کے کھیل میں تھوڑی سی کامیابی پانے کی وجہ سے انہیں لگتا تھا کہ وہ ہم سب لوگوں سے زیادہ معزز اور اونچے ہیں تم دونوں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں......''

ہیری خود کو روک پائے،اس سے پہلے ہی اس کے منہ سے نکلتا چلا گیا۔

''میرے والد مغرور نہیں تھے سر......اور میں بھی نہیں ہوں۔''

''تمہارے والد بھی قوانین اور حد بندیوں کا رتی بھر احترام نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں کچھ سمجھتے تھے۔''سنیپ نے اس کی بات ان سنی کر دی اور سلسلہ کلام جاری رکھا۔ان کے چہرے پر اب کھلی نفرت اور حقارت کے ملے جلے تاثرات بکھرے ہوئے تھے۔''قوانین تو چھوٹے اور نیچ لوگوں کیلئے ہوتے ہیں، کیوڈچ کپ کے فاتح کے لئے نہیں......ان کا سر تکبر سے اتنا اونچا ہو گیا تھا کہ......''

''اپنی بکواس بند کیجئے!''

ہیری اچانک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ پرائیویٹ ڈرائیوسٹریٹ میں گزری آخری رات کے بعد سے آج تک اتنا غصہ پھر کبھی نہیں آیا تھا۔ اسے یہ پرواہ بھی نہیں کہ یہ سننے کے بعد سنیپ کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا تھا اور ان کی کالی آنکھوں میں خوفناک چنگاریاں نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''تم نے مجھ سے کیا کہا...... پوٹر؟''

''میں نے کہا کہ آپ میرے والد کے بارے میں اناپ شناپ باتیں کرنا بند کر دیں۔'' ہیری چیختے ہوئے بولا۔ ''میں سچائی جانتا ہوں۔ انہوں نے آپ کی جان بچائی تھی۔ ڈمبل ڈور نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ اگر میرے والد اس وقت آپ کو نہیں بچاتے تو آج آپ یہاں کھڑے نہ ہوتے سر......''

سنیپ کے چہرے کی رنگت یکدم پھٹے ہوئے دودھ جیسی ہو گئی۔

''اور کیا ڈمبل ڈور نے تمہیں یہ بتایا کہ تمہارے والد نے کن حالات میں میری جان بچائی تھی؟'' سنیپ نے سرگوشی نما لہجے میں پوچھا۔ ''یا پھر انہوں نے یہ سوچ کر پوری بات نہیں بتائی کہ اسے سننے کے بعد پوٹر کے نازک کانوں کو تکلیف ہو گی؟''

ہیری نے اپنے ہونٹ کاٹ لئے۔ وہ پوری بات نہیں جانتا تھا اور وہ سنیپ کے سامنے یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھا۔ لیکن سنیپ نے سچائی کا اندازہ لگا لیا تھا۔

''پوٹر! میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ تم اپنے والد پر جھوٹا فخر کرو۔'' انہوں نے اپنے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم ان کے کسی قابل ذکر یا جرأت مندانہ کام کا تصور کر سکتے ہو؟ میں تمہیں سچائی بتاتا ہوں تاکہ تم کسی مغالطے میں نہ رہو۔ تمہارے دیوتا جیسے والد اور ان کے دوستوں نے میرے ساتھ ایک بہت ہی گھٹیا اور خطرناک مذاق کیا تھا۔ جس کی وجہ سے میری جان جا سکتی تھی لیکن آخری پلوں میں تمہارے والد ڈر گئے تھے اور انہوں نے مجھے بچا لیا۔ انہوں جو کیا تھا اس میں بہادری والی کوئی بات نہیں تھی۔ وہ میرے ساتھ ساتھ اپنی بھی جان بچا رہے تھے۔ اگر ان کا مذاق کامیاب ہو جاتا تو انہیں فوراً ہوگورٹس سے نکال دیا جاتا......''

اب سنیپ کے ٹیڑھے میڑھے پیلے دانت باہر دکھائی دینے لگے تھے۔ انہوں نے اچانک تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''اپنی جیبوں کی تلاشی دو پوٹر......''

ہیری ذرا بھی نہیں ہلا۔ اس کے کانوں میں سائیں سائیں کی آواز گونجنے لگی۔

''اپنی جیبیں دکھاؤ...... ورنہ ہم سیدھے ہیڈ ماسٹر کے پاس چلتے ہیں اسی وقت۔ اپنی جیبیں دکھاؤ پوٹر۔''

دہشت سے کانپتے ہوئے ہیری نے زونکو کی جوک شاپ سے خریدی ہوئی تمام چیزیں اور نقشے کا چرمئی کاغذ جیبوں سے باہر نکال دیا۔ سنیپ نے ان میں سے ایک تھیلی اُٹھائی۔

''یہ مجھے رون نے دی تھی وہ...... جب آخری بار ہاگس میڈ گیا تھا۔تو یہ سامان میرے خرید لایا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔
وہ دل ہی دل میں یہ دعا کر رہا تھا کہ اس سے پہلے کہ سنیپ رون سے پوچھ گچھ کرے، اسے رون کو خبردار کر دینے کا وقت مل جائے تو اچھا ہوگا۔

''خوب! اور تم تبھی سے اتنا سارا سامان اپنی جیب میں لے کر گھوم رہے ہو؟...... کس قدر محبت ہے تم دونوں میں......اور یہ کیا ہے؟''

سنیپ نے نقشہ اُٹھالیا۔ ہیری کی پوری کوشش تھی کہ اس کے چہرے پر کسی قسم کی پریشانی نہ جھلک پائے۔

''کچھ نہیں...... چرمئی کاغذ کا ٹکڑا ہے۔'' اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

سنیپ نے ہیری پر نظر جمائے رکھی اور پھر چرمئی کاغذ کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔

''یہ تو یقینی بات ہے کہ تمہیں اتنے پرانے چرمئی کاغذ کی ضرورت نہیں ہونا چاہئے؟'' انہوں نے شک بھری نظروں سے پوچھا۔
''کیا میں اسے...... پھینک دوں؟''

انہوں نے آتشدان کی آگ کی طرف اشارہ کیا۔

''نہیں......'' ہیری لاشعوری طور پر بول اُٹھا۔

''تو......'' اب سنیپ کے لمبے نتھنے پھڑکنے لگے تھے۔ ''کیا یہ بھی مسٹر ویزلی کا ہی بے مثال تحفہ ہے؟ یا پھر یہ...... کچھ اور ہے؟ کوئی خفیہ خط، جو شاید کسی نہ دکھائی دینے والی سیاہی سے لکھا ہوا ہے؟ یا پھر......اس میں روح کھچڑوں کے پاس سے گزرے بغیر ہاگس میڈ میں پہنچنے کا اچھوتا طریقہ لکھا ہوا ہے؟''

ہیری کی پلکیں بے ساختہ جھپک گئیں۔سنیپ کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

''ذرا ٹھہرو...... ذرا ٹھہرو......'' انہوں نے اپنی جادوئی چھڑی نکال کر ڈیسک پر اس چرمئی کاغذ کے ٹکڑے کو پوری طرح پھیلا دیا۔اس کے بعد وہ چھڑی کی نوک سے چرمئی کاغذ کو چھوتے ہوئے بولے۔''سارے راز کھل جائیں!''

کچھ بھی نہیں ہوا۔ ہیری نے اپنے کانپتے ہاتھوں کو چھپانے کیلئے اپنے پیچھے باندھ لیا تھا۔

''تمہارے اندر جو کچھ بھی چھپا ہوا ہے وہ سب دکھا دو فوراً......'' سنیپ نے چرمئی کاغذ کو زور سے اُٹھاتے ہوئے غرا کر کہا۔

چرمئی کورے کا کورا ہی رہا۔ ہیری خود کو مطمئن رکھنے کیلئے اس وقت گہری اور ٹھنڈی سانسیں لے رہا تھا۔سنیپ کا چہرہ کھچ سا گیا اس نے چرمئی کاغذ پر چھڑی کی ننھی سی ضرب لگاتے ہوئے کہا۔

''ہوگورٹس کے پروفیسر سنیپ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے اندر چھپی ہوئی معلومات کو ظاہر کر دو۔''

ایسا لگا جیسے کوئی غیبی ہاتھ چرمئی کاغذ پر الفاظ لکھتا جا رہا ہو۔ چکنی سطح پر کئی الفاظ ابھر آئے تھے۔ ہیری کو اپنی سانسیں بند ہوتی ہوئی

محسوس ہو رہی تھیں۔

''مسٹر مونی، پروفیسر سنیپ کو نیک خیریت کا پیغام دیتے ہیں اور ان سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی لمبی اور طوطے جیسی ناک کو دوسروں کے معاملے میں نہ ہی گھسائیں تو بہتر ہوگا۔''

پروفیسر سنیپ بالکل سن رہ گئے اور ہیری بھی یہ تحریر پڑھ کر ہکا بکا سا کھڑا تھا۔ لیکن چرمئی کاغذ یہیں تک نہیں رُکا۔ اس میں نیچے مزید حروف ابھرتے چلے گئے۔

''مسٹر پرونگس، بھی مسٹر مونی کی باتوں سے مکمل طور پر متفق ہیں اور مزید اضافہ کرنا چاہتے ہیں کہ پروفیسر سنیپ نہایت بدصورت اور کھڑوس قسم کے انسان ہیں۔''

اگر معاملہ اس قدر سنگین نہ ہوتا تو ہیری کو یہ سب بہت باتیں بے حد راحت انگیز لگتیں۔ چرمئی کاغذ پر الفاظ نمودار ہونے کا سلسلہ جاری تھا۔

''مسٹر پیڈ فٹ اس بات پر متعجب ہیں کہ تم جیسے بیوقوف اور گھامڑ انسان کو پروفیسر کس نے بنا دیا ہے؟''

یہ پڑھ کر ہیری اس قدر خوفزدہ ہوا کہ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ جب اس نے آنکھیں کھولیں تو چرمئی کاغذ پر مزید الفاظ ابھر چکے تھے۔

''مسٹر وارم ٹیل پروفیسر سنیپ کی بے حد عزت کرتے ہیں اور یہ مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے گندے اور چپچپے بالوں کو دھولیا کریں تو زیادہ اچھا رہے گا۔''

ہیری کسی دھماکے کا انتظار کر رہا تھا۔

''ہونہہ......تو اب ہمیں اس کی مکمل جانچ پڑتال کرنا ہوگی......'' سنیپ نے کہا۔

وہ آتشدان کے پاس گئے اور انگیٹھی کے اوپر رکھے ہوئے شیشے کے مرتبان میں سے مٹھی بھر چمکیلا سفوف اُٹھایا اور پھر اسے آگ کے شعلوں میں پھینک دیا۔

''لوپن!'' پروفیسر سنیپ نے آگ میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ایک منٹ کیلئے یہاں آیئے مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنا ہے۔''

حیران و پریشان کھڑے ہیری نے آگ کے شعلوں کی طرف بے یقینی سے دیکھا۔ اس میں سے ایک بڑا سا یہ ابھر رہا تھا جو بڑی تیزی سے گھوم رہا تھا۔ اگلے لمحے ہیری کیلئے اور بھی حیرت انگیز ثابت ہوئے جب آگ کے کوئلوں میں ایک سر ابھرا اور پھر اس کے پیچھے پیچھے پورا بدن نمودار ہوتا چلا گیا۔ وہ واقعی پروفیسر لوپن ہی تھے جو انگیٹھی کے شعلوں میں نکل کر باہر آئے تھے اور اپنے میلے چوغے سے راکھ جھاڑنے میں مصروف تھے۔

''تم نے مجھے بلایا سیورس......؟'' پروفیسر لوپن نے تذبذب سے پوچھا۔

''ہاں!''سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔اپنی میز کی طرف آتے ہوئے ان کا چہرہ غصے سے اینٹھ سا گیا تھا۔''میں نے پوٹر سے اس کی جیب خالی کروائی تھی۔اس کی جیب میں سے یہ ملا ہے۔''

سنیپ نے چرمئی کاغذ کی طرف اشارہ کیا۔جس پر مونی، پرونگس، پیڈفٹ اور وارم ٹیل کے استہزائیہ جملے چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔لوپن کے چہرے پر ایک عجیب سی لہر آئی۔

''تو......''سنیپ نے اس سے وضاحت چاہی۔

پروفیسر لوپن کچھ دیر تک چرمئی کاغذ کی طرف دیکھ کر گھورتے رہے۔ہیری کو ایسا لگا جیسے وہ بڑی تیزی سے کچھ سوچ رہے ہیں۔

''تو......!''سنیپ نے ایک بار پھر پوچھا۔''مجھے لگتا ہے کہ کسی نے اس چرمئی کاغذ پر شیطانی جادو کیا ہوا ہے۔لوپن! تم اس معاملے میں کافی دسترس رکھتے ہو، تمہیں کیا لگتا ہے کہ پوٹر کو یہ چیز کہاں سے ملی ہوگی؟''

لوپن نے اپنا سر اُٹھایا اور ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے اسے بیچ میں کچھ نہ بولنے کا اشارہ کیا۔

''شیطانی جادو......؟''لوپن نے دھیمی آواز میں دہرایا۔''کیا تمہیں سچ مچ ایسا لگتا ہے سیورس؟ مجھے تو لگتا ہے کہ یہ چرمئی کاغذ ہر پڑھنے والے کے بارے میں تضحیک آمیز باتیں ہی کرتا ہوگا۔یہ بچگانی قسم کی چیز ہے لیکن کوئی خطرناک نہیں ہے۔جہاں تک میرا خیال ہے کہ اسے ہیری نے یقیناً زونکو کی جوک شاپ سے ہی خریدا ہوگا......''

''اچھا!''سنیپ نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔ان کا جبڑا غصے کی شدت سے کافی سکڑ گیا تھا۔''تمہیں لگتا ہے کہ یہ اسے جوک شاپ میں ملا ہوگا؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ اسے براہ راست اس کے تخلیق کرنے والوں نے دیا ہو......؟''

ہیری کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ سنیپ کیا کہنا چاہ رہا ہے؟ لوپن نے بھی کچھ ایسا ہی جتایا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ مسٹر وارم ٹیل یا ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے ایسا کیا ہے؟''لوپن نے چونک کر پوچھا۔''ہیری! کیا تم ان میں کسی ایک کو بھی جانتے ہو؟''

''نہیں......''ہیری اس عجیب سے سوال پر حیران تھا۔

''دیکھا سیورس!''لوپن نے سنیپ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔''مجھے تو یہ زونکو کی دکان کا ہی شرارتی سامان لگتا ہے......''

جیسے کسی ڈرامے میں اچانک کشمکش کو تبدیل کرنے کیلئے کسی دوسرے کردار کو نمودار کیا جاتا ہے، بالکل ٹھیک اسی طرح رون صحیح وقت پر ہڑبڑاتے ہوئے سنیپ کے دفتر میں گھس آیا۔وہ بری طرح سے ہانپ رہا تھا اور سنیپ کی بڑی میز سے کچھ فاصلے پر آکر رُک گیا۔اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر بولنے کی کوشش کی۔

''میں نے ...... ہیری کو...... وہ سامان...... دیا...... تھا۔''اس کی سانس اٹک گئی۔''زونکو...... کی دکان ...... سے...... میں نے ...... بہت عرصہ...... پہلے...... خریدا...... تھا......''

’’دیکھا!‘‘لوپن نے تالی بجاتے اورخوش ہوتے ہوئے سنیپ کی طرف دیکھا۔’’اس سےتو ساری گتھی ہی سلجھ گئی سیورس!اسے میں رکھ لیتا ہوں۔‘‘انہوں نے چرمئی کاغذ کوق تہہ لگا کر اپنے میلے جبے کے اندرونی حصے میں رکھ لیا تھا۔’’ہیری اور رون تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔مجھے اپنے خون آشام درندوں کے مضمون کے بارے میں تمہیں کچھ ضروری چیزیں بتانا تھیں۔معاف کرنا سیورس!‘‘

جب وہ سنیپ کے دفتر سے باہر نکلے تو ہیری کی ذراسی ہمت نہیں ہوئی،وہ سنیپ کی طرف دیکھ لے۔وہ،رون اور پروفیسر لوپن نہایت خاموشی سے چلتے ہوئے بڑے ہال میں پہنچ گئے۔کسی نے بھی بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ہیری نے لوپن کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

’’پروفیسر میں......‘‘

’’میں بہانے نہیں سننا چاہوں گا۔‘‘لوپن نے فوراً دوٹوک انداز میں کہا۔انہوں نے ویران پڑے بڑے ہال میں چاروں طرف دیکھا اور دھیمی آواز میں کہا۔’’مجھے معلوم ہے کہ مسٹر فلیچ نے اس نقشے کوئی سال پہلے ضبط کرلیا تھا۔ہاں......میں جانتا ہوں کہ یہ نقشہ ہی ہے۔‘‘انہوں نے ہیری اور رون کو حیران دیکھتے ہوئے کہا۔’’میں یہ نہیں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ تمہارے پاس کیسے پہنچ گیا ہے؟لیکن میں اس بات پر حیران ہو کہ تم نے اسے لوٹایا کیوں نہیں؟خاص طور پر اس سنگین حادثے کے بعد۔جب ایک معصوم بچے نے محض اپنی لاپروائی سے شناخت کے الفاظ کا کاغذ گم کر ڈالا تھا اور اسے موقعہ مل گیا تھا......ہیری!میں تمہیں یہ ہرگز واپس نہیں دوں گا۔‘‘

ہیری نے کو یہی امید تھی۔اسی لئے اس نے اس کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا۔اسے تو کسی اور چیز کی وضاحت کی طلب تھی۔

’’سنیپ کو ایسا کیوں لگا کہ یہ مجھے تخلیق کاروں نے دیا ہوگا؟‘‘

’’کیونکہ......‘‘لوپن کچھ بولتے بولتے جھجکا۔’’کیونکہ اس نقشے کے بنانے والے تمہیں لالچ دے کر سکول بدر کرنا چاہتے تھے اورانہیں یہ کام خاصا دلچسپ لگتا......‘‘

’’کیا آپ انہیں جانتے ہیں پروفیسر؟‘‘ہیری نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

’’ہم مل چکے ہیں۔‘‘لوپن نے روکھے پن جواب دیا۔

وہ اس وقت جس قدر گھمبیر دکھائی دے رہا تھا اس سے پہلے کبھی نہیں نظر آیا تھا۔

’’ہیری!اب مجھ سے دوبارہ یہ امید مت کرنا کہ میں تمہیں مزید بتاؤں گا۔سیریس بلیک کو تمہیں بہت سنجیدگی سے لینا چاہئے۔روح کھچڑوں کے قریب آنے پر تمہارے کانوں میں جو آوازیں سنائی دیتی ہیں،ان کا تو تم پر اثر ہونا چاہئے۔ہیری!تمہارے والدین نے تمہاری جان بچانے کیلئے اپنی جانوں کی قربانی دی تھی۔اس کا بدلہ تم یہ دے رہے ہو کہ ان کی اتنی عظیم قربانی کو ایک معمولی جادوئی نقشے کی وجہ سے جوکھوں میں ڈال دو۔‘‘

پروفیسر لوپن نے مزید کچھ نہیں کہا اور وہاں سے بڑے بڑے ڈگ اُٹھاتے ہوئے دور چلے گئے۔ہیری کو سنیپ کے دفتر میں

جتنا برا لگ رہا تھا اس سے زیادہ برا اسے اس وقت لگ رہا تھا۔ دھیرے دھیرے وہ اور رون سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترے۔ جیسے ہی ہیری ایک آنکھ والی چڑیل کے پاس پہنچا اسے اپنا غیبی چوغہ یاد آ گیا۔ وہ ابھی تک چڑیل کے اندرونی خفیہ راہداری میں چھپا ہوا تھا لیکن اس کی ذرا ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اندر جا کر اُسے اُٹھا لاتا۔

''سب میری غلطی تھی۔'' رون نے اچانک کہا۔ ''میں نے ہی تمہیں جانے کا مشورہ دیا تھا۔ لوپن صحیح کہتے ہیں، ہم نے بیوقوفی کا کام کیا تھا۔ ہمیں یہ نہیں کرنا چاہئے تھا......''

اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔ وہ اس راہداری میں پہنچ گئے تھے جہاں بدشکل عفریت پہرہ دے رہے تھے۔ سامنے ہرمائنی ان کی طرف چلی آ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر نظر ڈالتے ہی ہیری کو یہ یقین ہو گیا کہ اسے سارا معاملہ معلوم ہو چکا تھا۔ اس کے من میں یہ دہشت ہونے لگی...... کیا ہرمائنی نے پروفیسر میک گوناگل کو بتا دیا تھا؟

جب ہرمائنی ان کے قریب پہنچی تو رون نے غصے سے کہا۔

''ہماری ہنسی اُڑانے آئی ہو؟ یا پھر ہماری چغلی کر کے چلی آ رہی ہو؟''

''نہیں!'' ہرمائنی بولی۔ اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا اور اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔ ''ہیگرڈ مقدمہ ہار گیا ہے اور بک بیک کو موت کی سزا سنائی گئی ہے۔''

☆☆☆☆

پندرہوں باب

کیوڈچ کا فائنل

''اس نے مجھے یہ خط بھیجا ہے۔'' ہرمائنی نے لفافہ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے تیزی سے لفافہ لیا اور اندر سے چرمئی کاغذ نکالا۔ وہ گیلا محسوس ہو رہا تھا۔ آنسوؤں کے بڑے بڑے بوندوں کی وجہ سے سیاہی کئی جگہ پر اتنی پھیل گئی تھی کہ اسے پڑھنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

پیاری ہرمائنی!

ہم ہار گئے۔ ہمیں اسے ہوگورٹس واپس لانے کی اجازت مل گئی ہے۔ اپیل کیلئے تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔

بیکی کو لندن میں بڑا مزہ آیا۔ تم نے ہماری جو مدد کی تھی اسے ہم کبھی نہیں بھلا پائیں گے۔

ہیگرڈ

''وہ لوگ ایسا نہیں کر سکتے!'' ہیری بولا۔ ''وہ ایسا نہیں کر سکتے، بک بیک خطرناک نہیں ہے۔''

''ملفوائے کے ڈیڈی نے خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کو یقیناً دھمکایا ہوگا۔'' ہرمائنی اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔ ''تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ کیسے ہیں؟ اس کمیٹی میں بہت سارے کم بخت بوڑھے جادوگر شامل تھے اور سب کے سب ڈرے ہوئے تھے۔ ظاہر ہے کہ اب اپیل ہوگی جیسا کہ ہمیشہ ہوتا ہے لیکن مجھے ذرا امید نہیں ہے...... کچھ بھی تو نہیں بدلے گا۔''

''نہیں کچھ تو بدلے گا......'' رون نے پرامید لہجے میں کہا۔ ''تمہیں اس بارے میں تنہا کڑی محنت نہیں کرنا پڑے گی، میں بھی اس کی مدد کروں گا۔''

''اوہ رون......!''

ہرمائنی نے اپنی کھلی بانہیں رون کے گلے میں ڈال دیں اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ یہ دیکھ کر واقعی رون کافی دہشت زدہ ہو گیا تھا اور لاشعوری طور پر اس کے سر کے بالائی حصے کو اپنے ہاتھ سے عجیب سے انداز میں تھپتھپانے لگا۔ پھر ہرمائنی خود بخود سے دور ہٹ گئی۔

وہ سبکتے ہوئے بولی۔ ''رون! مجھے سکے برز کے بارے میں سچ مچ بے حد افسوس ہے......''

''اوہ!......وہ بوڑھا ہو گیا تھا۔'' رون نے کہا۔ ہر مائنی نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ اس بات سے وہ راحت محسوس کر رہا تھا۔ ''اور وہ کسی کام کا بھی نہیں تھا۔ ہوسکتا ہے، ممی اور ڈیڈی اب میرے لئے ایک نیا الّو خرید لیں۔''

☆☆☆☆

سیریس بلیک کے دوسرے حملے کے بعد سے سکول کے بچوں کی حفاظت میں کئے گئے انتظامات کو اتنا کڑا کر دیا گیا تھا کہ ہیری، رون اور ہر مائنی کیلئے شام کو ہیگرڈ کے جھونپڑے تک جانا بھی دشوار ہو گیا تھا۔ اس سے بات کرنے کا اکلوتا موقع جادوئی جانوروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں ملتا تھا۔

بک بیک کے مقدمے کے فیصلے کے بعد سے ہیگرڈ کافی صدمے میں تھا۔

''سب ہماری غلطی ہے۔ وہاں ہماری بولتی بند ہو گئی تھی۔ وہ سب وہاں پر کالے چوغوں میں ملبوس بیٹھے ہوئے تھے اور ہم اپنے نوٹس گراتے چلے جا رہے تھے۔ ہر مائنی! ہم وہ تاریخیں بھی بھول گئے تھے جو تم نے ہمیں لکھ کر دی تھیں۔ پھر لوسیس ملفوائے کھڑا ہوا اور اس نے اپنی بات رکھی اور خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کے ممبران نے ٹھیک ویسا ہی کیا جیسا اس نے کہا تھا......''

''اب بھی اپیل کا موقعہ باقی ہے۔'' رون نے غصے سے کہا۔ ''ابھی ہار مت ماننا ہیگرڈ! ہم اس بار کڑی محنت کریں گے۔''

اس کے بعد وہ لوگ باقی بچوں کے ساتھ سکول کی عمارت کی طرف واپس لوٹ آئے۔ ہیگرڈ خود انہیں وہاں تک پہنچانے کیلئے ساتھ آیا تھا۔ انہیں ڈریکو ملفوائے دکھائی دیا جو کریب اور گوئل کے بیچ میں چل رہا تھا۔ وہ بار بار پیچھے مڑ کر استہزائیہ انداز میں ہنس رہا تھا۔

''کوئی فائدہ نہیں ہوگا رون!'' ہیگرڈ نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔ اب وہ سکول کی بیرونی سیڑھیوں تک پہنچ چکے تھے۔ ''پوری اتلاف کمیٹی اس وقت ملفوائے کی جیب میں ہے۔ ہم تو بس یہ کوشش کر رہے ہیں کہ بیکی کا باقی بچا ہوا وقت بہت اچھا گزرے۔ ہم اس کیلئے اتنا تو کر ہی سکتے ہیں......''

ہیگرڈ مڑا اور تیزی سے اپنی جھونپڑی کی طرف چل دیا۔ اس نے اپنا چہرہ اپنے گندے سے رومال میں چھپا لیا تھا۔

ملفوائے، کریب اور گوئل سکول کے داخلی دروازے کے پیچھے چھپ کر ان کی باتیں سن رہے تھے۔ ہیگرڈ کی رونی صورت دیکھ کر ملفوائے نے فقرہ کسا۔

''اس روتے ہوئے جوکر تو ذرا دیکھو...... کیا تم نے کبھی اتنا گھٹیا آدمی دیکھا ہے؟ ......اور کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ ہمارا استاد ہے۔''

ہیری اور رون غصے سے ملفوائے کی طرف بڑھے۔ لیکن ہر مائنی سب سے پہلے اس کے پاس پہنچ گئی...... چٹاخ......

ہر مائنی نے اپنی پوری طاقت سے ملفوائے کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا۔ ملفوائے اس غیر متوقع صورت حال میں لڑکھڑا کر کئی قدم

پیچھے ہٹ گیا۔ ہیری، رون، کریب اور گوئل سبھی اپنی جگہ پر دم بخود کھڑے رہ گئے۔

''دوبارہ کبھی ہیگرڈ کو گھٹیا آدمی کہنے کی ہمت مت کرنا۔ گندے، لعنتی کہیں کے......''

جب ہرمائنی کا ہاتھ دوبارہ اوپر اُٹھایا۔ تو رون آگے بڑھ گیا۔

''ہرمائنی!'' رون نے کمزور سی آواز میں کہا اور ہرمائنی کے دوبارہ اُٹھے ہاتھ کو پکڑنے کی کوشش کی۔

''دور ہٹ جاؤ، رون......!'' ہرمائنی چیخی۔

اگلے ہی لمحے ہرمائنی نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ملفوائے پیچھے کھسکنے لگا۔ کریب اور گوئل دونوں اس کے اشارے کا انتظار میں اس کی طرف دیکھ رہے تھے کیونکہ ان کے دماغ تو پوری چکرا کر رہ گئے تھے۔

''چلو......'' ملفوائے بڑبڑایا۔ اور اگلے ہی پل وہ تینوں سلے درن کے تہہ خانے کی طرف جانے والی راہداری کی طرف بھاگتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

''ہرمائنی!'' رون نے دوبارہ کہا۔ وہ کافی حیران اور متاثر دکھائی دے رہا تھا۔

''ہیری! اچھا ہوگا کہ تم اسے کیوڈچ کے فائنل میں ہرا دو۔'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں چلا کر کہا۔ ''میں سلے درن کی جیت کو برداشت نہیں کر پاؤں گی سمجھے!''

''ارتکاز توجہ کی کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔'' رون نے ہرمائنی کی طرف تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا ہوگا کہ ہم چل دیں۔''

وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ کر پروفیسر فلنٹ وک کی کلاس کی طرف چل دیئے۔ جیسے ہی ہیری نے کلاس روم کا دروازہ کھولا۔ پروفیسر فلنٹ وک نے پلٹ کر تھوڑا کرخت لہجے میں انہیں کہا۔ ''تم لوگوں کو دیر ہو گئی ہے۔ بچو! تم جلدی سے اندر آ جاؤ اور اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکال لو۔ ہم لوگ آج چھڑی کی مدد سے خوشیوں کو ایک دوسرے کی طرف اچھالنے کا جادو سیکھیں گے۔ ہم نے پہلے ہی ٹولیاں بنا دی ہیں۔''

ہیری اور رون جلدی سے پیچھے والی خالی ڈیسک پر جا بیٹھے۔ انہوں جلدی سے اپنے بستے کھولے اور چھڑیاں نکال لیں۔ رون نے پیچھے پلٹ کر دیکھا۔

''ہرمائنی کہاں گئی؟''

ہیری نے بھی پلٹ کر دیکھا۔ ہرمائنی کلاس روم میں داخل ہی نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ ہیری نے جب دروازہ کھولا تھا تو وہ ٹھیک اس کے پاس کھڑی تھی۔

''بڑی عجیب بات ہے......'' ہیری نے رون کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''شاید......شاید وہ باتھ روم چلی گئی ہو......''

لیکن ہر مائنی کلاس ختم ہونے تک واپس نہیں لوٹی تھی۔

''ارتکاز توجہ کی کلاس میں اُسے خوشگوار احساس ملتا۔'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ تمام بچے اپنی اپنی کلاسوں سے نکل کر دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی طرف جا رہے تھے۔ ہر کسی کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ تھی کیونکہ ارتکاز توجہ کی کلاس میں وہ خوب لطف اندوز ہوئے تھے۔ وہ پڑھائی سے زیادہ کھیل جیسی ہنگامہ خیز ثابت ہوئی تھی۔

ہر مائنی دوپہر کے کھانے کیلئے بھی نہیں آئی تھی۔ ایپل پائی ختم ہوتے ہوتے ارتکاز توجہ کی کلاس کا سرور بھی ماند پڑتا چلا گیا۔ اب ہیری اور رون کو واقعی ہر مائنی کی عدم موجودگی کی فکر ہونے لگی تھی۔

''کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ملفوائے نے ہر مائنی کو کچھ کر دیا ہو؟'' رون نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اب وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ کر گری فنڈر کے ہال کی طرف بھاگے چلے جا رہے تھے۔ وہ پہرہ دینے والے بدصورت عفریتوں کے پاس سے گزرے اور فربہ عورت کی تصویر کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ ہیری نے شناخت بتائی تو فربہ عورت نے گری فنڈر ہال کا دروازہ کھول دیا۔ وہ دونوں اپنے اپنے بستوں کو سنبھالتے ہوئے ہال کے اندر چلے گئے۔

اچانک ہر مائنی انہیں ایک کونے والی میز پر دکھائی دی۔ قریب جانے پر پتہ چلا کہ وہ تو گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔ اس کا سر جادوئی علم الاعداد کے خلاصے کی کھلی ہوئی موٹی کتاب پر ٹکا ہوا تھا، وہ ہر چیز سے بے خبر ہلکے ہلکے خراٹے بھر رہی تھی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر رون اس کی ایک طرف اور ہیری دوسری طرف کی کرسی کھینچ کر سوئی ہوئی ہر مائنی کے پہلوؤں میں بیٹھ گئے۔ ہیری نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہلاتے ہوئے جگانے کی کوشش کی۔

''کک...... کک...... کیا؟'' ہر مائنی یکدم گھبرائی ہوئی بیدار ہوئی۔ وہ خالی نگاہوں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ ''کیا چلنے کا وقت ہو گیا؟...... ہمیں اب کون سی کلاس میں جانا ہے؟''

''علم جوتش کی کلاس میں...... لیکن اس میں ابھی بیس منٹ باقی ہیں۔'' ہیری نے نرمی سے کہا۔ ''ہر مائنی! تم ارتکاز توجہ والی کلاس میں کیوں نہیں آئی؟''

''کیا...... اوہ نہیں!'' ہر مائنی پریشانی میں چیخی۔ ''میں ارتکاز توجہ والی کلاس میں جانا تو بھول ہی گئی......''

''لیکن تم بھول کیسے سکتی ہو؟'' ہیری تعجب سے بولا۔ ''کلاس روم کے باہر تک تو تم ہمارے ساتھ ہی آئی تھی۔''

''مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے!'' ہر مائنی نے غمگین ہوتے ہوئے کہا۔ ''کیا پروفیسر فلنٹ وک میری غیر موجودگی پر ناراض ہو رہے تھے؟ یہ سب ملفوائے کی وجہ سے ہوا۔ میں اس کے بارے میں سوچ رہی تھی پھر میں سب کچھ بھول گئی......''

''تمہیں پتہ ہے ہر مائنی!'' رون نے جادوئی علم الاعداد کے خلاصے کی اس موٹی کتاب کو عجیب سی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا جسے ہر مائنی کچھ ہی دیر پہلے بطور تکیہ استعمال کر رہی تھی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم اب یہ سب برداشت نہیں کر پا رہی ہو۔ تم حد سے زیادہ

پڑھائی کی کوشش کر رہی ہو۔''

''نہیں......ایسی بات نہیں ہے۔'' ہر مائنی نے آنکھوں سے بال پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔اس کی نظریں اب اپنے بستے میں تلاش میں ادھرادھر بھٹک رہی تھیں۔''مجھ سے بس ایک غلطی ہوگئی ہے۔بس اتنی سی بات ہے۔اچھا ہوگا کہ میں پروفیسر فلنٹ وک کے پاس جا کراُن سے معافی مانگ لوں۔وہ بہت......اچھا میں تم سے علم جوتش کی کلاس میں ملتی ہوں۔''

ہر مائنی بیس منٹ بعد پروفیسر ٹراؤلینی کی کلاس روم میں جانے والی سیڑھیوں پران سے ملی۔

وہ بہت پریشان دکھائی دے رہی تھی۔

''مجھے یقین نہیں ہورہا ہے کہ میں نے ارتکاز توجہ والی کلاس چھوڑ دی ہے۔میری دعویٰ ہے کہ آج کا خوشیوں کی پرواز والا سبق امتحان میں ضرور آئے گا۔پروفیسر فلنٹ وک نے اشارہ دیا تھا کہ یہ امتحان میں آ سکتا ہے......''

وہ ساتھ ساتھ چڑھائی چڑھ کر دھندلے اور دم گھٹ مینار کی کلاس میں پہنچ گئے۔وہاں ہر طرف چھوٹی چھوٹی گول میزیں تھیں جس پر ایک ایک بلوری گولہ رکھا ہوا تھا۔یہ شیشے سے بنا ہوا گول گیند جیسا تھا جس کی جسامت فٹ بال سے کچھ زیادہ بڑی تھی۔اس میں موتی جیسا سفید دھواں بھرا ہوا تھا۔ہیری، رون اور ہر مائنی ایک ساتھ گول میز کی کرسیاں کھینچ کر اِن پر بیٹھ گئے اور اپنے سامنے میز کے وسط میں رکھے ہوئے بلوری گولے کو گھورنے لگے۔

''میرا خیال تھا کہ مستقبل بینی کی مشقوں کا سلسلہ اگلے نصابی مرحلے میں شروع کیا جائے گا۔'' رون بڑبڑایا۔وہ چاروں طرف محتاط نظروں کے ساتھ دیکھ رہا تھا کہ کہیں پروفیسر ٹراؤلینی چھپ کرسن تو نہیں رہی ہیں۔

''شکایت مت کرو۔اس کا مطلب یہ ہے کہ دست شناسی کے بے زار مضمون سے ہماری خلاصی ہوگئی ہے۔'' ہیری نے جلدی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔''وہ جب بھی میری ہتھیلی دیکھتی تھیں تو ہر بار ان کے لمبے سانس کھینچنے سے میں تو تنگ آ گیا تھا......''

''خوش آمدید......'' چرچراہٹ والی دھیمی آواز کمرے میں گونجی اور پروفیسر ٹراؤلینی ہر بار کی طرح اس بار بھی اندھیرے کے بیچ میں سے ڈرامائی انداز میں نمودار ہوئیں۔پاروتی اور لیونڈر تو ان کی اس ڈرامائی آمد پر مسرت سے تھرک سی گئی تھیں۔خوشی سے بھرپور چہرے بلوری گولے کی دھیمی روشنی میں دمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''میں نے مستقبل بینی کا مضمون کچھ پہلے ہی پڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا۔وہ آتشدان کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئی تھیں۔انہوں نے چاروں طرف گردن گھمائی۔

''علم جوتش کی مدد سے مجھے آج ہی معلوم ہوا ہے کہ مستقبل بینی والا سبق تمہارے امتحانات میں آ سکتا ہے۔اس لئے میں تمہیں بلوری گولے کے صحیح استعمال کی مشق کرانا چاہتی ہوں۔''

ہر مائنی کی ہنسی نکل گئی۔

''سچ مچ...... 'علم جوتش سے انہیں پتہ چلا ہے کہ'......امتحانوں کے پرچے کون بناتا ہے؟ یقیناً وہ خود ہی بناتی ہیں...... کتنی احمقانہ قسم کی پیش گوئی کی ہے انہوں نے......'' ہرمائنی نے اپنی آواز دھیمی رکھنے کی ذرا کوشش نہیں کی تھی۔ ہیری اور رون اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

یہ کہنا مشکل تھا کہ پروفیسر ٹراؤلینی نے اس کے جملے سنے تھے یا نہیں، کیونکہ ان کا چہرہ اندھیرے میں چھپا ہوا تھا۔ بہر حال انہوں نے آگے اس طرح کہا جیسے انہوں نے کچھ نہیں سنا تھا۔

''بلوری گولے میں اپنے مستقبل کو دیکھنا ایک دشوار اور محنت طلب فن ہے۔'' وہ پھنکارتی ہوئی آواز میں بول رہی تھیں۔ ''مجھے امید نہیں ہے کہ تم پہلی بار میں اس کی اسرار بھری اتھاہ گہرائیوں میں جب جھانکو گے تو تم سے کوئی بھی کچھ دیکھ پائے گا۔ ہمیں اپنی کھلی آنکھوں اور باخبر ارتکاز کو یکسو کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ ہر خیال کو ذہن سے باہر نکالنا ہوگا اور شعور کو مستقبل بینی کیلئے بالکل خالی رکھنا ہوگا......چلیں اب سب اپنے اپنے دماغ کو خالی کریں۔'' رون عجیب غریب فرمائش پر بے قابو ہو کر ہنسنے لگا اپنی آواز کو دبانے کیلئے اسے اُپنی مٹھی منہ میں ٹھونسنا پڑی تھی۔ ''تا کہ ہماری اندرونی آنکھ انسانی شعور سے بالاتر ہو کر مستقبل بینی کا لطف اُٹھا سکے۔ اگر آپ نے پوری محنت سے ایسا کیا تو مجھے امید ہے کہ کلاس کے اختتام تک تم سے کچھ لوگ مستقبل کی کوئی جھلک دیکھنے میں کامیاب ہو جائے۔''

اور پھر کلاس شروع ہو گئی، کم از کم ہیری کو بلوری گولے میں گھورنا بیوقوفی کی بات لگ رہا تھا۔ وہ اپنا توجہ کو یکسو کرنے کی کوشش بھی کر رہا تھا جبکہ اس کے دماغ میں مسلسل 'یہ بکواس ہے' جیسے خیالات سر اُٹھا رہے تھے۔ بھرپور کوشش کے باوجود اس سے کوئی مدد نہیں مل پائی۔ رون دبی آواز میں ہنسے جا رہا تھا اور ہرمائنی تو بڑبڑاتے ہوئے اس مضمون کو ہی برا بھلا کہہ رہی تھی۔

''کچھ دکھائی دیا؟......'' ہیری نے بلوری گولے میں پندرہ منٹ کی کوشش کے بعد اس سے پوچھا۔

''ہاں! اس میز پر جلنے کا نشان ہے۔'' رون نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''لگتا ہے کہ کسی کے ہاتھ سے جلتی ہوئی موم بتی گر گئی ہوگی......''

''یہ تو محض وقت کی بربادی کے سوا اور کچھ نہیں ہے......'' ہرمائنی نے ناگواری سے کہا۔ ''اس کے بجائے میں کوئی اور ڈھنگ کا کام کر سکتی تھی۔ اگر میں ارتکاز توجہ والے آج کے سبق کی مشق کر لیتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔''

پروفیسر ٹراؤلینی قریب سے گزری۔ انہوں نے اپنے کڑے کھنکھناتے ہوئے پوچھا۔

''کیا بلوری گولے کے دھوئیں میں دکھائی دینے والی علامتی شگونوں کی تشریح کیلئے کسی کو میری مدد کی ضرورت ہے؟''

''مجھے مدد کی ضرورت نہیں ہے۔'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''اس کا مطلب تو ایک دم صاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج رات بہت موسلا دار بارش ہو رہی ہوگی۔''

ہیری اور ہرمائنی کی ہنسی نکل گئی۔

''کیا کرتے ہو؟'' پروفیسر ٹراؤیلینی نے جلدی سے بولیں۔ پوری کلاس کے سر ان کی طرف گھوم گئے تھے اور وہ عجیب نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ پاروتی اور لیونڈر تو نہایت غصے سے ان کے مضحکہ خیز رویئے پر گھور رہی تھیں۔ ''تم لوگ بلوری گولے کی غیب دانی کے ارتکاز میں ارتعاش کے مرتکب ہو رہے ہو۔'' وہ دھیرے دھیرے ان کی میز کے قریب آئی اور ان کے بلوری گولے میں جھانکنے لگیں۔ ہیری کو اسی وقت اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ اسے یقین تھا کہ وہ ابھی کیا کہیں گی......!!!

''یہاں پر کچھ ہے......!'' پروفیسر ٹراؤیلینی نے پھسپھساتے ہوئے کہا۔ اور اپنا چہرہ گولے کے مزید قریب کر لیا۔ جس سے ان کے بڑے چشمے میں دکھائی دینے والی بڑی بڑی پتلیاں اور واضح نظر آنے لگی تھیں۔ ''کوئی چیز ہل رہی ہے......لیکن یہ ہے کیا؟''

ہیری اب اپنا سب کچھ داؤ پر لگانے پر تیار تھا جس میں اس کا فائر بولٹ بھی شامل تھا۔ چاہے وہ جو بھی چیز ہو، یقیناً اس کیلئے اچھی نہیں ہوگی اور اتفاق سے کچھ ایسا ہی تھا......

''ار......ارے......!'' پروفیسر ٹراؤیلینی نے سانس کھینچتے ہوئے یکدم ہیری کو گھورا۔ ''یہاں پر بالکل......اف دکھائی دے رہا ہے۔ وہ تمہاری طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے اور قریب اور قریب آتا جا رہا ہے......سس......''

''کہیں پھر سے وہ بیوقوف چنگال تو نہیں ہے......؟'' ہرمائنی نے جلدی سے پوچھا۔

پروفیسر ٹراؤیلینی نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں گھما کر ہرمائنی کے چہرے کو دیکھا۔ پاروتی نے لیونڈر کے کان میں کچھ سرگوشی کی اور وہ دونوں بھی ہرمائنی کو قاتل نظروں سے گھورنے لگیں۔ پروفیسر ٹراؤیلینی اُٹھ کر سیدھی کھڑی ہو چکی تھیں، ان کے چہرے پر غصے کی جھلک واضح دکھائی دے رہی تھی۔

''بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جس وقت تم نے اس کلاس میں قدم رکھا تھا اسی پل میں سمجھ گئی تھی کہ تم میں جوتش جیسے عظیم فن سمجھنے کی رتی بھر بھی اہلیت نہیں ہے۔ دراصل مجھے یاد نہیں ہے کہ آج تک مجھے تم جیسی کوئی نالائق شاگرد ملی ہو جس کا ذہن اتنا کند ہو۔''

ایک لمحے کیلئے پورے کلاس روم میں گہری سکوت طاری رہا۔

''ٹھیک ہے!'' ہرمائنی اچانک بولی۔ پھر وہ اُٹھ کر کھڑی ہو گئی اور غیب دانی کا خلاصہ نامی کتاب اس نے اپنے بستے میں ٹھونس لی۔ ''ٹھیک ہے!'' اس نے زوردار جھٹکے کے ساتھ کندھے پر اپنا بستہ ڈالا جس سے رون اپنی کرسی سے گرتے گرتے بچا۔ ''میں یہ چھوڑ رہی ہوں......میں جا رہی ہوں۔''

پوری کلاس حیرانگی سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔ ہرمائنی نے دروازہ زوردار لات مار کر کھولا اور دھماکے کی آواز سے بند کیا اور پھر تیزی سے سیڑھیاں اتر کر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

پوری کلاس کو دوبارہ متوجہ ہونے اور اپنی یکسوئی کو پڑھائی پر لانے میں کچھ منٹ لگے۔ ایسا لگتا تھا کہ پروفیسر ٹراؤیلینی چنگال کے

بارے اب سب کچھ بھول چکی تھیں۔ وہ ہیری اور رون کی میز سے فوراً ہٹ گئی تھیں۔ وہ ابھی تک تیز تیز سانسیں لے رہی تھیں۔ انہوں نے اپنی پتلی شال کو مزید کس کر لپیٹ لیا تھا۔

''اوہ اوہ اوہ......''لیونڈر نے اچانک کلاس روم کی خاموشی کو توڑا۔ ہر کوئی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔''اوہ، اوہ، اوہ...... پروفیسر! مجھے ابھی ابھی یاد آیا۔ آپ نے پہلے ہی اس کے کلاس چھوڑ جانے کی پیش گوئی کر دی تھی...... ہے نا؟...... ہے نا پروفیسر ٹراؤلینی؟...... ایسٹر کے آس پاس ہم میں کوئی ہمیں ہمیشہ کیلئے چھوڑ جائے گا!' آپ نے یہ بات بہت پہلے ہی بتا دی تھی...... ہے نا پروفیسر؟''

پروفیسر ٹراؤلینی ریشمی انداز میں مسکرادیں۔

''ہاں! میں سچ مچ جانتی تھی کہ مس گرینجر ہمیں چھوڑ کر چلی جائیں گی۔ بہرحال میں یہ امید کرتی تھی کہ شاید میری پیش گوئی غلط ہی ثابت ہو...... لیکن یہ حقیقت ہے کہ اندرونی آنکھ صحیح اور سچی بات کو بھانپتی ہے اور اسی کا عکس ہمیں دکھاتی ہے۔''

لیونڈر اور پاروتی بہت زیادہ متاثر دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ اس طرح سمٹ کر بیٹھ گئیں کہ پروفیسر ٹراؤلینی ان کی میز کی طرف آ جائیں۔

''ہرمائنی آج کتنے مزے میں ہوگی...... ہے نا؟'' رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔

''ہاں...... یہ تو ہے!''

ہیری نے ایک بار پھر بلوری گولے کے چکر کاٹتے ہوئے سفید دھوئیں میں دیکھا لیکن اسے اس میں سفید بادلوں کے سوا اور کچھ نہیں نظر آیا۔ کیا پروفیسر ٹراؤلینی نے بلوری گولے میں چنگال کو دوبارہ دیکھا تھا؟ کیا وہ اسے دکھائی دے گا؟ کیوڈچ کا فائنل میچ قریب آ رہا تھا، اس لئے وہ کسی بھی حادثاتی وسوسے کا شکار نہیں ہونا چاہتا تھا۔

☆☆☆☆

ایسٹر کی تعطیلات کچھ زیادہ خوشگوار نہیں تھیں۔ تیسرے سال کے طلباء کو کبھی اتنا ڈھیر سارا ہوم ورک نہیں کرنا پڑا تھا۔ نیول لانگ باٹم کی حالت تو بہت خراب تھی اور صرف اسی کا یہ حال نہیں تھا۔

''انہیں چھٹیاں کون کہہ سکتا ہے؟'' سمیس فنی گن ایک دوپہر گری فنڈر ہال میں گرجتا ہوا بولا۔''امتحانات ابھی کونسے دور ہیں؟ آخر وہ لوگ چاہتے کیا ہیں؟''

لیکن ہرمائنی کو جتنی پڑھائی کرنا تھی، اتنی کسی کو بھی نہیں کرنا تھی۔ علم جوتش کے چھوڑنے کے باوجود بھی اس کے پاس باقی طلباء سے زیادہ مضامین تھے۔ عام طور پر وہ رات کو سب سے آخر میں ہال چھوڑتی تھی اور اگلی صبح سب سے پہلے لائبریری میں پہنچ جاتی تھی۔ پروفیسر لوپن کی طرح اس کی آنکھوں کے نیچے بھی سیاہ حلقے پڑ چکے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ کسی بھی پل رو پڑے گی۔

رون نے بک بیک کے مقدمے میں مدد کی ذمہ داری لے تو لی تھی۔ وہ جب اپنا ہوم ورک نہیں کر رہا ہوتا تھا، تب موٹی موٹی کتابیں پڑھتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ جن کے نام کچھ اس طرح تھے: ''قشنگر کے نفسیات کا دستی کتابچہ، قشنگر ایک جانور یا پرندہ؟ قشنگر کی وحشیانہ بے رحمی، ایک مطالعہ۔''

وہ اپنے کام میں اس قدر مشغول تھا کہ کروک شانکس پر غصہ ہونا تک بھول چکا تھا۔

اس دوران ہیری کو اپنے ہوم ورک کے ساتھ ساتھ ہر شام کیوڈچ کی مشقیں بھی کرنا پڑتی تھیں۔ اس کے علاوہ کپتان اولیورؤڈ کے ساتھ کھیل کی حکمت عملی پر دیئے جانے والے لیکچر کو بھی سننا پڑتا تھا۔ آپس کا بحث مباحثہ کافی دیر تک جاری رہتا تھا۔ گری فنڈر اور سلے درن کے درمیان مقابلہ ایسٹر کی چھٹیوں کے بعد پہلے ہفتے والے دن طے پایا تھا۔ سلے درن کی ٹیم اس ٹورنامنٹ میں پورے دوسو پوائنٹس سے نمایاں تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا (جیسا کہ وڈ اپنی ٹیم کو بار بار یاد دلاتا تھا) کہ انہیں کیوڈچ کپ جیتنے کیلئے دوسو پوائنٹس سے زیادہ پوائنٹس کے ساتھ اس میچ کو جیتنا ہوگا۔ اس کا یہ بھی مطلب تھا کہ جیت کا سارا دارومدار ہیری کے نازک کندھوں پر آ چکا تھا کیونکہ سنہری گیند پکڑنے پر ایک ٹیم کو ایک سو پچاس پوائنٹس ملتے تھے۔

''تمہیں سنہری گیند صرف اسی وقت ہی پکڑنا ہوگی جب ہم سلے درن سے ساٹھ پوائنٹس زیادہ آگے ہوں گے۔'' وُڈ ہیری کو بار بار یہی بات دلاتا رہتا تھا۔ ''صرف تبھی ہیری! جب ہم ساٹھ پوائنٹس سے زیادہ آگے جا چکے ہوں گے۔ ورنہ ہم میچ تو جیت ہی جائیں گے مگر کیوڈچ کپ ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گا...... تم سمجھ گئے ہونا ہیری؟...... تمہیں سنہری گیند تبھی پکڑنا ہوگی جب ہم......''

''میں جانتا ہوں......اولیور......!!!'' ہیری مسلسل بک بک سے تنگ آ کر چیخا۔

پورا گری فنڈر فریق آنے والے میچ کی فکر میں غلطاں دکھائی دیتا تھا۔ گری فنڈر نے آخری بار کیوڈچ کپ تب جیتا تھا جب مشہور چارلی ویزلی (رون کا بڑا بھائی) ٹیم کا متلاشی ہوا کرتا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک ایسا نہیں ہو پایا تھا لیکن ہیری کو پورا اعتماد تھا کہ اس بار کیوڈچ کپ جیتنے کی جتنی خواہش اس کے دل میں چھپی ہوئی تھی، اتنی پوری ٹیم کے کسی بھی کھلاڑی کے، یہاں تک کپتان وُڈ کے دل ودماغ میں نہیں ہوگی۔ ہیری اور ملفوائے کی عداوت اب نقطہ عروج کو چھو رہی تھی۔ ملفوائے ابھی تک ہاگس میڈ میں کیچڑ پھینکنے والی حرکت پر جلا بھنا بیٹھا تھا۔ اس سے زیادہ اسے اس بات پر رنج تھا کہ پروفیسر سنیپ جیسے سخت گیر استاد کی سزا سے وہ بچ کیسے گیا تھا؟ دوسری طرف ہیری کے اندر بھی نفرت کا طوفان موجزن تھا۔ وہ ریون کلا والے میچ میں ملفوائے اور ساتھیوں کی اوچھی حرکت کو ابھی تک نہیں بھولا تھا، جب انہوں نے روح کھچڑوں کا بہروپ بدل کر اسے فائر بولٹ سے نیچے گرانے کی سازش کی۔ بک بیک کے معاملے کی وجہ سے اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ پورے سکول کے سامنے ملفوائے کو ہرا دے گا۔ اور نہ ہی وہ ہاگس میڈ کی واپسی پر اپنی چیزوں اور نقشے سے ہاتھ دھو بیٹھنے کو فراموش کر سکا تھا۔

کسی کو بھی یاد نہیں تھا کہ کسی میچ سے پہلے اتنا زیادہ تناؤ بھرا ماحول پہلے کبھی رہا تھا۔ تعطیلات کے خاتمے تک دونوں ٹیموں کے

کھلاڑیوں اور دونوں فریقوں کے طلباء کے درمیان شدت انگیزی میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور تناؤ کی فضا اپنی آخری حدوں کو چھونے لگی تھی۔ بحث مباحثے سے بات اب دست درازی تک پہنچ گئی تھی۔ آتے جاتے راہداریوں میں جھگڑے معمول کا حصہ بننے لگے۔ اس نفرت انگیزی کے باعث گری فنڈر کا چوتھے سال کا ایک طالب علم اور سلے درن کا چھٹے سال کا ایک طالب علم ہسپتال پہنچ گئے تھے کیونکہ ان کے کانوں میں ہری پیاز جیسے نوکیلے پتے اُگنا شروع ہو گئے تھے۔

ہیری کے لئے یہ وقت خاص طور کافی برا تھا۔ اس کے کلاس میں جاتے وقت سلے درن کے طلباء اکثر ٹانگ اڑا کر اسے گرانے کی کوشش کرتے تھے، وہ کہیں بھی جاتا تھا، وہاں کریب اور گوئل شیطان کی مانند حاضر ہو جاتے تھے لیکن جب وہ اسے دوسرے طلباء میں گھرا ہوا دیکھتے تھے تو کسی حد تک مایوس ہو کر لوٹ جاتے تھے۔ وُڈ نے سب کو ہدایت کر رکھی تھی کہ ہیری کو تنہا نہ رہنے دیں ہر وقت کوئی نا کوئی اس کے ساتھ ضرور ہونا چاہئے کیونکہ سلے درن فریق کے لوگ اسے چوٹ پہنچانے کے درپے دکھائی دیتے ہیں اور وہ کسی بھی نقصان سے محفوظ رہ سکے۔ پورے گری فنڈر فریق نے وُڈ کی اس ہدایت کو اپنے پلے باندھ لیا تھا اور وہ ہیری کو ایک پل کیلئے بھی اکیلا نہیں چھوڑتے تھے۔ اب تو ہیری کیلئے اپنی کلاسوں میں وقت پر پہنچ پانا بھی کافی مشکل ہو گیا تھا کیونکہ اس کے اردگرد طلباء کا ایک بڑا ہجوم باتیں کرتا ہوا چلتا تھا۔ ہیری کو اپنی اتنی فکر نہیں تھی جتنا کہ اسے فائر بولٹ کی حفاظت کی پریشانی ستاتی تھی۔ جب وہ اسے پر سواری نہیں کر رہا ہوتا تھا تو اسے سنبھال کر اپنے صندوق میں بند کر دیتا اور اکثر کلاس کے دوران خالی اوقات میں گری فنڈر ہال بھاگا چلا آتا اور سیدھا اپنے کمرے میں پہنچ کر یہ دیکھتا کہ اس کا فائر بولٹ محفوظ ہے یا نہیں۔

☆☆☆☆

میچ سے پہلی والی رات کو گری فنڈر کے ہال میں تمام لوگوں نے اپنی تمام سرگرمیاں ختم کر دی تھیں۔ یہاں تک کہ ہرمائنی نے بھی اپنی کتاب ایک طرف رکھ دی تھی۔

''میں پڑھ نہیں سکتی ہوں۔ میرا دھیان بھٹک رہا ہے......'' اس نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

وہاں کافی شور برپا تھا۔ فریڈ اور جارج تناؤ دور کرنے کیلئے اپنی ہمت سے زیادہ ہلا گلہ مچا رہے تھے اور زیادہ شرارتوں میں مصروف تھے۔ اولیور وُڈ ایک کونے میں کیوڈچ کے میدان کے ایک چھوٹے سے ماڈل پر جھکا ہوا تھا اس پر رکھے ہوئے چھوٹے مہروں کو اپنی جادوئی چھڑی سے کریدتے ہوئے کچھ بڑبڑاتا جا رہا تھا۔ اینجلینا، ایلسیا اور کیٹی بل، فریڈ اور جارج کے چٹکلوں پر کھلکھلا کر ہنس رہی تھیں۔ ہیری، رون اور ہرمائنی کے ساتھ ان سب سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا کیونکہ وہ جب بھی میچ کے بارے میں سوچتا تھا تو ہر بار اسے یہ بھیانک احساس ہونے لگتا تھا کہ کوئی بہت بڑی چیز اس کے پیٹ سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہی ہو۔

حالانکہ ہرمائنی بھی کافی حد دہشت زدہ دکھائی دے رہی تھی مگر اس نے ہمت بندھاتے ہوئے کہا۔ ''جیت تمہاری ہی ہوگی ...... ہیری!......''

’’تمہارے پاس فائر بولٹ ہے......‘‘ رون نے جلدی سے کہا۔

’’ہاں......‘‘ ہیری نے کہا مگر اس کے پیٹ میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔

اسے راحت کا تب احساس ہوا جب وُڈ نے اچانک کھڑے ہو کر چیخ کر کہا۔

’’سبھی کھلاڑی اپنے اپنے بستروں پر جائیں......‘‘

☆☆☆☆

ہیری اچھی طرح سے نہیں سو پایا تھا۔ اس نے خواب دیکھا کہ وہ زیادہ دیر تک سوتا رہ گیا تھا اور وُڈ چیخ رہا تھا۔ ’’تم کہاں تھے؟ ہمیں تمہاری جگہ نیول کو کھیلانا پڑا۔‘‘ پھر اس نے دیکھا کہ ملفوائے اور سلے درن کی ٹیم کے باقی کھلاڑی میچ میں بہاری بہاری ڈنڈوں کے بجائے ڈریگن پر سواری کر رہے ہیں۔ وہ بے حد طوفانی رفتار سے اُڑ رہے ہیں۔ ملفوائے کے ڈریگن کے منہ سے نکلنے والوں آگ کے شعلوں کی زد سے بچنے کیلئے وہ مسلسل کوشش کر رہا ہے۔ پھر آگ کے شعلوں نے اسے فائر بولٹ سے گرا دیا اور وہ نیچے کی گہرائیوں میں گرتا چلا جا رہا ہے......اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھل گئی۔

ہیری کو کچھ دیر ہونقوں کی طرح خلا میں گھورنے کے بعد یہ سمجھ میں آیا کہ میچ تو ابھی ہوا ہی نہیں تھا۔ وہ بالکل محفوظ اپنے بستر پر لیٹا ہوا ہے۔ سلے درن کی ٹیم کو کسی بھی طور پر بہاری ڈنڈوں کے بجائے ڈریگن پر سواری کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دی جائے گی۔ اس کا حلق خشک ہو رہا تھا۔ وہ خاموشی سے اپنے بستر سے باہر نکلا اور پھر کھڑکی میں رکھے ہوئے چاندی کے جگ کے پاس جا پہنچا۔ اس نے گلاس میں پانی انڈیلا اور غٹا غٹ پینے لگا۔ کھڑکی کے دوسری طرف باہر نہایت خاموشی اور سناٹا تھا۔ ہوا بالکل بند تھی۔ دور تاریک جنگل کے درختوں کے بالائی پتے اور ٹہنیاں بھی ساکن تھے۔ ان میں ذرا سی بھی سرسراہٹ نہیں ہو رہی تھی۔ جھگڑالو درخت بھی بالکل خاموش اور مجسمے کی طرح معصوم کھڑا تھا۔ کسی قسم کی حرکت کا کوئی نام و نشان تک نہیں تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے میچ کیلئے موسم نہایت سازگار رہے گا۔

ہیری نے اپنا گلاس رکھ دیا۔ وہ اپنے بستر کی طرف جانے کیلئے پلٹنے ہی والا تھا تبھی اس کی نظریں کسی چیز پر چپک کر رہ گئیں۔ کوئی جانور چاندنی میں نہائے صحن کے پار جا رہا تھا۔ ہیری اپنے بستر کے پاس والی میز تک بھاگ کر گیا اور وہاں سے اپنی عینک اُٹھا کر پہنی اور پھر اتنی ہی تیزی کے ساتھ واپس کھڑکی کے پاس چلا آیا۔

یہ چنگال نہیں ہو سکتا تھا......ابھی نہیں......میچ سے ٹھیک پہلے!

اس نے ایک بار پھر میدان کی طرف دیکھا۔ ایک منٹ تک بوکھلاہٹ میں اِدھر اُدھر نگاہ دوڑانے کے بعد اسے وہ جانور دوبارہ دکھائی دیا۔ اب وہ جانور جنگل کے کونے پر گھوم رہا تھا......وہ چنگال نہیں تھا......وہ تو بلی تھی...... ہیری نے حیرت سے کھڑکی کی چوکھٹ پکڑ لی جب اس نے کی دُم سے اسے پہنچا لیا تھا۔ وہ تو کروک شانکس تھی......

یا پھر کروک شانکس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ ہیری نے غور سے دیکھتے ہوئے اپنی ناک کھڑکی کے شیشے سے لگا دی تھی۔ کروک شانکس لگ بھگ رُک گئی تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اسے پتوں میں ہلتی ہوئی کوئی اور چیز بھی دکھائی دے رہی تھی۔

اور اگلے ہی لمحے میں وہ ہلتی ہوئی اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آ گئی تھی۔ بڑے بالوں والا ایک دیو ہیکل سیاہ کتا...... وہ کتا چپکے سے صحن کو عبور کر کے دوسری جا رہا تھا اور کروک شانکس اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ ہیری ان دونوں کو گھورتا رہ گیا۔ اس کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ اگر کروک شانکس کو بھی کتا دکھائی دے رہا ہے تو پھر وہ ہیری کی موت شگون کیسے ہوسکتا ہے؟

''رون!'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''رون اُٹھو!''

''اوں......؟''

''میں چاہتا ہوں کہ تم کچھ دیکھو......!''

''بہت اندھیرا ہے ہیری!'' رون نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟''

''وہاں نیچے صحن میں......''

ہیری نے جلدی سے کھڑکی سے باہر دیکھا۔

کروک شانکس اور کالا کتا دونوں ہی غائب ہو چکے تھے۔ ہیری کھڑکی چوکھٹ پر چڑھ گیا تا کہ عمارت کے سائے میں انہیں تلاش کر سکے مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ آخر کہاں چلے گئے تھے؟

تیز خراٹوں کی آواز سے اسے معلوم ہو چکا تھا کہ رون ایک بار پھر نیند کی وادیوں میں کہیں گم ہو چکا ہے۔

☆☆☆☆

ہیری اور گری فنڈر کی ٹیم کے باقی کھلاڑی اگلے دن جب بڑے ہال میں پہنچے تو زوردار نعروں اور تالیوں کی گونج میں ان کا استقبال کیا گیا۔ ہیری اپنی مسکراہٹ کو چھپا نہیں پایا تھا جب اس نے دیکھا کہ ریون کلا اور ہفل پف کی میزوں سے بھی ان کیلئے تالیاں بج رہی تھیں جبکہ سلے درن کی میزوں سے طنزیہ ہائے ہائے کی صدائیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری کا دھیان اس طرف بھی گیا کہ ملفوائے کا چہرہ آج ہمیشہ سے کچھ زیادہ پھولا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

وُڈ تمام ناشتے کے دوران اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں کو اچھی طرح کھانا کھانے کی ہدایت کرتا رہا حالانکہ اس نے خود کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔ پھر باقی لوگوں کے ناشتہ ختم کرنے سے پہلے ہی اپنے کھلاڑیوں کو لے کر جلدی سے میدان کی طرف چل دیا تا کہ ٹیم ماحول اور موسم کا اچھی طرح اندازہ لگا سکے۔ ان کے بڑے ہال سے نکلنے پر ایک بار پھر زوردار نعرے بازی ہوئی۔

''میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں ہیری!'' چوچینگ قریب آ کر بولی۔ ہیری کا چہرہ ایک دم سرخ ہو گیا تھا۔

''ٹھیک ہے!......ہوا بالکل بھی نہیں چل رہی ہے......سورج تھوڑا زیادہ چمک رہا ہے۔ اس سے تمہیں دیکھنے میں تھوڑی پریشانی

ہوسکتی ہے۔اس بات کا دھیان رکھنا......زمین سخت ہے،اچھا ہے۔اس سے ہم تیزی سے اوپر پہنچ پائیں گے......''

وُڈ میدان پر چہل قدمی کرتا رہا اور اپنے پیچھے پیچھے سارے کھلاڑیوں کو ساتھ لئے چاروں طرف دوڑاتا رہا۔آخر کار سکول کا سامنے والا دروازہ کھلا اور طلباء کی ٹولیاں میچ دیکھنے کیلئے سٹیڈیم کی طرف آنی لگیں۔

''ہمیں اپنے لباس بدلنا ہوں گے۔ڈریسنگ روم کی طرف چلو......''

انہوں نے اپنے اپنے سرخ چوغے پہنتے ہوئے کوئی بات نہیں کی۔پورے کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ہیری سوچ رہا تھا کہ کیا انہیں بھی اسی کی طرح محسوس ہورہا ہوگا؟ جیسے اس نے ناشتے میں کوئی عجیب سی اکڑنے والی چیز کھالی ہو۔پھر وُڈ بولا۔

''ٹھیک ہے!وقت ہوگیا ہے،اب چلو......''

بھاری شورشرابے کے بیچ وہ پیدل چلتے ہوئے میدان کے بالکل وسط میں پہنچے۔ہجوم کے تین چوتھائی لوگوں نے سرخ گلاب کے بیجز لگا رکھے تھے اور وہ سرخ جھنڈے لہرا رہے تھے جن پر گری فنڈر کا شیر بنا ہوا تھا۔اس کے علاوہ وہ بینرز بھی لہرا رہے تھے۔جن پر بڑے بڑے الفاظ میں لکھا ہوا تھا:'گری فنڈر جیت جائے گا!' اور 'کیوڈچ کپ تو شیروں کا ہے!' بہرحال سلے درن کے گول کے پیچھے تقریباً دوسو سے زائد لوگ سبز چوغوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ان کے ہاتھوں میں بھی سبز جھنڈے تھے جن پر سلے درن کا نشان بل کھاتا ہوا سانپ صاف چمک رہا تھا۔اس ہجوم میں پروفیسر سنیپ سب سے آگے والی قطار میں بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے۔وہ بھی باقی سب لوگوں کی طرح سبز چوغے میں ملبوس تھے۔ان کے چہرے پر ایک بھدی سی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔

''اور یہ آگئی گری فنڈر کی ٹیم......'' لی جارڈن کمنٹری ڈیسک سے چیخا، جو ہمیشہ کی طرح آج بھی کمنٹری کے فرائض انجام دے رہا تھا۔''پوٹر، بل، جانسن، سپنیٹ، جارج ویزلی، فریڈ ویزلی اور وُڈ......اسے گذشتہ کچھ سالوں میں ہوگورٹس کی سب سے اچھی ٹیم مانا جاتا ہے۔''

لی کے آخری جملے پر سلے درن کے ہجوم سے ہائے ہائے کی آوازیں گونجنے لگیں۔

''اور یہ سلے درن کی ٹیم آگئی......جس کی کپتانی کے فرائض فلنٹ نبھا رہا ہے۔اس نے کچھ کھلاڑیوں کو تبدیل کیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اس نے کھیل کی حکمت عملی پر کم اور ڈیل ڈول پر زیادہ ہی توجہ دی ہے......''

سلے درن کے ہجوم نے ایک بار پھر لی کی کمنٹری پر ہائے ہائے کی نعرہ بازی کی۔بہرحال ہیری نے غور کیا کہ لی کی بات میں خاصا وزن تھا۔ملفوائے سلے درن کی ٹیم کا سب سے چھوٹا کھلاڑی تھا۔باقی سب کا ڈیل ڈول بھاری بھر کم تھا۔

میڈم ہوچ نے کہا۔''کپتانوں ہاتھ ملاؤ......''

فلنٹ اور وُڈ نے آگے بڑھ کر ایک دوسرے سے کس کر ہاتھ ملایا۔ایسا لگ رہا تھا دونوں ہی سامنے والے کی انگلیاں توڑنے کی کوشش کررہے تھے۔

''اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ جاؤ......'' میڈم ہوچ نے کہا۔ ''تین، دو، ایک......''

ان کی سیٹی کی آواز ہجوم کے شور وغل میں کہیں گم ہوگئی۔ چودہ بہاری ڈنڈے فضا میں بلند ہوگئے۔ ہیری کے پاس پیچھے کی طرف اُڑ رہے تھے اور ہوا میں پہنچتے ہی اس کے دل ودماغ پر چھایا ہوا ہر قسم کا خوف غائب ہوگیا تھا۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ ملفوائے اس کے پیچھے تھا۔ ہیری سنہری گیند کی تلاش میں تیزی سے چل دیا۔

''اور گری فنڈر کے پاس قواف ہے۔ گری فنڈر کی ایلسیا سپن نٹ قواف کو لے کر سیدھا سلے درن کے قفل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ شاباش ایلسیا!...... اوہ نہیں! سلے درن کے واری گوٹن نے قواف اس سے چھین لیا ہے اور وہ تیزی سے چلا جا رہا ہے...... دھڑاک!...... جارج ویزلی نے بالجر کو اچھے طریقے سے مارا ہے۔ جس کی وجہ سے قواف واری گوٹن کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ قواف کو اب جانسن نے پکڑ لیا ہے، ایک بار پھر قواف گری فنڈر کے پاس ہے۔ آگے بڑھو جانسن! اس نے مونٹی کو مہارت سے پار کیا...... بچنا اینجلینا...... ادھر سے بالجر آرہا ہے۔ واہ واہ...... اس نے سکور کرلیا...... گری فنڈر دس، صفر سے برتری پر آگیا ہے......''

میدان کے سرے سے گھوم کر اینجلینا نے ہوا میں مکا مارا۔ نیچے سرخ چوغوں کا سمندر خوشی سے نعرے لگانے لگا۔

''اووچ......''

مارکس فلنٹ نے اینجلینا کو زوردار ٹکر ماری۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی بہاری ڈنڈے سے گرتے گرتے بچی۔

''معاف کرنا!'' فلنٹ نے ہجوم کی ہائے ہائے کے بیچ میں چلا کر کہا۔ ''معاف کرنا میں تمہیں دیکھ نہیں پایا۔''

اگلے ہی لمحے فریڈ ویزلی نے اپنا بالجر والا ڈنڈا گھمایا اور فلنٹ کے سر کے عقبی حصے پر دے مارا۔ فلنٹ جھٹکا کھا کر اتنی زور سے آگے گرا کہ اس کی ناک اپنے ہی بہاری ڈنڈے کے سخت دستے سے جا ٹکرائی اور اس میں سے خون بہنے لگا۔

''بہت ہوگیا'' میڈم ہوچ چیختی ہوئی ان کے درمیان پہنچ گئیں۔ ''گری فنڈر کو قوانین کی خلاف ورزی پر جرمانے کی شارٹ بھگتنا ہوگی۔ گری فنڈر کے پٹاؤ نے مخالف کپتان پر جان بوجھ کر حملہ کیا اور سلے درن کو بھی جرمانے کی شارٹ بھگتنا ہوگی کیونکہ ان کے کپتان نے گری فنڈر کی نقاش کو جان بوجھ کر بہاری ڈنڈے سے گرانے کی کوشش کی۔''

''نہیں میڈم!'' فریڈ ویزلی نے چیخ کر احتجاج کیا۔ لیکن میڈم ہوچ نے اپنی سیٹی بجادی۔ مس سپن نٹ گری فنڈر کی طرف سے باری لینے کیلئے آگے بڑھ آئی۔

ہجوم میں یکلخت خاموشی چھا گئی اور وہ سب نظریں جما کر سلے درن کے قفل کو دیکھنے لگے۔ لی جارڈن کمنٹری ڈیسک سے چیخا۔

''دکھا دو سپن نٹ!...... واہ!...... اس نے سلے درن کے راکھے کو چکر دے ہی دیا۔ بہت خوب!...... گری فنڈر بیس صفر کی برتری بنانے میں کامیاب ہوگیا۔''

ہیری نے فائر بولٹ کو تیزی سے گھمایا تاکہ وہ فلنٹ کو دیکھ سکے۔ جب کی ناک سے اب بھی کافی خون بہہ رہا تھا۔ وہ اب سلے

درن کی طرف سے جرمانے کی باری لینے جا رہا تھا۔وُڈ اپنا جبڑا بھینچے گری فنڈر کے قفلوں کے سامنے منڈلا رہا تھا۔جب فلنٹ میڈم ہوچ کی سیٹی کا انتظار کر رہا تھا تو لی جارڈن نے شائقین کو بتایا۔

''ظاہر ہے وُڈ بہت اچھا راکھا ہے۔ بہت اچھے! اسے بچانا بہت مشکل ہے...... سچ مچ کافی مشکل ذمہ داری ہے......لیکن کمال ہو گیا...... مجھے اس پر یقین نہیں ہو رہا ہے......وُڈ نے قواف کو قفل میں جانے سے بچا لیا ہے......''

سکون کی سانس بھرتے ہوئے ہیری نے فائر بولٹ کو حرکت دی اور آگے چل پڑا۔اس نے ایک بار پھر سنہری گیند کی تلاش میں چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن اس کا دھیان لی جارڈن کی کمنٹری کے ایک ایک لفظ کی طرف بھی جما ہوا تھا۔اس کیلئے بے حد ضروری تھا کہ وہ ملفوائے کو سنہری گیند سے تب تک دور رکھے جب گری فنڈر اپنے مطلوبہ پوائنٹس حاصل نہیں کر لیتا۔

''گری فنڈر کے پاس قواف ہے......نہیں...... سلے درن کے پاس ہے......نہیں...... پھر سے قواف گری فنڈر کے پاس آ گیا ہے......اور کیٹی بل اسے لے کر تیزی سے قفل کی طرف بڑھ رہی ہے......ارے نہیں! یہ جان بوجھ کر کیا گیا ہے......''

سلے درن کا پٹاؤ مونٹی گو اچانک لہراتا ہوا کیٹی بل کے سامنے آ گیا اور اس نے قواف چھیننے کے بجائے اس کے سر کو پکڑ لیا تھا۔ کیٹی بل ہوا میں گھومتی چلی گئی لیکن وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر جمے رہنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ بہر حال قواف اس کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔

میڈم ہوچ کی سیٹی ایک بار پھر گونجی۔ وہ ہوا میں اُڑتی ہوئی مونٹی گو کے پاس جا پہنچیں اور اس پر چلانے لگیں۔ایک منٹ بعد کیٹی نے جرمانے کی باری لیتے ہوئے قواف کو قفل کے پار کر دیا تو شور و غوغا تھمنے کا نام ہی لے رہا تھا۔

''تیس صفر...... یہ لوگ گندے دھوکے باز و......!''

''جارڈن! اگر تم ڈھنگ سے کمنٹری نہیں کر سکتے تو......''

''میں تو صرف سچائی بتا رہا ہوں پروفیسر......!''

ہیری کو اچانک حیرت انگیز جھٹکا لگا۔اسے سنہری گیند دکھائی دے گئی تھی جو گری فنڈر کے قفل کے نیچے چمک رہی تھی۔ وہ اسے ابھی پکڑ نہیں سکتا تھا کیونکہ گری فنڈر کے پاس مطلوبہ پوائنٹس نہیں تھے۔اگر ملفوائے نے اسے دیکھ لیا تو......

اچانک ہیری نے ایسا تاثر دیا جیسے اسے سنہری گیند دکھائی دے گئی ہے۔اس نے فوراً اپنا فائر بولٹ موڑا اور سلے درن کے قفلوں کی طرف تیز رفتاری سے بڑھا۔اس کی چال کامیاب ثابت ہوئی، ملفوائے بھی اندھا دھند اس کے تعاقب میں اُڑنے لگا۔ظاہر ہے، وہ یہ سوچ رہا تھا کہ ہیری کو وہاں پر سنہری گیند دکھائی دی ہو گی۔

گھوش......!

ایک بالجر ہیری کے دائیں کان کے پاس سے گزرا۔اسے سلے درن کے بھاری بھرکم پٹاؤ ڈریک نے اس کی طرف مارا تھا۔

گھوش......!

دوسرا بالجر ہیری کی کہنی کو چھوتا ہوا گزر گیا۔ اسے مارنے والا سلے درن کا دوسرا پٹا ؤ باؤل اس کے قریب بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ ہیری نے ہلکی سی جھلک دیکھی کہ باؤل اور ڈریک دونوں ہی تیز رفتاری سے اس کی جانب بڑھتے چلے آ رہے تھے، انہوں نے اپنے موٹے ڈنڈوں کو حملہ کرنے کے انداز میں پکڑ رکھا تھا۔

اس نے بالکل آخری لمحوں میں اپنے فائر بولٹ کو بالائی جانب گھمایا اور سرعت کے ساتھ اوپر نکل گیا۔ دونوں طرف سے آنے والے پٹاؤ باؤل اور ڈریک نے خود کو بچانے کی بڑی کوشش کی مگر وہ ایسا نہ کر سکے اور دونوں زوردار دھماکے کے ساتھ ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔

جب سلے درن کے دونوں پٹاؤ اپنا اپنا سر ملتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو لی جارڈن قہقہہ لگاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''ہاہاہا! بری بات ہے......لڑکو! فائر بولٹ کو ہرانے کیلئے تمہیں تھوڑی زیادہ پھرتی دکھانی چاہئے تھی......اور گری فنڈر کے پاس ایک بار پھر قواف ہے اور...... جانسن نے قواف کو اپنے قبضے میں کر رکھا ہے......اس کے پہلو میں فلنٹ ہے......اس کی آنکھ میں گدگدی کر دو سپین نٹ!......ارے میں تو مذاق کر رہا تھا پروفیسر!......صرف مذاق کر رہا تھا۔ اور نہیں......فلنٹ نے چالاکی سے قواف کو چھین لیا ہے۔ وہ اب تیزی سے گری فنڈر کے قفلوں کی طرف بڑھ رہا ہے......اولیور! ہوشیار ہو جاؤ......!''

فلنٹ بالآخر قواف کو گری فنڈر کے قفل میں ڈالنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ سلے درن کے ہجوم میں جوش بھر گیا اور انہوں نے اپنے جھنڈوں کو لہرایا۔ لی جارڈن نہ رہ پایا اور اس نے اتنی گندی گالی دی کہ پروفیسر میک گوناگل نے اُٹھ کر اس سے جادوئی میگا فون چھیننے کی کوشش کی۔

''سوری پروفیسر......معاف کیجئے! ایسا دوبارہ نہیں ہوگا......تو گری فنڈر تیس دس کے ساتھ آگے ہے۔ اور اب قواف گری فنڈر کے پاس ہے......''

ہیری اب تک جتنے بھی میچ کھیلا تھا۔ یہ میچ ان میں سب سے گندا ثابت ہو رہا تھا۔ سلے درن کے کھلاڑی اس بات پر آپے سے باہر ہو رہے تھے کہ گری فنڈر نے اتنی جلدی برتری کیسی حاصل کر لی ہے۔ وہ گری فنڈر کے کھلاڑیوں سے قواف چھیننے کیلئے ہر اوچھا ہتھکنڈا اپنائے ہوئے تھے۔ باؤل نے سپین نٹ کو اپنے موٹے ڈنڈے سے ضرب لگا دی اور یہ کہنے کی کوشش کی کہ وہ سمجھے تھے کہ وہاں بالجر ہے۔ جارج ویزلی نے بدلہ لینے میں دیر نہیں کی۔ اس نے بھاری ڈنڈے پر گھومتے ہوئے اس کی ناک پر کہنی کا زوردار وار کیا تھا۔ میڈم ہوچ نے ایک بار پھر دونوں ٹیموں کو جرمانے کی باریاں دے دیں۔ وُڈ نے اپنی حاضر دماغی سے قواف کو قفل میں جانے سے بچا لیا۔ جس پر خوب شور مچا۔ ان کا سکور پچاس دس ہو گیا تھا۔

سنہری گیند ایک بار پھر غائب ہو چکی تھی۔ ملفوائے اب بھی ہیری کے قریب پرواز کر رہا تھا جو سنہری گیند کی تلاش میں چاروں

طرف دیکھنے میں مشغول تھا۔کیٹی بل نے جرمانے کی باری لیتے ہوئے ایک بار پھر قواف سلے درن کے قفل کے پار ڈالا تھا۔فریڈ اور جارج ویزلی تیزی سے کیٹی بل کے قریب آ گئے اور اس کو اپنی حفاظت میں لے لیا کہ کہیں سلے درن کے کھلاڑی طیش میں آ کر اسے نقصان نہ پہنچا سکیں۔انہوں نے اپنے اپنے ڈنڈوں کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔باؤل اور ڈریرک نے جارج اور فریڈ کو نشانہ بنانے کی بجائے کہیں اور نقب لگا رکھی تھی، انہوں نے سکور کا لطف اُٹھاتے ہوئے بے خبر وُڈ کو اپنا نشانہ بنایا۔انہوں نے دونوں بالجروں کو اس کی طرف ٹھونک دیا تھا۔وُڈ کو ان کی خبر ہی نہ ہو سکی اور ایک کے بعد ایک بالجر اس کی پسلیوں میں دھماکے کرتا ہوا لوٹ گیا۔یہ سچ تھا کہ وُڈ کی ہوا نکل گئی تھی اور وہ اپنے بھاری ڈنڈے کے دستے کو پکڑ کر دوہرا ہو گیا۔اس کا بھاری ڈنڈا ہوا میں بری طرح سے گھوم گیا تھا۔

میڈم ہوچ تو اب واقعی اپنا ہوش کھو بیٹھی تھیں۔وہ باؤل اور ڈریرک پر گرجتے ہوئے چیخیں۔''جب تک قواف قفل کے آس پاس نہیں ہو،تب تک راکھے پر حملہ نہیں کیا جا سکتا ہے، یہی قانون ہے...... سلے درن کو اس کیلئے جرمانے کی باری بھگتنا ہو گی۔''

اینجلینا نے جرمانے کی باری پر قواف قفل کے پار کر دیا تھا۔گری فنڈر کو ساٹھ دس کی برتری حاصل ہو گئی تھی۔کچھ ہی دیر بعد فریڈ ویزلی نے واری گوٹن کی طرف بالجر مار دیا۔بالجر کی وجہ سے اس کے ہاتھوں سے قواف نکل گیا۔سپن نٹ نے موقعہ ضائع کئے بغیر قواف کو پکڑا اور سلے درن کے قفل میں ڈال دیا۔گری فنڈر ستر دس کی برتری پر پہنچ گیا تھا۔

گری فنڈر کے تماشائیوں نے اتنی زور سے شور مچایا کہ ان کے گلے بیٹھ گئے۔گری فنڈر کی ٹیم ساٹھ پوائنٹس سے آگے نکلنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔اگر اس موقعہ پر ہیری سنہری گیند پکڑنے میں کامیاب ہو جائے تو اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ گری فنڈر کیوڈچ کپ جیت سکتا تھا۔ہیری مسلسل میدان کے چاروں طرف اُڑ رہا تھا۔اسے محسوس ہوا کہ اس پر سینکڑوں آنکھیں جم گئی ہیں۔ملفوائے ہیری کے ٹھیک پیچھے اُڑ رہا تھا۔

اور پھر ہیری کو سنہری گیند دکھائی دے ہی گئی جو اس سے بیس فٹ اوپر ہوا میں پھڑ پھڑا رہی تھی۔ہیری نے اپنے فائر بولٹ کی رفتار بڑھا دی۔ہوا اس کے کانوں میں شائیں شائیں کرنے لگی تھی۔اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا لیکن یہ کیا......اچانک فائر بولٹ کی رفتار دھیمی ہوتی چلی گئی۔

دہشت بھری نگاہوں سے ہیری نے اپنے چاروں طرف دیکھا۔پھر یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ملفوائے نے فائر بولٹ کی دُم کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا اور اسے پوری قوت سے اپنی طرف کھینچ رہا تھا......

''تم......''

ہیری کو اتنا غصہ آیا کہ وہ ملفوائے کو پلٹ کر مارنا چاہتا تھا لیکن وہ اس کے پاس نہیں پہنچ سکتا تھا۔فائر بولٹ کو پکڑنے کی کوشش کے باعث ملفوائے بری طرح ہانپنے لگا تھا۔لیکن اس کی آنکھوں میں چمک تھی، وہ جو چاہتا تھا وہ ہو گیا تھا......سنہری گیند پھر غائب ہو چکی تھی۔

''جرمانے کی باری!...... سلے درن کو ایک اور جرمانے کی باری بھگتنا پڑے گی۔ میں نے اتنا گھٹیا کھیل آج تک نہیں دیکھا ہے......'' میڈم ہوچ غراتے ہوئے چیخیں۔ پھر وہ ملفوائے کو ڈانٹنے کیلئے اُڑ کر گئیں جواب واپس اپنے نیمبس 2001 پر بیٹھ رہا تھا۔

''دھوکے باز......نکما......'' لی جارڈن میگا فون پر چلا رہا تھا۔ وہ پروفیسر میک گوناگل کی پہنچ سے دور نکل گیا تھا اور جھوم جھوم کر کہہ رہا تھا۔ ''گھٹیا......مکار...... چغد!''

اس بار پروفیسر میک گوناگل نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ دراصل وہ اپنی مٹھیاں بھینچ کر ملفوائے کی طرف لہرا رہی تھیں اور طیش کے عالم میں ان کا ہیٹ سر سے اتر کر گر گیا تھا، وہ بھی غصے میں یہی کچھ چلا رہی تھیں۔

سپین نٹ نے جرمانے کی باری لی مگر وہ اس قدر غصے میں تھی کہ اس نے قواف کو کچھ زیادہ ہی زور سے اچھال دیا جو قفل کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف چلا گیا۔ گری فنڈر کی ٹیم کی حکمت عملی خطرے میں پڑ گئی تھی کیونکہ ان کے اتفاق میں خلل پڑ گیا تھا۔ وہ اپنے غصے پر قابو رکھنے میں ناکام دکھائی دے رہے تھے، یہ دیکھ کر سلے درن کے کھلاڑیوں کو بے حد خوشی ہوئی کیونکہ ملفوائے کی چال بالآخر کامیاب ہو گئی تھی۔ ملفوائے نے ہیری کے خلاف جو حرکت کی تھی اس سے ان کا حوصلہ بلند ہوا تھا۔

''سلے درن کے پاس قواف ہے۔ سلے درن کے مونٹی گو قفل کے نزدیک پہنچ گیا ہے اور یہ قواف گری فنڈر کے قفل کو پار کرنے میں کامیاب ہو گیا......'' لی جارڈن نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''گری فنڈر بیس ستر سے برتری لئے ہوئے ہے۔''

ہیری اب ملفوائے کے اس قدر قریب اُڑ رہا تھا کہ اُن کے گھٹنے آپس میں ٹکرا رہے تھے۔ ہیری ملفوائے کو سنہری گیند کے آس پاس بھی پھٹکنے نہیں دینا چاہتا تھا۔

''دور ہٹو پوٹر......!'' ملفوائے نے حقارت سے چیخا جب اس نے مڑنے کی کوشش کی۔ لیکن اس دیکھا کہ ہیری نے اس کا راستہ روک رکھا ہے۔

''گری فنڈر کی اینجلینا نے قواف کو چھین لیا ہے۔ چلو جلدی سے آگے بڑھو......!''

ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ ملفوائے کو چھوڑ کر سلے درن کے تمام کھلاڑی حتیٰ کہ سلے درن کا راکھا بھی آگے بڑھ کر اینجلینا کا راستہ روکنے جمع ہو گئے تھے۔ یہ کٹھن مرحلہ تھا۔

ہیری نے فائر بولٹ کو جھکا کر اتنا نیچے کر لیا تھا کہ اسے خود کو سنبھالنے کیلئے دستے پر چپک کر لیٹنا پڑا تھا۔ پھر وہ تیز رفتاری سے آگے بڑھا۔ گولی کی رفتار سے وہ سلے درن کے کھلاڑیوں کی طرف جا رہا تھا۔

اوووو......اوہہہہہ......!

تیزی سے نیچے آتی ہوئی فائر بولٹ کو دیکھ کر وہ بوکھلا گئے اور تیزی سے تتر بتر ہونے لگے۔ اینجلینا کا راستہ ایک دم صاف ہو گیا تھا۔

''اور اس نے سکور کر دیا......قواف قفل کو پار کر گئی۔گری فنڈ راسی بیس سے برتری پر آ گیا ہے......'' لی جارڈن خوشی سے جھوم اُٹھا تھا۔

ہیری سر کے بل سٹیڈیم میں گھومنے والا تھا لیکن وہ رُکا اور پلٹا......پھر دوبارہ میدان کے بیچوں بیچ آ گیا۔ پھر اس نے ایک ایسی چیز دیکھی جس سے اس کا دھک سے بیٹھتا چلا گیا۔ ملفوائے غوطہ لگا رہا تھا اور اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ نیچے گھاس سے کچھ اوپر سنہری گیند پھڑ پھڑاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

ہیری نے فائر بولٹ کو تیزی سے نیچے دھکیلا لیکن ملفوائے اس سے میلوں آگے جا چکا تھا۔

''چلو چلو چلو......'' ہیری نے اپنے فائر بولٹ کو تھپکے ہوئے کہا۔ وہ اب تیزی سے ملفوائے کی برابری پر آ رہا تھا۔ ٹھیک اسی وقت باؤل نے بالجر کو ہیری کی طرف ضرب لگائی۔ ہیری پھرتی سے اپنے فائر بولٹ پر لیٹ گیا اور......وہ اب ملفوائے کے ٹخنے پر تھا۔ اس کے بالکل برابر پہنچ چکا تھا۔ ہیری نے اپنے جسم کو اگلی جانب دھکیلا اور پھر دونوں بازو فائر بولٹ سے ہٹا لئے۔ اس نے ملفوائے کا بازو راستے سے ہٹایا اور......

''ہاں......''

اس نے غوطہ پورا کرتے ہوئے ہوا میں اپنا ہاتھ اُٹھایا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے پورے سٹیڈیم میں زوردار بھونچال آ گیا تھا۔ ہیری ہجوم کے اوپر اڑتا رہا۔ اس کے کان میں ایک عجیب سی آواز بج رہی تھی۔ چھوٹی سی سنہری گیند اس کی مٹھی میں بند تھی اور اس کی انگلیوں کے بیچ میں پھنسے ہوئے اپنے پنکھ کو بری طرح پھڑ پھڑا رہی تھی۔

پھر وُڈ اس کی طرف تیزی سے آیا۔ آنسوؤں کی وجہ سے اس کی نظر دھندلی ہو گئی تھی۔ اس نے ہیری کو گردن سے پکڑا اور اس کے کندھے پر سر رکھ کر سسکیاں لینے لگا۔ ہیری کو دو جھٹکے لگے جب فریڈ اور جارج جوشیلے انداز میں آتے ہوئے اس سے ٹکرا گئے تھے۔ پھر اینجلینا، سپن نٹ اور کیٹی بل بھی اس کی طرف بڑھیں۔

''ہم نے کیوڈچ کپ جیت لیا ہے......گری فنڈر نے کپ جیت لیا ہے۔''

بانہوں میں بانہیں ڈالے گری فنڈر کے کھلاڑی جم کر چیختے ہوئے زمین پر اترے۔

سرخ چوغوں کے ہجوم کی لہروں پر لہریں بیریئرز کو عبور کر کے میدان کی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ خوشی سے ناچتے اور اچھلتے کودتے ہوئے آ رہے تھے۔ وہ کھلاڑیوں سے لپٹ لپٹ کر آنسوؤں سے رو رہے تھے۔ شاباش دینے والے ہاتھوں کی ان کی پشت پر جیسے بوچھاڑ سی ہو رہی تھی۔ ہیری کو صرف شور سنائی دے رہا اور یہ احساس ہو رہا تھا کہ لوگ اسے گلے مل رہے ہیں۔ اگلے ہی ساعتوں میں لوگوں نے اسے اور ٹیم کے سبھی کھلاڑیوں کو اپنے کندھوں پر اُٹھا لیا تھا۔ روشنی میں آنے کے بعد ہیری کو ہیگرڈ دکھائی دیا جس کے چوغے پر اوپر سے لے کر نیچے سرخ گلاب والے بیجز بھرے پڑے تھے۔

''تم نے انہیں ہرادیا ہیری!......تم نے انہیں ہرادیا......ٹھہرو! ہم جاکر بک بیک کو یہ خوشخبری سناتے ہیں۔''

پرسی بھی سارے آداب وتمیز کو بھلا کر پاگلوں کی طرح اوپر نیچے کودتا ہوا دکھائی دیا۔ پروفیسر میک گونا گل تو وُڈ سے زیادہ سبکیاں بھرتی ہوئی نظر آئیں۔ وہ گری فنڈر کے قوی قامت جھنڈے سے اپنی آنکھیں پونچھ رہی تھیں۔ ادھر رون اور ہرمائنی مسلسل ہیری کے پاس پہنچنے کی کوشش کررہے تھے۔ ان کے منہ سے الفاظ تک نہیں نکل رہے تھے۔ وہ صرف کھل کر مسکراتے رہے۔ جب ہیری کو سٹیڈیم تک لے جایا گیا۔ سٹیڈیم کے خصوصی ڈیسک پر پروفیسر ڈمبل ڈور کیوڈچ کپ لئے ان کی آمد کا انتظار کررہے تھے۔

سبکیاں لیتے ہوئے وُڈ نے کپ لیا اور پھر اسے ہیری کو تھما دیا۔ ہیری نے دونوں ہاتھوں سے کپ اُٹھا کر ہوا میں بلند کردیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اگر اس وقت ایک بھی روح کھچڑ آس پاس ہوتا تو وہ اسے زیر کرنے کیلئے اپنی زندگی کے اس سب سے طاقتور تخیل سے پشت بان جادو کی تشکیل کرسکتا تھا......

☆☆☆☆

سولہواں باب

پروفیسر ٹراؤ لینی کی پیش گوئی

کیوڈچ کپ جیتنے کی خوشی میں ہیری کا جشن کم سے کم ایک ہفتہ تک چلتا رہا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے اس جشن میں سکول کی عمارت بھی پوری طرح شامل ہوگئی ہو۔ جون کا مہینہ آنے والا تھا۔ بادلوں کے قافلے آسمان سے غائب ہو چکے تھے اور دن میں گرمی کی شدت بڑھنے لگی تھی۔ موسم اتنا اچھا رہتا تھا کہ سب میدان میں ٹہلنے کے خواہش مند تھے، برف والا کدو کا جوس لے کر گھاس پر لیٹنا مرغوب مشغلہ تھا۔ کھلے آسمان کے تلے جادوئی پانسہ بازی کھیلنا پسند کرتے تھے یا پھر کالی جھیل میں رہنے والے دیوہیکل آبی عفریتوں کے کرتب دیکھنا چاہتے تھے۔

لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے کیونکہ امتحانات سر پر آ چکے تھے۔اس لئے باہر موج مستی کرنے کے بجائے طلباء کو مجبوراً سکول کی عمارت کے اندر ہی رہنا پڑتا تھا اور اپنی پڑھائی پر بھرپور توجہ دینا ہوتی تھی۔ ایسے ماحول میں پڑھائی پر دھیان مرتکز رکھنا خاصا مشکل امر تھا کیونکہ ہوا کے للچانے والے جھونکے عموماً کھلی کھڑکیوں سے اندر آتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ فریڈ اور جارج ویزلی بھی شرارتوں سے ہٹ کر اب پڑھائی میں مصروف ہو گئے تھے۔ وہ OWLs (آرڈنری ویزڈرنگ لیول) یعنی خاص جادوئی درجات کی پڑھائی کے امتحانات میں بیٹھنے والے تھے، پرسی اپنے NEWTs (نیسٹلی ایگزیوٹنگ ویزڈرنگ ٹیسٹ) کے امتحان میں جانے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ جسے ہوگورٹس کی سب سے بڑا امتحان مانا جاتا تھا۔ چونکہ پرسی کی خواہش تھی کہ وہ محکمہ جادوئی وزارت میں ملازمت حاصل کرے،اس لئے وہ شام کے بعد ہال کے سکون کو برباد کرنے والے ہر طالب علم کو کڑی سے کڑی سزا دینے لگا تھا۔ اگر کوئی پرسی سے زیادہ کھچا کھچا رہتا تھا تو وہ ہرمائنی تھی......

ہیری اور رون نے اس سے یہ پوچھنا چھوڑ دیا تھا کہ وہ ایک ساتھ کئی کلاسوں میں کیسے جاتی ہے؟ لیکن وہ خود کو روک نہیں سکے، جب انہوں نے اس کے امتحانات کا شیڈول دیکھا۔ پہلے کالم میں لکھا تھا:

9 بجے جادوئی علم الاعداد

9 بجے جادوئی تبدیلی ہیئت

وقفہ لنچ

1 بجے جادوئی ارتکازِ توجہ

1 بجے جادوئی علم قدیمی حروف

''ہرمائنی؟'' رون نے ڈرتے ڈرتے کہا کیونکہ ان دنوں جب بھی ہرمائنی سے کچھ پوچھا جاتا تھا تو وہ غصے سے کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔ ''اوہ! کیا تمہیں یقین ہے کہ تم نے یقین ہے کہ تم نے امتحانات کا شیڈول صحیح طرح سے اتارا ہے۔''

''کیا ہوا؟'' ہرمائنی نے اپنے شیڈول کو اُٹھا کر اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''ہاں بالکل''

''کیا تم سے یہ پوچھنا ٹھیک ہوگا کہ تم ایک وقت میں دو مختلف امتحانوں میں کیسے بیٹھ سکتی ہو؟'' ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''نہیں!'' ہرمائنی نے خوفزدہ انداز میں کہا۔ ''کیا تم میں سے کسی نے میری کتاب 'علم الاعداد اور اس کی گرائمر' دیکھی ہے؟''

''ارے ہاں! یہ تو اتنی مزیدار تھی کہ میں نے رات کو تفریح کیلئے پڑھنے کیلئے اُٹھالی تھی۔'' رون نے بہت دھیمے سے کہا۔ ہرمائنی اپنی میز پر رکھے چرمئی کاغذوں کے ڈھیر کو ادھر ادھر سرکا کر اپنی کتاب ڈھونڈنے میں مصروف تھی۔ اسی وقت کھڑکی کے شیشے پر ایک پنکھ ٹکرانے کی آواز سنائی دی۔ اگلے ہی لمحے ہیڈوگ اندر چلی آئی۔ اس نے اپنی چونچ میں ایک خط دبا رکھا تھا۔

''ہیگرڈ نے بھیجا ہے......'' ہیری نے خط کا لفافہ کھولتے ہوئے بتایا۔ ''بک بیک کی اپیل کی درخواست کی سماعت چھ تاریخ کو طے ہوئی ہے۔''

''اوہ اسی دن ہمارے امتحانات ختم ہو رہے ہیں!'' ہرمائنی نے کہا۔ وہ اب بھی ہر جگہ اپنی کتاب ڈھونڈ رہی تھی۔

''اور کچھ لوگ اس کے لئے یہاں آرہے ہیں۔'' ہیری اب بھی خط پڑھ رہا تھا۔ ''محکمہ جادوئی وزارت کا ایک آفیسر اور ساتھ میں ایک جلاد......!''

ہرمائنی نے حیرت سے نظر اُٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔

''وہ اپیل کی سماعت میں جلاد کو کیوں ساتھ لا رہے ہیں؟ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ وہ پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہیں۔''

''ہاں!...... کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''وہ ایسا نہیں کر سکتے......!'' رون گرجتے ہوئے چیخا۔ ''میں نے اس کے لئے ساری کتابیں پڑھنے میں بہت سا وقت لگایا ہے۔ وہ اسے نظر انداز نہیں سکتے ہیں۔''

لیکن ہیری کو یہ سنگین احساس ہو چکا تھا کہ خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی مسٹر لوسیس ملفوائے کے اشاروں پر ہی ناچ رہی ہے۔ کیوڈچ فائنل کی گری فنڈر کی جیت کے بعد ڈریکو ملفوائے کافی قاعدے میں رہنے لگا تھا۔ لیکن کچھ دن بعد اس کا پرانا گھمنڈ پھر سے

لوٹ آیا تھا۔اس کی بڑبولیوں اوراستہزائیہ جملوں سے ہیری کومعلوم ہو چکا تھا کہ قشنگر کے موت کے فیصلے میں کسی بھی قسم کاردوبدل نہیں ہوسکتا ہے۔ملفوائے بہت خوش دکھائی دیتا تھا کیونکہ اس کے باعث بک بیک کو یہ سزادی جارہی تھی۔ ہیری اس کی بے ہودگیوں اور استہزائیہ فقروں کو برداشت کرنے کی پوری کوشش کررہا تھا اور وہ ایسے موقعوں پر ہرمائنی کی طرح ملفوائے کوزوردار تھپڑ مارنے سے بھی خودروک رہا تھا۔ سب سے بری بات تو یہ تھی ان کے پاس ہیگرڈ کو ملنے جانے کیلئے نہ تو وقت تھا اور نہ ہی موقع...... کیونکہ حفاظتی اقدامات میں کسی قسم کی نرمی نہیں لائی گئی تھی اور ہیری کے اندراتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے نیچے چھپائے گئے اپنے غیبی چوغے کونکال لائے۔

☆☆☆☆

امتحانات والا ہفتہ شروع ہوگیا تھا اورسکول کی قلعہ نما عمارت میں ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی تھی۔تیسرے سال کی جادوئی تبدیلی ہیئت (تغیرات) کے طلباء پیروالے دن دوپہر کے کھانے کے وقفے میں باہر نکلے۔ وہ لڑکھڑارہے تھے۔ان کے چہرے بجھے ہوئے تھے۔ وہ اپنے اپنے نتائج کی جانچ کرنے میں مصروف تھے اور کسی حدرنجیدہ تھے کہ انہیں کتنے مشکل کام سونپے گئے تھے۔جن میں چائے کی کیتلی کو کچھوے میں بدلنا، شامل تھا۔ ہرمائنی نے باقی سب کو چڑادیا جب وہ باربار اس بات پرافسوس کرتی رہی کہ اس کا کچھوا تھوڑا چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔باقی سب کی پریشانیاں اس سے بہت زیادہ بڑی تھیں۔

''میرے کچھوے میں تو دُم کی جگہ پر کیتلی کی تھوتھنی تھی، کتنی شرمناک بات ہے نا!''

''کیا کچھوؤں کے منہ سے بھاپ نکلتی ہے؟''

''اس کے اوپر لکڑی جیسا خول رہ گیا تھا، کیا تمہیں لگتا ہے کہ اس کی وجہ سے میرے نمبر کٹ جائیں گے؟''

پھرفٹافٹ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد وہ جادوئی ارتکاز توجہ کے امتحان کے لئے سیڑھیاں چڑھ کراوپر چلے گئے۔ ہرمائنی نے صحیح کیا تھا۔ پروفیسرفلنٹ وک نے امتحان کیلئے سچ مچ چیزوں کی جادوئی اتساہی والا سبق ہی چنا تھا۔ہیری نے مضطرب ہوتے ہوئے اتساہیکے عمل کو کچھ زیادہ بڑھا دیا تھا۔جس سے اس کے ساتھی رون کو ہنسی کے بڑے دورے پڑنے لگے تھے۔اسے ایک گھنٹے تک پرسکون کمرے میں بند کرنا پڑا تھا۔تب کہیں جاکر وہ اپنا اتساہی امتحان دینے کے قابل ہو پایا تھا۔رات کے کھانے کے بعد طلباء فوراً اپنے اپنے ہالوں میں چلے گئے۔آرام کرنے کیلئے نہیں بلکہ جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال، جادوئی مرکبات اور جادوئی علم ہیئت فلکیات کی دہرائی کرنے کیلئے۔

اگلی صبح جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کے امتحان میں ہیگرڈ بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔اس کام میں اس کا بالکل دل نہیں لگ رہا تھا۔اس نے کلاس کے لئے فل برکرومز (بغیر دانتوں والے دس انچ لمبے کیچوے جو سبزیاں کھاتے ہیں) سے بھرا ہوا ایک بڑا ٹب رکھ دیا اور انہیں بتادیا کہ وہ امتحان میں صرف اسی صورت میں پاس ہوسکتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے فل برکروم کولیں اور ایک گھنٹہ کے

بعد بھی اسے زندہ رہنا چاہئے۔ چونکہ فل برکرومز سب سے اچھی حالت میں تب ہی رہ سکتے تھے جب انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔اس لئے یہ طلباء کیلئے ان کی زندگی کا سب سے زیادہ آسان اور دلچسپ امتحان ثابت ہوا۔اسی وجہ سے ہیری، رون اور ہرمائنی کو ہیگرڈ سے گفتگو کرنے کا موقعہ میسر آ گیا تھا۔

ہیگرڈ اس بہانے سے جھکا کہ وہ یہ دیکھ رہا ہے کہ ہیری کا فل برکروم ابھی زندہ ہے یا نہیں اس نے دھیمی آواز میں کہا۔''بیکی اب تھوڑا اُداس رہنے لگا ہے۔ بہت لمبے عرصے سے اسے اندر بند کر کے رکھا گیا ہے۔ہمیں پرسوں معلوم ہو جائے گا کہ اس کا مقدر کیا ہے؟ زندگی یا پھر موت......!''

دوپہر کو جادوئی مرکبات کا امتحان تھا جو کافی مشکل اور بھیانک ثابت ہوا۔ ہیری نے لاکھ کوشش کی لیکن اس کا مضطرب ذہن مرکب کے اجزاء کو ملانے کے بعد انہیں یکجان کرنے میں ناکام رہا تھا۔ عجیب مرکب تھا کہ گاڑھا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ پروفیسر سنیپ اس کی جھنجھلاہٹ سے لطف اندوز ہو کر دھیمی دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ اسے گھورتے رہے۔ جانے سے پہلے انہوں نے اپنے کاغذی نوٹس پر ایک ایسا لفظ لکھا جو شاید صفر جیسا لگ رہا تھا۔

پھر آدھی رات کے بعد سب سے اونچے مینار پر علم ہیئت فلکیات کا امتحان شروع ہوا۔ بدھ کی صبح جادو کی تاریخ کے بارے لکھنے والا پرچہ تھا۔اس میں ہیری نے وہ سب کچھ لکھ دیا جو فلورین فورٹس کیو نے اسے وسطی زمانے کی چڑیلوں اور جادوگرنیوں کے جلانے کے بارے میں بتایا تھا۔اس کی بہت خواہش رہی کہ اس حبس زدہ کلاس روم میں اس کے پاس فورٹس کیو کی چوکونٹس آئس کریم بھی ہوتی تو کتنا اچھا رہتا۔ بدھ کی دوپہر کو جادوئی جڑی بوٹیوں کے مضمون کا امتحان تھا۔ تپتے ہوئے سورج کے عین نیچے گرین ہاؤس میں انہوں نے اپنا امتحان دیا اور اس کے بعد وہ ایک بار پھر ہال میں لوٹ آئے۔ان کی گردن کے پچھلے حصے سورج کی تپش سے جھلس چکے تھے۔ وہ حسرت سے سوچ رہے تھے کہ کل اس وقت تک یہ تمام جھنجھٹ ختم ہو جائے گا۔

جمعرات کی صبح تاریک جادوئی علوم سے حفاظت کا فن نامی مضمون کے امتحان سے ہوئی۔ پروفیسر لوپن نے اب تک کا سب سے آسان پرچہ مرتب کیا تھا۔تمام طلباء کو سورج کی روشنی میں اڑنگی لگا کر کچھ حصوں کو پار کرنا تھا۔انہیں ایک ایسے گہرے کیچڑ بھرے گڑھے کے پار نکلنا تھا جس میں ایک آبی جاندار اَجبوط' چھپا ہوا تھا۔ (اَجبوط ایک چھوٹا چار سینگوں والا جادوئی جاندار ہے، جو عموماً سبز کائی زدہ پانی کی تہہ میں رہنا پسند کرتا ہے اس کی آٹھ یا زیادہ سونڈ جیسی ٹانگیں ہوتی ہیں) اس کے بعد اگلے مرحلے میں انہوں نے سرخ ڈھکنی جھینگوں سے بھرے ہوئے گڑھے کو عبور کرنا تھا۔اس کے بعد ان کے سامنے ایک دلدلی ٹکڑا تھا، اسے پار کرتے وقت ہنکی پنکی (یہ ایک ٹانگ والا جادوئی جاندار ہے، جو عموماً نیلے، سرمئی اور سفید دھوئیں کے بادل پیدا کرتا ہے، یہ عموماً رات کو سفر کرنے والے راہگیروں اور مسافروں کو ان کے راستوں سے بھٹکا دیا کرتا ہے) کی دم بخود کر دینے حرکتوں کو نظر انداز کرتے آگے نکلنا تھا اور آگے موجود ایک پرانے صندوق میں چھپے ہوئے چھلاوے سے مقابلہ کرنا تھا۔

''بہت خوب ہیری!'' پروفیسر لوپن بڑبڑائے جب ہیری صندوق سے مسکراتے ہوئے باہر نکلا تھا۔ ''پورے نمبر......''

اپنی کامیابی سے خوش ہوکر ہیری نے رون اور ہر مائنی کو دیکھا۔ رون نے ہنکی پنکی کے پاس پہنچنے تک تو اچھا مظاہرہ کیا لیکن ہنکی پنکی کی چال کامیاب رہی اور راستے سے بھٹک گیا اور وہ دلدل میں کمر تک دھنستا چلا گیا۔ ہر مائنی نے ہر چیز بہت عمدہ طریقے سے کی۔ جب تک وہ چھلاوے والے صندوق میں نہیں گئی۔ ایک منٹ تک اندر رہنے کے بعد وہ چیخیں مارتی ہوئی باہر نکلی تھی۔

''ہر مائنی!'' پروفیسر لوپن نے حیران ہوکر پوچھا۔ ''کیا ہوا؟''

''پپ...... پروفیسر! میک گوناگل......؟'' ہر مائنی نے ہکلاتے ہوئے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ ''وہ کہہ رہی تھیں کہ میں ہر مضمون میں فیل ہوگئی ہوں......''

ہر مائنی کو اطمینان دلانے میں کافی وقت صرف ہوا۔ آخر کار جب اس نے خود پر قابو پالیا تو وہ ہیری اور رون کے ساتھ واپس لوٹ گئی۔ رون اب ہر مائنی کی چھلاوے والی حرکت پر دل کھول کر ہنسنا چاہتا تھا لیکن اسی وقت سیڑھیوں پر دکھائی دینے والے فرد کو دیکھ کر ان کے درمیان ہونے والی گفتگو یکلخت رُک گئی۔

دھاری دار چوغے میں ملبوس پسینے سے شرابور جادوئی وزیر کارنلیوس فج وہاں پر کھڑا میدان کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ ہیری کو دیکھ کر ان کے چہرے پر دھیمی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''اوہ ہیری!'' وہ چہک کر بولے۔ ''میرا خیال ہے کہ تم یقیناً امتحان دے کر لوٹ رہے ہو؟ کیا امتحان ختم ہوگئے؟''

''جی ہاں!'' ہیری نے مختصراً کہا۔ چونکہ جادوئی وزیر نے ہر مائنی اور رون کے ساتھ گفتگو کی ضرورت محسوس نہیں کی اس لئے وہ آگے بڑھنے کے بجائے وہیں عجیب طریقے پیچھے رُک گئے تھے۔

''سہانا دن ہے۔'' فج نے جھیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''افسوس...... افسوس!'' انہوں نے گہری آہ بھر کر ہیری کی طرف دیکھا۔ ''میں یہاں پر ایک ضروری کام کے سلسلے میں آیا ہوں ہیری! اس خونخوار قشنگر کو موت کی سزا دیتے وقت خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کو ایک چشم دید گواہ کی ضرورت تھی۔ چونکہ میں بلیک کی تلاش میں بچھائے جانے والے جال کی نگرانی کے سلسلے میں ہوگورٹس آ ہی رہا تھا، اس لئے انہوں نے مجھے یہ تجویز دی کہ میں ہی چشم دید گواہ بن جاؤں......''

''اس کا مطلب ہے کہ اپیل کی سماعت ہوچکی ہے۔'' رون نے آگے بڑھ کر بیچ میں کہا۔

''نہیں...... نہیں! اپیل تو آج دوپہر کو سنی جائے گی۔'' فج نے رون کی طرف تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

''تب تو ہوسکتا ہے کہ آپ کو موت کی سزا میں گواہ بننا ہی نہ پڑے۔'' رون پر اعتماد لہجے میں بولا۔

اس سے پہلے فج کوئی جواب دے پاتا، دو جادوگر صدر دروازے سے اندر آئے۔ ایک تو اتنا بوڑھا تھا کہ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہی موت کے منہ میں جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دوسرا لمبا اور تنگڑا شخص تھا اور اس کی کالی پتلی مونچھیں تھیں۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ

خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کے آفیسر ہیں کیونکہ بہت بوڑھے جادوگر نے ہیگرڈ کی جھونپڑی کی طرف دیکھ کر کمزور آواز میں کہا۔

''اب یہ کام کرنے کیلئے میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں......دو بجے، ہے نا......فج!''

کالی مونچھ والا آدمی اپنے بیلٹ میں رکھی کسی چیز پر انگلیاں پھیرتا رہا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ چمکتی ہوئے کلہاڑی کے تیز دھار پھل پر اپنی انگلیاں پھیر رہا تھا۔ رون نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن ہرمائنی نے اس کی پسلیوں میں کس کر کہنی ماری اور بڑے ہال کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔

''تم نے مجھے کیوں روکا؟'' رون نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا، جب وہ دوپہر کا کھانا کھانے کیلئے بڑے ہال میں داخل ہوئے۔ ''تم نے انہیں دیکھا؟ انہوں نے تو کلہاڑی بھی تیار کر رکھی ہے۔ یہ تو سراسر ناانصافی ہے......''

''رون! تمہارے ڈیڈی محکمہ جادوئی وزارت میں کام کرتے ہیں۔ تم ان کے سربراہ سے اس طرح بات نہیں کر سکتے ہو!'' ہرمائنی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا لیکن وہ خود بھی بہت پریشان دکھائی دے رہی تھی۔ ''اگر ہیگرڈ اس بار اپنا دماغی توازن قائم رکھنے میں کامیاب رہا اور مقدمے میں اپنی دلیل کو صحیح ڈھنگ سے پیش کر پایا تو وہ بک بیک کو موت کی سزا نہیں دے سکتے۔''

لیکن ہیری جانتا تھا کہ ہرمائنی کو بھی اپنی باتوں پر یقین نہیں تھا۔ دوپہر کے کھانا کھاتے وقت ان کے چاروں طرف طلباء و طالبات فرحت اور جوش سے باتیں کر رہے تھے۔ شام تک امتحانات کا سلسلہ ختم ہونے امید سے وہ بے حد خوش تھے۔ لیکن ہیری، رون اور ہرمائنی، ہیگرڈ اور بک بیک کی فکر میں غرق تھے۔ اس لئے وہ بحث ومباحثے میں شامل نہیں ہوئے۔

ہیری اور رون کا آخری امتحان علم جوتش کا مضمون تھا جبکہ ہرمائنی کا آخری پرچہ ماگلوؤں کی نفسیات کا مطالعہ کا تھا۔ وہ ایک ساتھ سنگ سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھے۔ ہرمائنی نے پہلی منزل پر ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ ہیری اور رون ساتویں منزل تک گئے۔ جہاں ان کی کلاس کے کئی طلباء پروفیسر ٹراؤلینی کی کلاس تک جانے والی گھماؤدار سیڑھی پر بیٹھے تھے اور آخری منٹ تک دہرائی کرنے کی سعی کر رہے تھے۔

جب ہیری اور رون نیول کے پاس بیٹھے تو اس نے انہیں یہ بات بتائی۔ ''وہ ہم سے امتحان الگ الگ لیں گی۔'' اس نے مستقل بینی کا خلاصہ نامی کتاب کھول کر اپنی گود میں پھیلائی ہوئی تھی۔ جس میں بلوری گولے والے مضمون کا صفحہ کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا تم سے کسی نے سچ مچ بلوری گولے میں کوئی چیز دیکھی ہے؟'' اس نے پریشانی کے عالم میں سوال کیا۔

''نہیں!'' رون لاپروائی سے بولا۔ وہ لگاتار اپنی گھڑی دیکھتا رہا۔ ہیری جانتا تھا، وہ یقیناً یہی سوچ رہا ہوگا کہ بک بیک کی اپیل شروع ہونے میں کتنا وقت باقی رہ گیا ہے؟

کلاس روم کے باہر کھڑے طلباء کی قطار دھیرے دھیرے چھوٹی ہوتی جا رہی تھی۔ جب بھی کوئی امتحان گاہ سے باہر نکل سفید سیڑھی کی طرف بڑھتا تو باقی کھڑے طلباء اس سے یہ ضرور پوچھتے تھے کہ انہوں تم سے کیا پوچھا؟ ٹھیک رہا نا؟

لیکن کسی نے بھی کچھ نہیں بتایا......

''انہوں نے مجھ سے کہا کہ بلوری گولے نے انہیں بتایا ہے کہ اگر میں تمہیں امتحان کے بارے میں کچھ بتاؤں گا تو میرے ساتھ بھیانک حادثہ پیش آ جائے گا۔'' نیول نے چیخ کر کہا جب وہ سیڑھیاں اتر کر ہیری اور رون کے پاس لوٹا جواب سیڑھی کے قریب پہنچ چکے تھے۔

''یہ تو بہت اچھا طریقہ ہے......'' رون نے غصے سے کہا۔''تم جانتے ہو! اب مجھے بھی لگتا ہے کہ ہرمائنی ان کے بارے میں صحیح کہتی تھی۔'' (اس نے اپنا انگوٹھا اوپر والے گول دروازے کی طرف اُٹھایا) ''وہ پرانی دھوکے باز ہیں......''

''ہاں!'' ہیری نے اپنی ٹھوڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''کاش وہ تھوڑا جلدی ہی کر لیں......'' دو بج چکے تھے۔

پاروتی جب سیڑھی سے نیچے اتری تو اس کے چہرے پر غرور کی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔

''اُن کا کہنا ہے کہ میرے اندر ایک سچی اور مہارت یافتہ جوتشی بننے کی سبھی خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔'' اس نے ہیری اور رون کو فخر سے بتایا۔''میں نے بہت سی چیزیں دیکھیں......اچھا......چلتی ہوں!'' وہ گھماؤ دار سیڑھیاں اتر کر تیزی سے لیونڈر کی طرف چل دی۔

''رونالڈ ویزلی!'' ان کے سروں کے اوپر سے شناسا بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ رون ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور جلدی سے چمکتی ہوئی سیڑھی پر چڑھ کر اوجھل ہو گیا۔ اب صرف ہیری ہی باقی بچا تھا۔ جس کا امتحان ہونے والا تھا۔ وہ وہ دیوار سے ٹیک لگا کر ننگے فرش پر بیٹھ گیا اور کھڑکی پر منڈلاتے ہوئے پرندوں کی آوازیں سننے لگا۔ وہ میدان کے اس پار ہیگرڈ کے جھونپڑے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ آخر کار لگ بھگ بیس بعد منٹ بعد رون کے بڑے پاؤں سیڑھی پر دکھائی دیئے۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

''بکواس!'' رون تڑ کر بولا۔''ایک بھی چیز نہیں دکھائی دی۔ اس لئے میں نے جو من میں آیا بول دیا کہ یہ دکھائی دے رہا ہے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ انہیں کسی بھی جواب پر یقین نہیں آیا ہے......!''

''ٹھیک ہے ہال میں ملاقات ہو گی!'' ہیری نے سرگوشی کی۔ اتنے میں پروفیسر ٹراؤلینی کی آواز سنائی دی......''ہیری پوٹر!''

مینار کی کلاس ہمیشہ کی طرح کچھ زیادہ ہی گرم ثابت ہوئی۔ پردے گرے ہوئے تھے۔ آتشدان میں آگ جل رہی تھی۔ ہمیشہ رہنے والی ناگوار بو اور دھوئیں سے ہیری کھانسنے لگا۔ وہ کرسیوں اور میزوں کے درمیان سے گزرتا ہوا آگے بڑھا اور پروفیسر ٹراؤلینی کے سامنے جا پہنچا، جو ایک بڑے بلوری گولے کے پیچھے بیٹھی ہوئی اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

''کیسے ہو میرے بچے......؟'' انہوں نے دھیمی آواز میں پوچھا۔''اب اس بلوری گولے کے اندر جھانکو......سکون کے ساتھ دیکھو......پھر مجھے بتاؤ کہ تم نے اس میں کیا دیکھا؟''

ہیری بلوری گولے پر جھکا اور اس میں گھورنے لگا۔ اس نے پوری طاقت سے دیکھا تا کہ اسے گھومتے ہوئے اس سفید دھند کے بیچ میں کہیں کچھ دکھائی دے جائے لیکن اسے اس میں کچھ بھی نہیں دکھائی دیا۔

''ہاں میرے بچے......؟'' پروفیسر ٹرالوینی نے دھیمی آواز میں پوچھا۔ ''تمہیں کیا دکھائی دے رہا ہے؟''

گرمی بہت زیادہ تھی اور ہیری اس بدبودار دھوئیں سے کافی پریشان تھا جو آگ سے اُٹھ رہا تھا۔ اسے رون کی بات یاد آ گئی اور اس نے بھی اداکاری کا فیصلہ کیا......

''ار......ایک سیاہ سایہ ہے......'' ہیری نے چونکنے کی اداکاری کی۔

''یہ کس سے ملتا جلتا محسوس ہوتا ہے......؟'' پروفیسر ٹرالوینی نے بڑبڑاتے ہوئے پوچھا۔ ''ذرا غور کرو......!''

ہیری نے اپنا دماغ دوڑایا اور وہ بک بیک پر آ کر رُک گیا۔

''شاید قشنگر جیسا......'' اس نے بے دھڑک ہو کر کہا۔

''سچ مچ......!'' پروفیسر ٹرالوینی نے کہا اور اپنے گھٹنے پر رکھے ہوئے چرمئی کاغذ پر کوئی چیز لکھی۔ ''میرے بچے! ہو سکتا ہے کہ تم محکمہ وزارتِ جادو کے مصیبت زدہ بیچارے ہیگرڈ کی پریشانی کو دیکھ رہے ہو...... ذرا غور سے دیکھو...... کیا قشنگر کا سر صحیح سلامت دکھائی دے رہا ہے؟''

''جی ہاں...... پروفیسر!'' ہیری نے پورے اعتماد سے کہا۔

''کیا تمہیں پورا یقین ہے؟'' پروفیسر ٹرالوینی نے اکساتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہیں پورا یقین ہے، بیٹے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ سر زمین پر الگ سے پڑا ہو ہوا اور کوئی سایہ دار جسم اس کے پیچھے کلہاڑی اُٹھا کر کھڑا ہو......؟''

''نہیں!'' ہیری نے کہا اور اس کا جی ذرا مچلنے لگا۔

''خون تو نہیں دیکھ رہے ہو...... ہیگرڈ کو روتا ہوا تو نہیں دیکھ رہے ہو؟''

''ایسا کچھ نہیں ہے......'' ہیری نے دوبارہ کہا جب وہ اس سفید دھوئیں اور گرمی کے حبس سے جلدی سے جلدی چھٹکارا پانا چاہتا تھا۔ ''قشنگر خوش دکھائی دے رہا ہے، وہ اُڑ کر دور جا رہا ہے۔''

پروفیسر ٹرالوینی نے ایک گہری آہ بھری۔

''اچھا! مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اسے یہیں چھوڑ دینا چاہئے...... یہ تھوڑا ناقابل یقین اور مشکوک ضرور ہے...... مگر مجھے یقین ہے کہ تم نے اپنی پوری کوشش کی ہوگی......!''

ہیری نے سکون کی سانس لی اور اُٹھ کر اپنا بستہ اُٹھایا۔ وہ جانے کیلئے مڑا۔ لیکن اسی وقت اسے پیچھے سے ایک زوردار تیکھی آواز سنائی دی۔

''یہ آج رات ہوگا......''

ہیری تیزی سے واپس پلٹا۔ پروفیسر ٹراؤلینی اپنی کرسی پر اکڑی ہوئی دکھائی دیں۔ ان کی آنکھیں گھوم رہی تھیں اور ان کا منہ لٹکا ہوا تھا۔

''سس......سوری......؟'' ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

ایسا لگتا تھا کہ جیسے پروفیسر ٹراؤلینی نے اس کی بات بالکل ہی نہ سنی ہو۔ ان کی آنکھیں اور تیزی سے گھومنے لگیں۔ ہیری دہشت کے مارے وہیں کھڑا رہ گیا، اس کے پاؤں جیسے زمین سے چپک گئے ہوں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں شاید مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو۔ وہ جھجکا اور سوچنے لگا کہ کیا اسے دوڑ کر ہسپتال میں خبر دینا چاہئے تبھی پروفیسر ٹراؤلینی دوبارہ اسی تیکھی آواز میں بول اُٹھیں جو اُن کی عام سنائی دینے والی آواز سے بالکل مختلف تھی......

''تاریکی کا عظیم جادوگر اکیلا اور بے یارومددگار ہے۔ اس کے چیلوں نے اسے اکیلا چھوڑ دیا ہے۔ اس کا خدمت گزار بارہ سالوں تک بندر ہا ہے۔ آج آدھی رات سے پہلے خدمت گزار قید کی زنجیروں سے آزاد ہو جائے گا، اور وہ اپنے شیطانی آقا سے ملنے کیلئے جائے گا......اپنے خدمت گزار کی مدد سے تاریکی کا عظیم جادوگر دوبارہ قوت پائے گا اور پہلے سے زیادہ طاقتور اور بھیانک بن کر سامنے آئے گا......آج......آدھی رات سے پہلے......خدمت گزار......اپنے آقا سے......ملنے جائے گا......ضرور جائے گا......!''

اچانک پروفیسر ٹراؤلینی کا سر جھکا اور سینے پر لڑھک گیا۔ انہوں نے زور سے ہچکی لی۔ پھر اچانک ان کا سر دوبارہ تن کر سیدھا ہو گیا۔

''معاف کرنا میرے بچے......'' انہوں نے سنبھلتے ہوئے کہا۔ ''آج اتنی شدید گرمی ہے کہ پل بھر کیلئے میری آنکھ لگ گئی تھی......''

ہیری انہیں عجیب سی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''کیا بات ہے میرے بچے......؟''

''آپ نے......آپ نے مجھے ابھی ابھی بتایا کہ......تاریکی کا عظیم جادوگر دوبارہ طاقت ور بننے والا ہے......اور یہ بھی کہ اس کا خدمت گزار دوبارہ اس کے پاس لوٹنے والا ہے......''

پروفیسر ٹراؤلینی اس کی بات سن کر ششدر رہ گئی تھیں۔

''تاریکی کا عظیم جادوگر!......'وہ جس کا نام نہیں جا سکتا!'......میرے پیارے بچے! یہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے......دوبارہ طاقت ور بننے والا ہے......''

''لیکن آپ نے ہی تو ابھی کہا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ تاریکی کا عظیم جادوگر......''

''مجھے لگتا ہے کہ میری طرح تمہاری بھی آنکھ لگ گئی ہوگی، میرے بچے!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔''میں تاریکی کے عظیم جادوگر کے بارے میں یقینی طور پر اتنی عجیب وغریب پیش گوئی ہرگز نہیں کر سکتی ہوں......!''

ہیری سیڑھیوں اترتے وقت گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا......کیا اس نے پروفیسر ٹراؤلینی کو سچی پیش گوئیاں کرتے ہوئے سنا ہے؟ یا پھر یہ امتحان کو ختم کرنے کیلئے ان کا کوئی متاثر کن طریقہ ہوسکتا ہے؟

پانچ منٹ بعد وہ پہرہ دینے والے عفریتوں کے پاس سے بھاگتا ہوا جا رہا تھا جو گری فنڈر ہال کے بیرونی حصے پر حفاظت کیلئے تعینات تھے۔ پروفیسر ٹراؤلینی کے الفاظ ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔طلباء اس کی مخالف سمت میں جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، وہ آپس میں مذاق کر رہے تھے اور خوب ہنس بھی رہے تھے۔ان کا رُخ میدان کی طرف تھا۔جس آزادی کا وہ لمبے عرصے سے انتظار کر رہے تھے وہ بالآخر انہیں مل گئی تھی۔ جب ہیری تصویر کے دروازے سے گری فنڈر کے ہال کے اندر پہنچا تو بالکل خالی تھا۔ایک کونے میں رون اور ہرمائنی بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیری تیزی سے ان کے پاس گیا اور ہانپتے ہوئے بولا۔

''پروفیسر ٹراؤلینی نے ابھی ابھی مجھے بتایا......''

لیکن وہ ان کے چہروں کے تاثرات دیکھ کر بولتے بولتے رُک گیا۔

''بک بیک ہار گیا ہیری......!'' رون نے دھیمے انداز میں افسردگی سے کہا۔''ہیگرڈ نے ابھی ابھی یہ خط بھیجا ہے۔''

ہیگرڈ کا خط اس بار خشک تھا۔اس پر آنسوؤں کے نشان نہیں تھے۔لیکن لگتا تھا کہ اسے لکھتے وقت ہیگرڈ کا ہاتھ بری طرح سے کانپ رہا ہوگا کیونکہ اس خط کو پڑھنا خاصا دشوار ہو رہا تھا۔

''ہم اپیل میں بھی ہار گئے۔ وہ لوگ غروب آفتاب کے وقت موت کی سزا دیں گے۔تم کچھ نہیں کر سکتے ہو۔ یہاں مت آنا۔ہم نہیں چاہتے کہ تم وہ بھیانک منظر دیکھو......ہیگرڈ۔''

''ہمیں جانا ہی ہوگا۔'' ہیری نے فوراً کہا۔''ہم اسے تنہا جلاد کا انتظار نہیں کرنے دیں گے۔''

''غروبِ آفتاب......!'' رون نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے دہرایا۔''ہمیں وہاں جانے کی اجازت کبھی بھی نہیں ملے گی ......خاص طور پر تمہیں ہیری......؟''

ہیری نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا اور سوچنے لگا۔

''کاش ہمارے پاس غیبی چوغہ ہوتا......!!!''

''وہ کہاں ہے ہیری؟'' ہرمائنی نے چونک کر پوچھا۔

ہیری نے اسے بتایا کہ غیبی چوغہ ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے نیچے والی خفیہ راہداری میں چھپایا ہوا ہے...... ہیری نے کہا۔ ''اگر سنیپ مجھے اس جگہ کے آس پاس بھی دیکھ لے گا تو میں یقیناً بڑی مشکل میں پھنس جاؤں گا۔''

''ہاں یہ تو سچ ہے۔'' ہرمائنی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔''اگر وہ تمہیں دیکھ لیتے تو...... ویسے ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے خفیہ راستے کو کھولا کیسے جاتا ہے؟''

''اسے چھڑی سے ٹھونکنا پڑتا ہے اور 'نیچے دھنس' کہنا پڑتا ہے لیکن......'' ہیری بولتے بولتے رُک گیا۔ ہرمائنی نے اس کی بات پوری ہونے کا بھی انتظار نہیں کیا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے فربہ عورت کی تصویر والا دروازہ کھولا اور اگلے ہی پل آنکھوں سے اوجھل ہوگئی۔

''کہیں وہ اکیلئے ہی چوغہ لینے تو نہیں چلی گئی......؟'' رون نے حیرانگی سے دروازے کو گھورتے ہوئے کہا۔

وہ واقعی چوغہ لینے ہی گئی تھی۔ پندرہ منٹ بعد وہ جب لوٹی تو سفید چوغہ اس کے جبے کے نیچے تہہ کیا ہوا رکھا تھا۔

''ہرمائنی! میں نہیں جانتا ہوں کہ آج کل تمہیں کیا ہوگیا ہے؟'' رون حیرانگی سے منہ پھاڑے ہوئے بولا۔''پہلے تو تم نے ملفوائے کو طمانچہ دے مارا پھر تم پروفیسر ٹراؤلینی کی کلاس چھوڑ کر چلی گئی اور اب......''

ہرمائنی یہ سن کر بہت خوش دکھائی دے رہی تھی۔

☆☆☆☆

وہ سب کے ساتھ ڈنر کرنے تو گئے تھے لیکن سب کے ساتھ واپس گری فنڈر ہال میں واپس نہیں لوٹے۔ ہیری نے غیبی چوغہ اپنے جبے کے اندر چھپا لیا تھا۔ اس کے ابھار کو چھپانے کیلئے اس نے اپنے ہاتھ سامنے کی طرف باندھ رکھے تھے۔ پھر وہ بڑے ہال کے ساتھ والے ایک خالی کمرے میں گھس گئے اور بڑے ہال کے خالی ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ جب تک انہیں یقین نہیں ہوگیا کہ ہال خالی ہو چکا تھا۔ وہ وہیں دبکے رہے۔ ہال سے جانے والا آخری گروہ باتیں کرتا ہوا رخصت ہوگیا اور دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی تو ہرمائنی نے دروازے سے اپنا سر باہر نکال کر جھانکا۔

''ٹھیک ہے......'' اس نے سرگوشی کی۔''یہاں کوئی نہیں ہے، چوغہ پہن لینا چاہئے۔''

چوغہ پہن کر وہ ایک دوسرے کے ساتھ چپک کر چل رہے تھے تاکہ کوئی انہیں دیکھ نہ پائے۔ پھر وہ دبے قدموں بڑے ہال کو عبور کر کے صدر دروازے کی طرف بڑھے۔ پتھر کی سیڑھیاں اتر کر وہ میدان میں جا پہنچے۔ سورج اندھیرے جنگل کے درختوں کے پیچھے غروب ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ درختوں کی بالائی شاخیں سورج کی زرد روشنی میں چمک رہی تھیں۔

ہیگرڈ کے جھونپڑے کے پاس پہنچ کر انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اسے جواب دینے میں پورا ایک منٹ لگا۔ باہر آ کر ہیگرڈ نے چاروں طرف دیکھا کہ دروازہ کس نے کھٹکھٹایا ہے؟ اس کا چہرہ خوف اور پریشانی سے زرد ہو رہا تھا اور اس کے بدن پر کپکپی طاری تھی۔

''ہم ہیں......'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔''ہم غیبی چوغہ پہنے ہوئے ہیں۔ ہمیں اندر آنے دو تاکہ ہم اسے اتار سکیں۔''

''تمہیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا......'' ہیگرڈ ایک طرف ہوتے ہوئے سرگوشی نما لہجے میں غرایا۔ راستہ ملتے ہی وہ تینوں

جھونپڑے کے اندر گھس گئے۔ہیگرڈ نے سرعت کے ساتھ دروازہ بند کرلیا۔اسی دوران ہیری نے چوغہ اتار دیا۔

ہیگرڈ رونہیں رہا تھا، نہ ہی اس نے ان کے گلے لگنے کی کوشش کی تھی۔اسے دیکھ کر تو ایسا لگتا تھا کہ جیسے اسے یہ پتہ ہی نہ ہو کہ وہ کہاں تھا یا کیا کررہا تھا؟ یہ بے بسی آنسوؤں سے زیادہ بری تھی۔

''چائے پیو گے......''اس نے کیتلی کی طرف اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ بڑھائے۔

''بک بیک کہاں ہے ہیگرڈ؟''ہرمائنی نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

جگ بھرتے وقت ہیگرڈ نے پوری میز پر دودھ پھیلا دیا تھا۔

''ہم......ہم اُسے باہر لے گئے اور اسے کدوؤں والی کیاری میں باندھ دیا ہے۔ہم نے سوچا کہ اسے درختوں اور کھلی فضا کو دیکھ لینا چاہئے۔اور تازہ ہوا کی خوشبو کو دل کھول کر سینے میں اتار لینا چاہئے،اس سے پہلے کہ......''

ہیگرڈ کا ہاتھ اتنی زور سے کانپا کہ دودھ کا جگ ہی اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر فرش پر جا گرا اور ہر طرف دودھ ہی دودھ پھیل گیا۔

''میں اسے صاف کر دیتی ہوں ہیگرڈ!''ہرمائنی نے جلدی سے کہا اور پھر وہ زمین پر جھک کر صفائی کرنے لگی۔

''فکر نہ کرو۔الماری میں ایک اور دودھ کا جگ پڑا ہے۔''ہیگرڈ نے بیٹھتے ہوئے پسینے سے شرابور ماتھے کو آستین سے صاف کرتے ہوئے کہا۔ہیری نے رون کی طرف دیکھا جو بڑی دکھ بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

''کیا کوئی کچھ نہیں کرسکتا ہیگرڈ؟''ہیری نے غصے سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔''ڈمبل ڈور......؟''

''انہوں نے کوشش کی تھی۔''ہیگرڈ نے بتایا۔''ان کے پاس کمیٹی کے فیصلے کے خلاف جانے کا اختیار نہیں ہے۔انہوں نے ان سب کو بتا دیا تھا کہ بک بیک بالکل ٹھیک ہے لیکن وہ لوگ خوفزدہ تھے......تم تو جانتے ہو،لوسیس ملفوائے کس طرح کا شخص ہے۔اس نے انہیں دھمکی دی ہوگی......اور جلاد میک نیئر تو ملفوائے کا پرانا دوست ہے......لیکن یہ کام جلدی ہی اور صفائی سے انجام دیا جائے گا......اور ہم اس کے پاس ہی رہیں گے۔''

ہیگرڈ نے بمشکل تھوک نگلا۔اس کی آنکھیں پورے گھر میں دوڑ رہی تھیں۔یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی امید کی کرن کو تلاش کر رہی ہوں یا پھر کہیں فرار کا راستہ ڈھونڈ رہی ہوں۔

''جج......جب......جب یہ ہوگا تو ڈمبل ڈور بھی موجود ہوں گے۔انہوں نے آج صبح ہی خط بھیجا ہے۔انہوں نے لکھا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ رہنا چاہتے ہیں......ڈمبل ڈور عظیم ہیں۔''

ہرمائنی دودھ کا دوسرا جگ ڈھونڈنے کیلئے ہیگرڈ کی الماری کھنگال رہی تھی۔اس کے منہ سے ہلکی سی دبی ہوئی سسکاری نکل گئی۔اس نے نئے جگ کو اپنے ہاتھ لیا اور اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی۔

''ہم بھی تمہارے ساتھ رہیں گے ہیگرڈ!'' اس نے بولنا شرع کیا لیکن ہیگرڈ نے جلدی سے اپنا بالوں بھرا سر جھٹک دیا۔

''تم لوگ واپس سکول میں لوٹ جاؤ گے۔ ہم نے تمہیں بتایا ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ تم یہ سب دیکھو۔ اور تمہیں تو یہاں آنا ہی نہیں چاہئے تھا...... ہیری اگر فج اور ڈمبل ڈور نے تمہیں بغیر اجازت کے یہاں دیکھ لیا تو تم بہت مشکل میں پھنس جاؤ گے۔''

اب ہرمائنی کے چہرے پر آنسو بہنے لگے تھے مگر اس نے انہیں ہیگرڈ سے چھپا لیا۔ وہ سر جھکا کر چائے بنانے لگی۔ پھر جب اس نے دُودھ ڈالنے کیلئے دودھ کا جگ اُٹھایا تو اس کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی۔

''رون مجھے...... مجھے یقین نہیں آرہا ہے...... یہ تو سکے برز ہے!''

رون نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔

''تم کیا کہہ رہی ہو......؟''

ہرمائنی دودھ کے جگ کو میز پر لا کر الٹ دیا۔ دہشت بھری چیخ کے ساتھ دوبارہ دودھ کے جگ میں جانے کی کوشش کرتا ہوا 'سکے برز' میز پر آن گرا۔

''سکے برز'' رون خوشی اور حیرت بھری آواز میں چیخا۔ ''سکے برز! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟''

اس نے بھاگ کر چوہے کو پکڑ لیا اور اسے روشنی میں اُٹھا کر دیکھا۔ سکے برز کی حالت بہت ہی خراب اور خستہ تھی۔ وہ پہلے سے بہت دُبلا ہو چکا تھا اور کافی بال جھڑ جانے کے باعث کئی جگہ سے اس کی کھال دکھائی دینے لگی تھی۔ وہ رون کے ہاتھ میں اتنی بری طرح کانپ رہا تھا کہ جیسے وہ آزادی حاصل کرنے کیلئے تڑپ رہا ہو......

''سب ٹھیک ہے سکے برز!'' رون جلدی سے بولا۔ ''آس پاس کوئی بلی نہیں ہے۔ فکر نہ کرو، یہاں پر تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

ہیگرڈ اچانک اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نگاہیں کھڑکی پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کا عام طور سرخ دکھائی دینے والا چہرہ یکلخت گھٹ کر سیاہ پڑ گیا۔

''وہ لوگ آرہے ہیں......''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے پلٹ کر دیکھا۔ کچھ لوگ سکول کے قلعہ نما عمارت کی سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے دکھائی دیئے۔ سب سے آگے ایلبس ڈمبل ڈور تھے جن کی لمبی سفید ڈاڑھی سورج کی آخری کرنوں میں چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ان کے پیچھے کارنیلوس فج تھا اور اس کے پیچھے کمیٹی کا بوڑھا اور کمزور جادوگر تھا۔ سب سے پیچھے جلاد میک نیئر چلا آرہا تھا۔

''تمہیں لوٹ جانا چاہئے......'' ہیگرڈ فوراً بولا۔ اس کا پورا بدن بری طرح کانپ رہا تھا۔ ''انہیں تمہاری جھلک بھی یہاں نہیں دکھائی دینا چاہئے...... چلو جاؤ...... اسی وقت نکلو......''

رون نے سکے برز کو اپنی جیب میں ڈال لیا اور ہرمائنی نے چوغہ اُٹھا لیا۔

''ہم تمہیں پچھلے دروازے سے نکال دیتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے تیزی سے کہا۔

وہ اس کے پیچھے پیچھے پچھلے دروازے تک گئے جو باغیچے میں کھلتا تھا۔ ہیری کو یہ سچ نہیں لگ رہا تھا۔ خاص طور پر تب، جب اس نے بک بیک کو کچھ گز دور ہیگرڈ کی کدوؤں کی کیاری کے پیچھے ایک درخت سے بندھا ہوا دیکھا۔ لگتا تھا بک بیک کو یہ احساس ہو چکا تھا کہ کوئی بڑا حادثہ ہونے والا تھا۔ وہ اپنا سر ادھر ادھر ہوا میں ہلا رہا تھا اور گھبراہٹ میں زمین پر پنجے مار رہا تھا۔

''سب ٹھیک ہے، بیکی!'' ہیگرڈ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''سب ٹھیک ہے......'' وہ ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف مڑا۔ ''اب جاؤ...... چلے جاؤ یہاں سے......''

لیکن وہ نہیں ہلے۔

''ہیگرڈ! ہم ایسا نہیں کر سکتے......''

''ہم انہیں سچ بتا دیں گے کہ اس دن کلاس میں کیا ہوا تھا......؟''

''وہ اسے نہیں مار سکتے......''

''جاؤ!'' ہیگرڈ نے خونخوار انداز میں غرا کر کہا۔ ''پہلے ہی اتنا بڑا طوفان مچا ہوا ہے...... مزید مشکلات پیدا نہیں کرو...... جاؤ یہاں سے...... نہ مجھے اور نہ ہی خود کو کسی بڑی مصیبت میں مت پھنسواؤ...... چلے جاؤ......''

ان کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ ہرمائنی نے ہیری اور رون پر چوغہ ڈالا تو وہ سب نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اسی وقت جھونپڑے کے قریب باتیں کرنے کی آواز سنائی دیں۔ ہیگرڈ نے مڑ کر آوازوں کی سمت میں دیکھا اور جلدی سے مڑ کر ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جلدی سے یہاں سے نکل جاؤ...... اور خبردار یہاں رُک کر کچھ سننے کی کوشش مت کرنا۔''

ہیگرڈ کی آواز آخر میں بھرا گئی تھی۔ ٹھیک اسی وقت کسی نے جھونپڑے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے بے یقینی سے باغیچے میں نظر دوڑائی اور پھر کچھ نہ پا کر اندر لوٹ گیا۔

دھیمی دھیمی رفتار سے چلتے ہوئے وہ تینوں ہیگرڈ کے جھونپڑے سے دور ہوتے جا رہے تھے۔ ان کی حالت ایسی تھی کہ کسی بھی پل بے ہوش ہو کر گر جائیں گے۔ جب وہ دوسرے حصے تک پہنچے تو جھونپڑے کا دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند ہوتا ہوا سنائی دیا۔

''براہ مہربانی...... جلدی جلدی چلو!'' ہرمائنی روہانسی آواز میں چیخی۔ ''مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا...... میرے اعصاب یہ سب برداشت نہیں کر پا رہے......''

وہ سکول کی طرف جانے والی چڑھائی چڑھنے لگے۔ سورج اب تیزی سے غروب ہو رہا تھا۔ صاف آسمان دودھیا رنگت میں کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا جبکہ مغرب کی طرف گہری سرخی چھائی ہوئی تھی۔

رون چلتے چلتے یکدم رُک گیا۔

’’چلو رون......‘‘ ہر مائنی نے کہا۔

’’سکے برز!......وہ بری طرح مچل رہا ہے......‘‘

رون اب جھک گیا تھا اور سکے برز کو اپنی جیب میں روکنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ چوہا بری طرح اچھل کود کر رہا تھا اور جیب سے باہر نکلنے کیلئے بے تاب تھا۔ وہ چیخ رہا تھا اور رون کے ہاتھ میں اپنے دانت گڑانے کی کوشش کر رہا تھا......

’’سکے برز! یہ میں ہوں بیوقوف......میں رون ہوں۔‘‘ رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک اسی وقت انہیں اپنے عقب میں جھونپڑے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور کچھ لوگوں کے آپس میں بات چیت کی آوازیں آنے لگیں۔

’’رون! اب جلدی چلو......‘‘ ہر مائنی کی آواز کانپ رہی تھی۔ ’’وہ لوگ سزا دینے والے ہیں۔‘‘

’’ٹھیک ہے سکے برز!......اب سکون سے رہو۔‘‘

وہ لوگ دوبارہ چل دیئے۔ ہر مائنی کی طرح ہیری بھی یہ کوشش کر رہا تھا کہ وہ پیچھے سے آنے والی آوازوں کو نہ ہی سنیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ رون ایک بار پھر رُک گیا۔

’’میں اسے پکڑ کر نہیں رکھ سکتا...... سکے برز! چپ ہو جاؤ۔ سب لوگ سن لیں گے۔‘‘

چوہا زور زور سے چیخ رہا تھا۔ لیکن اتنی زور سے نہیں کہ ہیگرڈ کے باغیچے کی آوازیں انہیں سنائی نہ دیں۔ لوگوں کی آوازیں ایک پل کیلئے رُک گئیں اور پھر بغیر کسی رکاوٹ کے کلہاڑی لہرانے اور اس کے ٹکرانے کی آواز فضا میں گونج اُٹھی۔

ہر مائنی اسی جگہ پر لہرا گئی۔

’’انہوں نے اسے مار ڈالا۔‘‘ اس نے سسکتے ہوئے ہیری کے کندھے سے سر ٹکا دیا۔ ’’مجھے اس بات کا یقین نہیں ہو رہا ہے...... انہوں نے اسے مار ڈالا......‘‘

☆☆☆☆

سترہواں باب

بلی، چوہا اور کتا

ہیری کا دماغ صدمے کے باعث سن ہو چکا تھا۔ وہ تینوں غیبی چوغے کے اندر دہشت کے مارے چپ چاپ کھڑے تھے۔ ڈوبتے سورج کی آخری کرنیں لمبے سایوں والے میدان خون جیسی روشنی کر رہی تھیں اور پھر انہیں عقب سے کسی کے رونے کی آواز سنائی دی۔

''ہیگر ڈ......!'' ہیری بڑبڑایا۔ وہ کیا کر رہے ہیں، یہ سوچے بنا ہی وہ مڑنے لگا مگر ہرمائنی اور رون نے جلدی سے اس کا ایک ایک ہاتھ پکڑ لیا۔

''ہم وہاں نہیں جا سکتے......'' رون نے جلدی سے کہا۔ اس کا چہرہ خوف سے سپید پڑ چکا تھا۔ ''اگر انہیں یہ پتہ چل گیا کہ ہم اس سے ملنے گئے تھے تو وہ اور مشکل میں پڑ جائے گا۔''

ہرمائنی کی سانس اکھڑنے لگی تھی۔

''وہ ایسا......نہیں کر سکتے......!'' اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ ''وہ ایسا......کیسے کر......سکتے ہیں؟''

''چلو!'' رون بولا جواب اپنے دانت کٹکٹا رہا تھا۔

وہ واپس سکول کی طرف چل دیئے۔ غیبی چوغے کے نیچے چھپنے کی وجہ سے ان کی رفتار بہت کم تھی۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اُٹھا رہے تھے۔ سورج کی روشنی تیزی سے ماند پڑتی جا رہی تھی۔ جب وہ کھلے میدان میں پہنچے تو چاروں طرف اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔

''سکے برز!......سکون سے رہو!'' رون نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سرگوشی کی۔ چوہا پاگلوؤں کی طرح اچھل کود کر رہا تھا۔ رون اچانک رُک گیا اور سکے برز کو اپنی جیب میں دھکیلنے کی کوشش کرنے لگا جو کافی باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ''تمہیں آخر ہو کیا گیا ہے کم بخت چوہے؟ سکون سے اپنی جگہ پر جمے رہو......آہ......اووچ!......اس نے مجھے کاٹ لیا۔''

''رون چپ رہو!'' ہرمائنی تلخی سے بولی۔ ''فج یہاں پر کسی بھی وقت پہنچ سکتا ہے۔''

''وہ رُک ہی......نہیں رہا ہے۔''

سکے برز بری طرح دہشت زدہ لگ رہا تھا۔ وہ اپنی قوت سے مچل رہا تھا اور رون کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کرر ہا تھا۔

''جانے اِسے کیا ہوا ہے......؟''

عین اسی وقت ہیری نے دیکھا کہ کروک شانکس ان کی طرف بھاگی چلی آ رہی تھی۔ اس کی پیلی پیلی آنکھیں اندھیرے میں چمک رہی تھیں۔ ہیری کو یہ سمجھ نہیں آیا کہ کروک شانکس انہیں دیکھ کر آئی تھی یا پھر چوہے کی چیخوں کی آواز سن کر......!

''کروک شانکس!'' ہرمائنی نے غمگین لہجے میں کہا۔ ''نہیں! دور ہٹو......کروک شانکس!''

لیکن بلی نہ صرف پاس آ رہی تھی بلکہ اس کی رفتار تیز ہوگئی تھی۔

''سکے برز!......نن......نہیں......''

بہت دیر ہو چکی تھی۔ چوہا رون کی انگلیوں کے بیچ میں سے پھسل کر زمین پر گرا اور سرپٹ ایک طرف بھاگنے لگا۔ کروک شانکس نے اسے دیکھ لیا تھا اور وہ پوری قوت کے ساتھ اس کے پیچھے لپکی۔ اس سے پہلے ہرمائنی اور ہیری کچھ سمجھ پاتے۔ رون نے غیبی چوغے سے باہر نکل کر کروک شانکس کے پیچھے دوڑ لگا دی اور اگلے ہی لمحے اندھیرے میں گم ہوتا چلا گیا۔

''رون......'' ہرمائنی بے بسی سے چیختی رہ گئی۔

اس نے اور ہیری نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی بھاگنے لگے۔ غیبی چوغے کے نیچے تیز رفتاری سے بھاگنا دشوار ہو رہا تھا، اس لئے انہوں نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ غیبی چوغہ ان کے پیچھے کسی کٹی ہوئی پتنگ کی مانند لہراتا ہوا زمین پر گر گیا۔ ہرمائنی نے پھرتی سے مڑ کر چوغہ اُٹھایا اور اسے اپنے بازو پر لپیٹ لیا۔ وہ دونوں بے پرواہ ہو کر اسی سمت میں بھاگ رہے تھے جس طرف سے رون کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ وہ کروک شانکس پر مسلسل چلا رہا تھا۔

''اس سے دور ہٹو......دور ہٹو...... سکے برز...... یہاں آؤ......میرے پاس آؤ۔''

ایک زوردار 'دھپ' کی سی آواز سنائی دی۔

''پکڑ لیا......دور ہٹو......گندی بلی......دور ہٹو......''

ہیری اور رون بھاگتے ہوئے رون تک پہنچ گئے۔ وہ دوڑتے دوڑتے بری طرح سے ہانپ رہے تھے اور پھر وہ اس کے اوپر گرتے گرتے بچے۔ اس کے ٹھیک سامنے وہ بمشکل رُکے۔ رون زمین پر بیٹھا ہوا تھا لیکن سکے برز اس کی جیب میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے جیب کے پھڑکتے ہوئے ابھار پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے پکڑ رکھا تھا۔

''رون! چوغے کے نیچے چھپ جاتے ہیں...... چلو......'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور، فج ...... وہ لوگ کسی بھی وقت آ سکتے ہیں۔''

اس سے پہلے کہ وہ غیبی چوغہ اوڑھ پاتے یا اپنی اکھڑی سانسوں کو قابو میں لا پاتے۔ انہیں دیوہیکل پنجوں کی دھیمی آواز سنائی دینے

لگی۔اندھیرے میں کوئی چیز اچھلتی ہوئی ان کی طرف دوڑی چلی آ رہی تھی۔ بڑی بڑی پیلی آنکھوں والا ایک بڑا، سیاہ اور خونخوار کتا......

ہیری نے جلدی سے اپنی چھڑی کی طرف ہاتھ بڑھائے لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔ کتے نے ایک لمبی جست لگائی اور اس کے اگلے پنجے ہیری کے سینے پر پڑے۔ وہ جھٹکے سے پیچھے کی طرف لڑھک گیا۔ ہیری نے کی گرم سانسیں اپنے چہرے کے قریب محسوس کی تھیں اور اس کے ایک انچ لمبے دانت بھی دیکھے تھے۔

لمبی چھلانگ لگانے کے باعث کتا خود کو روک نہیں پایا اور دور تک گھسٹتا چلا گیا۔ وہ ہیری سے ٹکرا کر شاید اپنا توازن کھو بیٹھا تھا۔ ہیری کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ اس نے دوبارہ کھڑے ہونے کی کوشش کی۔ اسے کتے کی غراہٹ صاف سنائی دے رہی تھی۔ وہ گھسٹ کر گرنے کے بعد سنبھل چکا تھا اور پلٹ کر دوبارہ حملہ آور ہونا چاہتا تھا۔

رون اب کھڑا ہو چکا تھا حالانکہ وہ بھی شدید خوفزدہ تھا۔ کتے نے ایک بار پھر جست لگائی اور ہیری کو ایک طرف پھینکتے ہوئے وہ رون پر جھپٹا۔ رون ناگہانی آفت کو دیکھ کر ایک بار پھر زمین گر گیا۔ کتے نے رون کے پھیلے ہوئی بازو پر اپنے دانت گڑگڑائے اور اسے کھینچنے لگا۔ ہیری نے چھلانگ کر کتے کے بال مضبوطی سے پکڑ لئے۔ لیکن کتے نے ہیری کو جھٹک کر پیچھے گرا دیا اور پھر وہ رون کو یوں کھینچ کر لے گیا جیسے وہ کوئی گڑیا جیسا کھلونا ہو۔

ہیری دم بخود رہ گیا تھا۔ اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی اور پھر نجانے کہاں سے کوئی چیز ہیری کے چہرے کی طرف آئی اور زوردار طریقے سے ٹکرائی۔ ہیری الٹ کر پیچھے گرتا چلا گیا۔ اگلے ہی اسے ہر مائنی کی بھی درد میں ڈوبی ہوئی چیخ سنائی دی اور دھپ کی تیز آواز میں اس کا جسم زمین پر گر گیا۔ ہیری نے اپنی جادوئی چھڑی تلاش کی اور اپنی آنکھوں والے خون کو صاف کیا۔

''اجالا ہو......'' وہ بڑبڑایا۔

چھڑی کی روشنی کی کرنیں پھیلنے لگیں۔ انہیں اپنے سامنے ایک درخت کا بڑا تنا دکھائی دیا جو ہل رہا تھا۔ ہیری کو اب یہ احساس ہو چکا تھا کہ وہ سکے برز کا تعاقب کرتے کرتے جھگڑالو درخت تک آ پہنچے تھے۔ اس کی نوکیلی شاخیں تیزی سے ہوا میں جھول رہی تھیں اور آگے پیچھے اچھل کر انہیں قریب آنے سے روک رہی تھیں۔

جھگڑالو درخت کے ٹھیک نیچے کتا موجود تھا جو جڑوں کے بیچ بنی ہوئی بڑی کھوہ میں رون کو گھسیٹ کر لے جا رہا تھا۔ حالانکہ رون بڑی بہادری سے اس کا مقابلہ کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا سر اور نصف دھڑ کھوہ میں گھس چکے تھے۔

''رون!'' ہیری چلایا اور اس کے پاس جانے کی کوشش کی لیکن ایک بھاری شاخ ہوا میں جھولتی ہوئی تیز سرسراہٹ کے ساتھ نیچے کی طرف آئی۔ ہیری کو مجبوراً تیزی سے پیچھے ہٹنا پڑا۔

انہیں اب صرف رون کا ایک پیر دکھائی دے رہا تھا جو اس نے ایک جڑ میں اٹکا رکھا تھا تا کہ کتا اسے اندر نہ لے جا سکے۔ تبھی ہوا میں گولی کی سنسناتی ہوئی آواز گونجی۔ چٹاک کی ایک خوفناک آواز...... رون کا پیر ٹوٹ گیا تھا یا پھر کچھ اور...... اگلے ہی پل رون کا

پاؤں بھی جڑ کی کھوہ کے اندر گم ہو گیا۔

''ہیری!......ہمیں اس کی مدد کرنا چاہئے...... ہمارے پاس وقت نہیں ہے......''

''ہم بغیر مدد کے جھگڑالو درخت کے پار نہیں جا پائیں گے۔''

تبھی ایک اور شاخ ان کی طرف ہوا میں تیرتی ہوئی آئی۔ جس کی ٹہنیاں مکے کی مانند بندھی ہوئی تھیں۔

''اگر وہ کتا اندر جا سکتا ہے تو ہم بھی جا سکتے ہیں۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ وہ ادھر ادھر کا جائزہ لے رہے تھے اور لہراتی ہوئی غصیلی شاخوں کے بیچ میں سے کوئی راستہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ درخت کی خونخوار شاخوں کی زد میں آئے بنا وہ ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔

''اوہ مدد کرو......مدد کرو......'' ہرمائنی دہشت سے چلائی اور اپنی جگہ سے ادھر ادھر ہلنے لگی۔ ''براہ مہربانی......مدد کرو......''

کروک شانکس بھاگتی ہوئی آگے آئی۔ وہ خوفناک انداز میں لہراتی ہوئی شاخوں کے بیچ میں سے کسی سانپ کی طرح پھلستی ہوئی آگے چلی گئی۔ اس نے اپنے دونوں نوکیلے پنجے متحرک تنے کے نچلے حصے میں گڑا دیئے۔ اچانک درخت کی حرکت تھم گئی۔ اب ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ درخت سنگ مرمر کا بنا ہوا ہو۔ اس کا ایک بھی پتہ تک نہیں ہل رہا تھا۔

''کروک شانکس!'' ہرمائنی نے تعریفی انداز میں چمکارتے ہوئے کہا۔ اس نے اب ہیری کا ہاتھ پوری طاقت سے پکڑ لیا۔ ''اسے کیسے پتہ چلا......؟''

''اس کی اس کالے کتے سے دوستی ہے......'' ہیری نے اعتماد بھرے انداز سے کہا۔ ''میں ان دونوں کو ایک ساتھ گھومتے دیکھا ہے۔ چلو!......اور اپنی چھڑی باہر نکال لو......''

وہ لوگ کچھ ہی سیکنڈوں میں تنے تک پہنچ گئے۔ لیکن وہ جڑوں کی کھوہ تک پہنچ پاتے، اس سے پہلے ہی کروک شانکس اپنی دم ہلاتی ہوئی کھوہ میں گھس گئی۔ اس کے بعد ہیری اندر گیا۔ وہ سر کے بل گھومتا ہوا اندر جا گرا۔ ایک ڈھال پر پھسلتے ہوئے وہ ایک بہت نیچی سرنگ کے دہانے تک جا پہنچا تھا۔ کروک شانکس تھوڑا آگے جاتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کی آنکھیں ہیری کی چھڑی کی روشنی میں چمکتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ ہرمائنی بھی پھلستے ہوئے اس کے پاس پہنچ گئی۔

''رون کہاں ہے......؟'' اس نے دہشت بھری آواز میں پوچھا۔

''ادھر سے چلتے ہیں!'' ہیری نے کہا اور کروک شانکس کے پیچھے پیچھے جھک کر چلنے لگا۔

''یہ سرنگ باہر کہاں نکلتی ہے؟'' ہرمائنی نے پیچھے سے ہانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''میں خود نہیں جانتا...... یہ اس نقشے میں تو دکھائی دیتی ہے لیکن فریڈ اور جارج کا کہنا ہے کہ اس میں کبھی کوئی نہیں گیا ہے۔ یہ نقشے کے کنارے سے جاتی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ ہاگس میڈ تک جائے گی......''

وہ جتنی تیزی سے چل سکتے تھے، چلتے رہے۔ انہیں کافی کمر جھکا کر چلنا پڑ رہا تھا۔ آگے آگے کروک شانکس کی ہلتی ہوئی دُم کبھی کبھار دکھائی دے جاتی تھی۔ وہ سرنگ میں بغیر رُکے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ہیری کو اندازہ ہونے لگا کہ یہ سرنگ بھی ہنی ڈیوکس کے تہہ خانے تک جانے والی راہداری جتنی طویل ہے۔ ہیری رون کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ وہ دیوہیکل کتا اس کے ساتھ نجانے کیا کر رہا ہوگا؟...... ہیری ہانپتے ہوئے اب درد بھرے سانس لے رہا تھا اور کمر نیچے کئے مسلسل بھاگے جا رہا تھا۔ ہرمائنی کی حالت اس سے زیادہ بری ہو رہی تھی۔

اور پھر سرنگ میں چوڑائی شروع ہوگئی۔ کچھ دیر بعد ایک موڑ آیا اور کروک شانکس غائب ہوگئی۔ کچھ فاصلے پر ہیری کو کھلی جگہ پر ہلکی سی روشنی دکھائی دی۔ وہ اور ہرمائنی گہرے سانس لیتے ہوئے رُکے اور پھر آگے کی طرف بڑھ گئے۔ آگے کیا ہے؟ یہ دیکھنے کیلئے دونوں نے اپنی چھڑیاں اُٹھا رکھی تھیں۔ وہاں اوپر ایک کمرہ تھا۔ جو بہت سی بکھری ہوئی چیزوں سے بھرا پڑا تھا۔ دھول کی موٹی تہہ اس پر اَٹی ہوئی تھی اور چھت سے مکڑیوں کے جالے لٹک رہے تھے۔ دیواروں سے پلستر اکھڑا ہوا تھا، جیسے کسی نے اسے جان بوجھ کر اکھاڑ دیا ہو۔ کھڑکیاں پوری طرح سے بند تھیں۔

ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھا جو بہت خوفزدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی لیکن اس نے سر ہلایا۔ ہیری چاروں طرف دیکھتے ہوئے سرنگ کے دہانے سے باہر نکلا۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ اس کی نگاہ دائیں طرف ایک کھلے ہوئے دروازے کی طرف اُٹھ گئی۔ ہرمائنی نے اچانک ہیری کا ہاتھ دوبارہ پکڑ لیا۔ اس کی چوڑی آنکھیں بند کھڑکیوں پر گھوم رہی تھیں۔

''ہیری!'' اس نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ ہم چیختے بنگلے میں ہیں۔''

ہیری نے چونک کر چاروں طرف جائزہ لیا۔ اس کی نگاہ پاس والی لکڑی کی کرسی پر پڑی۔ اس کے کئی حصے غائب تھے۔ اس کا ایک پایہ تو پوری طرح سے اکھڑا ہوا تھا۔

''یہ بھوتوں نے نہیں کیا ہے......'' وہ دھیمی آواز میں بولا۔

اسی وقت بالائی حصے سے ایک آواز سنائی دی۔ دونوں نے چھت کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی نے ہیری کا ہاتھ اتنی زور سے پکڑ رکھا تھا کہ ہیری کی انگلیاں سن ہونے لگیں۔ اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی نے سر ہلاتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

وہ دھیمے انداز میں رینگتے ہوئے ہال میں پہنچ گئے اور بوسیدہ ٹوٹی پھوٹی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ فرش کو چھوڑ کر ہر ایک چیز دھول کی موٹی پرت میں اٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ فرش پر ایک چوڑا اور چمکتا ہوا نشان تھا جیسے کسی کو کھینچ کر اوپر لے جایا گیا ہو۔

وہ اندھیرے میں اوپر پہنچ گئے۔

''اجالا ختم ہو!'' وہ ایک ساتھ بولے اور ان کی چھڑیوں کے سروں پر روشنی کی چمک ماند پڑتے ہوئے غائب ہوگئی۔ صرف ایک دروازہ کھلا ہوا تھا۔ جب وہ اس کی طرف بڑھے تو انہیں اس کے پیچھے سے آوازیں سنائی دیں۔ ایک ہلکی سی کراہ...... اور بلی کی

میاؤں۔انہوں نے آخری بارایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سر ہلایا۔

اپنے سامنے چھڑی کو کس کر پکڑ کر ہیری نے لات مار کر دروازہ کھول دیا۔

دھول سے بھرے ہوئے پردوں والے ایک شاندار پلنگ پر کروک شانکس لیٹی تھی اور انہیں دیکھ کر خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔اس کے پاس فرش پر رون تھا۔رون نے اپنا پاؤں پکڑ رکھا تھا جو الٹی سمت میں مکمل طور پر لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری اور ہرمائنی بھاگ کر اس کے پاس پہنچے۔

''رون تم ٹھیک تو ہو......؟''

''وہ کتا کہاں ہے......؟''

''وہ کتا نہیں ہے......'' رون نے کراہتے ہوئے کہا۔اس کے دانت درد سے بھینچے ہوئے تھے۔''ہیری! یہ ایک چال ہے......''

''کیا......؟''

''وہی کتا ہے......وہی بھیس بدل شیطان جادوگر ہے......''

رون ہیری کے کندھوں کے اوپر سے اُس پار گھور رہا تھا۔ہیری پلٹا۔سائے میں کھڑے آدمی نے ایک جھٹکے سے دروازہ بند کر دیا۔

اس کے گندے مٹی سے اَٹے ہوئے گچھے دار بال اس کی کہنیوں تک جھول رہے تھے۔اگر اس کی آنکھیں گہرے کالے گڑھوں میں دھنسی ہوئی چمک نہ رہی ہوتیں تو وہ یقیناً کسی مردے کی طرح ہی دکھائی دیتا۔اس کی پتلی کھال اس کے چہرے کی ہڈیوں کے اتنے پاس تھی کہ اس کا سر کسی کھوپڑی کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔مسکرانے کی وجہ سے اس کے پیلے دانت صاف دکھائی دینے لگے......وہ سیریس بلیک تھا......!

''نہتے ہو جاؤ۔'' وہ چلایا اور رون کی چھڑی ان کی طرف کر دی۔ہیری اور ہرمائنی کی چھڑیاں ان کے ہاتھوں سے نکل کر ہوا میں اڑتی ہوئی بلیک کے پاس چلی گئیں۔بلیک نے لپک کر انہیں پکڑ لیا۔پھر اس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔اس کی آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔

''میں جان گیا تھا کہ تم اپنے دوست کی مدد کرنے ضرور آؤ گے۔'' اس نے بھاری آواز میں کہا۔اس کی آواز سے لگتا تھا کہ جیسے اس نے کافی لمبے عرصے تک کسی سے بات نہ کی ہو۔''تمہارے والد نے بھی میرے لئے ایسا ہی کیا تھا۔تم نے بہادروں کی طرح کسی استاد کی مدد نہیں لی۔اس بارے میں میں احسان مند ہوں......اس سے سب کچھ بہت آسان ہو جائے گا۔''

اپنے والد کے بارے میں طعنہ ہیری کے کانوں سے اتر کر دل کی گہرائیوں میں خنجر کی طرح لگا تھا۔ہیری کے دل میں نفرت کا لاوا ابلنے لگا۔اس کے اندر کے سارے خوف اور اندیشے یکلخت مٹ گئے۔زندگی میں پہلی بار وہ اپنی چھڑی کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے

بے چین ہوا جا رہا تھا، خود کو بچانے کیلئے نہیں بلکہ سیریس بلیک پر حملہ کرنے کیلئے ......اسے جان سے مارنے کیلئے ...... یہ جانے بغیر کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے؟ وہ آگے کی طرف بڑھا لیکن دونوں طرف سے دو ہاتھوں نے اسے مضبوطی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔

''نہیں ہیری!'' ہرمائنی نے دہشت بھری آواز میں اسے روکتے ہوئے کہا۔

''اگر تم ہیری کو مارنا چاہتے ہو تو اس سے پہلے تمہیں ہمیں مارنا پڑے گا۔'' رون نے چیخ کر کہا۔ حالانکہ کھڑا ہونے کی کوشش میں اس کے چہرے کی رنگت پیلی پڑ گئی تھی۔ بات کرتے ہوئے اس کی آواز تکلیف سے کانپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

بلیک کی اندر دھنسی ہوئی آنکھوں میں عجیب سی چمک دکھائی دی۔

''لوٹ جاؤ......'' اس نے نرمی سے رون کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''تمہارے پیر کا درد اور بڑھ جائے گا......''

''تم نے سنا......؟'' رون نے کمزور سی آواز میں بولا۔ وہ کھڑے رہنے کیلئے ہیری کا سہارا لے رہا تھا۔ ''تمہیں ہم تینوں کو ایک ساتھ مارنا پڑے گا......''

''آج رات یہاں صرف ایک ہی موت واقع ہو گی۔'' بلیک نے سرد لہجے میں کہا اس کی مسکراہٹ کافی چوڑی ہو گئی تھی۔

''ایسا کیوں...... بلیک!'' ہیری نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ اب وہ رون اور ہرمائنی کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''پچھلی بار تو اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں تھی ہے نا!...... پیٹی گرو کو مارنے کیلئے اتنے سارے ماگلوؤں کو ہلاک کرنے میں تو تم ذرا بھی نہیں ہچکچائے تھے......اب کیا ہوا ہے۔ اژقبان نے دماغ ٹھکانے لگا دیا ہے کیا؟''

''ہیری چپ رہو......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''اس نے میرے باپ کو مار ڈالا تھا......'' ہیری گرجتے ہوئے چیخا۔ زوردار جھٹکے کے ساتھ وہ ہرمائنی اور رون کی گرفت سے چھوٹ گیا پھر وہ آگے بڑھا اور بلیک کے اوپر چھلانگ لگا دی۔ وہ جادو کے بارے تو بھول ہی گیا تھا۔ وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ چھوٹا، دُبلا اور صرف تیرہ سال کا لڑکا تھا۔ جبکہ بلیک ایک لمبا اور منجھا ہوا جادوگر تھا۔ ہیری تو بس اتنا جانتا تھا کہ وہ بلیک کو اپنی پوری طاقت سے بری طرح چوٹ پہنچانا چاہتا تھا اور اسے اس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ بدلے میں اسے کتنی چوٹ پہنچے گی......

شاید بلیک کو یہ امید نہیں تھی کہ ہیری اتنا احمقانہ قدم اُٹھائے گا۔ اس لئے وہ صدمے کے باعث گنگ کھڑا رہ گیا اور اس کے ہاتھ چھڑی کو اونچا نہیں کر پائے تھے۔ ہیری نے ایک ہاتھ سے بلیک کی پتلی کلائی کس کر پکڑ لی اور جادوئی چھڑیوں کو خود سے دور کر دیا۔ ہیری کا دوسرا ہاتھ مکہ بن کر بلیک کے سر پر پڑا۔ دونوں گتھم گتھا ہو کر پیچھے کی طرف گرتے ہوئے دیوار سے جا ٹکرائے۔

ہرمائنی چیخ رہی تھی۔ رون چلا رہا تھا۔ بلیک کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑیوں سے ہوا میں چنگاریاں نکلنے لگیں۔ ایک چندھیا دینے والی روشنی ہوئی جو ہیری کے چہرے سے کچھ انچ دور نکل گئی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کی ہتھیلی میں دبی ہوئی پتلی کلائی پاگلوں کی طرح گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس نے ہاتھ چھوڑنے کی حماقت نہیں کی۔ وہ اپنے دوسرے ہاتھ کی مدد سے بلیک

کے بدن پر دیوانوں کی مانند مکے برسا رہا تھا۔

لیکن بلیک کے کھلے ہوئے دوسرے ہاتھ کو ہیری کا گلا مل گیا......

''نہیں!'' وہ بڑبڑایا۔ ''میں نے بہت لمبے عرصے تک انتظار کیا ہے......''

انگلیوں کی گرفت تنگ ہونے لگی۔ ہیری کا گلا رندھ گیا اور اس کی عینک چہرے سے اتر کر زمین گر گئی۔

تبھی اسے ہوا میں ہرمائنی کا پیر دکھائی دیا۔ ایک درد بھری کراہ کے ساتھ بلیک نے ہیری کو چھوڑ دیا۔ رون لنگڑاتے ہوئے بلیک کے چھڑی والے ہاتھ پر کود گیا تھا۔ اسی وقت ہیری کو چھڑیاں زمین پر گرنے کی آواز سنائی دی۔

جب وہ الجھے ہوئے بدنوں کی گرفت سے باہر نکلا تو اسے اپنی چھڑی زمین پر لڑھکتی ہوئی دکھائی دی۔ اس نے جلدی سے جست لگائی مگر......

''آہ......''

کروک شانکس بھی لڑائی میں کود چکی تھی۔ اس نے اپنے دونوں نوکیلے پنجے ہیری کے ہاتھ میں گہرائی تک دھنسا دیئے تھے۔ ہیری نے اسے جھٹکے سے دور پھینک دیا۔ لیکن کروک شانکس اب ہیری کی چھڑی کی طرف لپک رہی تھی۔

''نہیں ایسا مت کرنا......'' ہیری گرجا اور اس نے کروک شانکس کو لات جمانے کی کوشش کی۔ جس سے بلی اچھل کر ایک طرف ہوگئی۔ ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھالی اور گھمائی......

''راستے سے ہٹ جاؤ......'' اس نے چیخ کر رون اور ہرمائنی سے کہا۔

یہ بات دہرانے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ ہرمائنی اور رون دونوں نے اپنی اپنی چھڑیاں پکڑتے ہوئے ایک طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کے ہونٹ سے خون نکل رہا تھا۔ رون رینگتے ہوئے پلنگ تک پہنچا اور ہانپتے ہوئے اس پر گر پڑا۔ اس کا سفید چہرہ اب ہرا پڑتا جا رہا تھا اور وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے ٹوٹے ہوئے پیر کو پکڑے ہوئے تھا۔

بلیک دیوار کے نیچے دہرا پڑا تھا۔ اس کا دبلا پتلا سینہ بہت تیزی سے اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ جب اس نے ہیری کو چھڑی لے کر اپنی طرف بڑھتے دیکھا جس کی نوک سیدھی بلیک کے دل کی طرف اُٹھی ہوئی تھی۔

''مجھے مارنا چاہتے ہو......؟'' بلیک نے اپنی سانسیں بحال کرتے ہوئے کہا۔

ہیری ٹھیک اس کے پاس آ کر رُک گیا۔ اس کی چھڑی اب بھی بلیک کے سینے کی طرف تھی۔ بلیک کی بائیں آنکھ کے پاس چوٹ کا ایک نیلا نشان پھیل رہا تھا اور اس کی ناک سے خون نکل رہا تھا۔

''تم نے میرے ماں باپ کو مار ڈالا۔'' ہیری نے کہا اس کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔ مگر اس کی چھڑی والے ہاتھ میں کسی قسم کی کوئی لرزش نہیں تھی۔

بلیک نے اپنی دھنسی ہوئی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔

''میں اس بات سے انکار نہیں کرتا ہوں۔'' اس نے بہت دھیمی آواز میں کہا۔ ''لیکن تم پوری بات تو سن سکتے ہو......''

''پوری بات......؟'' ہیری نے دہراتے ہوئے کہا اور اس کے کانوں پر ہتھوڑے برسنے لگے۔ ''تم نے انہیں والڈی مورٹ کے ہاتھوں بیچ دیا۔ مجھے بس اتنا ہی جاننے کی ضرورت ہے۔''

''تمہیں پوری بات سننا چاہئے......'' بلیک نے کہا اور اب اس کی آواز میں بے چینی جھلک رہی تھی۔ ''اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو بعد میں بہت پچھتاؤ گے......تم غصے میں ہو، اس لئے سمجھ نہیں رہے ہو......''

''تم جتنا سوچتے ہو...... میں اس سے کہیں زیادہ سمجھتا ہوں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اور اس کی آواز اب پہلے سے زیادہ کانپ رہی تھی۔ ''تم نے کبھی میری ماں کی آواز نہیں سنی...... ہے نا!...... میری ماں...... جب والڈی مورٹ سے بچانے کی کوشش کر رہی تھی......اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا تھا...... یہ سب تمہاری خود غرضی کے باعث ہوا تھا......''

اس سے پہلے ان میں سے کوئی بھی اور کہہ پاتا۔ کوئی چیز ہیری کے پاس سے گزری۔ کروک شانکس اچھل کر بلیک کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گئی تھی۔ سیدھی اس کے دل کے بالکل اوپر۔ بلیک نے پلکیں جھپک کر بلی کی طرف دیکھا۔

اس نے کروک شانکس کو خود سے دور ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''ہٹ جاؤ!''

لیکن کروک شانکس نے اپنے دونوں پنجے بلیک کے میلے خستہ حال چوغے میں دھنسا دیئے تھے اور اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔ اس پنا بدصورت چپٹا چہرہ ہیری کی طرف موڑ دیا اور اسے اپنی بڑی پیلی خونخوار آنکھوں سے گھورنے لگی۔ دائیں طرف ہرمائنی سبکنے لگی۔

ہیری نے بلیک اور کروک شانکس کی طرف دیکھا اس نے اپنی چھڑی پر گرفت مضبوط کر لی تھی۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ اسے بلی کو بھی مارنا پڑے؟ وہ بلیک سے ملی ہوئی تھی......اگر وہ بلی کو بچانے کیلئے مرنے کو تیار تھی تو اس سے ہیری کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ اگر بلیک بلی کو بچانا چاہتا تھا تو اس سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ ہیری کے ماں باپ کی بجائے وہ اس بلی کی زیادہ پرواہ کرتا تھا۔

ہیری نے چھڑی سامنے اُٹھائی۔ اب یہ کام کرنے کا صحیح وقت آ گیا تھا۔ اب اپنے ماں باپ کا بدلہ لینے کا وقت آ چکا تھا۔ وہ بلیک کو مار ڈالے گا۔ اسے بلیک کو مارنا ہی ہوگا۔ اسے اس سے اچھا موقعہ پھر شاید کبھی نہ ملے۔

گھڑاں بیت رہی تھیں لیکن پھر بھی ہیری وہیں پر کھڑا رہا۔ اس کی چھڑی ہوا میں جھول رہی تھی۔ بلیک اسے گھور کر دیکھ رہا تھا اور کروک شانکس بلیک کے سامنے سینے پر چڑھی بیٹھی تھی۔ پلنگ کی طرف سے رون کے تیز تیز سانس لینے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہرمائنی بالکل خاموش تھی۔

اور پھر ایک نئی چیز ہوئی......

دبے ہوئے قدم فرش پر گونج رہے تھے۔ نیچے کی سیڑھیوں سے کوئی اوپر کی طرف آ رہا تھا۔

''ہم یہاں پر ہیں......'' ہرمائنی اچانک چیخی۔ ''ہم یہاں پر ہیں......سیریس بلیک بھی ہے......جلدی آؤ......''

بلیک تیزی سے ہلا جس سے کروک شانکس گرتے گرتے بچی۔ ہیری نے اپنی چھڑی کو مزید کس کر پکڑ لیا۔اس کے من میں ایک خیال آیا۔ یہ کام ابھی کر دو۔لیکن سیڑھیوں پر دھڑ دھڑاتے ہوئے قدموں کی آواز قریب آتی جا رہی تھی۔ ہیری نے کچھ نہیں کیا......

کمرے کا دروازہ سرخ چنگاریوں کی بوچھاڑ سے کھل گیا اور ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ پروفیسر لوپن ہڑبڑائے انداز میں کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔ان کے چہرے کا رنگ اُڑا ہوا تھا اور ان کی چھڑی اُٹھی ہوئی تھی۔انہوں نے فرش پر کراہتے ہوئے رون کو دیکھا۔ دروازے کے پاس دبکی ہوئی ہرمائنی پر نظر ڈالی اور ہیری کو دیکھا جس نے بلیک پر چھڑی تان رکھی تھی۔اور سب سے آخر میں بلیک کو دیکھا جو ہیری کے قدموں کے پاس خون سے لت پت پڑا ہوا تھا۔

''نہتے رہو......'' پروفیسر لوپن نے تیزی سے کہا۔

ہیری کی چھڑی ایک بار پھر اس کے ہاتھوں سے نکل گئی اور یہی حال ہرمائنی کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی چھڑیوں کا ہوا۔لوپن نے پھرتی کے ساتھ تینوں چھڑیوں کو اپنے قبضے میں کر لیا۔اس کے بعد انہوں نے کمرے کے آتشدان میں آگ جلائی اور سیریس بلیک کو گھور کر دیکھنے لگے،جس کے سینے پر اب بھی کروک شانکس پہرہ دار بن کر بیٹھی ہوئی تھی۔

ہیری کے چہرے پر اچانک مایوسی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ بلیک کو اپنے ہاتھوں سے سزا نہیں دے پایا تھا۔ بلیک کو ایک بار پھر روح کھچڑوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔

''وہ کہاں ہے سیریس؟'' پروفیسر لوپن نے عجیب سی آواز میں سرگوشی کی۔ان کی آواز میں پراسراریت چھائی ہوئی تھی۔

ہیری نے جلدی سے لوپن کی طرف دیکھا۔ وہ ان کی بات کا مطلب نہیں سمجھ پایا تھا۔لوپن کس کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔وہ ایک بار پھر بلیک کی طرف مڑا۔

بلیک کا چہرہ بھائیں بھائیں کر رہا تھا۔کچھ سیکنڈوں تک وہ ذرا بھی نہیں ہلا۔ بہت دھیرے سے اس نے اپنا ہاتھ اُٹھایا اور رون کی طرف اشارہ کیا۔دم بخود ہیری نے رون کی طرف مڑ کر دیکھا جو دانت بھینچ کر اپنی تکلیف کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''لیکن تب تو......'' لوپن بلیک کی طرف اتنا غور سے دیکھ رہے تھے جیسے اس کے من کی بات پڑھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ ''وہ پہلے کیوں سامنے نہیں آیا؟ جب تک کہ......''

لوپن کی آنکھیں اچانک چوڑی ہو گئیں جیسے وہ بلیک سے آگے کوئی چیز دیکھ رہے ہوں جسے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا ہو۔ ''جب تک کہ اسی کے اندر راز چھپایا گیا ہو...... جب تک کہ تم نے آخری پل ارادہ نہ بدل لیا ہو...... بنا مجھے بتائے......؟''

بلیک نے دھیرے دھیرے سر ہلایا اور اپنی نگاہ لوپن کے چہرے پر گاڑ دی۔

''پروفیسر لوپن!'' ہیری زور سے چیختے ہوئے بولا۔ ''آخر ہو کیا......؟''

لیکن وہ اپنا سوال پورا نہیں کر پایا کیونکہ اس نے جو دیکھا، اس سے اس کی آواز گلے میں ہی کہیں اٹک کر رہ گئی تھی۔ لوپن اپنی چھڑی جھکا رہے تھے۔ اگلے ہی لمحے وہ بلیک کے پاس گئے۔ اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھڑا کر دیا۔ جس سے کروک شانکس فرش پر گر گئی۔ پھر انہوں نے بلیک کو اس طرح گلے لگا لیا جیسے انہیں کوئی بچھڑا ہوا دوست مل گیا ہو......

ہیری کو ایسے لگا جیسے اس کے پیٹ کا تلا غائب ہو گیا ہو۔

''مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے......'' ہرمائنی چلا کر بولی۔ لوپن نے بلیک کو چھوڑ دیا اور ہرمائنی کی طرف مڑے۔ وہ لوپن کی طرف آنکھیں پھاڑ کر اشارہ کر رہی تھی۔ ''آپ......آپ......''

''ہرمائنی......''

''آپ......آپ......وہ......''

''ہرمائنی......خود پر قابو رکھو......''

''میں نے کسی کو بھی نہیں بتایا......'' ہرمائنی چیخی۔ ''میں نے سب سے آپ کی سچائی چھپائی۔''

''ہرمائنی پلیز!......میری بات تو سنو......'' لوپن نے جلدی سے کہا۔ ''میں ثابت کر سکتا ہوں......''

ہیری کا بدن اب بری طرح کانپ رہا تھا۔ خوف سے نہیں بلکہ شدید غصے سے......

''میں نے آپ پر بھروسہ کیا۔'' اس نے لوپن پر چلاتے ہوئے کہا اور اس کی آواز بے اختیار کانپ رہی تھی۔ ''اس تمام عرصے تک......آپ اس کے دوست تھے......''

''نہیں یہ صحیح نہیں ہے۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔ ''میں بارہ سال سے سیریس کا دوست نہیں تھا......لیکن اب دوست ہوں...... مجھے اپنی بات سمجھانے کا موقع دو۔''

''بالکل نہیں......'' ہرمائنی چیخ کر بولی۔ ''ہیری! ان پر بھروسہ مت کرنا۔ وہی بلیک کو سکول میں گھسنے میں مدد کر رہے تھے......وہ تمہیں مرا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں......وہ بھیڑیائی انسان ہیں۔''

یکلخت پورے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ ہر ایک کی آنکھیں اب لوپن پر اُٹھی ہوئی تھیں جو نہایت پرسکون دکھائی دے رہا تھا۔ حالانکہ ان کا چہرہ تھوڑا پیلا پڑ گیا تھا۔

''عام طور پر تمہارے جواب جتنے صحیح ہوتے ہیں۔ یہ واقعہ اتنا صحیح نہیں ہے ہرمائنی!'' انہوں نے کہا۔ ''تمہیں تین میں سے ایک نمبر ہی ملے گا۔ میں نے سکول میں گھسنے کے معاملے میں سیریس بلیک کی کوئی مدد نہیں کی اور یقینی طور پر میں ہیری کو مرا ہوا نہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔'' ایک عجیب سی لہر ان کے چہرے پر دوڑ گئی۔ ''لیکن میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ میں ایک بھیڑیائی انسان

ہوں......یعنی آدھا انسان اور آدھا بھیڑیا۔''

رون نے کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر وہ شدید درد سے کراہتا ہوا دوبارہ گر گیا۔لوپن اس کی طرف فکرمندی سے بڑھے لیکن رون نے نفرت سے چیختے ہوئے کہا۔

''بھیڑیائی انسان...... مجھ سے دور رہو......!''

لوپن اچانک رُک گئے پھر کوشش کر کے ہرمائنی کی طرف مڑے اور بولے۔

''تم کب سے یہ جانتی ہو؟''

''بہت پہلے سے ہی......'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔''جب پروفیسر سنیپ نے ہمیں بھیڑیائی انسان پر مضمون لکھنے کی ہدایت کی تھی۔''

''انہیں بڑی خوشی ہوگی۔''لوپن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔''انہوں نے وہ مضمون اسی امید پر ہی دیا تھا کہ شاید میرے انداز واطوار دیکھ کر تم لوگ حقیقت سمجھ جاؤ۔کیا چاند کی تاریخوں کا کیلنڈر دیکھ کر تمہیں سمجھ میں آ گیا تھا کہ میں ہمیشہ چودھویں کی رات کے آس پاس ہی بیمار ہوتا ہوں......یا پھر یہ دیکھا تھا کہ میرے سامنے آنے پر چھلاوے پورے چاند کی صورت میں بدل گیا تھا......؟''

''دونوں سے......'' ہرمائنی نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

لوپن نے دل کھول کر قہقہہ لگایا۔''تم اپنی عمر کی سب سے ہوشیار اور چالاک جادوگرنی ہو...... ہرمائنی!''

''ایسا نہیں ہے......'' ہرمائنی نے فوراً کہا۔''اگر میں تھوڑی بھی چالاک ہوتی تو میں سب کو آپ کی اصلیت بتا دیتی......''

''بہر حال! وہ سب پہلے سے ہی یہ سب جانتے تھے۔''لوپن نے کہا۔''کم از کم سٹاف کے سبھی اساتذہ کو اس بات کی خبر ہے۔''

''ڈمبل ڈور نے آپ کو سکول میں ملازمت دے دی، یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ بھیڑیائی انسان ہو......کیا ان کا دماغ چل گیا ہے......؟'' رون نے چیختے ہوئے کہا۔

''سٹاف کے کچھ لوگ بھی ایسا ہی سمجھتے تھے۔''لوپن نے کہا۔''ڈمبل ڈور کو کچھ اساتذہ کو یہ یقین دلانے میں یقیناً مشکل پیش آئی تھی کہ کیا مجھ پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟''

''اور وہ غلطی پر تھے......'' ہیری تلملاتا ہو چیخا۔''آپ پہلے دن سے ہی اس کی مدد کر رہے تھے۔''اس نے بلیک کی طرف اشارہ کیا جواب جا کر گندے پلنگ پر بیٹھ گیا تھا۔اس نے اپنے کانپتے ہاتھ سے اپنا چہرہ چھپا لیا تھا۔کروک شانکس بھی اچھل کر اس کے پاس پہنچ گئی اور دُم ہلاتی ہوئی اس کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئی تھی۔رون اپنے پیر کو گھسیٹتا ہوا ان دونوں سے دو کھسک گیا تھا۔

''میں سیریس کی مدد نہیں کر رہا ہوں۔'' لوپن نے جلدی سے کہا۔''اگر تم مجھے موقعہ دو تو میں یہ ثابت کر سکتا ہوں...... دیکھو......!''

انہوں نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی چھڑیوں کو الگ الگ کیا اور پھر ایک ایک کر کے ان کے مالکوں کی طرف انہیں اچھال دیا۔ ہیری نے حیرت زدہ نگاہوں سے اپنی چھڑی کو جلدی سے اپنے قبضے میں لے لیا۔

''لو......'' لوپن نے اپنی چھڑی بیلٹ میں اڑستے ہوئے کہا۔ ''اب تم لوگوں کے پاس چھڑیاں ہیں اور ہمارے پاس نہیں ہیں......اب تو تم ہماری بات سنو گے؟''

ہیری کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کا کیا جواب دے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں یہ ان کی کوئی چال نہ ہو۔

''اگر آپ اس کی مدد نہیں کر رہے تھے تو......'' اس نے بلیک کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تو آپ کو یہ کیسے پتہ چلا کہ وہ یہاں پر ہے؟''

''نقشہ......!'' لوپن نے فوراً مسکرا کر کہا۔ ''وہی نقشہ......میں اپنے دفتر میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا کہ......''

''آپ جانتے ہیں کہ اسے کیسے استعمال کیا جاتا ہے؟'' ہیری نے بیچ میں بات اچک لی۔ اس کی نظروں شکوک کے بادل منڈلا رہے تھے۔

''ظاہر ہے! جب میں یہ جانتا ہوں کہ یہ نقشہ ہے تو اس کا استعمال بھی بخوبی جانتا ہوں۔'' لوپن نے اعتماد سے اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر میں نے ہی تو اس نقشے کو بنایا تھا......میں ہی مونی ہوں......میرے دوست مجھے اسی نام سے پکارتے تھے۔''

''یہ نقشہ آپ نے بنایا تھا......؟'' ہیری کے ساتھ ساتھ سب کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔

''اہم بات یہ ہے کہ میں آج شام کو اسے غور سے دیکھ رہا تھا کیونکہ مجھے محسوس ہوا تھا کہ تم، رون اور ہرمائنی چوری سے سکول سے باہر نکلنے کی کوشش کرو گے۔ میں یہ بھی جانتا تھا کہ قشنگر سے تم تینوں کی وابستگی ہے اور اس کی موت سے پہلے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں جانے کی کوشش ضرور کرو گے......اور میں صحیح ثابت ہوا......ہے نا!'' وہ دھیرے دھیرے ٹہلنے لگے اور ان کی طرف دیکھا۔ جب بھی وہ چلتے ہوئے اپنا پاؤں اُٹھاتے تھے تو انہیں تھوڑی سی دھول اُڑتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔

''تم نے شاید اپنے والد کا پرانا چوغہ پہن رکھا تھا......ہیری!''

''آپ اس چوغے کے بارے میں کیسے جانتے ہیں؟'' ہیری کو حیرانگی کا ایک اور جھٹکا لگا۔

''میں نے جیمس کو اسکے نیچے بار بار غائب ہوتے دیکھا تھا......'' لوپن نے ایک بار پھر اعتماد کے ساتھ ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ ''بہرکیف! اصل بات یہ ہے کہ بھلے ہی تم نے غیبی چوغہ پہن رکھا تھا ہو لیکن تم نقشے میں دکھائی دیتے رہتے ہو۔ میں نے دیکھا کہ تم میدان کے پار کرتے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں پہنچے اور وہاں سے نکل کر سکول کی طرف واپس آنے لگے لیکن لوٹتے وقت تمہارے ساتھ کوئی اور بھی تھا......؟''

''کک......کیا......؟'' ہیری چونک اُٹھا۔''نہیں ہمارے ساتھ اور کوئی نہیں تھا۔''

''یہ دیکھ کر کر مجھے بھی اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہیں ہوا'' لوپن نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تک کمرے کے درمیان میں چہل قدمی کرر ہا تھا۔''مجھے لگا کہ نقشہ کوئی غلط نشاندہی کرر ہا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ کیسے ہوسکتا تھا......؟''

''کوئی بھی ہمارے ساتھ نہیں تھا......'' ہیری نے تنک کر جواب دیا۔

''ٹھیک اسی وقت مجھے ایک اور نقطہ دکھائی دیا جو تیزی سے تمہاری طرف بڑھتا جار ہا تھا۔ اس نقطے پر سیریس بلیک کے حروف چمک رہے تھے......میں نے اسی ٹکراتے دیکھا وہ تم میں سے دولوگوں کو سرعت کے ساتھ جھگڑالو درخت کے اندر لے گیا......''

''ہم میں سے ایک کو......'' رون نے غصے سے کہا۔

''نہیں رون......'' لوپن فوراً اس کی اصلاح کی۔''تم میں سے دولوگوں کو......''

انہوں نے اب چلنا بند کر دیا تھا اوران کی آنکھیں اب رون پر ٹک گئی تھیں۔

''کیا میں تمہارے چوہے کو دیکھ سکتا ہوں؟'' انہوں نے اچانک عجیب فرمائش کی۔

''کیا مطلب؟'' رون نے پریشان ہوکر کہا۔''سکے برز کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟''

''سب کچھ......'' لوپن نے کہا۔''کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں؟''

رون نے اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر سکے برز کو باہر نکالا مگر وہ بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ وہ کہیں ایک بار پھر بھاگ نہ نکلے اسی لئے رون نے اس کی لمبی دُم کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ کروک شانکس چوہے کی صورت دیکھتے ہی بلیک کی گود میں سے اُٹھ کھڑی ہوئی اوراس کے منہ سے غراہٹیں برآمد ہونے لگیں۔ لوپن تیزی سے رون کے پاس آئے اور سکے برز کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنی سانس بند کر لی تھی۔

''کیا ہوا؟'' رون نے دوبارہ پوچھا۔ اس نے سکے برز کو کس کر پکڑ رکھا تھا لیکن اسے ڈر لگ رہا تھا۔''میرے چوہے کا کسی چیز سے کیا تعلق ہوسکتا ہے؟''

''وہ چوہا نہیں ہے......احمق!'' سیریس بلیک نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا مطلب ہے؟......وہ چوہا ہی......''

''نہیں......نہیں ...... یہ چوہا نہیں ہے۔ وہ ایک بھیس بدل چوپائی جادوگر ہے۔'' لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔''یہ ایک خطرناک جادوگر ہے۔''

''یہ سچ ہے کہ وہ بھیس بدل چوپائی جادوگر ہے۔'' بلیک نے کڑکتے ہوئے کہا۔''اوراس کا نام ہے 'پیٹر پٹی گو'......''

☆☆☆☆

اٹھارھواں باب

مونی، وارم ٹیل، پیڈ فٹ اور پرونگس

یہ سمجھنے میں انہیں کچھ سیکنڈ لگ گئے کہ وہ صورت حال کتنی الجھی ہوئی اور خطرناک تھی۔ پھر رون نے وہ کہہ ڈالا جو فقرہ ھیری کے دماغ میں گونج رہا تھا۔

''آپ دونوں ہی پاگل ہوگئے ہیں......!''

''یہ سب بکواس ہے!'' ہرمائنی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''پیٹر پٹی گوتو مر چکا ہے۔'' ھیری نے غصے سے کہا۔''اس نے خود اسے بارہ سال پہلے مار ڈالا تھا۔'' اس نے بلیک کی طرف اشارہ کیا جس کا چہرہ بری طرح بھنچا ہوا تھا۔

''میں اسے مارنا چاہتا تھا......'' بلیک نے گرجتے ہوئے کہا۔ اب اس کے پیلے دانت ایک بار پھر دکھائی دینے لگے۔ ''لیکن پیٹر مجھ سے زیادہ چالاک نکلا۔ اس بار ایسا کچھ نہیں ہوگا۔''

بلیک نے اچانک سکے برز پر چھلانگ لگا دی جس کی وجہ سے کروک شانکس زمین پر جا گری۔ جب بلیک کا وزن رون کے ٹوٹے ہوئے پاؤں پر پڑا تو وہ بلبلا اُٹھا۔

''سیریس نہیں......'' لوپن نے چھلانگ کر بلیک کو پکڑ لیا اور جلدی سے اسے رون سے دور ہٹایا۔ ''رک جاؤ......تم اس طرح سے اسے مار نہیں سکتے۔ ان لوگوں کو سمجھانا بھی ہوگا......ہمیں ان لوگوں کو پوری بات بتانا ہوگی......''

''ہم ان لوگوں کو پوری بات بعد میں بھی بتا سکتے ہیں......'' بلیک غراتے ہوئے بولا۔ وہ لوپن کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اب بھی ہوا میں اُٹھا ہوا تھا جیسے وہ سکے برز تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہو، دوسری طرف سکے برز انہیں دیکھ کر خوفزدہ تھا اور اپنی جان بچانے کیلئے ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ اس کے منہ سے تیز چیخوں کی آواز نکل رہی تھیں۔

وہ رون کی گرفت سے نکلنے کی کوشش میں اس کے چہرے اور گردن پر اپنے پنجوں کی خراشیں ڈال رہا تھا۔

''انہیں ہر بات جاننے کا پورا پورا حق ہے......'' لوپن اپنے الفاظ چبا چبا کر بولے۔ وہ بری طرح سے ہانپ رہے تھے اور دونوں

ہاتھوں سے بلیک کو پیچھے ہٹانے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔ ''وہ رون کا پالتو چوہا بنا رہا......اس کہانی کے کچھ حصوں کو تو میں بھی نہیں سمجھ پایا ہوں۔اور پھر ہیری بھی تو ہے...... تمہیں ہیری کو سچائی بتانا ہوگی ......سیریس!''

بلیک نے تگ ودو کرنا چھوڑ دی، حالانکہ اس کی اندر دھنسی ہوئی آنکھیں ابھی تک سکے برز کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھیں جو رون کو کاٹتے ہوئے، کھروچتے ہوئے بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس کی لہولہان مٹھیوں میں سختی سے دبا ہوا تھا۔

''تو پھر ٹھیک ہے......'' بلیک نے اپنی نظریں چوہے سے ہٹائے بغیر ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''انہیں جو بتانا چاہتے ہو...... بتا ڈالو۔مگر جلدی کرو ریمس!......میں آج وہ قتل جلدی کرنا چاہتا ہوں جس کی میں نے بارہ سال تک سزا کاٹی ہے......''

''تم دونوں کا دماغ چل گیا ہے......'' رون نے کانپتے ہوئے کہا اور ہرمائنی اور ہیری کی طرف مدد کیلئے دیکھا۔ ''یہ بے سروپا باتیں بہت ہوچکیں۔اب ہمیں یہاں جانا چاہئے۔''

اس نے اپنے صحیح پاؤں پر اُٹھنے کی کوشش لیکن اسی وقت لوپن نے اپنی چھڑی نکال کر سکے برز پر تان لی تھی۔

''میری پوری بات سن لو رون!'' انہوں نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ ''بس سنتے وقت پیٹر کو یونہی کس کر پکڑے رہنا......''

''یہ پیٹر نہیں...... سکے برز ہے!'' رون حلق پھاڑ کر چیخا۔اور چوہے کو اپنی جیب میں ڈالنے کی کوشش کی لیکن چوہا پوری قوت سے جم کر کر مزاحمت کر رہا تھا۔ رون لڑکھڑایا اور لہرا کر نیچے گرنے لگا۔ٹھیک اسی وقت ہیری نے اسے اپنے ہاتھوں پر سنبھالا اور پلنگ پر بیٹھا دیا۔پھر وہ بلیک کو نظر انداز کرتے ہوئے لوپن کی طرف مڑا۔

''بہت سارے لوگوں نے پٹی گرو کو بیچ سڑک میں مرتے ہوئے دیکھا تھا۔'' ہیری کڑکتے ہوئے بولا۔ ''اس واقعے کے وہ سب گواہ تھے......''

''انہوں نے وہ نہیں دیکھا جیسا وہ چاہتے تھے کہ انہوں نے دیکھا تھا!'' بلیک نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔وہ اب بھی سکے برز کو رون سے ہاتھوں سے چھیننے کے درپے دکھائی دے رہا تھا۔

''سب نے یہی سوچا کہ سیریس نے پیٹر کو مار ڈالا۔'' لوپن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں بھی یہی یقین کرتا رہا...... جب تک میں آج رات کو وہ نقشہ نہیں دیکھا تھا۔ کیونکہ نقشہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا ہے...... پیٹر پٹی گرو زندہ ہے...... رون اسے پکڑے ہوئے ہے ہیری!''

ہیری نے رون کی طرف دیکھا اور اب ان دونوں کی نظریں آپس میں ملیں تو وہ دل ہی دل میں قائل ہو گئے کہ بلیک اور لوپن دونوں کے دماغوں میں خلل پیدا ہو چکا تھا۔ان کی کہانی بے تکی اور لاحاصل تھی۔ سکے برز، پیٹر پٹی گرو کیسے ہوسکتا تھا؟ اژقبان نے بلیک کے دماغ کو پوری طرح بے کار کر دیا تھا لیکن لوپن بھی اس کے سروں میں سر کیوں ملا رہا تھا......؟

ہرمائنی نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا جیسے پروفیسر لوپن سے اصلی بات اگلوانے کی کوشش کر رہی ہو۔ ''لیکن پروفیسر لوپن!......

سکے برز، پٹی گو نہیں ہوسکتا...... یہ سچ نہیں ہوسکتا...... آپ جانتے ہیں کہ یہ سچ نہیں ہوسکتا......''

''یہ سچ کیوں نہیں ہوسکتا......؟'' لوپن نے نہایت اطمینان سے پوچھا۔ جیسے وہ کلاس میں ہوں اور ہرمائنی نے انحبوط نامی جادوئی جانور کے ساتھ آنے والی کوئی پریشانی بیان کی ہو۔

''کیونکہ...... اگر پیٹر پٹی گو بھیس بدل چوپائی جادوگر ہوتا تو لوگوں کو یہ پتہ چل جاتا۔ پروفیسر میک گوناگل نے ہمیں کلاس میں بھیس بدل چوپائی جادوگر کے بارے میں پڑھایا تھا۔ اپنا ہوم ورک کرتے وقت میں نے ان کی تشریح بھی لکھی تھی۔ محکمہ جادوئی وزارت ان جادوگروں اور جادوگرنیوں کی مکمل فہرست رکھتا ہے جو جانور کا بہروپ بدلنے کی مہارت رکھتے ہیں۔ اس کا باقاعدہ ایک رجسٹر بنایا گیا ہے۔ اس میں وہ ساری تفصیل بھی درج ہے کہ بھیس بدل چوپائی جادوگر کس کس جانور کی شکل اختیار کرسکتے ہیں۔ ان کی نشانیاں کیا ہیں اور ایسی ہی بہت سی چیزیں...... میں نے جاکر خود وہ رجسٹر دیکھا تھا۔ اس میں پروفیسر میک گوناگل کا نام بھی موجود تھا۔ اس صدی میں صرف سات بھیس بدل چوپائی جادوگر ہوئے ہیں اور پٹی گو کا نام ان میں کہیں بھی درج نہیں تھا......''

ہیری دل ہی دل میں اس بات پر داد دیئے بغیر نہ رہ پایا تھا کہ ہرمائنی اپنے ہوم ورک کیلئے کتنی کڑی محنت کرتی ہے لیکن وہ ایسا زیادہ دیر تک نہیں کرپایا کیونکہ لوپن اس کی بات سن کر ہنسنے لگے تھے۔

''تم نے بالکل صحیح کہا ہرمائنی......!'' وہ بھنویں اُٹھا کر بولے۔ ''لیکن محکمہ وزارت جادو کو آج تک یہ معلوم نہیں ہوپایا کہ تین بھیس بدل چوپائی جادوگر ایسے تھے جو ہوگورٹس میں گھومتے رہتے تھے۔ کیونکہ ان کے ناموں کا کوئی ریکارڈ ان کے پاس نہیں تھا......''

''اگر تم انہیں پوری کہانی سنا رہے ہو تو جلدی کرو ریمس!'' بلیک غراتے ہوئے بولا جو سکے برز کی ہر کوشش کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ ''میں نے بارہ سال تک انتظار کیا ہے...... میں اب مزید انتظار کی اذیت نہیں سہہ سکتا ہوں......''

''ٹھیک ہے...... لیکن تمہیں میری مدد کرنا ہوگی سیریس!'' لوپن نے کہا۔ ''میں صرف یہ جانتا ہوں کہ یہ کیسے شروع ہوا......؟''

لوپن رُک گئے۔ ان کے پیچھے ایک زوردار چرچراہٹ کی آواز آئی۔ بیڈروم کا دروازہ اپنے آپ کھل گیا۔ پانچوں لوگوں نے دروازے کو گھور کر دیکھا۔ پھر لوپن اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے گئے اور باہر جھانکنے لگے۔ ''کوئی نہیں ہے......''

''یہاں پر بھوت رہتے ہیں......'' رون نے جلدی سے کہا۔

''نہیں ایسا کچھ نہیں ہے......'' لوپن اب بھی دروازے کی طرف عجیب نظروں سے گھور رہے تھے۔ ''چیختے بنگلے میں کوئی بھوت نہیں رہتا...... قصبے والے جو چلانے کی آوازیں اور چیخیں سنتے تھے وہ میری ہی تھیں......''

انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے سے اپنے بھورے بال ہٹائے۔ ایک پل کچھ سوچا پھر دوبارہ مخاطب ہوئے۔ ''ساری بات یہیں سے شروع ہوتی ہے...... میرے بھیڑیائی انسان بننے سے...... یہ سب کچھ نہیں ہوتا...... اگر بھیڑیائی انسان نے مجھے نہ کاٹا ہوتا۔ اور اگر میں اتنا بیوقوف نہ ہوتا......''

وہ سنجیدہ اور تھکے ہوئے لگ رہے تھے۔ رون نے بیچ میں بولنے کی کوشش کرنا چاہی مگر ہرمائنی نے اسے روک دیا۔ وہ لوپن کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔

''جب مجھے بھیڑیائی انسان نے کاٹا تو میں بہت چھوٹا تھا، میرے والدین نے میرے لئے بڑی بھاگ دوڑ کی مگر ان دنوں اس بیماری کا کوئی علاج نہیں تھا۔ پروفیسر سنیپ میرے لئے جو مرکب بناتے ہیں، وہ حال میں ہی دریافت ہوا ہے۔ اس سے میں کافی حد تک محفوظ بن جاتا ہوں۔ چاند کی چودھویں رات کے ٹھیک پہلے والے ہفتے میں اس مرکب کو بلاناغہ پینے کے بعد روپ بدلتے وقت میں میں پوری طرح ہوش وحواس میں رہتا ہوں ...... میں ایک غیر نقصان دہ بھیڑیا بن کر اپنے دفتر میں بند ہو جاتا ہوں اور چاند کے گھٹنے کا انتظار کرتا ہوں۔''

''بہر حال! اس خاص مرکب دوا کی دریافت سے پہلے میں مہینے میں ایک بار خطرناک بھیڑیئے میں بدل جاتا تھا۔ ہوگورٹس میں پڑھنا مجھے ناقابل یقین خواب کی مانند لگتا تھا کیونکہ باقی طلباء کے والدین یہ کبھی نہیں چاہتے کہ ان کے بچے میرے آس پاس رہیں......''

''لیکن اسی دوران ڈمبل ڈور ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر تعینات ہو گئے۔ ان کا نظریہ دوسرے جادوگروں سے الگ اور قابل تحسین تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم کچھ احتیاطی تدابیر برتیں تو میں سکول میں پڑھ سکتا ہوں۔'' لوپن نے آہ بھر کر ہیری کی طرف دیکھا۔ ''میں نے تمہیں مہینہ بھر پہلے بتایا تھا کہ جس سال میں ہوگورٹس آیا تھا، جھگڑالو درخت اسی سال لگایا گیا تھا...... سچ تو یہ ہے کہ اسے لگایا ہی اسی لئے گیا تھا کیونکہ میں ہوگورٹس سے آ چکا تھا۔ یہ مکان......'' لوپن نے اُداسی سے کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس تک آنے والی سرنگ...... میرے ہی استعمال کے لئے بنائی گئی تھی۔ مہینے میں ایک بار مجھے سکول سے نکال کر اس جگہ پر لایا جاتا تھا تاکہ میں بھیڑیا بن سکوں۔ سرنگ کے منہ پر درخت اسی لئے لگایا گیا تھا تاکہ کوئی بھی میرے پاس نہ پہنچ پائے کیونکہ میں خطرناک تھا اور کسی کو بھی کاٹ سکتا تھا......''

ہیری نہیں جانتا تھا کہ یہ کہانی آگے کہاں جائے گی لیکن وہ پوری توجہ سے سننے میں مشغول تھا۔ لوپن کے علاوہ صرف سکے برز کی ہی ڈری ہوئی چیخوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''ان دنوں میرا بھیڑیا والا روپ انتہائی خطرناک اور دیوانگی سے بھرپور ہوتا تھا۔ انسان سے بھیڑیئے کے خدوخال میں بدلنا بڑا کٹھن اور تکلیف دہ عمل ہوتا ہے۔ مجھے انسانوں سے الگ کر دیا جاتا تھا تاکہ میں انہیں کاٹ نہ لوں۔ اسی لئے میں خود کو ہی کاٹتا اور کھروچتا رہتا تھا۔ قصبے والوں نے میرے چلانے کی آوازیں اور چیخوں کو سن کر سوچا کہ وہ شاید کسی خوفناک بھوت کی آوازیں سن رہے ہیں۔ ڈمبل ڈور نے بھی اس افواہ کو پھیلانے میں معاونت کی۔ حالانکہ یہ بنگلہ برسوں سے خالی مگر پرسکون تھا۔ لیکن اب بھی قصبے والے اس کے پاس آنے سے ڈرتے ہیں۔''

''اگر میرے روپ بدلنے والے واقعات تو چھوڑ دیا جائے تو میں زندگی میں اتنا خوش پہلے کبھی نہیں تھا۔ پہلی بار میرے پاس

دوست تھے، تین اچھے دوست......سیریس بلیک......پیٹر پٹی گو......اور ظاہر ہے، ہیری تمہارے والد......جیمس پوٹر!''

''اب میرے تینوں دوستوں کا دھیان اس طرف جانا ہی تھا کہ میں مہینے میں ایک بار غائب ہو جاتا تھا۔ میں نے ہر طرح کے بہانے تراشے۔ میں نے انہیں بتایا کہ میری ماں بیمار تھی اور مجھے اس سے ملنے کیلئے گھر جانا پڑتا تھا......میں اس دہشت میں مبتلا تھا کہ جس پل انہیں سچائی معلوم ہو جائے گی تو وہ میرا ساتھ چھوڑ دیں گے۔لیکن ہرمائنی! انہوں نے بھی تمہاری طرح سچائی تک رسائی حاصل کر ہی لی......''

''لیکن انہوں نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا۔اس کے بجائے انہوں نے میرے لئے ایسا کچھ کیا جس سے میرا روپ بدلنا......سب کیلئے کم خطرناک ہوتا چلا گیا، بلکہ یہ کہنا زیادہ اچھا ہوگا کہ وہ میری زندگی کا سب سے بہترین وقت بن گیا۔ وہ میرے لئے بھیس بدل چوپائی جادوگر بن گئے۔''

''میرے والد بھی......؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''ہاں!'' لوپن نے سر ہلایا۔''بھیس بدل چوپائی جادوگر کیسے بنا جاتا ہے؟ یہ معلوم کرنے کیلئے انہیں تین سال لگ گئے ۔ تمہارے والد اور سیریس بلیک کافی ہوشیار اور ذہین طلباء میں سے ایک تھے اور یہ اچھی بات تھی کیونکہ بھیس بدل چوپائی جادوگر بننے کے عمل میں عموماً خوفناک نتائج بھی سامنے آ سکتے تھے۔ یہ بھی ایک خاص وجہ ہے کہ محکمہ وزارتِ جادو بھیس بدل چوپائی جادوگر بننے کی کوشش کرنے والے لوگوں پر کافی کڑی نظر رکھتا ہے۔ پیٹر کو جیمس اور سیریس کی مدد کی ضرورت پڑی۔ آخر کار ہمارے پانچویں سال میں انہوں نے یہ کام کر دکھایا۔ وہ تینوں اب خواہش کے مطابق جانوروں کا کامیاب بہروپ بدلنے پر قادر تھے۔''

''لیکن اس سے آپ کو کیسے مدد ملی؟'' ہرمائنی نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''وہ انسان کے روپ میں میرے ساتھ نہیں رہ سکتے تھے اسی لئے وہ جانور بن کر میرے ساتھ رہنے لگے۔'' لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔''بھیڑیائی انسان، بھیڑیئے کی شکل میں صرف انسانوں کیلئے خطرناک اور نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ وہ ہر مہینے جیمس کے غیبی چوغے میں چھپ کر سکول سے باہر نکلتے تھے پھر وہ بھیس بدل لیتے تھے......پیٹر جو سب سے چھوٹا تھا۔ جھگڑالو درخت کی حملہ آور شاخوں کے نیچے سے پھسلتا ہوا تنے کے پاس پہنچ جاتا تھا اور اسے پرسکون کرنے والی گانٹھ کو دبا دیتا تھا۔ پھر وہ سب سرنگ کے ذریعے مجھ تک پہنچ جاتے تھے۔ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں کم خطرناک ہو گیا تھا۔ میرا بدن تو بھیڑیئے جیسا دکھائی دیتا تھا لیکن ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میرا دماغ بھیڑیئوں کی طرح کا نہیں رہتا تھا۔''

''جلدی کرو......ریمس!'' بلیک غرایا۔ جو سکے برز کو اب بھی بھوکے شیر کی مانند گھور رہا تھا۔

''میں وہیں پہنچ رہا ہوں سیریس!......میں وہیں پر آ رہا ہوں!'' لوپن نے تیزی سے کہا۔''چونکہ اب ہم سب روپ بدل سکتے تھے، اس لئے ہمارے سامنے کئی اہم گتھیاں کھلتی چلی گئیں۔ ہم قید سے نکل آزاد گھومنے لگے۔ سیریس اور جیمس اتنے بڑے جانور میں

بدلتے تھے کہ وہ کسی بھی دیوہیکل بھیڑیئے پر بآسانی قابو پا سکتے تھے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہوگورٹس کے کسی بھی ایک طالب علم کو ہوگورٹس کے میدان اور ہوگورٹس کے بیرونی راستوں کے بارے میں اتنی معلومات حاصل ہوسکتی ہیں، جتنی اس دوران ہمیں ہوچکی تھی......اور پھر ہم نے وہ نقشہ بنایا۔ اوراس پر اپنے اپنے مخفی نام تحریر کر دیئے۔ سیریس بلیک، پیڈ فٹ ہے، پیٹر پٹی گو، وارم ٹیل ہے، جیمس پوٹر، پرونگس تھا۔''

''وہ کس طرح کے جانور بن......'' ہیری نے پوچھنے کی کوشش کی مگر ہرمائنی نے فوراً بات کاٹ دی۔

''پھر بھی یہ سچ مچ خطرناک تھا۔ اندھیرے میں ایک بھیڑیائی انسان کے ساتھ چاروں طرف گھومنا......اگر آپ دوسروں کو جل دے کر بھاگ نکلتے اور کسی کو کاٹ لیتے تو......؟''

''یہ ایک ایسا احساس ہے جو اب مجھے بہت اذیت دیتا ہے۔'' لوپن کے لہجے میں بھاری پن تھا۔ ''اور ایسے حادثے ہوتے ہوتے بچے تھے۔ ہم بعد میں ان کے بارے میں ہنستے تھے۔ ہم اس وقت چھوٹے تھے، بغیر سوچے سمجھے کام کرتے تھے۔ اپنی اس بہادری اور بے خوفی پر ہمیں گھمنڈ تھا......''

''میں کئی بار خود کو ملزم محسوس کرتا ہوں کہ میں نے ڈمبل ڈور کے حد سے زیادہ اعتماد کو قتل کیا۔ انہوں نے مجھے کسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہوگورٹس میں داخلہ دیا۔ جب کوئی دوسرا ہیڈ ماسٹر ایسا کرنے کو بالکل تیار نہیں تھا۔ انہیں یہ پتہ ہی نہیں تھا کہ میں ان کے قوانین کو توڑ رہا تھا جو انہوں نے میری اور دوسروں کی حفاظت کیلئے تشکیل دیئے تھے۔ انہیں یہ کبھی پتہ نہیں چلا کہ میں نے تین ساتھی طلباء کو غیر قانونی ڈھنگ سے بھیس بدل چوپائی جادوگر بننے کیلئے معاونت کی۔ لیکن پھر اگلے تیار ہونے والے مہماتی منصوبے کی تیاری میں میں ہمیشہ اپنی مجرمانہ احساسات کو دبانے میں کامیاب ہوجاتا تھا......اور میں اب بھی نہیں بدلا ہوں......''

لوپن کا چہرہ سفید ہو گیا تھا اور ان کی آواز میں دُکھ سے بھرے نفرت کے احساسات جھلک رہے تھے۔ ''اس پورے سال میں خود سے نبرد آزما رہا اور سلگتا رہا کہ مجھے ڈمبل ڈور کو یہ بتا دینا چاہئے کہ سیریس بلیک ایک بھیس بدل چوپائی جادوگر ہے۔ لیکن میں ایسا نہیں کر پایا......کیوں؟ کیونکہ میں بہت بزدل ہوں۔ اس کا مطلب یہ تسلیم کرنا تھا کہ سکول میں پڑھتے وقت میں نے ان کے اعتماد کو توڑ ڈالا تھا اور دوسروں کو اپنے ساتھ آنے کیلئے مجبور کیا تھا......ڈمبل ڈور کا اعتماد میرے لئے بہت معنی رکھتا ہے۔ انہوں نے میرے جو کچھ کیا وہ دوسرا نہیں کرسکتا تھا۔ انہوں نے مجھے ہوگورٹس میں داخلہ دیا اور پھر انہوں نے مجھے ملازمت بھی دی۔ جب باقی سب نے مجھے مسترد کر دیا تھا۔ ایک بھیڑیائی انسان ہونے کی وجہ سے مجھے کہیں ملازمت نہیں ملتی ہے۔ اور اس لئے میں نے خود کو یقین دلایا کہ سیریس بلیک سکول میں ان تاریک طاقتوں کا استعمال کر کے گھس رہا تھا جو اس نے والڈی مورٹ سے سیکھی تھیں۔ اس کا اس کے بھیس بدل چوپائی جادوگری سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ تو ایک طرح سے سنیپ میرے بارے میں شروع سے ہی صحیح سوچ لئے ہوئے تھا......''

''سنیپ......؟'' بلیک نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور پہلی بار سکے برز سے اپنی آنکھ ہٹا کر لوپن کی طرف دیکھا۔ ''سنیپ کا اس

معاملے سے کیا تعلق ہے؟''

''وہ یہیں ہے سیریس!''لوپن نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔''وہ یہیں ہوگورٹس میں پڑھ رہا ہے۔''انہوں نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔

''سنیپ بھی سکول میں ہمارے ساتھ پڑھتا تھا۔ جب تاریک جادو سے حفاظت کی کلاس کیلئے استاد کے عہدے پر مجھے نوکری دی گئی تو اس نے اس کی بھرپور مخالفت کی۔ وہ تمام سال ڈمبل ڈور سے یہی احتجاج کرتا رہا کہ میں بھروسے کے قابل نہیں ہوں۔ اس کے پاس اس کی کئی وجوہات تھیں۔ سیریس نے اس کے ساتھ ایک ایسا مذاق کیا تھا، جس میں اس کی جان جا سکتی تھی اور اس مذاق کی جڑ بھی 'میں' ہی تھا......''

بلیک نے اہانت آمیز آواز نکالی۔''اس کے ساتھ یہی ہونا چاہئے تھا۔ چھپ چھپ کر وہ یہ پتہ لگانے کی کوشش کرتا تھا کہ ہم کہاں جاتے ہیں؟......وہ ہمیں سکول سے نکلوانے کے درپے تھا۔''سیریس کی اس بات میں گہری نفرت چھپی ہوئی صاف جھلک رہی تھی۔

''سیورس کو اس چیز میں بے حد دلچسپی تھی کہ میں ہر مہینے کہاں جاتا تھا؟''لوپن نے ہیری، رون اور ہرمائنی سے کہا۔''تم تو جانتے ہو۔ ہم ایک ہی کلاس میں پڑھتے تھے۔ ہم ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ خاص طور پر جیمس سے چڑتا تھا...... مجھے لگتا ہے کہ کیوڈچ کپ پر جیمس کی کامیابی کے باعث وہ اس سے جلنے لگا تھا...... چاہے جو بھی ہو، سنیپ نے ایک شام کو مجھے میڈم پامفری کے ہمراہ میدان عبور کرتے ہوئے دیکھا، جب وہ مجھے روپ بدلنے کیلئے جھگڑالو درخت کے پاس لے جا رہی تھیں۔ سیریس نے مسخری کرتے ہوئے سنیپ کو یہ بتا دیا کہ جھگڑالو درخت کی جڑ والی سرنگ میں جانے کیلئے وہ ایک لمبی چھڑی سے تنے کی گانٹھ کو دبا دے۔ ظاہر ہے سنیپ نے اس کی کوشش کی......اگر وہ اس بنگلے تک آ گیا ہوتا تو یقیناً اسے ایک خونخوار بھیڑیائی انسان سے ملاقات کرنا پڑتی جو اس کیلئے خوشگوار ثابت نہ ہوتی۔ لیکن جب تمہارے والد کو اس کی خبر ہوئی کہ سیریس نے کتنا خطرناک مذاق کیا ہے تو وہ جلدی سے سنیپ کے پیچھے بھاگے۔ انہوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہوئے سنیپ کو پیچھے کھینچ لیا۔ لیکن سنیپ نے سرنگ کے اختتام پر مجھے دیکھ لیا تھا۔ ڈمبل ڈور نے اسے ہدایت کی کہ وہ یہ بات کسی اور کو نہ بتائے لیکن اسی وقت سے وہ یہ حقیقت جان گیا تھا کہ میں کیا تھا......؟''

''تو اسی لئے سنیپ آپ کو پسند نہیں کرتے ہیں۔''ہیری نے دھیمی آواز میں پوچھا۔''کیونکہ وہ ہمیشہ سوچتے ہیں کہ آپ بھی اس مذاق میں شامل تھے؟''

''ہاں! یہ سچ ہے!''لوپن نے کے پیچھے والی دیوار سے ایک سرگوشی نما غصیلی آواز گونجی۔

سیورس سنیپ غیبی چوغہ اتارتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور اس کی چھڑی سیدھے لوپن کی طرف اُٹھی ہوئی تھی۔

☆☆☆☆

انیسواں باب

لارڈ والڈی مورٹ کا خدمت گزار

ہر مائنی چیخی۔ بلیک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ہیری ایسے دکھائی دیا جیسے اسے بجلی کا زوردار جھٹکا لگا ہو۔

''مجھے یہ جھگڑالو درخت کے پاس ملا تھا۔'' سنیپ نے چوغہ ایک طرف پھینکتے ہوئے اور چھڑی کو لوپن کے سینے کی طرف تانتے ہوئے کہا۔ ''یہ چوغہ بہت کام آیا پوٹر...... میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں......''

سنیپ تھوڑا ہانپ رہے تھے مگر ان کے چہرے پر فاتحانہ تاثرات کی جھلک گہری تھی۔

''تم شاید یہ سوچ کر حیران ہو رہے ہو گے کہ مجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ تم یہاں ہو؟'' سنیپ نے زہریلی آواز میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ ''لوپن! تھوڑی دیر پہلے میں تمہارے دفتر میں گیا تھا۔ تم آج اپنا مرکب پینا بھول گئے تھے۔ اس لئے میں مرکب لے کر جب وہاں پہنچا تو یہ میری خوش قسمتی تھی کہ میں وہاں صحیح وقت پر پہنچ گیا...... میرا مطلب ہے کہ میری خوش قسمتی تھی کہ تمہاری میز پر ایک نقشہ کھلا پڑا تھا۔ اس پر ایک نظر ڈالتے ہی میں وہ سب جان گیا جو میں نے ہمیشہ سے جاننا چاہتا تھا۔ میں نے تمہیں اس سرنگ میں بھاگتے اور او جھل ہوتے ہوئے دیکھا۔''

''سیورس!'' لوپن نے کہنا شروع کیا لیکن سنیپ نے ان کی بات کاٹ دی۔

''لوپن! میں نے ہیڈ ماسٹر سے بار بار کہا تھا کہ تم اپنے پرانے دوست بلیک کو محل کے اندر لانے میں مدد کر رہے ہو اور یہ رہا اس کا ثبوت...... میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ تم اسے چھپانے کیلئے اپنی پرانی جگہ کا استعمال کرنے کی ہمت کرو گے۔''

''سیورس! تم غلطی کر رہے ہو۔'' لوپن نے جلدی سے کہا۔ ''تمہیں پوری بات نہیں معلوم ہے۔ میں سب کچھ واضح کر سکتا ہوں...... سیریس یہاں ہیری کو مارنے کیلئے نہیں آیا ہے......''

''آج رات اژقبان میں دو اور لوگ جائیں گے۔'' سنیپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں اب دیوانگی جیسی چمک اُمڈ آئی تھی۔ ''میں یہ دیکھنے میں دلچسپی رکھتا ہوں کہ ڈمبل ڈور اسے کیسے برداشت کرتے ہیں؟...... انہیں پورا اعتماد تھا کہ تم قابل بھروسہ ہو لوپن!...... جیسے بھیڑیائی انسان کو پالتو بنایا جا سکتا ہو......''

''یہ حماقت ہے!'' لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''کیا سکول کے دنوں کی پرانی جلن کی وجہ سے تم کسی بے قصور آدمی کو دوبارہ اژقبان بھیجو گے؟''

''دھڑاک......'' سانپ جیسی پتلی رسیاں سنیپ کے چھڑی سے باہر نکلی اور لوپن کے چہرے، کلائیوں اور ٹانگوں پر بندھتی چلی گئیں۔ اس سے لوپن کا توازن بگڑ گیا اور وہ فرش پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ وہ رسیوں کی کسی ہوئی گرفت میں ہل بھی نہیں پا رہا تھا۔ غصے سے غراتا ہوا بلیک سنیپ کی طرف بڑھا لیکن سنیپ نے تیزی سے اپنی چھڑی سیدھی بلیک کی آنکھوں کے درمیان تان دی تھی۔

''مجھے کوئی ایک وجہ دو!'' انہوں نے سرگوشی نما زہریلی آواز میں کہا۔ ''مجھے اس کے استعمال کی کوئی ایک وجہ دو......اور میں قسم کھاتا ہوں کہ میں تمہیں مار دوں گا۔''

بلیک رُک گیا۔ یہ کہنا مشکل تھا کہ کس کے چہرے پر زیادہ نفرت جھلک رہی تھی۔

ہیری اپنی جگہ پر اتنا لاغر کھڑا تھا جیسے اسے لقوہ مار گیا ہو۔ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کیا جائے یا پھر کس پر یقین کیا جائے؟ اس نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ رون بھی اسی کی طرح گہری الجھن میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور بھاگنے کی کوشش کرتے سکے برز کو پکڑے رکھنے کے لئے اب بھی دشواری کا شکار تھا۔ بہرحال ہرمائنی نے سنیپ کی طرف بے یقینی سے ایک قدم بڑھایا اور بولی۔

''پروفیسر سنیپ! اس میں......اس میں بھلا کیا نقصان ہوگا کہ ہم ان کی پوری بات سن لیں ہے نا؟''

''مس گرینجر! تمہیں سکول سے نکالا جا سکتا ہے......!'' سنیپ نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''تم، پوٹر اور ویزلی ایک خونی اور بھیڑیائی انسان کے ساتھ پائے گئے ہو۔ زندگی میں کم سے کم ایک بار تو اپنی زبان بند رکھو......''

''لیکن اگر......اگر کوئی غلطی ہوئی......''

''چپ رہو......احمق لڑکی!'' سنیپ بری طرح سے چلائے۔ اس کی حالت دیوانوں جیسی ہوگئی تھی۔ ''جس چیز کو تم جانتی سمجھتی نہیں ہو۔ اس کے بارے میں مت بولو۔'' بلیک کے چہرے کی طرف تنی ہوئی ان کی چھڑی سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔ ہرمائنی یکلخت چپ ہوگئی۔

''انتقام بہت میٹھا ہوتا ہے۔'' سنیپ نے بلیک سے کہا۔ ''بڑے دنوں سے حسرت تھی کہ تمہیں میں ہی پکڑوں......''

''تم سے غلطی ہو رہی ہے سیورس!'' بلیک غراتے ہوئے بولا۔ ''اگر یہ لڑکا اپنے چوہے کو سکول تک اپنے ساتھ لے جائے گا۔'' اس نے اپنا سر رون کی طرف جھٹکتے ہوئے کہا۔ ''تو میں چپ چاپ بغیر کسی حرکت کے وہاں چلا جاؤں گا......''

''سکول تک......؟'' سنیپ نے نرم لہجے میں کہا۔ ''مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں اتنی دور جانے کی ضرورت پڑے گی۔ میں تو جھگڑالو درخت کے باہر نکلتے ہی روح کھچڑوں کو بلوا لوں گا۔ وہ تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوں گے بلیک......اتنے خوش ہوں گے کہ وہ تمہیں فوراً چوم لیں گے۔''

بلیک کے چہرے پر جو تھوڑا بہت رنگ تھا وہ بھی اُڑ گیا۔

''تمہیں...... تمہیں میری بات سننا چاہیئے۔'' اس نے اٹکتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''چوہے...... چوہے کو دیکھو......''

لیکن سنیپ کی آنکھوں میں دیوانگی کی چمک گہری ہوتی چلی گئی جو ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ کچھ سننے یا سمجھنے کیلئے تیار ہی نہیں تھے۔

''اب سب لوگ چلو......'' انہوں نے چٹکی بجائی اور لوپن کی رسیوں کی ڈور اُڑ کر ان کے ہاتھ میں آ گئی۔ ''میں اس بھیڑ یائی انسان کو کھینچ کر لے چلتا ہوں...... شاید روح کھچڑ اِسے بھی چوم لیں۔'' اس سے پہلے کہ ہیری جان پاتا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ اس نے تین قدموں میں کمرہ پار کیا اور راستہ روک کر دروازے میں کھڑا ہو گیا۔

''راستے سے ہٹ جاؤ پوٹر! تم پہلے ہی کافی مشکل میں ہو۔'' سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔ ''اگر میں تمہاری جان بچانے کیلئے یہاں پر نہیں آتا......''

''پروفیسر لوپن مجھے اس سال سینکڑوں بار مار سکتے تھے۔'' ہیری نے کہا۔ ''جب میں نے روح کھچڑوں سے محفوظ رہنے کی تعلیم ان سے حاصل کی تھی تو میں ان کے پاس کئی بار تنہا تھا۔ اگر وہ بلیک کی مدد کر رہے تھے تو انہوں نے مجھے اسی وقت کیوں نہیں مار ڈالا......؟''

''مجھے کیا پتہ کہ بھیڑ یائی انسان کا دماغ کس طرح سے سوچتا ہے؟'' سنیپ نے غصے سے کہا۔ ''راستے سے ہٹ جاؤ...... پوٹر!''

''آپ پاگل ہو چکے ہیں۔'' ہیری بری طرح سے چیخا۔ ''انہوں نے سکول میں آپ کے ساتھ مذاق کیا تھا، اسی لئے آپ کچھ سمجھنے کو تیار ہی نہیں ہیں......''

''چپ رہو! میں اس طرح کی باتیں نہیں سنوں گا۔'' سنیپ چیخے اور پہلے سے کہیں زیادہ خونخوار دکھائی دیئے۔ ''پوٹر! جیسا باپ، ویسا ہی بیٹا...... میں نے ابھی ابھی تمہاری جان بچائی ہے۔ تمہیں تو گھٹنوں کے بل بیٹھ کر میرا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ مگر نہیں تم تو اسی قابل تھے کہ وہ تمہیں مار ڈالتے۔ تم بھی اپنے باپ کی طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے۔ تمہاری طرح انہوں بھی بلیک پر بھروسہ کیا تھا۔ تم بھی اسی اکڑ میں مرتے کہ بلیک پر شک کرنا غلط ہے۔ اب راستے سے ہٹ جاؤ، ورنہ میں تمہیں زبردستی راستے سے ہٹا دوں گا...... راستہ چھوڑ دو پوٹر!''

ہیری نے ایک ہی پل میں فیصلہ کر لیا تھا۔ سنیپ اس کی طرف ایک بھی قدم آگے بڑھا پائے اس سے پہلے ہی اس نے اپنی چھڑی اُٹھا لی۔

''نہتے ہو جاؤ......''

وہ چیخا۔ یہ کہنے والی آواز اسی کی اکیلی نہیں تھی۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ جس سے دروازے کی چولیں ہل کر رہ گئیں۔ سنیپ ہوا

میں اُڑتے ہوئے دیوار سے جاٹکرایا اور پھر پھسل کر زوردار آواز میں فرش پر جا گرے۔ ان کے بالوں سے خون بہنے لگا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔

ہیری نے اردگرد دیکھا۔ رون اور ہرمائنی نے بھی اسی وقت اپنی جادوئی چھڑیوں سے سنیپ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ تین طرفہ وار کافی شدید ثابت ہوا تھا۔ سنیپ کی چھڑی ہوا میں اچھلی اور بستر پر کروک شانکس کے پاس جا گری۔

''تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔'' بلیک نے ہیری کی طرف دیکھ کر فکرمندی سے کہا۔

''تمہیں یہ کام مجھ پر چھوڑ دینا چاہئے تھا......''

ہیری نے بلیک سے نظریں نہیں ملائیں۔ اسے اب بھی یقین نہیں تھا کہ اس نے واقعی صحیح کام کیا تھا یا کچھ غلط......

''ہم نے ایک استاد پر حملہ کر دیا...... ہم نے ایک استاد پر حملہ کر دیا......'' ہرمائنی بے یقینی کے عالم میں بول رہی تھی اور اس کی آنکھیں بے ہوش پڑے سنیپ پر جمی ہوئی تھیں۔ ان میں تاسف اور پچھتاوے کے جذبات نمایاں تھے۔ ''آہ! اب ہم بہت مشکل میں پھنس جائیں گے۔''

لوپن اپنی رسیوں کو کھولنے کیلئے جوڑ تلاش کر رہا تھا۔ بلیک نے اگلے ہی لمحے جھک کر اس کی بندشیں کھول دیں۔ لوپن سیدھا کھڑا ہوئے اور اپنا بازو مسلنے لگے۔ رسیوں کی سختی سے ان کے بازوؤں پر نیلے نشانات پڑ گئے تھے۔

''شکریہ ہیری!'' انہوں نے دھیمے انداز میں کہا۔

''اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ میں نے آپ کی باتوں پر یقین کر لیا ہے۔'' ہیری نے جواب دینے میں لمحہ بھر بھی دیر نہیں کی تھی۔

''تو اب ہمیں تمہیں ثبوت دینا ہی ہوگا......'' بلیک ناگواری سے بولا۔ ''سنولڑکے! پیٹر کو مجھے دے دو......''

رون نے سکے برز کو جلدی سے اپنے سینے سے چپکا لیا۔

''چھوڑ و اسے......!'' اس نے نقاہت بھی آواز میں کہا۔ ''کیا تم یہ کہنے کی کوشش کر رہے ہو کہ تم اژقبان سے صرف سکے برز کو پکڑنے کیلئے فرار ہوئے تھے؟ میرا مطلب ہے کہ......'' اس نے ہیری اور ہرمائنی کی طرف فریاد بھری نظروں سے دیکھا۔ ''ٹھیک ہے، یہ مان لیا کہ پیٹر خود کو چوہے میں بدل سکتا تھا۔ دنیا میں لاکھوں چوہے ہیں، بلیک کو اژقبان کی قید میں یہ کیسے پتہ چل گیا کہ سکے برز ہی پیٹر پٹی گو تھا......؟''

''یہ اہم سوال ہے...... سیریس!'' لوپن نے بلیک کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ان کی بھنوئیں تن گئی تھیں۔ ''تمہیں یہ کیسے پتہ چلا کہ سکے برز ہی وہی چوہا ہے؟''

بلیک نے اپنے چوغے کے اندر اپنا پنجے جیسا ہاتھ ڈال کر ایک چرمر کاغذ نکالا۔ پھر اس نے اس پر اپنا استخوانی ہاتھ پھیر کر اس کی تہہ سیدھی کی۔ یہ رون اور اس کے خاندانی افراد کی تصویر تھی جو پچھلی گرمیوں میں روزنامہ 'جادوگر' میں چھپی تھی۔ اس تصویر میں سکے برز

رون کے کندھے پر بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''تمہیں یہ کیسے ملا......؟''لوپن نے حیران ہو کر دریافت کیا۔

''فج سے......''بلیک نے جواب دیا۔''جب وہ پچھلے سال اژقبان کا معائنہ کرنے کیلئے آیا تھا۔تو میں نے اس سے اخبار مانگ لیا تھا۔اوراس کے پہلے ہی صفحے پر پیٹر تھا......اس لڑکے کے کندھے پر بیٹھا ہوا چوہا......میں اسے دیکھتے ہی فوراً پہچان گیا تھا۔میں نے اسے بہت بار روپ بدلتے ہوئے دیکھا تھا،اورتصویر کے ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ وہ لڑکا ہوگورٹس جانے والا ہے۔جہاں ہیری پڑھتا تھا......''

''اوہ خدایا......''لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔وہ کبھی سکے برز کواور کبھی اخبار کی تصویر کو گھورتے رہے۔''اس کا اگلا پنجہ......''

''اس کے اگلے پنجے میں ایسی کیا خاص بات ہے؟''رون نے غصے میں پوچھا۔

''اس کی ایک انگلی غائب ہے......''بلیک نے فوراً کہا۔

''ظاہر ہے......''لوپن نے کہا۔''بہت آسان......شیطانی عیار......اس نے خود یہ کیا تھا؟''

''روپ بدلنے سے ٹھیک پہلے۔''بلیک نے کہا۔''جب میں نے اسے گھیر لیا تو اس نے پوری سڑک کو سنانے کیلئے سڑک پر موجود لوگوں کو چلا چلا کر کہا کہ میں نے للّی اور جیمس کو قتل کر دیا ہے۔اس سے پہلے کہ میں اسے کوئی ضرر پہنچا پاتا۔اس نے کمر کے پیچھے سے چھڑی پکڑ کر سڑک پر نظر بندی کا جادو کر دیا۔بیس فٹ کے دائرے میں موجود ہر فرد کو مار ڈالا......اس کے بعد وہ روپ بدل کر سول لائن کے باقی چوہوں میں گھل مل گیا......''

''کیا تم نے کبھی نہیں یہ سنا رون......؟''لوپن نے کہا۔''پیٹر کے بدن کا جو حصہ باقی محکمہ وزارت جادو کو ملا تھا......وہ اس کی کٹی ہوئی انگلی تھی......''

''دیکھئے!''رون نے نئی بات نکال لی۔''ہوسکتا ہے کہ سکے برز کی کسی اور چوہے سے لڑائی ہوئی ہوگی۔وہ میرے خاندان میں گذشتہ بارہ برس سے ہے!''

''حیرت انگیز......بارہ سال سے......''لوپن نے آنکھ جھپکتے ہوئے کہا۔''کیا تم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ وہ اتنے لمبے عرصے تک زندہ کیسے رہا؟''

''ہم......ہم اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرتے تھے۔''رون نے جلدی سے کہا۔

''لیکن اس وقت......اس وقت تو اس کی حالت کوئی اچھی نہیں دکھائی دے رہی......ہے نا رون!''لوپن نے مسکرا کر کہا۔''مجھے تو لگتا ہے کہ جب سے اس نے سنا ہے کہ سیریس بلیک اژقبان سے فرار ہو گیا ہے تبھی سے اس کا وزن کم ہو رہا ہے......''

''وہ اس پاگل بلی سے ڈرا ہوا ہے......''رون نے کروک شانکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جواب تک بستر پر بیٹھی ہوئی

سکے برز کو گھور رہی تھی۔

لیکن یہ صحیح نہیں تھا۔ ہیری نے اچانک سوچا۔ سکے برز تو کروک شانکس کے آنے سے پہلے ہی بیمار دکھائی دیتا تھا۔......رون کے مصر کی سیر سے لوٹتے وقت......تب سے جب بلیک فرار ہوا تھا۔

''یہ بلی پاگل نہیں ہے۔'' بلیک نے گہری آواز میں کہا۔اس نے اپنا دبلا ہاتھ بڑھا کر کروک شانکس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔''یہ بہت سمجھدار بلی ہے۔اس نے فوراً پیٹر کی اصلیت جان لی تھی اور جب یہ مجھ سے ملی تو اس نے فوراً جان لیا تھا کہ میں بھی کتا نہیں ہوں......حالانکہ اسے مجھ پر بھروسہ کرنے میں کچھ وقت لگا۔آخر کار میں نے اسے بتا دیا کہ میں کس کے پیچھے پڑا ہوں تو یہ میری مدد کرنے لگی......''

''تمہاری اس بات کیا مطلب ہے......؟'' ہرمائنی چونک کر بولی۔

''اس نے پیٹر کو پکڑ کر میرے پاس لانے کی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی......اسی لئے اس نے گری فنڈر ہال کی شناخت والا کاغذ چرا کر مجھے دے دیا...... جہاں تک میں جانتا ہوں یہ بلی اس کاغذ کو کسی لڑکے کے بستر کے پاس رکھی ہوئی ٹیبل سے اُٹھا کر لائی تھی......''

ہیری کا دماغ اب ان باتوں کے وزن کو نہیں جھیل پا رہا تھا۔ یہ سب نہایت عجیب تھا۔مگر اس کے باوجود......

''لیکن پیٹر کو اس بارے میں شک ہو گیا تھا اور وہ بھاگ کھڑا ہوا......اس بلی نے......تم نے اس کا نام کروک شانکس رکھا ہے؟ مجھے بتایا کہ پیٹر چادر پر خون کا نشان چھوڑ گیا ہے...... مجھے لگتا ہے اس نے خود کو کاٹ لیا ہوگا......اپنی موت کی وہ ایک بار پہلے بھی اسی طرح کامیاب اداکاری کر چکا تھا......''

یہ سن کر ہیری کو جیسے ہوش آ گیا تھا۔

''اس نے اپنی موت کی اداکاری کیوں کی؟'' اس نے غصے سے کہا۔''کیونکہ وہ جانتا تھا کہ تم اسے اسی طرح مارنے والے ہو جس طرح تم نے میرے ماں باپ کو مار ڈالا۔''

''نہیں......'' لوپن جلدی سے بولے۔''ہیری......''

''اور اب تم اسے مارنے آئے ہو۔''

''ہاں......میں اسی لئے آیا ہوں۔'' بلیک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔وہ چوہے کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''پھر تو تمہیں سنیپ سے نہیں بچانا چاہئے تھا۔'' ہیری چلایا۔

''ہیری!'' لوپن جلدی سے بولے۔''کیا تمہیں سمجھ میں نہیں آیا؟ پورے وقت ہم یہی سوچ رہے تھے کہ سیریس نے تمہارے ماں باپ کو دھوکا دیا تھا۔ پیٹر نے اس کا تعاقب کر کے اسے گھیر لیا تھا؟ لیکن سچ یہ ہے کہ پیٹر نے تمہارے ماں باپ کو دھوکا دیا تھا اور

سیریس نے اس کا تعاقب کر کے گھیرا تھا......''

''یہ سچ نہیں ہے۔'' ہیری نے طیش کے عالم میں چیختے ہوئے کہا۔'' آپ جانتے ہیں کہ بلیک ان کی روح کا خفیہ راز دار تھا۔اس نے آپ کے آنے سے پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ اس نے ان کا قتل کیا تھا......''

وہ بلیک کی طرف اشارہ کر رہا تھا جس نے اپنا سر دھیرے دھیرے جھکا لیا۔اس کی دھنسی ہوئی آنکھیں اچانک چمک اُٹھیں۔

''ہیری!......ایک طرح سے میں نے ہی انہیں ہلاک کیا تھا۔'' اس نے پھٹی ہوئی آواز میں کہا۔''میں نے ہی آخری پل للی اور جیمس کو یہ تجویز دی تھی کہ وہ پیٹر کو اپنی روح کا خفیہ راز دار بنالیں......میں جانتا ہوں کہ سارا قصور میرا ہے......جس رات کو ان کی موت واقع ہوئی، اسی رات کو میں پیٹر کو دیکھنے گیا تھا کہ وہ محفوظ تو تھا لیکن جب میں اس کے روپوش ہونے والی جگہ پر پہنچا تو وہ وہاں نہیں ملا اور وہاں پر کسی قسم کے لڑائی جھگڑے کا بھی کوئی نشان نہیں تھا۔ مجھے کچھ گڑبڑ محسوس ہونے لگی۔ میں اندیشوں سے گھر کر خوفزدہ ہو گیا اور سیدھا تمہارے ماں باپ کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔وہاں پر جب میں نے تباہ شدہ گھر اور بے جان لاشیں دیکھیں تو میں سمجھ گیا کہ پیٹر نے کیا کیا ہو گا؟ انجانے میں مجھ سے کتنی بڑی غلطی ہو چکی تھی......''

اس کی آواز رندھ گئی اور پھر وہ پلٹا۔

''کافی ہو چکا۔'' لوپن بولے اور شدت غم سے ان کی آواز میں لرزش پیدا ہو چکی تھی۔ ہیری نے ان کی ایسی غمگین آواز پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔''سچ مچ کیا ہوا تھا؟ یہ ثابت کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔رون مجھے وہ چوہا دے دو......''

''اگر میں آپ کو اپنا چوہا دے دوں تو پھر آپ کیا کریں گے؟'' رون کے چہرے کے عضلات کھنچے ہوئے تھے اور آواز میں بھی تناؤ تھا۔

''اسے اس کے اصلی روپ میں لانے کے لئے مجبور کروں گا۔'' لوپن نے کہا۔

''اگر وہ سچ مچ چوہا ہی ہے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا......''

رون نے بالآخر جھجکتے ہوئے سکے برز کو پروفیسر لوپن کے حوالے کر ہی دیا تھا۔ سکے برز لگاتار چیخ رہا تھا اور مزاحمت کرتے ہوئے بری طرح سے اچھل کود کر رہا تھا۔اس کی چھوٹی کالی آنکھیں اس کے سر میں گھسی جا رہی تھی۔

''تیار سیریس......'' لوپن نے سیریس سے کہا۔

بلیک پہلے ہی بستر سے سنیپ کی چھڑی اُٹھا چکا تھا۔جب وہ لوپن اور ہاتھوں میں مچلتے ہوئے چوہے کے پاس آیا تو اس کی نم آلود آنکھوں میں شعلے بھڑکنے لگے۔

''ایک ساتھ......'' اس نے دھیمی آواز میں لوپن سے کہا۔

''ہاں!'' لوپن نے جواب دیا۔انہوں نے ایک ہاتھ میں سکے برز کو کس کر پکڑ رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ میں چھڑیوں کو......''تین

کی آواز پر......ایک......دو......تین......''

دونوں چھڑیوں سے نیلی سفید چنگاریاں باہر نکلی۔ایک پل کیلئے سکے برز ہوا اچھلتا رہا۔پھر اس کا ننھا کالا بدن تیزی سے پھیلنے لگا۔جب چوہا گر کر فرش سے ٹکرایا تو رون کی چیخ نکل گئی ایک بار پھر آنکھیں چندھیا دینے والی روشنی چمکی اور پھر......

یہ کسی نشوونما پانے والے درخت کی فلم کی طرح کا منظر تھا جو سکرین پر سیکنڈوں میں پودے سے درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ زمین سے ایک بدن تیزی سے اوپر کی طرف اُگ رہا تھا اور اس کے اعضاء شاخوں کی مانند نمودار ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔اگلے ہی لمحے سکے برز کی جگہ ایک آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو ملتا ہوا سر جھکائے کھڑا تھا۔کروک شانکس بستر پر غراتی ہوئی اسے گھورنے لگی۔ اس کی پیٹھ کے بال کھڑے ہو چکے تھے۔

وہ آدمی پستہ قامت تھا۔وہ ہیری اور ہرمائنی جتنا ہی لمبا ہوگا۔اس کے پتلے، اُڑے اور کھچڑی بال بکھرے ہوئے تھے۔اس کے سر کے وسطی بڑے حصے سے بال بالکل غائب تھے۔وہ ایک تہائی گنجا تھا۔اسے دیکھ کر ایسے لگتا تھا جیسے کسی موٹے آدمی کا وزن بہت کم وقت میں کافی زیادہ کم ہو گیا ہو۔اس کی جلد سکے برز کی کھال کی طرح بہت گندی اور جھریوں والی تھی۔اس کی نوکیلی ناک اور بہت چھوٹی کم فاصلے والی آنکھوں میں بھی چوہے کی جھلک نمایاں تھی۔اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی، ان سب کو دیکھا۔اس کی سانس تیزی سے چل رہی تھی۔ہیری نے دیکھا کہ اس کی نظریں بار بار دروازے کی طرف جا رہی تھیں۔

''ہیلو پیٹر......'' لوپن نے کافی خوشگوار لہجے میں کہا۔جیسے انہیں چوہوں کو پرانے دوستوں میں بدلنے کی عادت ہو۔''تمہیں دیکھے ہوئے کافی عرصہ بیت چکا ہے......''

''سی......سیریس......ری......ریمس......!'' پٹی گرو کی آواز بھی چوہے کی چڑچڑاہٹ جیسی ہی تھی۔ایک بار پھر اس کی نگاہیں دروازے تک گئیں۔''میرے دوستو......میرے پرانے دوستو......!!!''

بلیک کا چھڑی والا ہاتھ اُٹھا لیکن لوپن نے خبردار کرتے ہوئے انداز سے اس کی طرف دیکھا اور اس کی کلائی پکڑ لی پھر وہ پٹی گرو کی طرف مڑے۔ان کی آواز دھیمی اور نرم تھی۔

''پیٹر! ہم لوگ اس بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ جس رات کو للّی اور جیمس کی موت واقع ہوئی، اس رات کو کیا ہوا تھا؟ جب ہم یہ بات کر رہے تھے تب تم بستر پر چیخ رہے تھے اسی لئے شاید تم نے کچھ باتیں نہیں سنی ہوں گی......''

''ریمس!......'' پٹی گرو نے ہانپتے ہوئے کہا۔ہیری کو صاف نظر آ رہا تھا کہ اس کے پیلے چہرے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو گئی تھیں۔''تمہیں اس کی بات پر یقین تو نہیں ہے......اس نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی......ریمس!''

''یہ ہم سن چکے ہیں......'' لوپن نے بہت ٹھنڈے لہجے میں کہا۔''میں تمہارے ساتھ ایک دو گتھیوں کو سلجھانا چاہتا ہوں پیٹر......اگر تم......''

''وہ دوبارہ مجھے مارنے آیا ہے......'' پٹی گو اچانک بلیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس نے اس کیلئے اپنی بیچ کی انگلیوں کا استعمال کیا تھا کیونکہ اس کی چھنگلیا غائب تھی۔ ''اس نے للّی اور جیمس کو مار ڈالا ہے اور اب وہ مجھے بھی مارنا چاہتا ہے...... مجھے بچالو......ریمس!''

جب بلیک نے اپنی دھنسی ہوئی آنکھوں سے پٹی گو کو گھور کر دیکھا تو اس کا چہرہ مردہ کھوپڑی جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

''جب تک ساری باتیں صاف نہیں نہیں ہو جاتیں تب تک کوئی بھی تمہیں ہاتھ نہیں لگائے گا۔'' لوپن نے اسے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

''صاف نہیں ہو جاتیں؟......'' پٹی گو چیخا اور ایک بار پھر بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں بند کھڑکیوں پر اور دروازے گئیں۔ ''میں جانتا تھا کہ وہ میرے پیچھے ضرور آئے گا۔...... میں جانتا تھا کہ وہ میرے پیچھے ضرور آئے گا۔ میں بارہ سال سے اس بات کا انتظار کر رہا ہوں۔''

''تم جانتے تھے کہ سیریس اژقبان سے فرار ہونے والا ہے؟'' لوپن نے اپنی بھنوئیں سکیڑتے ہوئے کہا۔ ''جبکہ وہاں سے پہلے کوئی فرار نہیں ہو پایا ہے......!''

''اس کے پاس ایسی شیطانی قوتیں ہیں جن کا استعمال کر کے اژقبان کر کے وہ پہرے داروں کو جل دے سکتا ہے۔ ہم ان طاقتوں کا تصور تک نہیں کر سکتے۔'' پٹی گو تیکھی آواز میں بولا۔ ''ورنہ وہ وہاں سے کیسے فرار ہو سکتا تھا۔ تم جانتے ہو کون؟ نے اسے کچھ ایسی چالیں سکھا دی ہوں گی۔''

بلیک زور سے ہنسنے لگا۔ اس کی سوکھے حلق سے نکلنے والے قہقہے پورے کمرے میں گونج رہے تھے۔ اس نے طنز سے کہا۔ ''والڈی مورٹ مجھے چالیں سکھائے گا......؟''

پٹی گو والڈی مورٹ کا نام سن کر ایسے کانپ اُٹھا جیسے بلیک نے اسے کاٹ لیا ہو۔

''کیا ہوا؟......اپنے پرانے آقا کا نام سن کر ڈر گئے؟'' بلیک نے ہونٹ چبا کر کہا۔ ''میں تمہیں الزام نہیں دے رہا ہوں پیٹر! اس کے ساتھی تم سے خوش نہیں ہیں...... ہے نا!''

''پتہ نہیں......ان باتوں سے تمہارا کیا مطلب ہے؟'' پٹی گو بڑبڑاتے ہوئے بولا۔ اب اس کی سانسیں زیادہ تیزی سے چلنے لگی تھیں۔ اس کا پورا چہرہ اب پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔

''تم اتنے سالوں سے مجھ سے نہیں...... والڈی مورٹ کے ساتھیوں کے خوف سے چھپے رہے تھے۔'' بلیک نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔ ''میں نے اژقبان میں بہت سی باتیں سنی ہیں پیٹر!......سب یہی سوچتے ہیں کہ تم مر چکے ہو، ورنہ تمہیں ان کے بہت سارے سوالوں کا جواب دینا پڑتا...... میں نے سنا ہے جب وہ اپنی اذیت بھری نیند میں چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے۔ انہیں یقین ہے کہ تم

نے للّی اور جیمس کے ساتھ تو غداری کی ہی تھی ......ساتھ ہی والڈی موورٹ سے بھی غداری کی تھی ۔ والڈی مورٹ تمہاری مخبری پر پوٹر خاندان کو ہلاک کرنے گیا تھا......اور وہاں پر ان کے ساتھ ساتھ خود بھی تباہ و برباد ہو گیا تھا۔ والڈی مورٹ کے سبھی ساتھی اژقبان میں بند نہیں ہیں...... ہے نا!......اس کے بہت سے ساتھی آج بھی کھلے عام گھوم رہے ہیں اور یہ اداکاری کر رہے ہیں کہ انہیں اپنی غلطی پر گہرا رنج ہے......اگر انہیں یہ بھنک پڑ گئی کہ تم اب بھی زندہ ہو......پیٹر؟''

''میں نہیں جانتا کہ......تم کس بارے میں بک بک کئے جا رہے ہو؟'' پٹی گو نے مزید تیکھے لہجے میں کہا۔ اس نے آستین کے ساتھ اپنے چہرے سے پسینہ پونچھتے ہوئے لوپن کی طرف دیکھا۔ ''تم تو اس کی من گھڑت باتوں پر یقین نہیں کرتے ہو......عیاریوں سے بھری ہوئی ان باتوں پر......ریمس!''

''پیٹر! مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ پا رہا ہے کہ کوئی بے قصور آدمی بارہ سال تک چوہے کے روپ میں کیوں رہنا چاہے گا؟'' لوپن نے پرسکون لہجے میں کہا۔

''بے قصور لیکن خوفزدہ......'' پٹی گو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ ''اگر والڈی مورٹ کے ساتھی میرے پیچھے تھے تو یہ محض اسی لئے تھا کہ میں نے ایک خاص آدمی کو اژقبان بھجوا دیا تھا۔ ان کے جاسوس سیریس بلیک کو......''

سیریس بلیک کا چہرہ غصے سے بگڑنے لگا۔

''تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟'' وہ گرجتا ہوا بولا۔ اس کی غراہٹ دیوہیکل بڑے کالے اسی کتے جیسی تھی جس کا وہ بہروپ لیتا تھا۔ ''میں اور والڈی مورٹ کا جاسوس؟......میں کب اپنے سے طاقتور لوگوں کے آس پاس رہتا تھا؟ لیکن تم پیٹر......میں یہ کبھی نہیں سمجھ سکا کہ میں نے تمہیں شروع سے ہی جاسوس کیوں نہیں سمجھا......تم ہمیشہ بڑے دوستوں کو پسند کرتے تھے جو تمہاری حفاظت کر سکیں ہے نا! ......میں اور ریمس ......اور جیمس!''

پٹی گو نے اپنا چہرہ ایک بار پونچھا۔ وہ اب لگ بھگ ہانپ رہا تھا۔ ''میں اور جاسوس......تمہارا دماغ چل گیا ہے سیریس......کبھی نہیں......میں نہیں جانتا کہ تم اس طرح کی بات کیسے کہہ سکتے ہو......؟''

''للّی اور جیمس نے تمہیں اپنی روح کا خفیہ رازدار صرف میرے زور پر ہی بنایا تھا'' بلیک اتنا زہریلے انداز میں غرایا کہ پٹی گو ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ ''میں سوچتا تھا کہ یہ غیبی بچاؤ تھا......ان کی حفاظت کا سب سے اچھوتا طریقہ...... یقیناً وہ تمہاری زندگی کا سب سے عمدہ لمحہ رہا ہوگا جب والڈی مورٹ کو تم نے یہ بتایا ہوگا کہ پوٹر خاندان کو تم اس کے حوالے کر دو گے......''

پٹی گو جواب دینے کے بجائے اب اناپ شناپ بکنے لگا تھا۔ ہیری نے تخیل کی اُڑان ...... پاگل پن جیسے لفظ سنے۔ لیکن اسے صاف دکھائی دینے لگا کہ پٹی گو کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا تھا اور وہ بار بار کھڑکیوں اور دروازے کو دیکھ رہا تھا۔

''پروفیسر لوپن!'' ہرمائنی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ ''کک۔ کیا میں کچھ پوچھ سکتی ہوں؟''

''ہاں ہرمائنی......!''لوپن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''سکے برز......میرا مطلب ہے کہ یہ آدمی!...... ہیری کے کمرے میں گذشتہ تین سالوں سے سو رہا تھا۔ اگر یہ تم جانتے ہو کون؟ کیلئے کام کر رہا تھا تو اس نے ہیری کو نقصان پہنچانے کی کوشش کیوں نہیں کی؟''

''تمہارا سوال کافی اہم ہے ہرمائنی!'' پٹی گو نے تیکھی آواز میں ہرمائنی کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہا۔ ''شکریہ!......دیکھو ریمس! میں نے اتنے عرصے تک ہیری کے سر کے ایک بال تک کو نہیں چھویا۔ میں ایسا کیوں کروں گا......؟''

''میں تمہیں اس کی وجہ بھی بتاتا ہوں پیٹر!'' بلیک نے تیزی سے کہا۔ ''تم نے کبھی کسی کیلئے ایسا کام نہیں کیا جس میں تمہیں اپنا کوئی فائدہ نہ دکھائی دیتا ہو۔ والڈی مورٹ بارہ سال سے روپوش ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ بمشکل زندہ ہے۔ تم کسی ایسے جادوگر کے لئے ڈمبل ڈور کی ناک کے نیچے خون نہیں کرو گے جس نے اپنی تمام شیطانی قوتوں کو کھو دیا ہو۔ ہے نا!...... جب تمہیں یہ یقین ہو جاتا کہ وہ دوبارہ طاقتور بن چکا ہے تب تم اس کے پاس لوٹ کر جاتے۔ ہے نا!......ورنہ تم رہنے کیلئے جادوگر خاندان ہی کو کیوں چنتے؟ تم نے ایسے خاندان کو چنا جہاں سے تمہیں ہر پل کی خبر بآسانی ملتی رہے۔ کیوں یہ سچ ہے نا پیٹر! تاکہ اگر تمہارا پرانا آقا شیطانی قوتوں کو دوبارہ حاصل کر لے تو تمہارے لئے اس کے گروہ میں پھر سے شامل ہونا مشکل ثابت نہ ہو......''

پٹی گو نے کئی بار اپنا منہ کھولا اور بند کیا۔ ایسا لگتا تھا کہ اس کی بولنے کی ہمت ختم ہو گئی ہو۔

''مسٹر سیریس بلیک......!'' ہرمائنی نے تلخ لہجے میں کہا۔ بلیک کو ہرمائنی کی بات پر جھٹکا لگا اور قریباً اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ وہ ہرمائنی کو گھور کر دیکھنے لگا۔ کافی لمبے عرصے سے اس نے اپنے نام کو اس طرح مسٹر کے ساتھ پکارتے ہوئے نہیں سنا تھا۔

''اگر آپ برا نہ مانیں تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ شیطانی جادو کا استعمال کئے بنا آپ اژقبان سے باہر نکل نہیں سکتے تھے...... آپ وہاں سے کیسے فرار ہوئے؟''

''شکریہ!'' پٹی گو نے آہ بھرتے ہوئے کہا اور اس کی طرف تیزی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''بالکل میں بھی یہی پوچھنا......''

لیکن لوپن نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ بلیک ہرمائنی کو تھوڑا گھور رہا تھا لیکن وہ اس سے ناراض نہیں دکھائی دیتا تھا۔ وہ تو یہ سوچ رہا تھا کہ اس سوال کا جواب کیسے دیا جائے؟

اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''میں نہیں جانتا کہ میں نے ایسا کیسے کیا؟ مجھے لگتا ہے کہ میں نے اپنا دماغی توازن صرف اس لئے نہیں کھویا کیونکہ میں جانتا تھا کہ میں بے قصور ہوں۔ یہ ایک خوبصورت خیال نہیں تھا۔ اسی لئے روح کھچڑ اسے چوس نہیں سکتے تھے ......لیکن اس خیال نے مجھے مسرور کن قوت بخشی...... میں ہوش و حواس میں تھا، میں کون ہوں؟ یہ جاننے کی وجہ...... مجھے اپنی جادوئی قوتوں کو قائم رکھنے میں مدد ملتی رہی۔ اسی لئے جب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تھا......تو میں اپنی کال کوٹھڑی میں روپ بدل لیتا تھا...... اور کتا بن جاتا تھا، تمہیں معلوم ہے کہ روح کھچڑ دیکھ نہیں سکتے ہیں......'' اس نے تھوک نگلا اور پھر بولا۔ ''کتے کے روپ میں میری

خواہشیں کم انسانی اور کمزور تھیں۔ظاہر ہے کہ انہوں نے خیال کیا کہ وہاں کے ہر قیدی کی طرح میں بھی اپنا ذہنی توازن کھو رہا ہوں، اسی لئے وہ اس بات سے پریشان نہیں ہوئے لیکن میں بہت کمزور تھا اور بنا چھڑی کے ان کے بیچ سے نکلنے کی کوئی امید دکھائی نہیں دیتی تھی......''

''لیکن میں نے اس تصویر میں پیٹر کو دیکھا۔ مجھے یہ احساس ہوا وہ ہوگورٹس میں ہیری کے ساتھ تھا......اگر اس نے ذرا سی بھی خبر سن لی کہ عظیم شیطانی جادوگر دوبارہ طاقتور بن رہا ہے تو وہ کوئی قدم اُٹھانے میں لمحہ بھر بھی دیر نہیں کرے گا......''

پٹی گو آواز نکالے بغیر نفی میں سر ہلا رہا تھا۔لیکن تمام گفتگو کے دوران وہ بلیک کی طرف تعجب بھری نظروں سے یوں دیکھتا رہا جیسے اسے ہپناٹائز کر دیا گیا ہو......

''اگر اسے والڈی مورٹ کی واپسی کا یقین ہو جاتا تو وہ فوراً قدم اُٹھا سکتا تھا۔وہ اسے آخری پوٹر بھی سونپ سکتا تھا۔اگر وہ ہیری کو اس کے حوالے کر دیتا......تو پھر کون یہ کہنے کی ہمت کر سکتا تھا اس نے لارڈ والڈی مورٹ کو دھوکا دیا؟ اسے تو نہایت عزت کے ساتھ شیطانی گروہ میں شامل کر لیا جاتا۔''

''اس اندیشے کی وجہ سے مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا؟ کیونکہ صرف میں ہی وہ واحد شخص تھا جو یہ سچائی جانتا تھا کہ پیٹر ابھی تک زندہ ہے......''

ہیری کو یاد آ گیا کہ مسٹر ویزلی نے اپنی بیوی سے باتیں کرتے ہوئے کہا تھا کہ 'پہرے دار کہتے ہیں کہ وہ اپنی نیند میں بڑبڑاتا تھا......ہمیشہ ایک ہی جملہ بولتا رہتا تھا......وہ ہوگورٹس میں ہے......وہ ہوگورٹس میں ہے۔'

بلیک نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔''ایسا لگا جیسے کسی نے میرے سر میں آگ لگا دی ہو۔روح کھچڑا اسے تباہ نہیں کر سکتے تھے۔یہ کوئی خوشی کا خیال نہیں تھا...... یہ تو ایک جنون تھا۔لیکن اسی جنون نے مجھے طاقت دینا شروع کر دی تھی۔اس نے دماغ کے ڈھیلے پرزوں کو کسنا شروع کر دیا۔ایک رات کو جب انہوں نے مجھے کھانا دینے کیلئے میری کال کوٹھڑی کا دروازہ کھولا تو میں کتے کے روپ میں نکل بھاگا۔جانوروں کے احساسات جاننے میں روح کھچڑوں کو دقت کا سامنا ہوتا ہے۔اسی لئے وہ مخمصے میں پڑ گئے، میں دبلا تھا......بہت دبلا...... اتنا دبلا کہ سلاخوں کے بیچ میں سے نکل گیا۔میں کتے کے روپ میں تیرتا ہوا خشکی پر آن پہنچا۔میں نے شمال کی سمت ایک طویل سفر کیا اور پھر کتے ہی روپ میں ہوگورٹس کے میدان میں نمودار ہوا۔اسی دن سے میں اسی میدان میں رہ رہا ہوں سوائے اس وقت کے جب میں کیوڈچ کا میچ دیکھنے گیا تھا......ہیری تم بھی اپنے والد کی طرح عمدہ کھلاڑی ہو......''

اس نے تحسین آمیز نگاہوں سے ہیری کی طرف دیکھا، ہیری نے اس بار نظریں نہیں چرائی تھیں۔

''میرا یقین کرو ہیری......'' بلیک نے کہا۔''میرا یقین کرو...... میں نے جیمس اور للّی کو کبھی دھوکہ نہیں دیا تھا۔انہیں دھوکہ دینے سے پہلے میں یقیناً مر جانا پسند کرتا......!''

اور آخر میں ہیری نے اس پر یقین کرلیا۔ ہیری کا گلا رندھا ہوا تھا اسی لئے اس نے سر ہلا کر اشارے سے بتا دیا۔

''نہیں......''

پٹی گو اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ گیا جیسے ہیری کے ہاں کہنے کا مطلب یہ ہو کہ اسے اب موت کی سزا دے دی گئی ہو۔ وہ اپنے گھٹنوں کے بل ادھر ادھر ہلتا رہا۔ اس کے ہاتھ اس کے سامنے اس طرح جڑے ہوئے جیسے وہ معافی مانگ رہا ہو۔

''سیریس...... یہ میں ہوں...... پیٹر...... تمہارا دوست...... تم مجھے جان سے نہیں......''

بلیک نے لات مار کر اسے دور پھینک دیا۔

''میرے کپڑوں پر تمہارے چھوئے بنا بھی بہت گندگی لگی ہے۔'' بلیک نے خونخوار لہجے میں کہا۔

''ریمس......!'' پٹی گو گڑگڑایا اور اب لوپن کی طرف مڑ کر فریاد بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ ''تمہیں تو اس پر یقین نہیں ہے...... اگر سیریس...... اپنی منصوبہ بندی بدلتا...... تو کیا وہ تمہیں نہ بتاتا......؟''

''نہیں بتاتا پیٹر......! اگر اسے یہ شک ہوتا کہ میں جاسوس ہوسکتا ہوں۔'' لوپن نے کرختگی سے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ اسی لئے تم نے مجھے نہیں بتایا تھا...... سیریس؟''

''مجھے معاف کر دینا ریمس!'' بلیک نے کہا۔

''بالکل نہیں پیڈفٹ! پرانے دوست!'' لوپن نے اپنی آستینیں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''اور تم بھی مجھے معاف کر دو کہ میں نے یہ سوچا تھا کہ تم جاسوس تھے؟''

''کیوں نہیں......'' بلیک بولا اور اس کے استخوانی چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ ابھی اپنی آستینیں چڑھانے لگا۔ ''کیا ہم اسے ایک ساتھ ماریں گے؟''

''ہاں مجھے یہی ٹھیک لگتا ہے......!'' لوپن نے گھمبیر لہجے میں جواب دیا۔

''تم ایسا نہیں کر سکتے...... ایسا بالکل نہیں کر سکتے......'' پٹی گو سانس کھینچتے ہوئے چیخا۔ وہ اچھل کر رون کے پاس پہنچ گیا۔

''رون!...... کیا میں تمہارا اچھا دوست نہیں تھا...... ایک اچھا پالتو جانور نہیں تھا؟ تم انہیں روکو گے اور مجھے مارنے نہیں دو گے...... ہے نا رون!...... میں تمہارا چوہا تھا...... میں ایک اچھا پالتو جانور تھا......''

رون پٹی گو کو نہایت نفرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''میں نے تمہیں اپنے بستر پر سونے دیا......'' اس نے کہا۔

''رحم دل لڑکے...... رحم دل لڑکے!'' پٹی گو رون کی طرف رینگ گیا۔ ''انہیں ایسا نہیں کرنے دو گے...... میں تمہارا چوہا تھا...... میں ایک اچھا پالتو جانور تھا......''

''اگر تم انسان کے بجائے چوہے کے روپ میں زیادہ اچھے ہوتو یہ کوئی بہت فخر کی بات نہیں ہے پیٹر!'' بلیک نے روکھے پن سے کہا۔

رون کا چہرہ اب بھی درد سے پیلا پڑا ہوا تھا۔ اس نے اپنا ٹوٹا ہوا پیر پٹی گو کی پہنچ سے دور ہٹا لیا۔ پٹی گو اپنے گھٹنوں پر ہی پلٹا اور آگے بڑھ کر اس نے ہرمائنی کے چوغے کو پکڑ لیا۔

''اچھی لڑکی...... ہوشیار لڑکی!...... تم۔ تم انہیں ایسا نہیں کرنے دوگی...... میری مدد کرو۔''

ہرمائنی نے پٹی گو کے ہاتھوں سے جھٹک کر اپنا چوغہ چھڑایا اور پیچھے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہوگئی۔ پٹی گو گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور بے اختیار ہو کر کانپنے لگا۔ پھر اس نے اپنا سر دھیرے سے ہیری کی طرف گھمایا۔

''ہیری...... ہیری میرے بچے!...... تم بالکل اپنے باپ جیسے دکھائی دیتے ہو...... بالکل اپنے باپ کی طرح......''

''ہیری سے بات کرنے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟'' بلیک زور سے گرجا۔ ''اس کا سامنا کرنے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟...... اس کے سامنے جیمس کے بارے میں بات کرنے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی......؟''

''ہیری!'' پٹی گو ملتجیانہ انداز میں گڑگڑایا اور اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر رحم کی بھیک مانگنے لگا۔ ''ہیری!...... جیمس مجھے مرنے نہیں دیتا...... جیمس سمجھ گیا ہوتا...... وہ مجھ پر ضرور رحم کرتا۔''

بلیک اور لوپن جلدی سے آگے آئے اور انہوں نے پٹی گو کو کندھوں سے دبوچا اور اُٹھا کر پیچھے فرش پر پٹخ دیا۔ وہ دہشت زدہ نظروں سے کانپتا ہوا ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''کیا تم اس بات سے انکار کرتے ہو کہ تم نے للّی اور جیمس کو والڈی مورٹ کے ہاتھوں بیچ دیا تھا...... بولو...... صاف صاف جواب دو۔'' بلیک فرط جذبات میں بری طرح کانپ رہا تھا۔

پٹی گو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اس کا چہرہ مزید بھیانک اور ڈراؤنا ہوگیا تھا۔ وہ بڑی جسامت کے گنجے بچے کی مانند دکھائی دے رہا تھا جو فرش پر بیٹھا دہشت سے کانپ رہا ہو۔

''سس...... سیریس...... سیریس! میں اور کر بھی کیا سکتا تھا؟...... تم جانتے ہو کون؟ بہت طاقتور اور ظالم تھا...... کیا تم یہ جانتے نہیں ہو...... اس کے پاس ایسے ایسے داؤ پیچ تھے جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے...... میں ڈرا ہوا تھا سیریس...... میں کبھی تمہارے، ریمس اور جیمس کی طرح بہادر نہیں تھا...... میں ایسا کبھی نہیں کرنا چاہتا تھا...... تم جانتے ہو کون؟ نے مجھے مجبور کر دیا تھا......''

''جھوٹ مت بولو......'' بلیک بری طرح سے دھاڑا۔ ''تم للّی اور جیمس کی موت سے ایک سال پہلے سے ہی اُسے خفیہ پیغامات دے رہے تھے۔ اس کے جاسوس بن چکے تھے۔''

''وہ...... وہ...... ہر جگہ طاقتور بن رہا تھا اور فتح یاب ہو رہا تھا۔'' پٹی گو نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''اس سے دشمنی مول لے کر کیا فائدہ

ہوتا؟''

''دنیا کے سب سے برے اور شیطان جادوگر سے دشمنی مول لینے سے کیا فائدہ ہوتا؟'' بلیک نے غصے سے کہا۔ ''بہت ساری معصوم جانیں بچ جاتیں پیٹر......''

''تم سمجھتے نہیں ہو......'' پٹی گو بری طرح سے گڑگڑایا۔ ''وہ مجھے مار ڈالتا سیریس!''

''تو تمہیں مر جانا چاہئے تھا۔'' بلیک گرجا۔ ''اپنے دوستوں کے ساتھ غداری کرنے کے بجائے بہتر تھا کہ تم مر ہی جاتے۔ جیسا ہم نے تمہارے لئے کرتے......''

بلیک اور لوپن نے کندھوں سے کندھے ملا کر اپنی چھڑیاں اس کی طرف تان رکھی تھیں۔

''تمہیں یہ احساس ہونا چاہئے تھا کہ اگر والڈی مورٹ تمہیں نہیں مارتا تو ہم مار ڈالیں گے۔ الوداع پیٹر......'' لوپن نے دھیمی آواز میں اسے کہا۔

ہرمائنی نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا اور پھر دیوار کی طرف رُخ پھیر لیا۔

''نہیں......!'' ہیری اچانک چیخ اُٹھا۔ وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پٹی گو کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ چھڑیوں کا رُخ اس کی طرف تھا۔ وہ کانپتی ہوئی آواز میں چیخا۔ ''آپ اسے نہیں مار سکتے۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے......''

لوپن اور بلیک دونوں حیرت بھری نظروں سے ہیری کو دیکھ رہے تھے اور ان کی چھڑیاں نیچے ہو گئیں۔

''ہیری!......اس جانور کی وجہ سے آج تمہارے ماں باپ دونوں زندہ نہیں ہیں۔'' بلیک غراتے ہوئے بولا۔ ''یہ بدذات شخص تمہیں بھی موت کے گھاٹ اتروا دیتا اور اس کے چہرے پر شکن تک نہ پڑتی۔ تم نے اس کی بات سن لی ہے۔ اس کے لئے اس کی بدبودار چھڑی تمہارے پورے خاندان کی زندگی سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔''

''میں جانتا ہوں......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''ہم اسے سکول میں لے جائیں گے۔ ہم اسے محکمہ وزارت جادو کے حوالے کریں گے جو اسے روح کھچڑوں کو سونپے گا۔ اسے اژقبان جانا ہوگا......اپنے جرم کی بھیانک سزا کیلئے اسے اژقبان جانا ہوگا...... آپ اسے مت مارو......''

''ہیری!'' پٹی گو ہانپتے ہوئے چلایا۔ اور اس نے ہیری کے گھٹنے پکڑ لئے۔ ''شکریہ!......میں اس قابل نہیں تھا......شکریہ!''

''میرے پاس سے دور ہٹ جاؤ......'' ہیری تھوک اُڑاتے ہوئے بولا۔ اس نے پٹی گو کا ہاتھ نفرت سے دور جھٹک دیا۔ ''میں یہ تمہارے لئے نہیں کر رہا ہوں۔ میں ایسا صرف اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے لگتا ہے کہ میرے والد یہ کبھی نہیں چاہتے کہ ان کے سب اچھے دوست......صرف تمہاری وجہ سے قاتل بن جائیں......''

کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا اور نہ کسی نے منہ سے کوئی آواز نکالی۔ صرف پٹی گو کی سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھی جو ہچکیوں

کے ساتھ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ وہ اپنے سینے پر دونوں ہاتھ باندھے بیٹھا تھا۔ بلیک اور لوپن نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر انہوں نے جھٹکے سے اپنی چھڑیاں پیچھے ہٹا لیں۔

''ہیری! تمہیں یہ فیصلہ کرنے کا حق ہے۔'' بلیک نے کہا۔ ''لیکن سوچو...... سوچو تو صحیح کہ اس نے کتنا بڑا جرم کمایا ہے......''

''وہ اسے اژقبان بھیج دیں گے۔'' ہیری نے دہرایا۔ ''یہ اسی قابل ہے......''

پٹی گو ابھی تک اس کے عقب میں بیٹھا دھڑ دھڑاتی ہوئی سانسیں لے رہا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' لوپن نے کہا۔ ''ایک طرف ہٹ جاؤ۔ ہیری!''

ہیری جھجکا۔

''میں اسے صرف رسیوں سے باندھ رہا ہوں۔'' لوپن نے کہا۔ ''میں قسم کھاتا ہوں کہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کروں گا۔''

ہیری راستے سے ہٹ گیا۔ اس بار لوپن کی چھڑی سے پتلی رسیاں نکلیں اور اگلے لمحے پٹی گو پر بندھتی چلی گئیں۔ پاؤں سے لے کر منہ تک وہ رسیوں سے بندھا زمین پر گرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کان کھول کر سن لو...... پیٹر!'' بلیک غراتے ہوئے بولا۔ ''اگر تم نے روپ بدلنے کی ذرا سی کوشش کی تو میں تمہیں لمحہ بھر کی دیر کئے بغیر موت کے گھاٹ اتار دوں گا...... ٹھیک ہے ہیری!''

ہیری نے فرش پر بندھے پڑے جسم کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے پٹی گو کی طرف دیکھتے ہوئے ایسا کیا تاکہ اس کے ذہن میں فرار کا کوئی منصوبہ نہ بن پائے۔

''تو ٹھیک ہے......'' لوپن نے اچانک کمرے میں چھائے سکوت کو توڑا۔ ''رون! میں تمہاری ہڈیوں کو اتنا اچھے انداز سے تو نہیں جوڑ سکتا جتنا کہ میڈم پامفری جوڑتی ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سب سے اچھا یہی رہے گا کہ اسپتال پہنچنے سے پہلے میں تمہاری مرہم پٹی کر دوں۔''

انہوں نے رون کے ٹوٹے ہوئے پاؤں پر اپنی چھڑی تھپتھپائی اور بڑبڑائے۔ ''مرہم بندھم'' ...... اگلے لمحے ملائم اور نرم پٹیاں رون کے پیر پر بندھ گئیں۔ انہوں نے سہارا دے کر رون کو اُٹھنے میں مدد دی۔ رون نے کھڑے ہو کر اپنے ٹوٹے ہوئے پاؤں پر وزن ڈالنے کی کوشش کی تو اس کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔

''بہت اچھا پروفیسر......'' اس نے تکلیف کی کمی پر کہا۔ ''آپ کا شکریہ!''

''پروفیسر! اب پروفیسر سنیپ کا کیا کریں گے؟'' ہرمائنی نے فکرمندی سے پوچھا اور سنیپ کے گرے ہوئے بے جان جسم کی طرف اشارہ کیا۔

''اس کے ساتھ کوئی گھمبیر مسئلہ نہیں ہے......'' لوپن نے سنیپ کے جسم پر جھکے اور اس کی نبض پکڑ کر جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''تم

لوگ کچھ زیادہ ہی جذباتیت میں بہہ گئے تھے۔اس کا بدن ابھی تک سرد ہے۔شاید سب سے اچھا یہی رہے گا کہ ہم انہیں اس وقت تک ہوش میں نہ لائیں جب تک کہ ہم سب بحفاظت محل میں نہ پہنچ جائیں......ہم انہیں اسی حالت میں ساتھ لے جاسکتے ہیں۔''

''شبتستم گاؤ......'' وہ چھڑی گھماتے ہوئے بڑبڑائے۔ایسا لگا جیسے غیبی دھاگوں سے سنیپ کا جسم ڈھک گیا ہوا جو ان کی کہنیوں، گردن اور گھٹنوں پر کس کر بندھے ہوں۔ان کا بے جان جسم بالکل سیدھا کھڑا ہو چکا تھا اور وہ چلنے کیلئے تیار تھے۔البتہ ان کی گردن شاید قابو میں نہیں تھی جو بار بار کٹھ پتلی کی طرح ادھر سے ادھر لڑھکے جا رہی تھی۔وہ زمین سے کچھ انچ اوپر اٹھے ہوئے تھے اور ان کے بے جان پیر ڈھلکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔لوپن نے غیبی چوغہ اُٹھایا اور اسے تہہ کر کے اپنی جیب میں بحفاظت رکھ لیا۔

''ہم میں سے دو لوگوں کو اس کمینے کے ساتھ بندھنا چاہئے۔'' بلیک نے پٹی گو کو ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔''صرف اس لئے کہ یہ موقعہ پا کر بھاگ نہ سکے......''

''میں اس کے ساتھ بندھوں گا۔'' لوپن نے کہا۔

''اور میں بھی......'' رون نے لنگڑاتے ہوئے آگے بڑھ کر کہا۔

بلیک نے چھڑی گھما کر ہوا میں بھاری زنجیر ظاہر کی اور اگلے لمحے پٹی گو کا گرا ہوا جسم سیدھا کھڑا ہو گیا۔اس کا بایاں ہاتھ لوپن کے دائیں ہاتھ کے ساتھ مضبوطی سے بندھ گیا اور دایاں ہاتھ رون کے بائیں ہاتھ کے ساتھ بندھ گیا۔رون کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔اس کے چہرہ کافی مضطرب تھا۔ایسا لگ رہا تھا کہ اسے سکے برزمکروہ اصلیت کے ساتھ واپس لوٹا دیا گیا ہو جس کے وجود سے اب اسے گھن آ رہی ہو۔کروک شانکس بستر سے اچھل کر دھیری سے نیچے اتری اور کمرے سے باہر جانے والے راستے کی طرف دیکھنے لگی۔اس کی لمبی دُم خوشی سے اونچی اُٹھ رہی تھی۔

☆☆☆☆

بیسواں باب

روح کھچڑوں کی چبھن

ھیری پہلے کبھی ایسے عجیب گروہ کے ساتھ پیدل نہیں چلا تھا۔ کروک شانکس سیڑھیوں سے نیچے جانے والے راستے کو ٹٹول رہی تھی۔ اس کے ٹھیک پیچھے لوپن، پٹی گو اور رون چل رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر یوں لگا کہ جیسے وہ چھ پیروں والی دوڑ میں حصہ لے رہے تھے۔ ان کے پیچھے سنیپ تھے جو ڈراؤنے انداز میں ہوا میں تیرتے جا رہے تھے۔ ہر سیڑھی اترتے وقت ان کے پاؤں سیڑھی سے ٹکراتے تھے۔ سنیپ کے پیچھے سیریس بلیک تھا جو انہیں چھڑی کی مدد سے ہوا میں تیرا رہا تھا۔ ھیری اور ہرمائنی ان سب کے پیچھے چل رہے تھے۔

آتے ہوئے تو وہ سرنگ میں سے نہایت آسانی کے ساتھ چیختے بنگلے تک پہنچ گئے تھے مگر واپس لوٹتے وقت شدید دشواری کا سامنا تھا۔ لوپن، پٹی گو اور رون کو ترچھا ہو کر چلنا پڑ رہا تھا۔ لوپن ابھی تک پٹی گو کی طرف چھڑی تانے ہوئے چل رہے تھے۔ وہ پٹی گو کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ ھیری نے انہیں ایک قطار میں عجیب طریقے سے سرنگ میں چلتے ہوئے دیکھا۔ کروک شانکس ابھی تک سب سے آگے چل رہی تھی۔ ھیری، سیریس کے ٹھیک پیچھے چل رہا تھا جو اب بھی سنیپ کو اس کے آگے آگے ہوا میں تیراتا ہوا لے جا رہا تھا۔ سنیپ کا ڈھلکا ہوا سر بار بار نیچی چھت سے ٹکرا رہا تھا۔ ھیری کو محسوس ہوا کہ سیریس جان بوجھ کر بچانے کی کوئی کوشش نہیں کر رہا تھا۔

جب وہ سب سرنگ میں دھیمی رفتار سے سفر کر رہے تھے تو اچانک بلیک نے مڑ کر ھیری کو مخاطب کیا۔ ”کیا تم جانتے ہو کہ پٹی گو کی گنہگار واپسی کا کیا مطلب ہے؟“

”تم آزاد ہو جاؤ گے......“ ھیری نے کہا۔

”ہاں...... یہ تو ہے!“ سیریس نے کہا۔ ”لیکن میں تمہارا...... میں نہیں جانتا کہ کسی نے تمہیں بتایا ہو یا نہیں...... کہ میں تمہارا سرپرست بھی ہوں!“

”ہاں! میں بات جانتا ہوں......“ ھیری نے آہستگی سے کہا۔

''دیکھو!'' سیریس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ''تمہارے ماں باپ نے مجھے تمہارا قانونی سرپرست اور محافظ نامزد کیا تھا تا کہ انہیں اگر کچھ ہو جائے تو......''

ہیری نے کچھ پل انتظار کیا۔ کیا سیریس کا مطلب وہی تھا جو وہ سمجھ رہا تھا؟

''ظاہر ہے...... میں سمجھتا ہوں کہ تم اپنے انکل اور آنٹی کے ساتھ رہنا چاہو گے۔'' سیریس نے کہا۔ ''لیکن...... پھر بھی اس کے بارے میں سوچنا...... جب مجھ پر لگا ہوا الزام مٹ جائے...... اس کے بعد...... اگر تم کسی الگ گھر میں رہنا چاہو......''

ہیری کا دل اچھلنے لگا۔

''کیا میں...... تمہارے ساتھ رہوں گا؟'' اس نے پوچھا۔ ہڑبڑاہٹ میں اس کا سر چھت سے باہر نکلے ہوئے ایک پتھر سے جا ٹکرایا۔ ''ڈرسلی گھر کو چھوڑ دوں؟''

''ظاہر ہے......! میرا خیال تھا۔ تم یقیناً ایسا کرنا نہیں چاہو گے۔'' سیریس نے جلدی سے کہا۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ میں نے تو یونہی سوچا تھا کہ......''

''کیا تم دیوانے ہو گئے ہو؟'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ اس کی آواز بھی سیریس کی آواز کی طرح کانپ رہی تھی۔ ''حقیقت یہی ہے کہ میں خود ڈرسلی گھر کو خیر باد کہنا چاہتا ہوں۔ کیا تمہارے پاس مکان ہے...... میں رہنے کیلئے کب آ سکتا ہوں؟''

سیریس اس کی طرف دیکھنے پلٹ گیا۔ سنیپ کا سر اب بار بار چھت سے ٹکرا رہا تھا مگر اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

''تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو ہیری؟'' اس نے خوشی بھرے لہجے میں کہا۔ ''سچ مچ!''

''ہاں...... سچ مچ!'' ہیری نے جواب دیا۔

ہیری کو سیریس کے دبلے چہرے پر پہلی بار حقیقی مسکراہٹ دکھائی دی۔ اس سے جو خوشگوار تبدیلی ہوئی، اُسے دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا۔ مسکراتا ہوا سیریس بلیک دس سال پہلے جیسا لگا۔ ایک پل کیلئے ہیری کو اس میں اسی شخص کی جھلک دکھائی دی جو تصویر میں اس کے ماں باپ کی شادی میں ساتھ کھڑا ہنس رہا تھا۔

پھر اس کے بعد وہ کچھ نہیں بولے۔ سرنگ کا فاصلہ طے کرتے ہوئے گہری خاموشی چھائی رہی۔ سب سے آگے کروک شانکس گردان اکڑائے ہوئے چل رہی تھی، وہ کھوہ کے دہانے سے باہر نکلی اور یہ ظاہر تھا کہ اس نے پہلا کام جو کیا تھا، وہ جھگڑالو درخت کی اس گانٹھ کو دبانا تھا تا کہ وہ ہلچل مچانے کے بجائے پُرسکون رہے۔ جب لوپن، پٹی گو اور رون باہر نکلے تو درخت کی ایک شاخ بھی ذرا سا نہیں پھڑ پھڑائی۔ سیریس نے سنیپ کو کھوہ کے دہانے سے باہر نکالا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے ہرمائنی اور ہیری کے باہر نکلنے کا انتظار کیا۔ آخر کار وہ سب باہر نکل آئے۔

ہوگورٹس کے میدان میں گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ صرف دور ہیولے کی مانند سکول کی بلند و بالا عمارت کی کھڑکیوں سے روشنی

چھن چھن کرآ رہی تھی۔وہ سب خاموشی کے ساتھ آگے بڑھے لگے۔پٹ گو ابھی تک زور زور سے پھنکارتے ہوئے سانسیں لے رہا تھا اور کہیں کہیں اس کے سبکیاں بھرنے کی آوازیں بھی سنائی دیتی تھیں۔ہیری کا دماغ عجیب کشمکش میں مبتلا تھا۔وہ ڈرسلی خاندان کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ دے گا اور اب سیریس بلیک کے ساتھ اس کے گھر میں پُرسکون زندگی بسر کرسکے گا۔اپنے ماں باپ کے سب سے اچھے دوست کے ساتھ......اس نے سوچا۔ڈرسلی گھرانے پر اس وقت کیا بیتی گی؟ جب وہ ان کہے گا کہ وہ اسی ملزم کے ساتھ رہنے جارہا ہے جسے انہوں نے ٹیلی ویژن پر دیکھا تھا......

''پیٹر......خبردار! جوتم نے ایک بھی غلط قدم اُٹھایا......'' لوپن نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔انہوں نے اپنی چھڑی اب بھی پٹی گو کے سامنے کی طرف تان رکھی تھی۔وہ خاموشی سے میدان میں چلتے رہے۔سکول کا دروازہ اب قریب آتا جارہا تھا۔سنیپ سیریس کے آگے آگے عجیب انداز میں ہوا میں سے اُڑ رہا تھا۔ان کی ٹھوڑی بار بار سینے کے ساتھ اچھل اچھل کر ٹکرا رہی تھی۔

اور اسی وقت......

ایک بادل ہٹ گیا اور زمین پر دھندلی پرچھائیاں دکھائی دینے لگیں۔وہ سب چودھویں کے چاند کی چاندنی میں نہا گئے۔سنیپ کا لہراتا ہوا بدن اچانک لوپن، پٹی گو اور رون سے جا ٹکرایا جو اچانک رُک گئے تھے۔سیریس اپنی جگہ پر مجسمے کی مانند کھڑا رہ گیا۔اس نے ہیری اور ہرمائنی کو رُکنے کیلئے ہاتھ کا اشارہ کیا۔ہیری نے دیکھا اچانک لوپن کا جسم اکڑنے لگا تھا اور پورے بدن میں عجیب سی کپکپی طاری ہوگئی۔

''ارے نہیں......'' ہرمائنی چیخی۔''انہوں نے آج رات مرکب نہیں پیا ہے۔یہ سب محفوظ نہیں ہے......''

''بھاگو......'' سیریس بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔''بھاگو......فوراً بھاگو......''

لیکن ہیری نہیں بھاگ سکتا تھا کیونکہ اس کی وجہ رون تھا جو پٹی گو اور لوپن کے ساتھ زنجیر میں بندھا ہوا تھا۔وہ رون کو بچانے کیلئے آگے کود گیا لیکن اسی وقت سیریس نے اسے کھینچ کر پیچھے کی طرف اچھال دیا۔

''اسے مجھ پر چھوڑ دو......اور بھاگو!''

اچانک ایک خوفناک غراہٹ سناٹے میں سنائی دی۔لوپن کا سر لمبا ہو رہا تھا۔ساتھ ہی اس کا بدن میں زمین سے اونچا ہو رہا تھا۔ان کے کندھے جھک رہے تھے۔ان کے چہرے اور ہاتھوں پر بال اُگ رہے تھے۔تبھی ہاتھ پنجوں میں بدل گئے۔لوپن نیچے جھکے اور ان کا بدن پنجوں پر کھڑا ہوگیا۔کروک شانکس کے بال اب ایک بار پھر کھڑے ہوگئے۔وہ دور ہٹنے لگی۔

جب بھیڑیائی انسان مکمل طور پر بھیڑیئے کے روپ میں ڈھل گیا تو وہ اپنے جبڑے کٹکٹاتا ہوا ایک قدم پیچھے ہٹا تو سیریس ہیری کے پہلو میں سے غائب ہوگیا۔اس نے اپنا روپ بدل لیا تھا۔ایک دیوہیکل سیاہ کتا لپک کر آگے آیا۔جیسے ہی بھیڑیا زنجیر سے آزاد ہوا کتے نے اس کی گردن دبوچ کر اسے پیچھے کھینچا اور رون اور پٹی گو کو اس کی پہنچ سے دور دھکیل دیا۔وہ دونوں اب گتھم گتھا ہوگئے تھے۔وہ

ایک دوسرے کونو کیلے پنجے مار رہے تھے اور آہنی جبڑوں سے بھنبھوڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ہیری دہشت بھری نظروں سے اس عجیب لڑائی کو دیکھ رہا تھا۔ وہ ان کی مدد کرنا چاہتا تھا مگر کیسے؟...... اس کا دماغ شل ہوا جا رہا تھا۔ اس کا پورا دھیان لڑائی کی طرف مرتکز تھا اور کسی دوسری طرف دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کر رہا تھا۔ پھر ہر مائنی کی چیخ نے اسے ہوشیار کر دیا۔

پٹی گو اس تماشے سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے لوپن کی گری ہوئی چھڑی کی طرف چھلانگ لگا دی تھی۔ اس کے باعث رون جو پٹی گو کے ساتھ زنجیر سے بندھا ہوا تھا، اسے زوردار جھٹکا لگا اور وہ سنبھل نہ پایا اور زمین پر گرتا چلا گیا۔ اگلے ہی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور روشنی کا تیز جھما کا سب کی آنکھوں کو خیرہ کر گیا۔ رون زمین پر بے جان لاشے کی مانند ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ اس کے بعد ایک اور دھماکہ ہوا۔ کروک شانکس ہوا میں اُڑتی ہوئی دور زمین پر جا گری۔

''نہتے ہو۔'' ہیری اپنی چھڑی پٹی گو کی طرف کرتے ہوئے چلایا۔ لوپن کی چھڑی ہوا میں کافی اوپر اُچھلی اور نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ ہیری تیزی سے بھاگتا ہوا آگے بڑھا۔

''جہاں ہو...... وہیں رُک جاؤ۔''

لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی۔ پٹی گو روپ بدل چکا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کی گندی دُم رون کے ہاتھ سے بندھی ہوئی زنجیر سے نکل رہی تھی۔ اسے ہوا میں چوہے کی سرسرا کر بھاگنے والی سنائی دی۔ وہ اندھیرے میں گم ہو چکا تھا۔

دوسری طرف بھونکنے اور غرانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے گردن گھما کر دیکھا۔ بھیڑیا خوفناک غراہٹ نکالتا ہوا تاریک جنگل کی طرف بھاگ گیا تھا۔

''سیریس!...... پٹی گو فرار ہو گیا ہے...... اس نے اپنا روپ بدل لیا ہے۔'' ہیری زور سے چیخا۔ سیریس کے جسم سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کے منہ اور کمر پر گہرے زخم تھے لیکن ہیری کی بات سن کر وہ دوبارہ کھڑا ہوا اور میدان کے دوسری طرف بھاگنے لگا۔ کچھ ہی پلوں میں اس کے پنجوں کی چاپ سنائی دینا بند ہو چکی تھی۔

ہیری اور ہر مائنی دونوں لپک کر رون کے پاس پہنچے۔

''پٹی گو نے اس کے ساتھ کیا ہے؟'' ہر مائنی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ رون کی آنکھیں آدھی کھلی ہوئی تھیں۔ اس کا منہ بھی کھلا ہوا تھا۔ وہ یقینی طور پر زندہ تھا۔ انہیں اس کے سانس لینے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ لیکن رون بے ہوش تھا۔

''میں نہیں جانتا......'' ہیری نے ٹکا سا جواب دیا۔

ہیری نے پریشانی کے عالم میں چاروں طرف دیکھا۔ بلیک اور لوپن دونوں ہی جنگل کی طرف چلے گئے تھے۔ ان کے ساتھ صرف سنیپ تھے جو اب بھی ہوا میں بے ہوشی کی حالت میں جھول رہے تھے۔

ہیری نے اپنی آنکھوں سے بال ہٹاتے ہوئے ہوشمندی سے سوچنے کی کوشش کی۔

''ہمیں انہیں محل تک لے جانا چاہئے اور کسی کو بتا دیتے ہیں...... چلو!''

اسی وقت کہیں دور انہیں کتے کی درد سے بلبلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''سیریس......'' ہیری چونک کر بولا اور اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

ہیری کو فیصلہ کرنے میں لمحہ بھر کی دیر لگی۔ اس نے سوچا کہ اس وقت وہ رون کی کوئی مدد نہیں کرسکتا اور بلیک کی آواز سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کسی مشکل میں گرفتار ہے......

ہیری نے فوراً فیصلہ کیا اور اندھیرے میں دوڑ لگا دی۔ ہر مائنی بھی اس کے تعاقب میں دوڑ رہی تھی۔ پھر ایک چیخ انہیں جھیل کے پاس سنائی دی۔ اسی لئے ان کا رُخ جھیل کی طرف ہو گیا تھا۔ تیز دوڑنے کے باوجود ہیری کو عجیب سی ٹھنڈک کا احساس ہو رہا تھا جسے وہ سمجھ نہیں پایا۔

ہر طرف گہری خاموشی چھا چکی تھی۔ انہیں جھیل کے کنارے پر کچھ دکھائی دیا۔ غور سے دیکھنے پر انہیں سمجھ آنے لگا کہ وہ سیریس ہی تھا جو کتے سے انسان کی شکل میں بدل چکا تھا اور وہ زمین پر کتے کی مانند جھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے سر پر رکھے ہوئے تھے اور وہ کراہ رہا تھا۔

''نن......نن......نہیں......رح......رح......رح......رحم......رحم کرو......''

پھر ہیری کو کچھ ایسا دکھائی دیا جس سے اس کی ریڑھ کی ہڈی تک جھنجھنا اُٹھی تھی۔ کم از کم سو کے قریب روح کھچڑ...... جھیل کے اوپر چاروں طرف غول کی صورت میں اُڑتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے۔ فضا میں شدید ٹھنڈک بڑھتی جا رہی تھی۔ ہیری اپنے پیروں پر گھوما اور اسے اپنے اندر ایک جانا پہچانا سا احساس بیدار ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے گہری دھندسی چھانے لگی۔ روح کھچڑ اندھیرے میں ہر طرف سے آتے جا رہے تھے۔ وہ ان کے چاروں طرف گھیرا تنگ کر رہے تھے۔

''ہر مائنی کسی خوشگوار خیال کی طرف دھیان لگاؤ......'' ہیری چیخ کر بولا اور اس نے اپنی چھڑی اُٹھالی۔ وہ صاف دیکھنے کیلئے تیزی سے اپنی پلکیں جھپکا رہا تھا۔ وہ اپنا سر جھٹک رہا تھا تاکہ اسے اس چیخ سے چھٹکارا مل سکے جو اس کے دماغ کے اندر بری طرح سے سنائی دینے لگی تھی۔

میں اپنے سرپرست کے ساتھ رہنے کیلئے جا رہا ہوں۔ میں ڈرسلی گھرانے کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر جا رہا ہوں......

اس نے کوشش کی کہ وہ سیریس اور صرف سیریس کے بارے میں سوچے پھر وہ چھڑی کو گھماتے ہوئے جادوئی کلمہ پڑھنے لگا۔

''پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم......''

بلیک کے بدن پر کپکپاہٹ بڑھنے لگی۔ وہ زمین پر گر کر ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ کسی مردے کی طرح پیلا پڑ گیا تھا۔

''وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ میں اس کے ساتھ رہنے جا رہا ہوں!''

''پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم...... میری مدد کرو...... پشت بان نمودارم......''

وہ جادوئی کلمہ پورا پڑھ نہیں پایا۔ روح کھچڑ پاس آتے جا رہے تھے اور ان سے مشکل سے دس قدم کا فاصلہ رہ گیا تھا۔ انہوں نے ہیری اور ہرمائنی کے گرد ایک ٹھوس دیوار بنالی تھی۔ اور وہ قریب آتے جا رہے تھے......

''پشت بان نمودارم......'' ہیری چیخا اور اپنے کانوں میں گونجنے والی چیخ کو ہٹانے کی کوشش کی۔ ''پشت بان نمودارم......''

اس کی چھڑی سے سفید دھواں برآمد ہوا اور اس کے سامنے دیوار کی مانند لہرانے لگا۔ اسی پل ہیری کو محسوس ہوا کہ ہرمائنی اس کے پہلو میں گرگئی ہے۔ وہ اب تنہا تھا...... بالکل تنہا......

''پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم!''

ہیری کے گھٹنے ٹھنڈی گھاس سے جا ٹکرائے۔ دھند بادلوں کی طرح بڑھتی ہوئی اس کی آنکھوں پر چھانے لگی۔ بہت کوشش کے ساتھ اس نے یادداشت کو اپنے قابو میں کیا اور اس وقت کا تصور باندھا...... سیریس بے قصور ہے...... بے قصور...... وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا...... میں اس کے ساتھ رہنے جا رہا ہوں......

اس نے ہانپتے ہوئے کہا...... ''پشت بان نمودارم!''

اپنے اپنے کمزور پشت بان جادو کی روشنی میں اس نے ایک روح کھچڑ کو اپنے بہت قریب رکتے ہوئے دیکھا۔ ہیری نے سفید بادل جیسی دھند کا جو حلقہ قائم کیا ہوا تھا۔ وہ اس میں سے نکل کر اندر نہیں آ پا رہا تھا۔ پھر روح کھچڑ نے اپنے چوغے میں سے گلگلا استخوانی ہاتھ باہر نکالا اور اس سے پشت بان جادو کی تنی ہوئی چادر کو ایک طرف ہٹانے کی کوشش کی......

''نہیں۔ نہیں......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''وہ بے قصور ہے...... پشت بان نمودارم''

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ روح کھچڑ اسے گھور رہے تھے جب وہ اپنی کھڑکھڑاتی سانس کھینچتے تھے تو اسے بری ہوا کے جھونکے کا احساس ہوتا تھا۔ سب سے پاس کھڑا روح کھچڑ اس کے بارے میں کچھ سوچ رہا تھا پھر اس نے اپنے چھپاتے ہاتھ اُٹھائے......اور اپنا نقاب اوپر اُٹھا دیا۔

جہاں آنکھیں ہونا چاہئے تھیں وہاں پر صرف پتلی، بھوری پھپھوندی دار جلد تھی جو خالی پتلیوں کے اوپر تک پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر ایک دہانہ تھا...... ایک کھلا ہوا بے ڈھنگا سا ہونٹوں کے بغیر سوراخ...... جو موت کی کھرکھراہٹ جیسی آواز کرتے ہوئے سانسیں چوستا تھا۔

ہیری کا دماغ سن ہونے لگا۔ اسے لگا جیسے اس کے منہ کو لقوہ ہو گیا ہو۔ اس کے دماغ پر، سوچوں پر اور احساسات پر زنجیریں بندھتی چلی گئی ہوں۔ وہ بول یا سوچ نہیں پا رہا تھا اور نہ ہی کوئی حرکت کر سکتا تھا۔ اس کے پشت بان جادو کی تنی ہوئی چادر زور سے لرزی

اور پھر ہوا میں تحلیل ہوتی چلی گئی۔

سفید دھند کے باعث اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ اسے دوبارہ کوشش کرنا تھی...... پشت بان جادو کو دوبارہ زندہ کرنا تھا...... ''پشت بان نمودارم!'' وہ اب دیکھ نہیں سکتا تھا۔ کچھ فاصلے پر اس نے چیخ سنی...... ''پشت بان نمودارم''......اس نے دھند میں ٹٹول کر سیریس کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ اسے نہیں لے جاسکتے۔

لیکن دو طاقتور اور گلگلے ہاتھوں نے اچانک ہیری کی گردن دبوچ لی۔ انہوں نے اس کے چہرے کو اوپر کی طرف اُٹھایا۔ ہیری کو روح کھچڑوں کی سانسیں اپنے چہرے پر صاف محسوس دے رہی تھی۔ وہ پہلے اس سے چھٹکارا پانا چاہتے تھے۔ اس کی ناک میں روح کھچڑوں کی بدبودار سانسوں کی ناگوار بو اترنے لگی......اس کے کانوں میں اس کی ماں کی روح فرسا چیخ اور بلند آواز میں سنائی دینے لگی۔ اس نے سوچا کہ مرنے سے پہلے وہ شاید یہی آخری آواز سنے گا......

اور پھر دھند کے بیچ میں سے ایک دودھیا روشنی دکھائی دی جو تیزی سے پھیلتی جارہی تھی۔ اس نے محسوس کیا کہ روح کھچڑ اس روشنی سے مضطرب ہورہے ہیں اور انہوں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ اس نے خود سنبھالنا چاہا مگر وہ ایسا نہیں کرسکا۔ وہ منہ کے بل گھاس پر گرتا چلا گیا۔

ہیری کا چہرہ نیچے تھا اور وہ اتنا لاغر تھا کہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا۔ اسے ایسا لگا کہ جیسے وہ مہینوں سے بیمار پڑا ہو۔ ہاتھ پاؤں ہلانے کی ذرا سی سکت باقی نہ رہی ہو۔ اس کا بدن بری طرح کانپ رہا تھا۔ پھر بھی اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ چندھیا دینے والی روشنی سے اس کے اردگرد کی گھاس چمک اُٹھی تھی۔ کانوں میں گونجنے والی چیخ سنائی دینا بند ہوچکی تھی۔

کوئی چیز روح کھچڑوں کو پیچھے دھکیل رہی تھی...... یہ اس کے، سیریس اور ہرمائنی کے چاروں طرف حصار بنائے گھوم رہی تھی۔ روح کھچڑوں کی کھڑکھڑاتی ہوئی سانسوں کی آواز دور ہٹتی جارہی تھی۔ وہ اب شاید واپس جارہے تھے۔ فضا میں ٹھنڈک کا احساس تیزی سے ختم ہوتا گیا اور معمول کی گرمی واپس لوٹ آئی تھی۔

اپنی پوری طاقت لگا کر ہیری نے اپنا سر کچھ انچ اوپر اُٹھایا۔ اسے روشنی پھیلاتا ہوا ایک جانور دکھائی دینے لگا۔ جو دوڑتا ہوا جھیل کے اس پار جارہا تھا۔ پسینے میں لت پت دھندلی آنکھوں سے اس نے یہ پہچاننے کی کوشش کی کہ وہ کون سا جانور تھا......؟ وہ کسی یک سنگھے کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ ہوش میں رہنے کی کوشش کرتے ہوئے ہیری بمشکل یہ دیکھ پایا کہ وہ جانور دوسرے کنارے پر پہنچ کر رُک گیا تھا۔ اس جانور کی روشنی میں پل بھر کو ہیری کو دکھائی دیا کہ وہاں کوئی اور بھی تھا جو اس یک سنگھے کا استقبال کررہا تھا۔ اسے چھونے کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھا رہا تھا......اور وہ چہرہ بہت جانا پہچانا سا لگنے لگا......لیکن ایسا نہیں ہوسکتا......

ہیری سمجھ نہیں پایا۔ وہ کچھ اور سوچ نہیں سکا۔ اسے محسوس ہوا کہ بدن میں سے جیسے اس کی طاقت کی آخری بوند بھی نچڑ چکی ہو۔ نہ چاہتے ہوئے اس کا سر گھاس پر ڈھلک گیا اور وہ بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

☆☆☆☆

اکیسواں باب

ہرمائنی کا راز

بے حد صدمے والا حادثہ تھا...... بہت ہی صدمے والا...... کمال ہو گیا کہ ان میں سے کوئی بھی نہیں مرا...... اس طرح کا حادثہ پہلے کبھی نہیں سنا...... قسمت اچھی تھی سنیپ کہ تم وہاں تھے......

''تعریف کا شکریہ۔ وزیر جادو......''

''تمہیں آنرز آف مارلن، سیکنڈ کلاس (جادوئی وزارت کا خصوصی اعزاز) ملنا تو طے ہے، اور اگر میری بات مان لی گئی تو فرسٹ کلاس بھی مل سکتا ہے......''

''بہت بہت شکریہ...... آپ کا ممنون رہوں گا۔''

''تمہارے سر پر گہرا زخم ہے...... شاید یہ گھاؤ بلیک نے دیا ہوگا...... ہے نا؟''

''سچ کہوں...... وزیر جادو! یہ زخم پوٹر، ویزلی اور گرینجر کی وجہ سے مجھے ملا ہے۔''

''اوہ نہیں......''

''بلیک نے ان پر جادو کر رکھا تھا اور میں یہ بات فوراً سمجھ گیا تھا۔ ان کی حرکتوں کو دیکھ کر لگتا تھا کہ ان پر ذہن بندی والے جادو کا استعمال کیا گیا تھا۔ وہ سوچ رہے تھے کہ بلیک بے قصور ہے، یہی سوچ پر ان کے دماغ پر قبضہ کئے ہوئے تھی۔ میں یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ اپنی حرکتوں کیلئے ذمہ دار نہیں ہیں۔ دوسری طرف ان کی دخل اندازی کی وجہ سے بلیک بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو بھی گیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ وہ بلیک کو تنہا پکڑ سکتے ہیں۔ انہیں پہلے بھی کافی ڈھیل دی جا چکی تھی۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس کارروائی کے بعد سے انہیں خود پر زیادہ گھمنڈ ہو گیا ہے...... اور ظاہر ہے کہ ہیڈ ماسٹر نے پوٹر کو تو ہمیشہ بہت زیادہ چھوٹ دی ہے......''

''دیکھو سنیپ!...... ہیری پوٹر کے معاملے میں...... جہاں تک اس کا سوال ہے، ہم سب اس کی غلطیوں کو ہمیشہ نظر انداز کر دیتے ہیں۔''

''لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں...... کیا یہ اس کے کیلئے اچھی بات ہے کہ اس کے ساتھ اتنا خصوصی برتاؤ کیا جائے؟ یقینی طور پر

میں تو یہی کوشش کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ بھی باقی طلباء جیسا سلوک کیا جائے۔ اگر کوئی دوسرا طالبعلم اتنی بڑی غلطی کرتا تو اسے کم از کم اس بات کیلئے سکول سے کچھ دنوں کیلئے نکال باہر کیا جاتا...... کیونکہ وہ اپنے دوستوں کو اتنی بڑی مصیبت میں ڈال رہا تھا۔ ذرا سوچئے!...... وہ سکول کے تمام قوانین کو توڑ کر...... جو اس کی حفاظت کیلئے تشکیل دیئے گئے تھے، تمام احتیاطی تدابیر کو لات مار کرتے ہوئے، رات کی تاریکی میں سکول سے باہر ایک خطرناک بھیڑیائی انسان اور مفرور قاتل کے ساتھ تھا اور مجھے تو اس بات پر بھی پورا یقین ہے کہ وہ بغیر اجازت ہاگس میڈ میں گھومتا رہا تھا......''

''ہاہاہا...... ہم اس بارے میں دیکھیں گے سنیپ...... ہم اس بارے ضرور دیکھیں گے...... وہ لڑکا غیر معمولی طور کچھ زیادہ ہی بیوقوف ثابت ہوا ہے......''

ہیری اپنی آنکھیں کس کر بند کئے ان کی سب باتیں سن رہا تھا۔ وہ بہت کمزوری محسوس کر رہا تھا۔ اس کے کانوں میں جانے والے الفاظ اس کے دماغ تک بہت دیر سے پہنچ پا رہے تھے۔ اسی وجہ سے اسے پوری بات سمجھنا مشکل ہو رہا تھا۔ اسے اپنے بدن کا ہر حصہ بھاری اور بوجھل محسوس ہو رہا تھا۔ پلکیں بھی اتنی بھاری لگ رہی تھیں کہ انہیں اُٹھانا اس کے بس میں نہیں تھا......

''روح کھچڑوں کے عجیب رویئے پر میں بہت زیادہ حیران ہوں...... سنیپ! تمہیں واقعی معلوم نہیں کہ وہ کیوں واپس لوٹ گئے؟''

''نہیں وزیر جادو!...... جب میں نے خود کو سنبھالا اور وہاں پہنچا تب تک وہ سب واپس لوٹ کر اپنی منزل میں داخل ہو چکے تھے۔''

''یہ بڑی عجیب بات ہے۔ اور اس کے باوجود بلیک، ہیری اور وہ لڑکی......''

''جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ سب کے سب بے ہوش تھے۔ میں نے بلیک کو فوراً رسیوں سے باندھا اور اس کی زبان بندی کی تاکہ وہ کچھ کر نہ سکے۔ اس کے بعد میں نے جادوئی سٹریچر منگوائیں اور ان سب کو ان پر ڈال کر سکول میں لے آیا۔''

ایک پل کیلئے خاموشی چھائی رہی۔ ہیری کا دماغ اب پہلے سے تھوڑا زیادہ کام کرنے لگا تھا۔ فوراً اسے محسوس ہوا کہ اس کے دل پر کوئی بوجھ ہے......

اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

ہر چیز تھوڑی دھندلی دکھائی دے رہی تھی کسی نے اس کی عینک اتار دی تھی۔ وہ اسپتال کے جس حصے میں تھا وہاں اندھیرا تھا۔ اس نے دیکھا کہ میڈم پامفری وارڈ کے دوسرے کونے میں اس کی طرف پشت کر کے کسی دوسرے بستر پر جھکی ہوئی تھیں۔ ہیری نے گھور کر دیکھا۔ میڈم پامفری کے ہاتھ کے نیچے رون کے سرخ بال دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری نے اپنا سر تکیئے پر ترچھا کیا۔ اس کے دائیں طرف والے بستر پر ہرمائنی لیٹی ہوئی تھی۔ چاند کی چاندنی اس کے بستر پر پھیلی

ہوئی تھی۔اس کی آنکھیں بھی کھلی ہوئی تھیں۔وہ بالکل سیدھی لیٹی ہوئی تھی۔جب اس نے دیکھا کہ ہیری ہوش میں آ گیا ہے تو اس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر وارڈ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔آدھ کھلے دروازے کے باہر راہداری میں کھڑے کارنیلوس فج اور سنیپ کی گفتگو کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

میڈم پامفری تیزی سے ہیری کے بستر کی طرف آئیں۔اس نے پلٹ کران کی طرف دیکھا، وہ چاکلیٹ کا ایک بڑا ٹکڑا لا رہی تھیں۔ہیری نے آج تک چاکلیٹ کا اس سے بڑا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا۔وہ کسی بڑے پتھر جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

''اچھا تو تم بیدار ہو ہی گئے!'' انہوں نے بلند آواز میں کہا۔پھرانہوں نے چاکلیٹ ہیری کے بستر کے پاس والی میز پر رکھ دی اور اسے ہتھوڑے سے توڑنے لگیں۔

''رون کہاں ہے؟'' ہیری اور ہرمائنی نے ایک ساتھ پوچھا۔

''اس کی جان بچ گئی ہے......'' میڈم پامفری نے گھمبیر لہجے میں کہا۔''جہاں تک تم دونوں کا سوال ہے......تم یہیں پر رہو گے جب تک کہ مجھے یہ تسلی نہیں ہو جائے کہ تم پوری طرح سے...... پوٹر یہ تم کیا کر رہے ہو؟''

ہیری بستر میں اُٹھ کر بیٹھ گیا اور اپنی عینک پہننے لگا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنی چھڑی اُٹھائی۔

''مجھے اسی وقت ہیڈ ماسٹر سے ملنے جانا ہے۔'' ہیری نے کہا۔

''پوٹر!'' میڈم پامفری نے پچکارتے ہوئے کہا۔''سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے، بلیک پکڑا جا چکا ہے اور اسے بالائی مینار والی کوٹھڑی میں قید کر لیا گیا ہے۔روح کھچڑ اس کی چھبن لینے کیلئے بس کسی بھی وقت آنے والے ہیں۔''

''کیا......؟''

ہیری تیزی سے اپنے بستر سے کود گیا۔ ہرمائنی نے بھی ایسا ہی کیا۔لیکن ہیری کی آواز باہر راہداری میں بھی پہنچ گئی تھی۔اگلے ہی لمحے فج اور سنیپ وارڈ میں داخل ہو گئے۔

''ہیری...... ہیری...... یہ کیا کر......؟'' فج نے فکرمندی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''تمہیں تو بستر میں آرام کرنا چاہئے۔کیا اس نے چاکلیٹ کھالی ہے؟'' انہوں نے پریشانی کے عالم میں بوکھلائے انداز میں میڈم پامفری سے دریافت کیا۔

''وزیر جادو صاحب! براہ کرم میری بات سکون سے سنیے!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''سیریس بلیک بے قصور ہے۔پیٹر پٹی گو نے اپنی موت کا جھوٹا کھیل رچایا تھا۔ہم نے اسے آج رات کو دیکھا تھا آپ روح کھچڑوں سے سیریس کی چھبن نہیں دلوا سکتے۔وہ بے قصور ہے......''

لیکن فج صرف اپنا سر ہلا رہے تھے دھیمی مسکراہٹ ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی۔

''ہیری...... ہیری......تمہیں بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔تم بہت سنگین صدمے سے دوچار ہوئے ہو۔تمہیں ابھی آرام کی

ضرورت ہے، شاباش! بستر پر لوٹ جاؤ۔ ہم نے ہر چیز ٹھیک کر لی ہے......''

''نہیں...... یہ سچ نہیں ہے۔'' ہیری زور سے چیخا۔ ''آپ نے غلط آدمی کو پکڑ لیا ہے۔''

''وزیر جادو! مہربانی کر کے ہماری بات سنئے!'' ہرمائنی نے کہا۔ وہ بھی تیزی سے ہیری کے پہلو میں آ گئی اور ملتجیانہ نگاہوں سے فج کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ''میں نے بھی اسے دیکھا تھا۔ وہ رون کا چوہا تھا۔ پٹی گو ایک بھیس بدل چوپائی جادوگر تھا اور......''

''دیکھ لیا وزیر جادو......!'' سنیپ نے جلدی سے کہا۔ ''دونوں ہی ذہن بندی جادو کے شکار ہیں۔ بلیک نے ابھی تک ان کے دل و دماغ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ بلیک کو شیطانی جادو میں زبردست مہارت حاصل ہے......''

''ہم لوگوں کے دماغوں پر کسی جادو کا اثر نہیں ہے!'' ہیری دھاڑتے ہوئے کہا۔

''وزیر جادو...... پروفیسر......'' میڈم پامفری غصے سے بولیں۔ ''میں آپ لوگوں سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ آپ یہاں سے چلے جایئے۔ پوٹر میرا مریض ہے، آپ اسے پریشان نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔''

''میں پریشان نہیں ہو رہا ہوں، میں تو انہیں یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے طیش کے عالم میں کہا۔ ''لیکن وہ سنتے ہی نہیں......!''

لیکن میڈم پامفری نے اچانک ہیری کے منہ میں چاکلیٹ کا بڑا ٹکڑا ٹھونس ڈالا۔ اس کا منہ بند ہو گیا تھا اور میڈم پامفری نے موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اسے دوبارہ بستر پر پہنچا دیا تھا۔

''اب براہ کرام وزیر جادو!...... ان بچوں کو آرام کی سخت ضرورت ہے۔ مہربانی کر کے چلے جایئے......''

دروازہ ایک بار پھر کھلا۔ اب ہیڈ ماسٹر اندر آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہیری نے جلدی جلدی اپنے منہ میں ٹھنسا ہوا چاکلیٹ کا ٹکڑا بمشکل باہر اگلا اور ایک بار پھر اچھل کر بستر سے نیچے اترا اور کھڑا ہو گیا۔

''ہیڈ ماسٹر......! سیریس بلیک......''

''خدا کیلئے......!'' میڈم پامفری نے تنگ ہو کر کہا۔ ''یہ اسپتال ہے یا نہیں؟...... میں زور دے کر کہتی ہوں......''

''معاف کرنا پاپی! لیکن مجھے پوٹر اور گرینجر سے کچھ باتیں کرنا ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا۔ ''میں ابھی ابھی سیریس بلیک سے مل کر آ رہا ہوں......''

''مجھے لگتا ہے کہ اس نے آپ کو بھی وہی من گھڑت کہانی سنائی ہوگی جو اس نے پوٹر کے دماغ میں ڈال رکھی ہے؟'' سنیپ نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''چوہے والی کہانی...... اور پٹی گو کے زندہ ہونے کی......''

''بلیک نے سچ مچ یہی کہانی سنائی تھی۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اپنے چاند جیسی شباہت والی عینک کے اوپر سے سنیپ کو بڑے غور سے دیکھا۔

''اور کیا میری گواہی کی کوئی قیمت نہیں ہے؟''سنیپ آپے سے باہر ہوتے ہوئے کہا۔''پیٹر پٹی گو چیختے بنگلے میں موجود نہیں تھا اور نہ ہی میں نے اسے ہوگورٹس کے میدان میں دیکھا تھا۔''

''ایسا اس لئے ہوا کیونکہ آپ کے ہوش اُڑ چکے تھے پروفیسر!'' ہرمائنی نے گھمبیر لہجے میں کہا۔''آپ صحیح وقت پر نہیں پہنچ پائے تھے......''

''مس گرینجر!......اپنی غلیظ زبان کو منہ کے اندر بند کر کے رکھو۔''

''سنیپ! ذرا سنبھل کر......'' فج نے حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔''ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ اس لڑکی کی ذہنی حالت درست نہیں ہے......''

''میں ہیری اور ہرمائنی سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں!'' اچانک ڈمبل ڈور بولے۔''کارنیلوس......سیورس...... پاپی! مہربانی کر کے ہمیں کچھ دیر کیلئے تنہا چھوڑ دیا جائے۔''

''ہیڈ ماسٹر!'' میڈم تنک لہجے میں غرائیں۔''انہیں علاج کی ضرورت ہے......انہیں آرام کی ضرورت ہے۔''

''ایسا کرنا بے حد ضروری ہے، میں پرزور درخواست کرتا ہوں......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

میڈم پامفری نے اپنے ہونٹ چبائے اور پیر پٹختی ہوئی وارڈ کے کنارے پر بنے ہوئے اپنے دفتر میں چلی گئیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے دفتر کا دروازہ زوردار دھماکے کے ساتھ بند کیا تھا۔ فج نے اپنے رنگین چوغے کے اوپر سنہری زنجیر میں لٹکتی ہوئی گھڑی کو پکڑ کر دیکھا۔

''روح کھچڑ اب آنے ہی والے ہوں گے۔'' انہوں نے دھیمے انداز سے کہا۔''میں جا کر ان سے ملاقات کرتا ہوں۔ ڈمبل ڈور! میں تمہیں اوپر والی منزل پر ملوں گا۔''

فج دروازے کی طرف بڑھے اور سنیپ کے لئے دروازہ کھول کر کھڑے رہے لیکن سنیپ اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں تھے۔

''کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ آپ کو بھی بلیک کی کہانی پر یقین ہو چکا ہے؟''سنیپ پھنکارتے ہوئے بولے۔ ان کی آنکھیں ڈمبل ڈور کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

''میں ہیری اور ہرمائنی سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے دہرایا۔

سنیپ نے ڈمبل ڈور کی طرف ایک قدم آگے بڑھایا اور کہا۔''سیریس بلیک نے سولہ سال کی عمر میں ہی یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ خون کرنے سے نہیں ہچکچاتا۔ آپ یہ بات تو نہیں بھولے ہوں گے؟ آپ یہ تو نہیں بھولے ہوں گے کہ ایک بار اس نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی......''

''میری یادداشت بہت اچھی ہے سیورس!'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔

سنیپ یہ سن کر تیزی سے پلٹے اور پھر دھڑ دھڑاتے ہوئے دروازے سے باہر چلے گئے جو فج نے ان کیلئے کھول رکھا تھا۔ دروازہ بند ہوتے ہی ڈمبل ڈور ہیری اور ہرمائنی کی طرف مڑے۔ دونوں ہی اسی وقت ایک ساتھ بولنے لگے۔

''پروفیسر بلیک کی بات سچ ہے۔ ہم نے خود پٹی گو کو زندہ دیکھا تھا......''

''جب پروفیسر لوپن، بھیڑیئے کے روپ میں بدلے تو وہ بھاگ نکلا......''

''وہ ایک چوہے کا بہروپ بدلنے والا چوپائی جادوگر ہے......''

''پٹی گو نے اپنا اگلا پنجہ...... میرا مطلب ہے کہ اپنی انگلی کاٹ لی تھی......''

''پٹی گو نے فرار ہونے کیلئے رون پر حملہ کیا تھا...... بلیک قصوروار نہیں ہے......''

پروفیسر ڈمبل ڈور نے ان کی بوکھلاہٹ اور بے تابی کو دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ اُٹھا کر انہیں خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں یکلخت چپ ہوگئے۔

''اب تم سنو! میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ بیچ میں کچھ مت بولنا۔ کیونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''تمہارے علاوہ بلیک کی کہانی کا ایک بھی سچا ثبوت باقی نہیں ہے...... اور تیرہ سال کے دو بچوں کی بات پر کوئی بھی یقین نہیں کرے گا۔ سڑک پر موجود بہت سے گواہوں نے قسم کھا کر کہا تھا کہ انہوں نے سیریس بلیک کو پٹی گو کا خون کرتے ہوئے دیکھا تھا...... میں نے خود محکمہ وزارت جادو کی عدالت کے سامنے یہ گواہی دی تھی کہ سیریس، پوٹر خاندان کا خفیہ راز دار تھا۔''

ہیری خود کو روک نہیں پایا اور اس کے منہ سے اچانک نکل گیا۔ ''پروفیسر لوپن آپ کو سچائی بتا سکتے ہیں کہ......''

''پروفیسر لوپن اس وقت جنگل کی گہرائیوں میں گم ہیں اور وہ اس حالت میں نہیں ہیں کہ وہ کسی کو کچھ بتا پائیں۔ جب تک وہ دوبارہ انسان بنیں گے تب تک بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ سیریس کی حالت مردے سے بھی بدتر ہوگی...... میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ زیادہ تر جادوگر ایک بھیڑیائی انسان پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کی دی گئی گواہی کی عدالتی کمیٹی میں کوئی خاص اہمیت نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی ذہن میں رکھو کہ سیریس اور وہ آپس میں پرانے دوست بھی ہیں۔''

''لیکن......''

''میری بات دھیان سے سنو ہیری! اب ان سب باتوں کیلئے بہت دیر ہو چکی ہے۔ تم سمجھ رہے ہو نا؟ تمہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ پروفیسر سنیپ ان حوادث کی جو کہانی سنا رہے ہیں، وہ تمہارے مقابلے میں بہت زیادہ قابل یقین اور ٹھوس ہے......''

''وہ سیریس سے بہت نفرت کرتے ہیں۔'' ہرمائنی نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''صرف اس لئے کہ سیریس نے ان کے ساتھ ایک خوفناک مذاق کیا تھا......''

''سیریس نے بھی بے قصور آدمی جیسا رویہ نہیں اپنایا ہے۔ فربہ عورت پر حملہ کرنا...... گری فنڈر ہال میں چاقو لے کر گھسنا...... جب

تک پٹی گو زندہ یا مردہ دستیاب نہیں ہو پاتا۔ تب تک سیریس کی سزا بدلنے کی کوئی بھی یقینی صورت موجود نہیں ہے......''

''لیکن آپ تو ہم پر یقین کرتے ہیں ہے نا......''

''ہاں!...... میں کرتا ہوں......'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''لیکن مجھ میں یہ قوت نہیں ہے کہ میں دوسروں کو سچائی ماننے پر مجبور کرسکوں۔ وزیر جادو کے فیصلوں کے برخلاف جاسکوں۔''

ہیری نے ان کے گھمبیر چہرے کو گھورا۔ اسے لگا جیسے اس کے نیچے کی زمین تیزی سے کھسک رہی تھی۔ وہ ہمیشہ یہی سوچتا تھا کہ ڈمبل ڈور ہر مسئلہ کو چٹکی بجا کر سلجھا سکتے ہیں۔ اسے امید تھی کہ ڈمبل ڈور ہوا میں چھڑی لہرائیں گے اور اس مسئلے کا ناقابل یقین حل نکال کر سامنے رکھ دیں گے مگر ایسا نہیں تھا...... ان کی آخری امید بھی دم توڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

ڈمبل ڈور کی ہلکی نیلی آنکھیں گھومیں اور ہیری سے ہوتی ہوئی اب ہرمائنی کے چہرے پر جم گئیں۔ انہوں نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے، وہ ہے تھوڑا زیادہ وقت......''

''مگر......'' ہرمائنی نے کچھ بولنے کی کوشش کی لیکن اسی وقت اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''اوہ!''

''اب دھیان سے سنو!'' ڈمبل ڈور نے بہت دھیمی مگر صاف بولتے ہوئے کہا۔ ''سیریس، پروفیسر فلنٹ وک کے دفتر کے ٹھیک اوپر ساتویں منزل پر ایک کمرے میں بند ہے۔ مغربی مینار کی دائیں طرف تیرہویں کھڑکی۔ اگر سب کچھ ٹھیک ہوا تو آج رات کو تم ایک سے زیادہ بے قصور جانوں کو بچا لوگی۔ لیکن تم دونوں ہی یاد رکھنا کہ کوئی تمہیں دیکھ نہ پائے۔ مس گرینجر، تم قوانین تو جانتی ہی ہو...... تم جانتی ہو کہ یہ کام کیسے کرنا ہے؟...... کوئی...... تمہیں...... دیکھ...... نہ...... پائے!''

ہیری کو ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ ان باتوں کا کیا مطلب تھا؟ ڈمبل ڈور پلٹے اور دروازے تک پہنچ کر انہوں نے پیچھے دیکھا۔

''میں باہر سے تالا لگا کر جا رہا ہوں، اس وقت......!'' انہوں نے اپنی گھڑی دیکھی۔ ''بارہ بجنے میں پانچ منٹ کم ہیں مس گرینجر...... تین بار چابی گھمانے سے کام ہو جانا چاہیے...... گڈ لک!''

''گڈ لک......'' ہیری نے دہرایا، جب ڈمبل ڈور نے باہر نکل کر دروازہ بند کیا۔ ''تین بار چابی گھمانا؟...... وہ کیا بول رہے تھے؟...... ہمیں آخر کرنا کیا ہے؟''

ہرمائنی اپنے چوغے کے اندر گلے میں کچھ تلاش کر رہی تھی۔ اس نے وہاں ایک بہت لمبی اور خوبصورت سونے کی مالا نکالی۔

''ہیری! یہاں آؤ......'' اس نے بے چینی سے کہا۔ ''جلدی......''

تعجب اور تجسس میں مبتلا ہیری اس کی طرف بڑھا۔ ہرمائنی سنہری مالا کو پھیلائے ہوئے کھڑی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ اس مالا میں ایک چھوٹا سا گھڑی کی شکل جیسا لاکٹ لٹک رہا تھا۔

''یہاں......!''

ہرمائنی نے پھیلائی ہوئی مالا آگے بڑھا کر ہیری کے گلے میں ڈال دی۔اب وہ دونوں ایک ہی مالا کو پہنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''تیار ہو......''اس نے سانس روک کر پوچھا۔

''ہم کر کیا رہے ہیں؟''ہیری کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ہرمائنی نے لاکٹ کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور انگلی سے اس کی چابی تین بار گھمائی۔

اندھیرے میں ڈوبا ہوا وارڈ ان کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ بہت تیزی سے پیچھے کی طرف اُڑ رہے تھے۔رنگوں اور روشنی کی کرنوں کا بھنور اس کے پاس سے گذر رہا تھا۔اس کے کانوں پر ہتھوڑے برس رہے تھے۔اس نے چلانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی آواز نہیں سن پایا۔پھر اس نے اپنے پیروں تلے ٹھوس زمین محسوس کی۔اب ہر چیز صاف دینے لگی تھی۔

وہ خالی بڑے ہال میں ہرمائنی کے پاس کھڑا تھا اور سورج کی سنہری دھوپ سامنے والے کھلے دروازے سے اندر آتی ہوئی فرش پر پڑ رہی تھی۔اس نے الجھی ہوئی نظروں سے ہرمائنی کی طرف دیکھا۔لاکٹ کی مالا اس کے گلے میں چبھ رہی تھی۔

''ہرمائنی......کیا؟''

''یہاں اندر آ جاؤ......''ہرمائنی نے ہیری کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچ کر ہال کے دوسری طرف جھاڑوؤں اور بالٹیوں والی الماری کے دروازے کی طرف لے گئی۔اس نے الماری کا دروازہ کھولا اور ہیری کو بالٹیوں اور جھاڑوؤں کے بیچ میں دھکیل دیا۔پھر دوسرے لمحے وہ خود بھی الماری کے اندر گھس گئی۔اس نے دھڑام سے دروازہ بند کیا۔

''کیا......کیسے......ہرمائنی کیا ہوا؟''

''ہم اس وقت اپنے ماضی میں پہنچ گئے ہیں۔''ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور ہیری کے گلے سے سنہری مالا اتار کر اسے اپنے چوغے کے اندر چھپا لیا۔''ہم تین ساعتیں پیچھے پہنچ آ چکے ہیں۔''

ہیری نے اچانک اپنے پیر میں زور سے چٹکی کاٹی۔اسے بہت تیز درد کا احساس ہوا۔اس لئے کہ اسے ایسی بات کی توقع ہرگز نہیں تھی۔وہ ایک بہت عجیب خواب دیکھ رہا تھا۔

''لیکن......''

''ششش......سنو!کوئی آ رہا ہے۔مجھے لگتا ہے......مجھے لگتا ہے کہ ہم ہی آ رہے ہوں گے۔''ہرمائنی دبی ہوئی آواز میں بولی اور اپنے کان الماری کے دروازے کے ساتھ لگا لئے۔

''ہال کے پار قدموں کی آہٹ......ہاں!مجھے لگتا ہے کہ ہم ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف جا رہے ہیں۔''

''کیا تم یہ کہہ رہی ہو......''ہیری حیرت سے بڑبڑایا۔''کہ ہم اس الماری میں بھی ہیں اور ہم وہاں باہر بھی ہیں؟''

''ہاں!'' ہرمائنی بولی۔ اس کے کان اب بھی الماری کے دروازے کے ساتھ چپکے ہوئے تھے۔ ''مجھے یقین ہے کہ وہ ہم ہیں......تین لوگوں سے زیادہ کی آواز نہیں لگتی ہے......اور ہم اس لئے دھیمے چل رہے ہیں کہ ہم نے غیبی چوغہ اوڑھ رکھا ہے۔''

وہ رُک گئی اور پورے دھیان سے سننے لگی۔

''ہم سامنے والی سیڑھیوں سے نیچے اتر گئے ہیں......''

ہرمائنی پیچھے ہٹ کر ایک اُلٹی بالٹی پر بیٹھ گئی تھی۔ وہ کافی مضطرب دکھائی دے رہی تھی اور ہیری کچھ سوالوں کے جواب پانا چاہتا تھا۔

''تمہیں یہ گھڑی جیسی چیز کہاں سے ملی؟''

''اسے 'کایاپلٹ' کہتے ہیں......'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے بتایا۔ ''جب میں اس سال یہاں آئی تھی تو پہلے دن ہی مجھے پروفیسر میک گوناگل نے مجھے یہ دیا تھا۔ میں نے اپنی تمام کلاسوں میں جانے کیلئے اسی کا بھرپور استعمال کیا ہے۔ پروفیسر میک گوناگل نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔ محکمہ جادوئی وزارت سے اسے حاصل کرنے کیلئے انہیں بے حد خط وکتابت کرنا پڑی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں یقین دہانی کرائی تھی کہ میں ایک غیر معمولی ذہین طالبہ ہوں اور میں اس کا پڑھائی کے علاوہ کوئی دوسرا غلط استعمال نہیں کروں گی......میں اس کی چابی گھما کر پچھلی ساعتوں میں جا کر رہ جانے والی کلاسوں میں چلی جاتی تھی اور اس طرح ایک ہی وقت میں میں کئی کلاسوں کے مضامین پڑھ لیا کرتی تھی لیکن......''

''ہیری! مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ ڈمبل ڈور ہم سے کیا کروانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے ہمیں تین بار چابی گھمانے کی ہدایت دی تھی......اس سے سیریس کو کیسے مدد ملی گی؟''

ہیری نے اس کے پریشان چہرے کی طرف دیکھا۔

''اس وقت میں کوئی ایسا واقعہ ہوا ہوگا جسے وہ یقیناً بدلوانا چاہتے ہیں۔'' اس نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہیں یاد ہے کہ اس وقت میں ایسا کون کام ہوا تھا؟......ہم اس وقت ہیگرڈ کے گھر کی طرف جا رہے تھے......''

''ہم سورج غروب ہونے سے قبل کے وقت میں پہنچ گئے ہیں اور ہم ہیگرڈ کے گھر جا رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے دہراتے ہوئے کہا۔ ''ہم نے ابھی اپنے جانے کی آواز سنی ہے۔''

پھر ہیری کی بھنوئیں تن گئیں۔ وہ اپنے دماغ پر زور ڈال کر سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''ڈمبل ڈور نے ہمیں کہا تھا......ابھی کہا تھا کہ ہم ایک سے زیادہ بے قصور جانوں کو بچا سکتے ہیں......'' اور پھر اسے سمجھ میں آ گیا۔ ''ہرمائنی! ہم بک بیک کو بچانے جا رہے ہیں۔''

''لیکن......اس سے سیریس کو کیسے مدد ملے گی؟''

''ڈمبل ڈور نے کہا تھا......انہوں نے ہمیں ابھی ابھی بتایا تھا کہ کھڑکی کہاں ہے؟......فلنٹ وک کے دفتر کی کھڑکی...... جہاں سیریس بند ہے۔ہمیں بک بیک پر سواری کرکے اُس کھڑکی تک اُڑ کر پہنچنا ہے اور سیریس کو بچانا ہے۔سیریس بک بیک پر سوار ہو کر یہاں سے باہر نکل سکتا ہے......وہ دونوں ایک ساتھ یہاں سے بچ کر نکل سکتے ہیں۔''

ھیری کو ہرمائنی کا جس قدر چہرہ دکھائی دے رہا تھا، وہ گہری دہشت میں ڈوبا ہوا تھا۔

''اگر ہم کسی کو دکھائی دیئے بغیر اس کام کو صحیح طریقے سے سرانجام دے پائے تو یہ یقیناً کسی معجزے سے کم نہیں ہوگا......''

''ہمیں کوشش تو کرنا ہی چاہئے!'' ھیری نے پرعزم لہجے میں کہا۔وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور الماری کے دروازے سے کان لگا کر باہر کی آوازیں سننے لگا۔

''باہر کسی قسم کی کوئی آواز نہیں آ رہی ہے۔لگتا ہے، باہر کوئی نہیں ہے۔آؤ...... چلتے ہیں۔''

ھیری نے دھکا دے کر الماری کا دروازہ کھولا۔ بڑا ہال بالکل خالی پڑا تھا۔وہ دونوں کسی قسم کی آواز کئے بغیر الماری سے باہر نکلے اور دبے پاؤں چلتے ہوئے پتھر کی سیڑھیاں اتر گئے۔سورج کے نیچے جانے سے سائے لمبے ہو چکے تھے۔اندھیرے جنگل کے درختوں کے جھرمٹ سنہری روشنی میں چمک رہے تھے۔

''اگر کوئی کھڑکی سے باہر جھانک رہا ہو تو......'' ہرمائنی چیخی اور عقبی جانب محل کی طرف دیکھنے لگی۔

''ہم دوڑ لگاتے ہیں......سیدھے جنگل کی طرف چلتے ہیں۔'' ھیری نے تجویز دی۔''یہ ٹھیک ہے......ہم کسی درخت کے تنے کے پیچھے چھپ کر حالات پر نظر رکھیں گے۔''

''ٹھیک ہے......لیکن ہم گرین ہاؤس کے پاس سے گھوم کر جائیں گے۔'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔''ہمیں ہیگرڈ کے سامنے والے دروازے سے نظر نہیں آنا چاہئے۔ورنہ ہم خود کو ہی دکھائی دے جائیں گے۔میرا خیال ہے کہ ہم اب تک غیبی چوغے میں ہیگرڈ کے گھر تک تو پہنچ ہی چکے ہوں گے۔''

ہرمائنی کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے ھیری نے دوڑ لگا دی۔ ہرمائنی پوری رفتار سے اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔وہ سبزیوں کے باغیچے کو عبور کرتے ہوئے گرین ہاؤس کے پاس پہنچے۔وہاں ایک پل رُکے اور پھر جھگڑالو درخت کا چکر کاٹ کر جنگل کی طرف دوڑنے لگے۔

درختوں کے گہرے سایوں تک بحفاظت پہنچنے کے بعد ھیری گھوما۔کچھ سیکنڈ بعد ہرمائنی بھی وہاں ہانپتی ہوئی اس کے پاس آن پہنچی۔

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی اپنی سانس سنبھالنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔''ہمیں چپکے سے ہیگرڈ کے گھر پاس پہنچنا ہے۔کوشش کرنا کہ ہم دکھائی نہ دیں ھیری......''

وہ دونوں خاموشی کے ساتھ جنگل کے کنارے پر درختوں کے بیچ میں چلتے رہے اور پھر انہیں ہیگرڈ کے جھونپڑے کا اگلا حصہ دکھائی دینے لگا۔ٹھیک اسی وقت انہوں نے دروازے پر دستک کی آواز سنی۔ وہاں کوئی نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تیزی سے بلوط کے بڑے درخت کے تنے کے پیچھے چھپ گئے اور اپنا سر باہر نکال کر محتاط انداز میں جھانکنے لگے۔ہیگرڈ دروازے پر کھڑا دکھائی دیا۔ وہ ہانپ رہا تھا اور اس کا چہرہ سفید تھا۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ دروازہ کس نے کھٹکھٹایا تھا...... پھر ہیری نے اپنی ہی آواز سنی۔

''ہم ہیں...... ہم غیبی چوغے میں چھپے ہوئے ہیں۔ہمیں اندر آنے دو تا کہ ہم اسے اتار سکیں۔''

''تمہیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔'' ہیگرڈ کی جھنجھلائی ہوئی آواز سنائی دی لیکن وہ ایک طرف ہٹتا ہوا دکھائی دیا اور اس نے جلدی سے دروازہ بند کر لیا۔

''ہم نے آج تک اتنا عجیب کام نہیں کیا......'' ہیری نے حیرت بھی آواز میں کہا۔

''ہم تھوڑا کھسکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے سرگوشی۔ ''ہمیں بک بیک کے پاس پہنچنا چاہئے۔''

وہ لوگ درختوں کے بیچ میں سے رینگتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ جب تک انہیں گھبرایا ہوا قشنگر نہیں دکھائی دیا جو ہیگرڈ کی کدو والی کیاری کے پاس درخت کے نیچے لوہے کی باڑھ کے ساتھ بندھا ہوا۔

''ابھی چھڑا لیں......'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر کہا۔

''نہیں......'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔ ''اگر ہم اسے اس وقت چرا کر لے گئے تو خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کے لوگ یہ سوچیں گے کہ ہیگرڈ نے اسے آزاد کر دیا ہے۔ہمیں تب تک انتظار کرنا ہوگا جب تک وہ اسے باہر بندھا ہوا دیکھ نہ لیں۔''

''تب تو ہمیں اس کام کیلئے صرف ساٹھ سیکنڈ ملیں گے۔'' ہیری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسے یہ کام ناممکن لگ رہا تھا۔ اسی وقت انہیں گھر کے اندر کسی چیز کے چھناکے سے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔

''ہیگرڈ نے دودھ کا جگ توڑ دیا ہے۔'' ہرمائنی نے وضاحت کی۔ ''کچھ ہی دیر میں مجھے دودھ کے جگ میں سکے برز ملنے والا ہے......''

غیر معمولی طور پر بالکل ویسا ہی ہوا۔ کچھ ہی لمحوں بعد انہیں ہرمائنی کی حیرت بھری چیخ سنائی دی۔

''ہرمائنی!'' ہیری نے اچانک کہا۔ ''کیوں نہ ہم...... دوڑ کر اندر جائیں اور پٹی گو کو پکڑ لیں......''

''نہیں......'' ہرمائنی کے چہرے پر یکلخت دہشت سی چھا گئی۔ ''کیا تم اس صورت حال کو سمجھتے نہیں ہو؟ ہم جادوگری کے بہت ہی اہم قانون کو توڑ رہے ہیں۔ وقت کے ساتھ کسی کو بھی چھیڑ چھاڑ کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ نہ ہی ایسا کرنا چاہئے...... کسی کو بھی نہیں۔تم نے ڈمبل ڈور کی بات سنی تھی کہ 'اگر کسی کو بھی دکھائی نہ دیں'......''

''صرف ہم ہی تو دیکھیں گے اور ہیگرڈ بھی......''

''ہیری!'' ہرمائنی نے پوچھا۔''اگر تم ہیگرڈ کے گھر میں بھاگ کر جاؤ اور وہاں خود کو گھورتے ہوئے دیکھو......تو تمہیں کیسا لگے؟''

''مجھے لگے گا...... مجھے لگے گا کہ شاید میں پاگل ہو گیا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔''یا پھر میں یہ سوچوں گا کہ یہ یقیناً شیطانی جادو کا کرشمہ ہے......''

''بالکل ایسا ہی......تم اصلیت کو سمجھ نہیں پاؤ گے۔ ہوسکتا ہے کہ تم خود پر خود ہی حملہ کر بیٹھو۔ کیا تمہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا ہے؟ کہ پروفیسر ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا تھا کہ جب جادوگروں نے وقت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی تو کتنے بھیانک حادثات رونما ہوئے تھے...... بہت سے جادوگروں نے غلطی سے ماضی یا مستقبل کے اپنے تئیں خود کو ہی ہلاک کر لیا تھا۔''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا۔''میں تو بس سوچ رہا تھا......''

ہرمائنی نے اسے گھورتے ہوئے سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے اپنا سر کچھ انچ اوپر کیا تاکہ وہ دور دکھائی دینے والی سکول کی عالیشان عمارت کے صدر دروازے کی طرف دیکھ سکے۔ ڈمبل ڈور، فج، کمیٹی کا بوڑھا جادوگر اور جلاد میک نیئر سیڑھیاں اترتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

''ہم اب باہر آنے والے ہیں۔'' ہرمائنی نے سانس اندر کھینچ کر کہا۔ اور پھر کچھ ہی دیر بعد ہیگرڈ کا پچھلا دروازہ کھلا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ رون اور ہرمائنی ہیگرڈ کے ساتھ باہر آرہے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ اس کی زندگی کا سب سے عجیب نظارہ تھا کہ وہ درخت کی آڑ میں کھڑے ہو کر کدو کی کیاری میں خود کو دیکھ رہا تھا۔

''سب ٹھیک ہے بیکی ......سب ٹھیک ہے......'' ہیگرڈ نے بک بیک سے کہا۔ پھر وہ ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف مڑا۔''اب جاؤ...... چلے جاؤ یہاں سے......''

لیکن وہ نہیں ہلے۔

''ہیگرڈ! ہم ایسا نہیں کر سکتے......''

''ہم انہیں سچ بتا دیں گے کہ اس دن کلاس میں کیا ہوا تھا......؟''

''وہ اسے نہیں مار سکتے......''

''جاؤ!...... پہلے ہی اتنا بڑا طوفان مچا ہوا ہے......مزید مشکلات پیدا نہیں کرو...... جاؤ یہاں سے......نہ مجھے اور نہ ہی خود کو کسی بڑی مصیبت میں مت پھنسواؤ...... چلے جاؤ......''

اسی وقت جھونپڑے کے قریب باتیں کرنے کی آواز سنائی دیں۔ ہیگرڈ نے مڑ کر آوازوں کی سمت میں دیکھا اور جلدی سے مڑ کر ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''جلدی سے یہاں سے نکل جاؤ......اور خبردار یہاں رُک کر کچھ سننے کی کوشش مت کرنا۔''

کسی نے ہیگرڈ کے جھونپڑے کا سامنے والا دروازہ کھٹکھٹایا۔ سزا دینے والا گروہ آ گیا تھا۔ ہیگرڈ پلٹ کر اپنے جھونپڑے کے اندر

چلا گیا۔اس نے اپنا پچھلا دروازہ آدھا کھلا چھوڑ دیا تھا۔ ہیری دیکھ رہا تھا کہ گھر کے آس پاس کی گھاس چاروں طرف ہموار تھی۔ پھر اسے تین قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ وہ، رون اور ہرمائنی غیبی چوغہ اوڑھے چل پڑے تھے۔ درخت کے پیچھے چھپے ہیری اور ہرمائنی اب بھی پچھلے دروازے سے آنے والی آوازوں کو سن کر یہ جان سکتے تھے کہ جھونپڑے کے اندر کیا ہو رہا تھا؟

''جانور وہاں ہے......'' ڈمبل ڈور نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

''باہر ہے...... باہر ہے......'' ہیگر ڈ ہکلاتا ہوا بولا۔اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

جب جب میک نیئر کا چہرہ ہیگر ڈ کی کھڑکی میں بک بیک کو دیکھنے کیلئے نمودار ہوا تو ہیری نے تیزی سے اپنا سر کرتے ہوئے خود چھپا لیا اور پھر انہیں فج کی آواز سنائی دی۔

''ہمیں تمہارے سامنے قشنگر کو دی جانے والی سزا کا قانونی باضابطہ نوٹس پڑھ کر سنانا ہوگا۔ میں اسے جلدی سے پڑھ دیتا ہوں اور پھر تمہیں اور میک نیئر کو اس پر دستخط کرنا ہوں گے۔ ڈمبل ڈور، تمہیں بھی سننا ہوگا۔ یہ قانون ہے......''

میک نیئر کا چہرہ کھڑکی سے غائب ہو چکا تھا۔اب کام کو سرانجام دینے کا وقت آ گیا تھا۔

''تم یہیں انتظار کرو......'' ہیری نے ہرمائنی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔''یہ کام میں کرتا ہوں۔''

جب فج کی آواز دوبارہ سنائی دینا شروع ہوئی تو ہیری درخت کی آڑ میں نکلا اور بھاگتا ہوا لوہے کی باڑھ کی پھلانگ کر کدو کی کیاری میں بک بیک کے پاس پہنچ گیا۔

''خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کے تمام ممبروں کا یہ فیصلہ ہے کہ بک بیک نامی قشنگر کو جسے بطور ملزم نامزد کیا گیا تھا۔اب اسے مجرم سمجھا اور کہا جائے گا۔ چھ جون کو سورج غروب کے وقت موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔''

پلکوں نے جھپکانے کی کوشش کرتے ہوئے ہیری نے خونخوار نارنجی آنکھوں والے بک بیک سے ایک بار نظریں ملائیں اور سر جھکایا۔ بک بیک اپنے پپڑی دار گھٹنوں پر بیٹھ گیا اور پھر کھڑا ہو گیا۔ ہیری بک بیک کی لوہے کی باڑھ سے بندھی ہوئی رسی کھولنے لگا۔

''اس کا سر کاٹ کر موت کی سزا سنائی گئی ہے جسے خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کی طرف سے متعین جلاد والڈرن میک نیئر اپنے ہاتھوں سے انجام دیں گے۔''

''جلدی چلو...... بک بیک......'' ہیری دبے ہوئے لہجے میں بڑبڑایا۔''جلدی چلو...... ہم تمہاری مدد کر رہے ہیں...... چپ چاپ...... بالکل چپ چاپ......''

''نیچے گواہوں کے دستخط ہونا ہیں ہیگر ڈ!......تم یہاں پر دستخط کرو گے......''

ہیری نے رسی پر پورا زور لگایا لیکن بک بیک نے اپنے اگلے پنجے زمین میں گڑا دیئے تھے۔

''تو اب ہم اس معاملے کو ختم کر دیتے ہیں۔'' ہیگر ڈ کے گھر کے اندر سے کمیٹی کے بوڑھے رکن کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

’’ہیگرڈ تم اندر ہی رہو تو یہ اچھا رہے گا......‘‘

’’نن......نہیں ہم......ہم اس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں......ہم نہیں چاہتے کہ وہ اپنے آخری وقت میں اکیلا ہو......‘‘

ہیگرڈ کے جھونپڑے کے اندر سے قدموں کی آوازیں گونج اُٹھیں۔

’’بک بیک چلو......‘‘ ہیری نے گھورتے ہوئے اسے کہا۔

ہیری نے بک بیک کی گردن میں بندھی ہوئی رسی کو اور زور سے کھینچا۔ قشنگر چلنے لگا اور چڑ کر اپنے پنجے ہلانے لگا۔ وہ اب بھی جنگل سے دس فٹ دور تھے اور کوئی بھی انہیں ہیگرڈ کے پچھلے دروازے سے دیکھ سکتا تھا۔

’’ایک منٹ ٹھہرو میک نیئر......‘‘ ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی۔ ’’تمہیں بھی تو اس فیصلے پر دستخط کرنا ہیں۔‘‘ قدموں کی آہٹ ایک بار پھر رُک گئی۔ ہیری نے رسی کھینچی۔ بک بیک نے اپنی چونچ بند کی اور تھوڑا تیز چلنے لگا۔

ہرمائنی کا سفید چہرہ ایک درخت کے پیچھے سے باہر نکلا دکھائی دے رہا تھا۔

’’ہیری......جلدی کرو......‘‘ وہ تھوڑا تیز بولی۔

ہیری کو اب بھی جھونپڑے کے اندر سے ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس نے رسی کو ایک اور جھٹکا دیا۔ بک بیک نہ چاہتے ہوئے بھی بھاگنے لگا۔ بالآخر وہ درختوں تک پہنچ ہی گئے۔

’’جلدی جلدی......‘‘ ہرمائنی نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ وہ جلدی سے درخت کے پیچھے سے نکلی اور سامنے آ گئی۔ اس نے ہیری کے ساتھ رسی پکڑی اور پورا زور لگا دیا تاکہ بک بیک زیادہ تیز چلنے لگے۔ ہیری نے پیچھے پلٹ کر دیکھا۔ اب وہ پوری طرح جنگل کے درختوں کے بیچ چھپ چکے تھے۔ انہیں ہیگرڈ کا جھونپڑا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

’’رک جاؤ......‘‘ اس نے ہرمائنی سے کہا۔ ’’وہ ہمارے چلنے کی چاپ سن سکتے ہیں۔‘‘

ہیگرڈ کے جھونپڑے کا پچھلا دروازہ جھٹکے سے کھلا۔ ہیری، ہرمائنی اور بک بیک بالکل خاموش کھڑے رہے۔ لگتا تھا کہ قشنگر بھی خاموشی سے کھڑا ہو کر باتیں سن رہا تھا۔

گہری خاموشی......پھر

’’وہ کہاں گیا؟‘‘ کمیٹی کا بوڑھا رکن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ’’جانور کہاں چلا گیا؟‘‘

’’ابھی تو وہ یہیں بندھا ہوا تھا......‘‘ جلاد کی غصے بھری آواز سنائی دی۔ ’’میں نے خود اپنی آنکھوں سے اسے یہیں پر دیکھا تھا۔‘‘

’’کتنی عجیب بات ہے......؟‘‘ ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی جس میں خاصی دلچسپی جھلک رہی تھی۔

’’بیکی......!‘‘ ہیگرڈ نے بھرائی آواز میں کہا۔

اسی لمحے کلہاڑی چلنے کی آواز سنائی دی۔ جلاد نے غصے کے عالم میں لوہے کی باڑھ ہی کاٹ ڈالی تھی۔ اس کے بعد کسی کے رونے

کی آواز سنائی دی۔ سسکیاں بھرتے ہوئے ہیگرڈ رو رہا اور دہائیاں دے رہا تھا۔

''چلا گیا...... چلا گیا...... وہ بھاگ نکلا...... اس نے خود کو کھینچ کر آزاد کر لیا ہوگا...... بیکی...... شاباش بیکی......''

ٹھیک اسی وقت بک بیک نے رسی کھینچنے کیلئے زور لگایا کیونکہ وہ ہیگرڈ کے پاس جانے کیلئے مچل رہا تھا۔ ہیری اور ہرمائنی نے اپنی گرفت سخت کر لی اور اسے روکنے کیلئے زمین میں اپنے پیر گڑائے۔

''کسی نے اسے کھول دیا ہوگا......'' جلد میک نیئر کی طیش بھری آواز سنائی دی۔ ''ہمیں میدان اور جنگل کی تلاشی لینا چاہئے...... فوراً...... وقت ضائع کئے بغیر......''

ہیری اور ہرمائنی کی سانسیں اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئیں۔

''میک نیئر......!'' ڈمبل ڈور کی دلچسپی بھری آواز سنائی دی۔ ''اگر بک بیک کو واقعی کسی نے چرا لیا ہے تو کیا وہ تمہیں کوئی احمق لگتا ہے کہ وہ اسے اُڑا کر لے جانے کے بجائے پیدل لے جائے گا۔ اس سے بہتر تو یہ ہوگا کہ تم آسمان میں اسے تلاش کرنے کیلئے نکل کھڑے ہو...... ہیگرڈ! میں ایک کپ چائے پینا چاہوں گا یا پھر دلکش مشروب کا یخ بستہ ایک گلاس......''

''آیئے...... آیئے پروفیسر!'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا جس کی آواز خوشی کے مارے پھولے نہیں سما رہی تھی۔ ''اندر آجایئے......''

ہیری اور ہرمائنی نے دھیان سے سنا۔ انہیں چلتے ہوئے قدموں کی دھمک سنائی دے رہی تھی۔ جلاد گالیاں نکالتا ہوا جا رہا تھا۔ پھر دروازہ دھڑاک سے بند ہوا اور ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

''اب کیا کریں؟'' ہیری نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہمیں یہیں چھپنا ہوگا۔'' ہرمائنی نے کہا جو بہت فکرمند دکھائی دے رہی تھی۔ ''جب تک وہ سب سکول واپس نہیں لوٹ جاتے۔ ہمیں یہیں رُک کر انتظار کرنا چاہئے۔ پھر ہمیں تب تک یہیں انتظار کرنا ہوگا جب تک بک بیک کو سیریس کی کھڑکی تک لے جانے کا وقت نہ ہو جاتا۔ وہ وہاں آدھی رات کو پہنچیں گے...... اوہ یہ کام بہت مشکل ہوگا......''

اس نے گھبرا کر جنگل کی طرف دیکھا۔ سورج اب ڈھل رہا تھا۔

''ہمیں یہاں سے چلنا ہوگا۔'' ہیری نے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں جھگڑالو درخت پر نظر رکھنا چاہئے ورنہ ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ ہمیں کب کیا کرنا ہے؟''

''ٹھیک ہے۔'' ہرمائنی بک بیک کی رسی کو کس کر پکڑتے ہوئے بولی۔ ''لیکن یاد رکھنا ہیری...... ہمیں کسی بھی دکھائی نہیں دینا چاہئے......''

وہ جنگل کے اندر چلنے لگے۔ اندھیرا ان کے چاروں طرف پھیل رہا تھا۔ پھر وہ درختوں کے ایک جھنڈ کے عقب میں چھپ کر کھڑے ہو گئے۔ انہیں وہاں سے دور پھڑ پھڑاتا ہوا جھگڑالو درخت صاف دکھائی دے رہا تھا۔

''وہ رہا......رون!'' ہیری نے اچانک کہا۔

ایک تاریک ہیولا گھاس پر دوڑتا ہوا درخت کے قریب آ گیا تھا۔اس کی آواز فضا کے سناٹے میں گونج رہی تھی۔

''اس سے دور ہٹو......دور ہٹو...... سکے برز...... یہاں آؤ......میرے پاس آؤ۔''

پھر انہیں دو اور ہیولے دکھائی دیئے۔ ہیری دیکھا کہ وہ اور ہرمائنی رون کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔اس کے بعد اس نے رون کو زمین پر چھلانگ لگاتے ہوئے دیکھا۔

''پکڑ لیا......دور ہٹو......گندی بلی......دور ہٹو!''

''وہ رہا سیریس......'' ہیری نے کہا۔ کتے کا دیوہیکل ہیولا جھگڑالو درخت کی کھوہ میں سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔انہوں نے دیکھا کہ اس نے ہیری کو گرا دیا اور رون کو پکڑ لیا......

''یہاں سے تو یہ منظر اور بھی دہشت ناک دکھائی دیتا ہے...... ہے نا؟'' ہیری نے کہا جب کتا رون کو گھسیٹتا ہوا جڑوں کی کھوہ میں لے جا رہا تھا۔''دیکھو! درخت نے مجھ پر حملہ کر دیا اور تم پر بھی...... یہ کچھ عجیب ہے نا!''

جھگڑالو درخت اپنی جگہ بری طرح چرمرہو رہا تھا اور اپنی نچلی شاخوں کو کوڑے کی مانند لہرا رہا تھا۔انہوں نے دیکھا کہ وہ ادھر ادھر بھاگ رہے تھے اور تنے تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے اور پھر اچانک درخت پرسکون ہو گیا۔

''کروک شانکس تنے کی گانٹھ دبا رہی ہے......'' ہرمائنی نے بتایا۔

''اور اب ہم اندر جا رہے ہیں......'' ہیری بڑبڑایا۔''ہاں ہم اب اندر جا چکے ہیں۔''

جس لمحے وہ آنکھوں سے اوجھل ہوئے،اسی وقت درخت دوبارہ لہرانے لگا۔اگلے لمحے انہیں کچھ قدموں کی چاپ سنائی دی۔وہ چونک گئے اور آنکھیں پھاڑ کر اندھیرے میں دیکھنے لگے۔ڈمبل ڈور کا سفید لباس ہوا میں جھلملاتا ہوا دکھائی دیا۔کارنیلوس فج،میک نیئر،ڈمبل ڈور اور کمیٹی کا بوڑھا جادوگر لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے سکول کے صدر دروازے کی طرف جا رہے تھے۔کبھی کبھی ان کی آواز کانوں میں پڑ جاتی تھی۔

''ہمارے اندر جانے کے فوراً بعد ہی وہ لوگ آ گئے تھے۔'' ہرمائنی نے خوف بھری آواز میں کہا۔''کاش ڈمبل ڈور ہمارے ساتھ ہی اندر گئے ہوتے......''

''تب تو میک نیئر اور فج بھی اندر گئے ہوتے......!'' ہیری نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔''میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ فج نے میک نیئر کو وہیں پر سیریس کو ہلاک کرنے کا حکم دے دینا تھا۔''

انہوں نے چاروں افراد کے ہیولوں کو سکول کی سیڑھیاں چڑھ کر نظروں سے اوجھل ہوتے ہوئے دیکھا۔کچھ منٹ یونہی بیت گئے۔خاموشی......گہری خاموشی!

سکول کے صدر دروازے کی طرف کوئی چیز ہلتی ہوئی محسوس ہوئی۔انہوں نے غور سے دیکھا۔ایک ہیولا پتھر کی سیڑھیاں اترتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے۔اندھیرے میں کچھ زیادہ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔

''وہ پروفیسر لوپن ہی ہوں گے......وہ ادھر ہی آ رہے ہیں۔'' ھیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ہیولے کی رفتار کافی تیز تھی۔لگتا تھا کہ وہ بھاگتے ہوئے آ رہے تھے۔وہ جھگڑالو درخت کے پاس پہنچ گئے۔انہوں نے دیکھا کہ لوپن نے زمین پر پڑی ہوئی ایک لمبی شاخ اُٹھائی اور درخت کی جڑ والی گانٹھ پر رکھ کر اسے دبایا۔درخت ایک بار بالکل ساکت ہوگیا۔لوپن بھی اس کی جڑوں والی کھوہ میں غائب ہوگئے۔

''کاش وہ چوغہ اُٹھا لیتے......'' ھیری تلملا کر بولا۔''وہ وہیں پڑا ہوا تھا......''

وہ یکلخت ہرمائنی کی طرف مڑا۔

''اگر میں ابھی بھاگ کر وہاں جاؤں اور چوغہ اُٹھا کر لے آؤں تو سنیپ اس تک کبھی نہیں پہنچ پائے گا اور......''

''نہیں ھیری......ہمیں پوری احتیاط کرنا ہوگی کہ ہم کسی کو بھی دکھائی نہ دیں۔''

''تم اسے کیسے برداشت کر سکتی ہو؟'' اس نے طیش کے عالم میں مکا لہراتے ہوئے کہا۔''یہاں کھڑے ہو کر سب کچھ ہوتے ہوئے دیکھتا رہوں؟'' وہ جھجکا۔''میں چوغہ اُٹھانے جا رہا ہوں......''

''ھیری نہیں......''

ہرمائنی نے ھیری کے چوغے کو پیچھے سے پکڑ لیا۔ ھیری نے چوغہ چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا......تبھی......ٹھیک اسی وقت انہوں نے کسی کی آواز سنی۔کوئی اونچی آواز میں گنگناتا ہوا چل رہا تھا۔وہ ہیگرڈ تھا جو سکول کی طرف جا رہا تھا۔وہ زور زور سے بے ڈھنگی آواز میں گیت گا رہا تھا اور چلتے ہوئے کسی قدر جھول جاتا تھا۔اس کے ہاتھ میں ایک بڑی بوتل لہرا رہی تھی۔

''دیکھا!'' ہرمائنی نے سخت لہجے میں کہا۔''اگر وہ تمہیں دیکھ لیتا تو ایک نیا بکھیڑا کھڑا ہو جاتا......ہم جس کام کیلئے یہاں بیٹھے ہیں، وہ ادھورا رہ جاتا۔ہمیں سیریس کی مدد کرنا ہے......بس اور کچھ نہیں......ہمیں کسی بھی صورت میں کسی کو دکھائی نہیں دینا ہے......ارے نہیں بک بیک......''

قشنگر ہیگرڈ کی آواز سن کر مچل اُٹھا تھا اور اس تک پہنچنے کیلئے بری طرح زور لگانے لگا۔ ھیری نے بھی بک بیک کو روکے رکھنے کیلئے اس کی رسی مضبوطی سے پکڑ لی تھی۔انہوں نے دیکھا کہ ہیگرڈ سکول کے صدر دروازے تک جھومتا ہوا گیا اور پھر سیڑھیاں چڑھ کر نظروں سے اوجھل ہوگیا۔اب بک بیک نے بھی رسی چھڑانے کی کوشش ترک کر دی تھی اور اس نے اپنا سر مایوسی سے لٹکا لیا تھا۔

بمشکل دو منٹ گزرے تھے کہ سکول کے صدر دروازہ کھلا اور ایک ہیولا برآمد ہوا۔اس کے چلنے کی چال سے ھیری پہچان گیا تھا کہ وہ سنیپ ہی تھا۔وہ تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا جھگڑالو درخت کے قریب پہنچا۔ ھیری نے اپنی دونوں مٹھیاں بھینچ لیں۔اس نے

دیکھا کہ سنیپ درخت کے پاس رُک کر چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر انہیں زمین پڑا چوغہ دکھائی دیا۔ وہ جھکے اور انہوں نے چوغہ اُٹھالیا۔

''اس پر سے اپنے گندے ہاتھ ہٹاؤ......'' ہیری دھیرے سے غرایا۔

''شش......شش!''

سنیپ نے وہی ٹہنی اُٹھائی جس سے لوپن نے درخت کی گانٹھ کو دبایا تھا، اسی ٹہنی سے سنیپ نے بھی جڑ کی گانٹھ کو دبایا اور چوغہ پہن کر وہ غائب ہو گئے۔

''تو یہ ہوا تھا......'' ہر مائنی دھیمی آواز میں بڑبڑائی۔ ''ہم سب اب وہاں نیچے جا چکے ہیں......اور ہمیں اب اپنے واپس لوٹنے کا انتظار کرنا ہو گا......''

اس نے بک بیک کی رسی سب سے پاس والے درخت سے باندھ دی اور پھر وہ سوکھی زمین پر بیٹھ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لئے۔

''ہیری! مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے......روح کھچڑ، سیریس کو کیوں نہیں پکڑ پائے؟ مجھے یاد ہے کہ روح کھچڑ پاس آ رہے تھے، میرا خیال ہے کہ میں دہشت کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہو گئی تھی......وہاں پر اتنے سارے روح کھچڑ تھے......؟''

ہیری بھی اس کے برابر بیٹھ گیا۔ اس نے ہر مائنی کو پورا واقعہ بتایا۔ اس نے بتایا کہ سب سے قریب کھڑے نے کس طرح اس کے منہ کی طرف اپنا منہ جھکایا لیکن اسی وقت جھیل کے پار سے کوئی بڑی سی سفید چیز آئی اور اس نے روح کھچڑوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

ہیری کی باتیں سن کر ہر مائنی کا منہ تھوڑا سا کھلا رہ گیا۔

''لیکن وہ کون سی چیز تھی......؟''

''روح کھچڑوں کو صرف ایک ہی چیز بھگا سکتی ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''ایک صحیح اور مضبوط پشت بان جادو کا تخیل۔ ایک طاقتور اور نہ ٹوٹنے والا پشت بان تخیل......''

''لیکن اسے کس نے پیدا کیا تھا......؟''

ہیری کچھ نہیں بولا۔ وہ اس شخص کے بارے میں سوچ رہا تھا جسے اس نے جھیل کے دوسری جانب کھڑے دیکھا تھا۔ وہ اندازہ لگا رہا تھا کہ وہ کون تھا؟......لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا؟

''تم نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ کیسا شخص تھا؟'' ہر مائنی نے تجسس سے پوچھا۔ ''کیا ہمارا کوئی استاد تھا......؟''

''نہیں......'' ہیری جلدی سے بولا۔ ''وہ کوئی استاد نہیں تھا......''

''لیکن اتنے سارے روح کھچڑوں کو ایک ساتھ تو کوئی طاقتور جادوگر ہی بھگا سکتا ہے......اگر پشت بان جادو کی روشنی اتنی تیز

چمک رہی تھی تو کیا اس کی روشنی میں تمہیں اس جادوگر کا چہرہ نہیں دکھائی دیا تھا؟......کیا تم اسے دیکھ نہیں پائے؟''

''ہاں! میں نے انہیں دیکھا تھا!'' ہیری نے دھیرے سے بے یقینی کے عالم میں کہا۔''لیکن......شاید یہ میرا جاگتا ہوا خواب ہو......میں اس وقت ٹھیک طریقے سے سوچ بچار کی حالت میں نہیں تھا......اس کے فوراً بعد میں بے ہوش ہو گیا تھا......''

''تمہارے خیال میں وہ کون تھے؟''

''مجھے لگتا ہے......'' ہیری نے تھوک نگلتے ہوئے کہنے کی کوشش کی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ بات سننے میں بڑی عجیب لگے گی۔''مجھے لگتا ہے......وہ میرے والد تھے......''

ہیری نے گردن گھما کر ہرمائنی کی طرف دیکھا جس کا منہ اب کافی زیادہ کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اس کی طرف دہشت اور رحم کے ملے جلے جذبات سے دیکھ رہی تھی۔

''ہیری......مگر! تمہارے والد تو مر چکے ہیں......'' اس نے دھیرے سے کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''میں یہ بات جانتا ہوں......''

''تمہیں لگتا ہے کہ تم نے ان کا......بھوت دیکھا تھا؟''

''معلوم نہیں......نہیں......وہ ٹھیک دکھائی دے رہے تھے۔''

''مگر......''

''شاید میں ٹھیک سے دیکھ نہیں پایا تھا'' ہیری نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔''لیکن...... جہاں تک میں دیکھ پایا......وہ انہی کی طرح دکھائی دے رہے تھے......میرے پاس ان کی تصویر ہے......''

ہرمائنی اب ہیری کی طرف ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اس کی دماغی حالت کے بارے میں فکرمند ہو۔

''میں جانتا ہوں کہ یہ دیوانگی والی بات ہے......'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اس نے پلٹ کر بک بیک کو دیکھا جو اپنی نوکیلی چونچ سے زمین کھودرہا تھا۔ شاید وہ کچھ ڈھونڈ رہا تھا لیکن وہ دراصل بک بیک کو نہیں دیکھ رہا تھا۔

وہ تو اپنے والد اور ان کے سب سے پرانے اور گہرے تین دوستوں کے بارے میں سوچ رہا تھا......مونی، وارم ٹیل، پیڈ فٹ اور پرونگس......کیا آج رات کو چاروں دوست میدان میں ایک پھر اکٹھے ہوئے تھے؟ وارم ٹیل اس رات کو دوبارہ نظر آیا تھا جبکہ سب یہ سوچ رہے تھے کہ وہ مر چکا ہے......کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ اس کے والد بھی نظر آئے ہوں؟......کیا جھیل کے اس پار اسے کوئی انہونی تخیلاتی چیز دکھائی دی تھی۔ وہ شخص اتنی دور تھا کہ صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا......لیکن بے ہوش ہونے سے پہلے ایک پل کیلئے تو اسے یہی لگا تھا......

ہوا میں درختوں کے پتے دھیرے دھیرے سرسرا رہے تھے۔ آسمان پر تیرتے ہوئے بادلوں کے اوٹ میں چاند کبھی چھپ جاتا

اور کبھی باہر نکل کر پوری آب وتاب سے چمکنے لگتا۔ ہر مائنی اپنا چہرہ جھگڑالو درخت کی طرف کئے انتظار کر رہی تھی۔

آخر کار ایک گھنٹے سے زیادہ وقت بیت گیا۔ کچھ ہلچل سی محسوس ہوئی۔

''ہم اب واپس لوٹ رہے ہیں......'' ہر مائنی نے ہیری کو ہوشیار کرتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اُٹھ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے۔ بک بیک نے بھی اپنا سر اُٹھا لیا۔ انہوں نے دیکھا کہ لوپن، پٹی گو اور رون درخت کی کھوہ میں سے عجیب انداز میں ترچھے ہوکر باہر نکل رہے تھے۔ اس کے بعد ہر مائنی نکلی، پھر بے ہوش سنیپ کا جسم عجیب ڈھنگ سے ہوا لہراتا ہوا باہر نکل آیا۔ اس کے بعد ہیری اور بلیک نمودار ہوئے۔ وہ سب سکول کی عمارت کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کا دل بہت تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ اب کسی بھی وقت چاند بادلوں کی اوٹ میں سے نکل کر بلیک اور لوپن کا سارا منصوبہ چوپٹ کرنے والا تھا......

''ہیری!'' ہر مائنی آہستگی سے بولی۔ جیسے وہ جانتی ہو کہ ہیری کیا سوچ رہا ہوگا؟ ''ہمیں اُن سے دور ہی رہنا ہوگا......کوئی ہمیں دیکھ نہ پائے......ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں......''

''تو کیا ہم پٹی گو کو ایک بار پھر بچ کر بھاگ جانے دیں گے؟'' ہیری نے جذباتی ہوکر کہا۔

''اندھیرے میں تم ایک بھاگتے ہوئے چوہے کو پکڑنے کی امید کیسے کر سکتے ہو؟'' ہر مائنی نے پلٹ کر کہا۔ ''ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم سیریس کی مدد کرنے کیلئے آئے ہیں۔ ہمیں اس کے علاوہ کچھ نہیں کرنا چاہئے......''

''ٹھیک ہے......''

چاند بادل کی اوٹ سے باہر نکل آیا۔ انہوں نے میدان میں جاتے ہوئے کاررواں کو رُکتے دیکھا۔ انہیں چاندنی میں سب لوگ واضح دکھائی دے رہے تھے۔

''لوپن وہ رہے......'' ہر مائنی بڑبڑائی۔ ''ان کا روپ بدل رہا ہے۔''

''ہر مائنی!'' اچانک ہیری جلدی سے بولا۔ ''ہمیں یہاں سے کہیں اور چلنا چاہئے۔''

''ایسا کچھ نہیں کرنا چاہئے۔ میں تمہیں کب سے بتا رہی ہوں......!''

''ہم بیچ میں نہیں پڑیں گے لیکن لوپن کچھ ہی دیر میں جنگل کی طرف بھاگے گا۔ ٹھیک ہماری طرف......''

ہر مائنی کے منہ گہری آہ نکلی۔

''جلدی......!'' وہ بک بیک کو کھولنے کیلئے بھاگا۔ ''جلدی! ہم وہاں چھپ جائیں؟ ہم وہاں چھپیں؟ روح کھچڑ کسی بھی وقت آ سکتے ہیں......''

''ہیگرڈ کے گھر کی طرف چلتے ہیں......وہاں اب کوئی نہیں ہے۔ وہ خالی ہے۔'' ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''چلو......جلدی کرو!''

وہ سرپٹ بھاگے۔ بک بیک بھی ان کے پیچھے پیچھے بھاگنے لگا۔ انہیں اپنے عقب میں بھیڑیائی انسان کی غراہٹ سنائی دے رہی تھی۔ کچھ ہی لمحوں بعد ہیگرڈ کا جھونپڑا دکھائی دینے لگا۔ ہیری نے دوڑ کر دروازہ کھولا۔ ہرمائنی اور بک بیک دونوں اس کے قریب سے نکل کر اندر گھس گئے۔ ان کے جانے کے بعد ہیری بھی اندآ گیا اور اس نے عجلت میں دروازہ کی کنڈی لگا دی۔ انہیں دیکھ فینگ زور سے بھونکا۔

''ششش......فینگ! ہم ہیں......'' ہرمائنی بولی اور اسے چپ کرانے کیلئے جلدی سے اس کے کان کھجانے لگی۔ ''یہ بہت سنگین صورت حال تھی......''

''ہاں......!''

ہیری نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ یہاں سے باہر رونما ہونے والے واقعات کو دیکھنا دشوار تھا۔ بک بیک اپنی من پسند جگہ دیکھ کر بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ پھر سے ہیگرڈ کے گھر میں لوٹ آیا تھا۔ وہ آتشدان کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنے پنکھ سمیٹ کر پہلو میں لگا لئے۔ وہ گردن فرش پر ڈال اچھی سی جھپکی لینے کی تیاری کرنے لگا۔

''میرا خیال ہے کہ مجھے ایک بار پھر باہر جانا چاہئے۔'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔ ''ہم یہاں بیٹھ کر باہر ہونے والے واقعات کو نہیں دیکھ پائیں گے۔ ہمیں یہ کیسے معلوم ہوگا کہ جانے کا صحیح وقت ہو گیا ہے یا نہیں......؟''

ہرمائنی نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر بے یقینی چھائی ہوئی تھی۔

''میں بیچ میں دخل اندازی نہیں کروں گا!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''لیکن اگر ہم یہ نہیں دیکھ پائیں گے کہ کیا ہو رہا ہے تو ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ سیریس کو بچانے کا صحیح وقت ہو چکا ہے؟''

''اچھا......ٹھیک ہے......میں یہاں بک بیک کے ساتھ انتظار کرتی ہوں......لیکن ہیری! ہوشیار رہنا......وہاں ایک بھیڑیائی انسان، بھیڑیئے کے روپ میں پھر رہا ہے......اور روح کھچڑ بھی......''

ایک بار پھر ہیری باہر نکل آیا تھا اور ہیگرڈ کے گھر کے چاروں طرف گھوم کر نکلا۔ اسے دور سے سیریس کی چیخ سنائی دی۔ اس کا مطلب ہے کہ روح کھچڑ سیریس کو گھور رہے تھے۔ وہ اور ہرمائنی بھی کسی لمحے اس کے پاس پہنچنے والے ہوں گے۔ ہیری جھیل کی طرف گھورنے لگا۔ اس کا دل اس کے سینے میں اچھل رہا تھا۔ جس نے اس پشت بان جادو کو نمودار کیا تھا۔ وہ اب کسی بھی پل نظر آ جائے گا۔

ایک پل کیلئے وہ ہیگرڈ کے گھر کے دروازے کے سامنے ڈانواں ڈول کیفیت میں کھڑا رہا۔ کوئی تمہیں دیکھ نہ لے۔ لیکن وہ دکھائی نہیں دینا چاہتا تھا۔ وہ تو دیکھنا چاہتا تھا......وہ تو جاننا چاہتا تھا......

اور پھر روح کھچڑ آ گئے۔ وہ اندھیرے میں ہر سمت میں پرواز کر رہے تھے۔ ان کا رُخ جھیل کی طرف تھا۔ وہ جھیل کے کونوں پر منڈلاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جہاں ہیری کھڑا تھا، وہ ٹھیک اس کے مقابل میں کنارے پر جمع ہوتے جا رہے تھے......وہ روح

کھچڑوں سے دور ہی رہے گا۔

ہیری بھاگنے لگا۔ اس کے ذہن میں اپنے باپ کے علاوہ کوئی دوسرا خیال باقی نہیں تھا۔ کیا یہ وہی تھے؟...... کیا سچ مچ وہ ہی تھے؟...... اسے یہ جاننا ہی تھا۔ اسے یہ پتہ لگانا تھا۔

جھیل کے بالکل پاس ایک جھاڑی تھی۔ ہیری اس کے اندر چھپ کر پتوں کے بیچ میں دیکھنے لگا۔ دوسرے کنارے پر سفید روشنی ٹمٹما رہی تھی اور پھر اچانک وہ بجھ گئی۔ اس کے اندر دہشت بھرا تجسس جوش مارنے لگا۔ اب کسی بھی پل......

'اب آجاؤ......'' وہ بڑبڑایا اور اپنے سامنے گھورنے لگا۔ ''ڈیڈی! آپ کہاں ہو...... آجاؤ......''

لیکن وہاں پر کوئی نہیں آیا۔ ہیری نے اپنا سر اونچا کر کے دیکھا۔ ان میں سے ایک اپنا نقاب الٹتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اب بچانے والے کو سامنے آنا تھا۔ لیکن اس بار کوئی بھی مدد کرنے نہیں آرہا تھا......

اور اسی وقت اس کے ذہن میں ایک انوکھا خیال آیا۔ وہ شاید سمجھ گیا تھا۔ اس نے اپنے والد کو نہیں...... بلکہ خود کو ہی دیکھا تھا۔

ہیری جھاڑی کے اندر سے باہر نکلا اور اس نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔

''پشت بان نمودارم......'' وہ پوری قوت سے چیخا۔

اس بار چھڑی کے سرے سے دھوئیں کا دھندلا بادل نہیں نکلا بلکہ ایک انوکھی چندھیا دینے والی چمکدار چاندی جیسا جانور نکلا۔ ہیری نے اپنی آنکھیں سکیڑ لیں اور یہ جاننے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ کون سا جانور ہو سکتا تھا؟ وہ گھوڑے کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ وہ جانور سچ مچ جھیل کی کالی تہہ پر دوڑتا ہوا اس پار جا رہا تھا۔ پھر اس جانور نے اپنے سر نیچے کیا اور روح کھچڑوں پر اپنے ایک سینگ سے پے در پے حملے کرنے لگا۔ اندھیرے میں روح کھچڑ بے چین ہو کر اوپر اُٹھے اور خیرہ کر دینے والی روشنی سے دور ہٹنے لگے۔ وہ بار بار روشنی کو چوسنے کی کوشش کرتے رہے مگر ہر بار وہ ناکام ہو کر کئی فٹ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے۔ وہ اپنی مہم کو ادھورا چھوڑ کر جانے پر تیار ہو گئے تھے...... اور پھر وہ واپس لوٹ گئے۔

روشنی کا ہالہ مڑا اور پھر سمٹنے لگا۔ پشت بان جادو کا تخیل دوڑتا ہوا لوٹنے لگے لگا۔ وہ پانی جیسی خاموشی کی مانند تھا۔ وہ گھوڑا نہیں تھا۔ وہ کوئی بھیڑیا ئی انسان بھی نہیں تھا۔ وہ تو ایک سینگ والا ایک سنگھا تھا۔ وہ اوپر چمکنے والی سفید چاندی جیسا چمک رہا تھا...... وہ اس کی طرف لوٹ لوٹ رہا تھا۔

وہ کنارے پر رُک گیا۔ نرم زمین پر اس کے پنجوں کے نشان نہیں پڑ رہے تھے۔ اس نے اپنی بڑی سفید آنکھوں سے ہیری کو دیکھا اور دھیرے دھیرے اپنا سینگ دار سر جھکایا اور ہیری سمجھ گیا کہ وہ کون ہو سکتا ہے......

اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''پرونگس......''

لیکن جب ہیری کی کانپتی انگلیاں یک سنگھے کی طرف بڑھیں تو وہ غائب ہو گیا۔ ہیری اپنے ہاتھ پھیلائے سرشار کھڑا تھا پھر

اسے پیچھے سے کھروں جیسی آواز سنائی دی۔ جس پر وہ اچانک اچھل پڑا۔ اس نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا۔ ہرمائنی اس کی طرف بھاگتی ہوئی چلی آرہی تھی اور بک بیک بھی اس کے پیچھے تھا جس کی رسی ہرمائنی کے ہاتھوں میں دبی ہوئی تھی۔

''تم نے کیا کیا؟'' اس نے غصے سے پوچھا۔ ''تم نے کہا تھا کہ تم صرف دیکھو گے۔ کوئی دخل اندازی نہیں کرو گے۔''

''میں سب کی جان بچا رہا تھا.....'' ہیری نے اطمینان سے کہا۔ ''اس جھاڑی کے پیچھے آجاؤ.....میں تمہیں سب بتاتا ہوں۔''

ہرمائنی ایک بار پھر منہ پھاڑ کر اس کی ساری بات سنی۔

''کسی نے تمہیں دیکھا تو نہیں.....؟''

''تم نے سنا نہیں؟..... میں خود ہی کو خود دیکھ رہا تھا لیکن مجھے لگا کہ میں اپنے والد کو دیکھ رہا ہوں۔ پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔''

''ہیری! مجھے یقین نہیں ہوتا.....تم نے ایک ایسا مضبوط اور طاقتور پشت بان جادوئی تخیل کیسے نمودار کر لیا؟ اس نے تو سو سے زیادہ روح کھچڑوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ یہ بہت..... بہت ہی اونچے درجے کا جادو ہے.....''

''اس بار میں جانتا تھا کہ میں ایک اچھا پشت بانی تخیل کو تخلیق کر سکتا ہوں! کیونکہ میں کام پہلے بھی کر چکا تھا.....کیا اس سے بات کچھ سمجھ میں آتی ہے.....؟''

''کیا معلوم.....؟'' ہرمائنی نے سر جھٹک کہ کہا۔ ''ہیری! سنیپ کی طرف دیکھو.....''

دونوں نے ایک ساتھ جھاڑی کی اوٹ میں سے جھیل کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھا۔ سنیپ کو ہوش آچکا تھا اور وہ جانے کیسے وہاں پہنچ گئے تھے؟ انہوں نے جھک کر کچھ دیکھا اور چھڑی سے سٹریچر ظاہر کیں۔ ہرمائنی، ہیری اور بلیک کے بے جان جسم ہوا میں تیرتے ہوئے سٹریچروں پر لیٹ گئے۔ ہیری نے یہ بھی دیکھا کہ وہاں چوتھی سٹریچر بھی موجود تھی جس پر رون لیٹا ہوا تھا۔ وہ پلٹے اور انہوں نے چھڑی کو ہلایا۔ تمام سٹریچر ان کے پیچھے پیچھے ہوا میں تیرنے لگے۔ وہ ان سب کو لے کر سکول کے صدر دروازے کی طرف جا رہے تھے۔

''ٹھیک ہے.....اب وقت ہونے والا ہے۔'' ہرمائنی نے مضطرب ہو کر اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ''ڈمبل ڈور ٹھیک پینتالیس منٹ بعد وارڈ کے دروازے پر تالا لگائیں گے۔ ہمارے پاس اتنا ہی وقت باقی رہ گیا۔ اسی وقت کے دوران ہمیں سیریس کو بچانا ہے پھر ہسپتال میں واپس بھی لوٹنا ہے.....اور سب سے اہم بات یہ کہ اس تمام کارروائی کے دوران کسی کو بھی معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ ہم وہاں نہیں تھے.....''

وہ انتظار کرنے لگے اور جھیل میں تیرتے ہوئے بادلوں کے عکس کو دیکھتے رہے۔ ان کے قریب والی جھاڑی ہوا سے سرسراتی رہی۔ بک بیک اب بوریت کا شکار دکھائی دے رہا تھا کیونکہ وہ ایک بار پھر زمین کو اپنے پنجوں سے کھود کر کیڑے مکوڑے تلاش کرنے لگا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ سیریس اب تک وہاں پہنچ گیا ہوگا؟'' ہیری نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔سکول کی بلند عمارت کی طرف دیکھتے ہوئے وہ مغربی مینار کے دائیں طرف کی کھڑکیاں گننے لگا۔

''دیکھو!'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔''وہ کون ہے؟ لگتا ہے کہ کوئی سکول سے باہر آ رہا ہے......''

ہیری نے اندھیرے میں گھورا۔ایک آدمی تیز قدموں سے میدان کو عبور کرتا ہوا سکول کی بیرونی فصیل کے دروازے کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔اس کی بیلٹ میں کوئی چیز چمک رہی تھی۔

''وہ تو میک نیئر جلاد ہے۔'' ہیری نے کہا۔''وہ یقیناً روح کھچڑوں کو باخبر کرنے جا رہا ہے۔چلو ہرمائنی......لگتا ہے کہ وقت ہو گیا ہے۔''

ہرمائنی نے بک بیک کی پشت پر ہاتھ رکھے اور ہیری نے اسے سہارا دے کر چڑھایا۔اس کے بعد ہیری نے اپنا ہیر جھاڑی کی موٹی ٹہنی پر رکھا اور اچھل کر بک بیک پر ہرمائنی کے آگے بیٹھ گیا۔اس نے بک بیک کی رسی اس کی گردن پر پیچھے کی طرف کھینچ لی اور لگام کی طرح باندھ دی۔

''تیار......''اس نے ہرمائنی سے آہستگی سے پوچھا۔''مجھے پکڑ لو......''

اس نے بک بیک کے دونوں پہلوؤں میں اپنی ایڑھیاں نرمی سے دبائیں۔

بک بیک چند قدم دوڑا اور پھر پروں کو پھیلاتا ہوا ہوا میں پرواز کرنے لگا۔ ہیری اپنے گھٹنے سے بک بیک کو دبا رہا تھا۔اسے گھٹنوں کے نیچے بک بیک کے بڑے پروں کا احساس ہو رہا تھا۔ ہرمائنی نے ہیری کو کس کر پکڑ رکھا تھا۔

''اوہ......نہیں! مجھے یہ اچھا نہیں لگ رہا ہے......اوہ مجھے یہ سچ مچ اچھا نہیں لگ رہا ہے......!'' وہ دہشت میں ڈوبی ہوئی بڑبڑا رہی تھی۔

ہیری نے بک بیک کو آگے کی طرف بڑھنے کیلئے ہنکایا۔وہ اب سکول کی اونچی عمارت کی بالائی منزلوں کی طرف اُڑ رہے تھے۔ ہیری نے بائیں طرف کی رسی زور سے کھینچی۔جس سے بک بیک مڑ گیا۔ ہیری تیزی سے نکلتی ہوئی کھڑکیوں کو گننے کی کوشش کر رہا تھا۔

''رکو......''اس نے رسی کو تیزی سے پیچھے کھینچتے ہوئے کہا۔

بک بیک کی رفتار ہوا میں دھیمی ہو گئی۔ وہ قریباً رک گیا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے ہوا میں ٹھہرنے رہنے کیلئے اپنے پنکھ ہوا میں اوپر نیچے ہلانا پڑ رہے تھے،جس کے باعث وہ کئی فٹ اوپر اور کئی فٹ نیچے ہو رہا تھا۔اوپر اُٹھتے وقت ہیری نے کھڑکی سے سیریس کو دیکھ لیا تھا۔

''وہ وہاں پر ہے۔'' جب بک بیک کے پنکھ نیچے گئے تو ہیری نے زور سے کھڑکی کے کانچ پر اپنی ہتھیلی مار دی۔ بلیک نے اپنا سر اُٹھا کر کھڑکی کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ حیرت سے پھیلتا چلا گیا۔وہ اچھل کر کھڑا ہوا۔تیزی سے کھڑکی کے پاس پہنچا اور اسے کھولنے

کی کوشش کرنے لگا۔لیکن کھڑکی پر تالا لگا ہوا تھا۔ ہرمائنی نے یہ دیکھ کر اپنی چھڑی نکالی اور چلا کر بولی۔

''پیچھے ہٹ جاؤ۔'' اس نے ابھی تک اپنا بایاں ہاتھ ہیری کی کمر میں کس کر ڈال رکھا تھا۔

''کھلم چلم فوراً بھگرم......''

کھڑکی کھل گئی۔ بلیک نے قشنگر کی طرف گھورتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔'' کیسے؟''

''بیٹھ جاؤ...... وقت بالکل نہیں ہے۔'' ہیری نے بک بیک کو قابو میں رکھنے کیلئے اس کی گردن کے گرد اپنی بانہوں کا حلقہ کس لیا تھا۔''تمہیں یہاں سے باہر نکلنا ہے...... روح کھچڑ آرہے ہیں۔ میک نیئر انہیں بلانے کیلئے جا چکا ہے......''

بلیک نے کھڑکی کی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ رکھ کر اپنا سر اور کندھا باہر نکالا۔ یہ بڑی اچھی بات تھی کہ وہ کافی دبلا تھا۔ جلدی ہی وہ بک بیک کی پشت پر اپنا ایک پاؤں رکھنے میں کامیاب ہو گیا اور اسے اگلے ہی لمحے اس نے جھٹکا لیا اور اچھل کر ہرمائنی کے پیچھے بیٹھ گیا۔

''ٹھیک ہے بک بیک...... اوپر اُڑو......'' ہیری نے رسی ڈھیلی کرتے ہوئے کہا۔''مینار کے اوپر چلو۔ جلدی......''

قشنگر نے اپنے دیوہیکل پنکھ پھڑپھڑائے اور وہ ایک بار پھر اوپر اُڑنے لگا۔ وہ مغربی مینار کی چھت پر پہنچ گئے۔ بک بیک کھڑاک کی آواز سے چھت پر اتر گیا۔ ہیری اور ہرمائنی نہایت سرعت اس کی پشت پر اترتے چلے گئے۔

''سیریس...... وقت نہ گنواؤ...... جلدی جلدی...... جلدی نکل جاؤ...... وہ لوگ کسی بھی لمحے فلنٹ وک کے دفتر میں پہنچ سکتے ہیں۔ انہیں پتہ چل جائے گا کہ تم فرار ہو چکے ہو......''

بک بیک نے چھت پر پنجے مارے اور اپنا نوکیلا سر ہلایا۔

سیریس نے ہڑبڑا کر پوچھا۔''دوسرے لڑکے کا کیا حال ہے؟...... رون کا؟''

''وہ ٹھیک ہو جائے گا...... اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے لیکن میڈم پامفری کہتی ہیں کہ وہ جلد ٹھیک ہو جائے گا...... جلدی سے ...... اب جاؤ...... دیر مت کرو۔''

لیکن بلیک اب بھی ہیری کو گھور رہا تھا۔''میں کن الفاظ میں تمہارا شکریہ ادا......''

''جاؤ......'' ہیری اور ہرمائنی دونوں ایک ساتھ چیخے۔ بلیک نے بک بیک کو گھمایا اور کھلے آسمان کی طرف دیکھا۔

''ہم پھر ملیں گے......'' اس نے کہا۔''ہیری تم سچ مچ...... اپنے والد کے بیٹے ہو......''

سیریس نے بک بیک پر دونوں پہلوؤں میں اپنی ایڑھیوں ں کا دباؤ ڈالا۔ جب دیوہیکل پنکھ ایک بار پھر کھلے تو ہیری اور ہرمائنی اچھل کر پیچھے ہٹ گئے۔ قشنگر ہوا میں اُڑنے لگا...... ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے قشنگر اور اس پر سوار سیریس بلیک، دونوں ہی چھوٹے ہوتے جا رہے تھے پھر چاند پر ایک بادل چھا گیا اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا...... وہ جا چکا تھا۔

☆☆☆☆

بائیسواں باب

الّو کی ڈاک

ہرمائنی اپنی گھڑی پرنظریں جمائے اس کی آستین کھینچ رہی تھی۔''ہمارے پاس واپس ہسپتال میں لوٹنے کیلئے صرف دس منٹ بچے ہیں۔اس دوران ہمیں کسی کی نظروں میں بھی نہیں آنا ہوگا......دس منٹ بعد ڈمبل ڈور دروازے پر تالا لگا دیں گے......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے آسمان سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا۔''چلو......''

وہ دونوں پیچھے والے دروازے کی طرف بڑھے اور وہاں سے اندر داخل ہوکر گھماؤ دار سیڑھیوں سے اترنے لگے۔ جیسے ہی وہ نیچے پہنچے تو انہیں کچھ آوازیں سنائی دیں۔ وہ دونوں دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑے ہوگئے۔ پھر انہیں ایک طاق دکھائی دیا جہاں وہ آسانی سے چھپ سکتے تھے۔اندھیرے میں ان کا دیکھا لیا جانا محال تھا۔وہ آوازوں کو سننے کی کوشش کررہے تھے۔ یہ آوازیں سنیپ اور فج کی لگ رہی تھیں۔جو سیڑھیوں کے کے نزدیک والی راہداری میں تیزی سے چلتے ہوئے آرہے تھے۔ سنیپ کہہ رہے تھے۔

''صرف یہی خدشہ ہے کہ ڈمبل ڈور کوئی مشکل نہ کردیں۔روح کھچڑ بلیک کی فوراً چبھن لے لیں تو اچھا ہے......''

''جیسے ہی میک نیئر روح کھچڑوں کو لے کرآئے گا، ویسے ہی...... بلیک کے معاملے میں مجھے بہت ساری پریشانیاں جھیلنا پڑی ہیں۔میں تمہیں بتا نہیں سکتا، میں روزنامہ ُجادوگر ُکو یہ بتانے کیلئے کتنا بے چین ہوں کہ آخر کار ہم نے اسے پکڑ ہی لیا...... مجھے لگتا ہے کہ سنیپ وہ تمہارا انٹرویو بھی لینا چاہیں گے۔اور جب ہیری کا دماغی توازن صحیح ہوجائے گا تو مجھے امید ہے کہ وہ بھی روزنامہ جادوگر کو بتائے گا کہ تم نے اسے کیسے بچایا تھا......؟''

ہیری نے غصے سے اپنے دانت بھینچ لئے۔ جب سنیپ اور فج باتیں کرتے ہوئے ان کے قریب سے نکلے تو ہیری نے سنیپ کے چہرے پر ایک فاتحانہ مگر زہریلی مسکان دیکھی تھی۔ان لوگوں کے قدموں کی چاپ دھیمی ہوتی ہوئی بند ہوگئی۔ ہیری اور ہرمائنی نے کچھ پل انتظار کیا کیونکہ وہ یہ تسلی کرلینا چاہتے تھے کہ فج اور سنیپ واقعی جا چکے ہیں۔ پھر وہ ان کی مخالف سمت میں بھاگنے لگے۔ انہوں نے ایک سیڑھی پار کی پھر دوسری سیڑھی اترے۔اب وہ ایک نئی راہداری میں تھے۔تبھی انہیں اپنے آگے کسی کے کھلکھلانے کی آواز سنائی دی۔

''اوہ! یہ تو شریر 'پیوس' ہے......'' ہیری نے ہرمائنی کی کلائی پکڑتے ہوئے کہا۔ ''یہاں اندر آ جاؤ......''

وہ لوگ صحیح وقت پر بائیں طرف خالی کلاس روم میں گھس گئے تھے۔ پیوس راہداری میں خوشی سے اچھل کود کر رہا تھا اور گلا پھاڑ پھاڑ کر قہقہے لگا رہا تھا۔

''اوہ! وہ کتنا ڈراؤنا لگ رہا ہے......'' ہرمائنی نے دروازے پر کان لگاتے ہوئے کہا۔ ''میں شرط لگاتی ہوں، وہ اتنا خوش صرف اسی لئے ہے کہ روح کھچڑ سیریس بلیک کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کیلئے آ رہے ہیں......'' اس نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی۔ ''تین منٹ باقی رہ گئے ہیں ہیری!''

انہوں نے پیوس کی ہنسی کی آواز کے دور جانے تک انتظار کیا۔ اس کے بعد وہ خالی کمرے میں باہر نکلے اور ایک بار پھر بھاگنے لگے۔

''ہرمائنی!'' ہیری نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔ ''کیا ہوگا؟...... اگر ہم وقت پر اندر پہنچ نہ پائے تو...... اگر ڈمبل ڈور نے دروازے پر تالا لگا دیا تو......؟''

''میں اس بارے میں بالکل سوچنا نہیں چاہتی ہوں'' ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں بار بار گھڑی پر اُٹھ جاتی تھیں۔ ''صرف ایک منٹ بچا ہے......''

جب وہ دونوں ہسپتال کے بیرونی دروازے تک جانے والی راہداری میں پہنچے تو ہرمائنی نے فوراً بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''ٹھیک ہے...... مجھے ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ چلو ہیری...... جلدی کرو''

وہ راہداری میں رینگتے ہوئے آگے بڑھے اور انہیں ڈمبل ڈور کی کمر دکھائی دی۔

''میں باہر سے تالا لگا کر جا رہا ہوں...... اس وقت......'' انہوں نے اپنی گھڑی کو دیکھا۔ ''بارہ بجنے میں پانچ منٹ کم ہیں مس گرینجر...... تین بار چابی گھمانے سے کام ہو جانا چاہئے...... گڈ لک!''

ڈمبل ڈور نے کمرے سے باہر آ کر دروازہ بند کیا اور پھر اس پر جادو سے تالا لگانے کیلئے اپنی چھڑی باہر نکالی۔ ہیری اور ہرمائنی دہشت زدہ ہو کر تیز بھاگے۔ ڈمبل ڈور نے نظریں اُٹھا کر انہیں دیکھا۔ ان کی لمبی سفید مونچھوں کے نیچے ایک چوڑی مسکان بکھر گئی۔ انہوں نے دھیرے سے پوچھا۔ ''کیا ہوا......؟''

''کام ہو گیا......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''سیریس جا چکا ہے...... بک بیک پر سوار ہو کر......''

ڈمبل ڈور ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

''شاباش...... مجھے لگتا ہے کہ......'' انہوں نے غور سے سنا کہ ہسپتال کے اندر کوئی آواز تو نہیں آ رہی ہے۔ ''ہاں! مجھے لگتا ہے کہ تمہارے بھی جانے کا وقت ہو گیا ہے...... اندر جاؤ...... میں تالا لگا دیتا ہوں......''

ہیری اور ہرمائنی پھرتی سے ہسپتال میں گھس گئے۔ وہاں پر رون کے سوا کوئی اور نہیں تھا جو آخری پلنگ پر بے ہوش پڑا تھا۔ تالا بند ہونے کی آواز کے ساتھ ہیری اور ہرمائنی اپنے اپنے پلنگ پر پہنچ گئے۔ ہرمائنی نے اپنے کایا پلٹ کو ایک بار پھر اپنے چوغے میں چھپا لیا تھا۔ اگلے ہی پل میڈم پامفری دھڑ دھڑاتی ہوئی اپنے دفتر سے باہر نکلیں۔

''کیا وہ ہیڈ ماسٹر کے جانے کی آواز تھی؟ کیا اب مجھے اپنے مریضوں کی دیکھ بھال کی اجازت ہے؟''

وہ نہایت غصے میں دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری اور ہرمائنی نے اسی میں بھلائی سمجھی کہ ان کی دی ہوئی چاکلیٹ چپ چاپ کھا لیں۔ اس دوران میڈم پامفری ان کے سر پر ہی سوار رہیں۔ وہ یہ تسلی کر لینا چاہتی تھیں کہ انہوں نے واقعی چاکلیٹ کھا لی ہے۔ لیکن ہیری سے چاکلیٹ نگلی نہیں جا رہی تھی۔ وہ اور ہرمائنی انتظار کر رہے تھے۔ ان سے میڈم پامفری کی موجودگی کا دباؤ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ اور پھر اب ان دونوں نے میڈم پامفری کی دی ہوئی چوتھی چاکلیٹ لی تو انہیں دور اوپر سے کسی کے حصے سے گرجنے کی آواز سنائی دی......

''اب کیا ہو گیا......؟'' میڈم پامفری جھنجھلائے ہوئے انداز میں بولیں۔ اب انہیں غصے بھری آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو مسلسل تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ میڈم پامفری دروازے کی طرف گھورنے لگیں۔

''عجیب لوگ ہیں...... اتنے چیخنے چلانے سے تو سب جاگ جائیں۔ انہیں سمجھ میں کیوں نہیں آتا کہ وہ کتنا شور مچا رہے ہیں۔''

ہیری آوازوں کو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ آپس میں کس بات پر چلا رہے تھے اور کیا کہہ رہے تھے؟ آوازیں قریب آتی جا رہی تھیں۔

''وہ جادو سے غائب ہو گیا ہو گا سیورس! ہمیں کمرے میں اس کی نگرانی کے لئے کسی کو چھوڑنا چاہئے تھا...... جب یہ خبر پھیلے گی......''

''وہ جادو سے غائب نہیں ہوا ہے۔'' سنیپ گرجتے ہوئے بولے۔ ان کی آواز اب بہت قریب آ چکی تھی۔ ''اس سکول میں کوئی بھی جادو سے غائب نہیں ہو سکتا، اس کا تعلق یقیناً ہیری پوٹر سے ہی ہے......''

''سیورس!...... ہوش کے ناخن لو...... ہیری تو ہسپتال میں تالے میں بند ہے...... کیوں اپنا مذاق اُڑوانے پر تلے ہو......''

دھڑام......

ہسپتال کا دروازہ تیز آواز کے ساتھ کھل گیا۔ فج، سنیپ اور ڈمبل ڈور دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ صرف ڈمبل ڈور ہی مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ دراصل وہ تھوڑے خوش بھی دکھائی دے رہے تھے۔ فج غصے میں تھا اور سنیپ تو آپے سے باہر دکھائی دیتے تھے۔

''سچ سچ بتاؤ...... پوٹر!'' وہ گرجتی ہوئی آواز میں چیخے۔ ''تم نے کیا کیا ہے؟''

''پروفیسر سنیپ......!'' میڈم پامفری ناگواری کے ساتھ غرائیں۔ ''خود پر قابو رکھئے۔''

''دیکھو سنیپ! ہوش میں آؤ......'' فج پریشانی کے عالم میں بولا۔''اس دروازے پر تالا لگا تھا......ہم نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا......''

''میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ انہوں نے سیریس کو بھاگنے میں مدد فراہم کی ہے۔'' سنیپ نے غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے کہا۔ ان کی انگلیاں ہیری اور ہرمائنی کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور منہ سے تھوک اُڑ رہا تھا۔

''پرسکون ہو جاؤ......'' فج نے کہا۔''تم بالکل بے سروپا باتیں کر رہے ہو!''

''آپ پوٹر کو نہیں جانتے ہیں!'' سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔''یہ سب اسی نے کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سب اسی کا کیا دھرا ہے......''

''بس بہت ہو گیا سیورس!'' ڈمبل ڈور پرسکون لہجے میں بولے۔''ذرا سوچو تو سہی......کہ تم کیا بول رہے ہو؟ دس منٹ پہلے جب میں وارڈ سے نکلا تھا تو میں نے خود بیرونی دروازے کو تالا لگایا تھا......میڈم پامفری! کیا اس دوران بچے اپنے بستروں سے اتر کر کہیں گئے تھے؟''

''بالکل نہیں!'' میڈم پامفری نے جواب دیا۔''جب آپ نکلے تھے تبھی میں ان کے پاس آ گئی تھی......انہیں چاکلیٹ کھلانا تھی......''

''دیکھو سیورس!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔''جب تک کہ تم یہ نہیں سوچتے کہ ہیری اور ہرمائنی ایک ساتھ دو مختلف جگہوں پر ہو سکتے ہیں تب تک مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں انہیں پریشان کرنا چاہئے۔''

سنیپ وہاں پر آگ بگولا کھڑے رہے اور سب کو شعلہ بار آنکھوں سے گھورتے رہے۔ سنیپ کے رویئے کو دیکھ کر فج صدمے کی کیفیت میں مبتلا ہو گیا تھا۔ ڈمبل ڈور کی آنکھیں ان کے چشمے کے نیچے چمکتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ سنیپ غصے سے پلٹے اور اپنا سیاہ چوغہ لہراتے ہوئے تیزی سے وارڈ سے باہر نکل گئے۔

فج نے دروازے کو گھور کر کہا۔

''اس آدمی کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے ڈمبل ڈور! اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو اس پر گہری نگاہ رکھتا......''

''ارے نہیں فج!......اس کا دماغی توازن نہیں بگڑا۔'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔''وہ تو صرف بری طرح سے ناراض ہے......شاید 'آنر آف مارلن' اس کے ہاتھوں سے پھسل گیا ہے۔''

''ناراضگی کے معاملے میں وہ تنہا نہیں ہے۔'' فج نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔''روزنامہ جادوگر کو تو زوردار خبر مل گئی ہے۔ بلیک کو گرفتار کر لیا تھا......لیکن ایک بار پھر وہ ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اب تو بس قشنگر کے بھاگنے کی کہانی اور یہ سب...... پتہ چل جائے تو سب میری ہنسی اُڑائیں گے......اچھا......میں چلتا ہوں اور اس گھمبیر معاملے کے بارے

میں محکمے کو باخبر کرتا ہوں......''

''اور روح کھچڑ......؟'' ڈمبل ڈور نے پوچھا۔'' مجھے لگتا ہے کہ انہیں سکول سے ہٹا دیا جائے گا۔''

''اوہ ہاں! انہیں ہٹانا ہی پڑے گا۔'' فج نے پریشان ہو کر اپنی پیشانی سے بالوں کو انگلیوں سے پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔'' کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایک معصوم لڑکے کی چھبن لینے کی کوشش کریں گے۔ پوری طرح سے میری جگ ہنسائی ہونے والی ہے۔ جادوگروں کی انگلیاں مجھ پر خوب اُٹھیں گی......نہیں! میں انہیں رات کو ہی واپس اژقبان بھیجنے کا حکم جاری کروں گا۔ شاید ہمیں سکول کے بیرونی صدر دروازے پر ڈریگن تعینات کرنے کے بارے میں سوچنا چاہئے......''

''ہیگرڈ کو آپ کی یہ بات یقیناً پسند آئے گی۔'' ڈمبل ڈور نے ہیری اور ہرمائنی کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ جیسے ہی ڈمبل ڈور اور فج سے باہر نکلے۔ میڈم پامفری نے جلدی سے دروازے پر تالا لگا دیا۔ وہ اب بھی غصے سے بڑبڑا رہی تھیں۔ وہ پاؤں پٹختے ہوئے اپنے دفتر میں واپس گھس گئیں۔

وارڈ کے دوسرے سرے پر کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ رون ہوش میں آ گیا تھا۔ وہ اپنا سر ملتے ہوئے اُٹھ رہا تھا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''کیا ہوا......کیا ہوا تھا ہیری؟......ہم یہاں کیوں ہیں؟......سیریس کہاں ہے؟......لوپن کہاں ہیں؟......کیا ہو رہا ہے؟''

ہیری اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''تم ہی بتاؤ......'' ہیری نے ہرمائنی سے کہا اور چاکلیٹ کھانے لگا۔

☆☆☆☆

جب ہیری، رون اور ہرمائنی اگلے دن دوپہر کو ہسپتال سے باہر نکلے تو انہیں سکول کی عمارت ویران ملی۔ امتحانات ختم ہونے اور گرم موسم کا یہی مطلب تھا کہ تمام طلباء تفریح کیلئے ہاگس میڈ گئے ہوئے تھے۔ بہر حال رون یا ہرمائنی وہاں جانا نہیں چاہتے تھے۔ اسی لئے وہ ہیری کے ساتھ کھلے میدان ٹہلتے رہے۔ وہ اب بھی گذشتہ رات کے پراسرار اور ناقابل یقین واقعات کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ وہ یہ بھی سوچ رہے تھے کہ سیریس اور بک بیک اس وقت کہاں ہوں گے؟ پھر وہ جھیل کے کنارے بیٹھ کر دیوہیکل ہشت طاموں کو پانی کے اوپر تیرتے اور اپنی ہشت سونڈوں کو ہوا لہرانے کے کرتب دیکھتے رہے۔ اسی وقت ہیری کو جھیل کے پار والا کنارا دکھائی دیا۔ یک سنگھا پچھلی رات کو وہاں سے آیا تھا۔

اچانک ان کے اوپر بڑا سا سایہ پھیل گیا۔ انہوں نے چونک کر نظریں اُٹھائیں تو انہیں ہیگرڈ کا بھاری بھرکم جسم دکھائی دیا۔ وہ اپنے پسینے سے بھرے چہرے کو ایک بڑے میز پوش جیسے رومال سے پونچھ رہا تھا اور اپنی دھندلی آنکھوں سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''جانتے ہو کہ گذشتہ رات کے حادثے کے بعد ہمیں اتنا خوش نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارا مطلب ہے کہ بیکی پھر سے بھاگ گیا......

لیکن ذرا سوچو تو سہی..... کیا ہوا؟'' اس نے کہا۔

''کیا..... کیا مطلب؟'' انہوں نے ایک ساتھ حیرت سے پوچھا۔

''بیکی بھاگ گیا..... وہ آزاد ہوگیا..... ہم ساری رات جشن مناتے رہے۔''

''یہ تو کمال ہوگیا..... ہیگرڈ!'' ہرمائنی نے کہا اور اس نے رون کی طرف آنکھیں نکال کر دیکھا جو کچھ ہی لمحوں میں ہنسنے والا تھا۔

''ہاں!'' ہیگرڈ نے میدان کی طرف خوشی سے دیکھتے ہوئے کہا۔''شاید ہم نے اسے ٹھیک سے نہیں باندھا ہوگا۔ آج صبح ہمیں کافی پریشانی ہو رہی تھی..... ہم سوچ رہے تھے کہ اسے میدان میں کہیں پروفیسر لوپن نہ مل گئے ہوں..... لوپن نے مجھے بتایا کہ انہوں نے کل رات کسی کو نہیں کھایا تھا.....''

''کیا.....؟'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اوہ..... تم نے نہیں سنا؟'' ہیگرڈ گھبرا کر بولا۔ وہ اب اس کی مسکراہٹ کسی قدر کم ہوگئی تھی حالانکہ آس پاس کوئی بھی نہیں تھا پھر بھی اس نے اپنی آواز دھیمی کر لی۔''ار..... سنیپ نے آج صبح سلے درن کے تمام طلباء و طالبات کو یہ بتا دیا..... انہوں نے سوچا کہ اب یہ بات سب کو بتا دینا چاہئے..... پروفیسر لوپن بھیڑیائی انسان ہیں اور وہ کل رات کھلے میدان میں بھیڑیئے کے روپ میں آزادانہ گھوم رہے تھے۔ ظاہر ہے لوپن اب اپنا سامان باندھ رہے ہیں.....''

''سامان باندھ رہے ہیں؟'' ہیری نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔''مگر کیوں.....؟''

''وہ سکول چھوڑ کر جا رہے ہیں اور کیا؟'' ہیگرڈ نے کہا۔ وہ حیران تھا کہ ہیری نے یہ سوال کیوں پوچھا۔''آج صبح ہی انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ اس طرح کے حادثے رونما نہ ہونے کی ضمانت نہیں دے سکتے۔ اور نہ ہی وہ اپنی وجہ سے دوسروں کو مشکلات سے دوچار کرنا چاہتے ہیں۔''

ہیری اچھل کر کھڑا ہوگیا۔

''میں ان سے مل کر آتا ہوں.....'' اس نے رون اور ہرمائنی سے کہا۔

''لیکن اگر انہوں نے استعفیٰ دے دیا ہے تو.....''

''مجھے نہیں لگتا کہ ہم کچھ کر پائیں.....''

''مجھے پرواہ نہیں ہے۔ میں اس کے بعد بھی ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں لوٹ کر تم لوگوں سے یہیں ملوں گا۔'' ہیری نے کہا۔

لوپن کے دفتر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ اپنا زیادہ تر سامان باندھ چکے تھے۔ اَجبوط کا پرانا چوکور کیبن ان کے خالی بریف کیس کے پاس رکھا ہوا تھا۔ زیادہ تر سامان اسی میں رکھا گیا تھا اور لگ بھگ بھر چکا تھا۔ لوپن اپنی میز پر رکھی کسی چیز پر جھکے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے ٹھیک اسی وقت اپنا سر اُٹھایا جب ہیری نے دفتر کے دروازے پر دستک دی۔

''میں نے تمہیں آتے ہوئے دیکھ لیا تھا......''لوپن نے مسکراتے ہوئے کہا۔انہوں اس چرمئی کاغذ کی طرف اشارہ کیا جس پر وہ کچھ لمحے قبل جھکے ہوئے تھے۔ وہ نقشہ تھا۔

''ابھی ابھی مجھے ہیگرڈ نے بتایا کہ آپ نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ یہ سچ نہیں ہے نا؟''

ہیری نے جلدی جلدی پوچھا۔

''افسوس ہے کہ یہ سچ ہے......''لوپن نے کہا۔انہوں نے اپنی میز کے دراز کھول کر ان میں رکھا ہوا سامان باہر نکالا۔

''کیوں؟......وزیر جادو کو کہیں یہ شک تو نہیں ہونے لگا ہے کہ آپ سیریس کی مدد کر رہے تھے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

لوپن نے فوراً دروازہ بند کر دیا۔

''نہیں پروفیسر ڈمبل ڈور نے فج کو یہ یقین دلا دیا ہے کہ میں تم لوگوں کی جان بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔'' انہوں نے آہ بھری۔''سیورس کیلئے یہ آخری جھٹکا تھا اور اس سے اس نے اپنی برداشت کھودی۔ مجھے لگتا ہے کہ اسے آنرز آف مارلن نہ ملنے کا بہت برا دھچکا لگا ہے اس لئے اس نے ......ار......طیش میں آ کر آج صبح بڑے ہال میں ناشتے کی میز پر سب طلباء کے سامنے یہ راز افشاء کر دیا کہ میں بھیڑیائی انسان ہوں......''

''کہیں آپ صرف اسی وجہ سے سکول چھوڑ کر تو نہیں جا رہے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

لوپن دھیمے انداز میں مسکرائے۔

''کل اس وقت تک والدین کے الّو آنے لگیں گے۔ ہیری! وہ نہیں چاہیں گے کہ کوئی بھیڑیائی انسان ان کے بچوں کو پڑھائے اور کل رات کے حادثے کے بعد میں ان کی بات کو زیادہ اچھی طرح سے سمجھ گیا ہوں۔ میں تم میں سے کسی کو بھی کاٹ سکتا تھا...... ایسا دوبارہ نہیں ہونا چاہئے۔''

''ہم تاریک جادو سے حفاظت والے مضمون کے جتنے بھی اساتذہ سے ملے ہیں، ان میں آپ سب سے اچھے تھے۔''

ہیری نے کہا۔

لوپن نے اپنا سر ہلایا۔لیکن کچھ بولے نہیں۔ وہ دراز خالی کرتے رہے پھر جب ہیری انہیں روکنے کیلئے کوئی اچھی سی ترکیب سوچنے کی کوشش کر رہا تھا، تبھی لوپن نے کہا۔

''آج صبح ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا کہ کل رات کو تم نے بہت سی جانیں بچائی ہیں۔ ہیری! مجھے اس بات پر فخر ہے کہ تم نے اتنی کم عمری میں کتنا کچھ سیکھ لیا ہے۔ مجھے اپنے پشت بان جادو کے بارے میں بتاؤ......''

ہیری کا دھیان بھٹک گیا۔''آپ اس کے بارے میں کیسے جانتے ہیں؟''

''روح کھچڑوں کو اور کون سی طاقت پیچھے دھکیل سکتی ہے؟''

ہیری نے لوپن کو تفصیل بتائی کہ کیا کچھ ہوا تھا؟ جب اس نے اپنی بات مکمل کر لی تو لوپن ایک بار پھر مسکرائے۔

''ہاں!'' لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''تمہارے والد جب اپنا روپ بدلتے تھے تو وہ ایک سنگھا بن جاتے تھے۔ تمہارا اندازہ صحیح تھا...... اسی لئے ہم انہیں پرونگس کہتے تھے۔''

لوپن نے اپنے بریف کیس میں اپنی آخری کتابیں رکھ کر میز کی دراز کو بند کیا اور پھر ہیری کی طرف گھومے۔

انہوں نے ہیری کو غیبی چوغہ دیتے ہوئے کہا۔ ''یہ لو...... میں اسے کل رات کو چیختے بنگلے سے اُٹھا لایا تھا اور......'' انہوں نے جھجکتے ہوئے نقشہ بھی اس کی طرف بڑھا دیا۔ ''اب میں تمہارا استاد نہیں رہا۔ اس لئے اسے تمہیں واپس دیتے ہوئے ایسا بالکل محسوس نہیں ہو رہا کہ میں کوئی غلط کام کر رہا ہوں۔ یہ میرے کسی کام کا نہیں ہے...... لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ رون اور ہرمائنی کے کام آ سکتا ہے۔''

ہیری نقشہ لیتے وقت مسکرایا۔

''آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ مونی، وارمٹیل، پیڈفٹ اور پرونگس مجھے سکول سے باہر نکلوانے کی لالچ دینا چاہتے ہیں...... آپ کہا تھا کہ انہیں یہ مزیدار لگتا ہے۔''

''یقینی طور پر......'' لوپن نے کہا جو اب اپنا بریف کیس بند کرنے کیلئے نیچے جھکا ہوا تھا۔ ''مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ جیمس کو یہ جان کر بڑی مایوسی ہوتی کہ اگر اس کا بیٹا سکول سے باہر جانے والے ایک بھی خفیہ راستے کا پتہ نہیں لگا پاتا۔''

دروازے پر دستک ہوئی۔ ہیری نے جلدی سے نقشہ اور غیبی چوغہ لپیٹ کر چوغے کے اندر چھپا لیا۔ اگلے لمحے دروازے پر ڈمبل ڈور کا چہرہ دکھائی دیا۔ وہ ہیری کو وہاں دیکھ کر حیران نہیں ہوئے تھے۔

''ریمس!'' وہ بولے۔ ''تمہاری گاڑی دروازے پر آ چکی ہے۔''

''بہت شکریہ...... ہیڈ ماسٹر!''

لوپن نے اپنا پرانا بریف کیس اور اژحبوط والا کیبن اُٹھایا۔

''اچھا...... الوداع ہیری!'' انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں سکھانے میں واقعی مجھے بے حد لطف آیا۔ مجھے یقین ہے کہ کبھی نہ کبھی ہم پھر ملیں گے۔ ہیڈ ماسٹر! مجھے دروازے تک چھوڑنے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود چلا جاؤں گا......''

ہیری کو ایسا لگا کہ لوپن جلدی سے جلدی جانا چاہتا ہے۔

''الوداع ریمس!'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ لوپن نے ان سے ہاتھ ملانے کیلئے اپنے اژحبوط والے کیبن کو تھوڑا سا اوپر کھسکایا اور پھر ہیری کی طرف دیکھ کر دھیرے سر ہلایا اور دفتر سے باہر نکل گئے۔

ہیری قریب پڑی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور اُداسی سے فرش کو گھورنے لگا۔ دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر اس نے سر اوپر اُٹھایا۔ ڈمبل ڈور ابھی تک وہیں کھڑے ہوئے تھے۔

’’اتنے اُداس کیوں ہو ہیری؟‘‘ انہوں نے پوچھا۔ ’’کل رات کے کارنامے کے بعد تو تمہیں خود پر فخر ہونا چاہئے۔‘‘

’’کوئی فرق نہیں پڑا۔‘‘ ہیری نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔ ’’پٹی گو بھاگ گیا......‘‘

’’کوئی فرق نہیں پڑا؟‘‘ ڈمبل ڈور نے حیرانگی سے دہرایا۔ ’’اس سے بہت فرق پڑتا ہے ہیری! تم نے سچائی پر سے پردہ ہٹا دیا۔ تم نے ایک بے قصور انسان کو بہت ہی بھیانک سزا سے بچالیا...... بہت ہی بھیانک سزا سے۔‘‘

’بھیانک‘ یہ لفظ سن کر ہیری کو جیسے کوئی بھولی ہوئی چیز یاد آنے لگی۔

’پہلے سے بھی زیادہ طاقتور اور بھیانک...... پروفیسر ٹراؤلینی کی پیش گوئی!‘

’’پروفیسر ڈمبل ڈور! کل جب میں علم جوتش کا امتحان دینے گیا تو پروفیسر ٹراؤلینی بہت عجیب دکھائی دینے لگیں۔‘‘

’’اچھا!‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ’’تمہارا مطلب ہے کہ جتنی وہ عام طور پر عجیب دکھائی دیتی ہیں، اس سے بھی زیادہ عجیب......‘‘

’’ہاں!...... ان کی آواز بہت بھاری ہوگئی تھی اور ان کی آنکھیں پلٹ گئی تھیں۔ انہوں نے کہا...... انہوں نے کہا کہ آدھی رات سے پہلے والڈی مورٹ کا خدمت گزار آزاد ہوکر اس کے پاس چلا جائے گا...... انہوں نے کہا کہ خدمت گزار دوبارہ سے طاقتور بننے میں اس کی مدد کرے گا۔‘‘ ہیری نے ڈمبل ڈور کو غور سے دیکھا۔ ’’اور وہ پھر دوبارہ پہلے جیسی ہوگئیں۔ لیکن انہیں یاد نہیں تھا کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟...... کیا وہ...... کیا وہ واقعی پیش گوئی کر رہی تھیں۔‘‘

ڈمبل ڈور تھوڑے سے متاثر دکھائی دیئے۔

’’تم جانتے ہو ہیری! مجھے لگتا ہے کہ وہ پیشین گوئی کر رہی ہوں گی۔‘‘ انہوں نے سوچتے ہوئے کہا۔ ’’ایسا کون سوچ سکتا تھا؟ اس کے بعد ان کی سچی پیشین گوئیوں کی تعداد دو جائے گی۔ مجھے ان کی تنخواہ بڑھانا پڑے گی......‘‘

’’لیکن......‘‘ ہیری نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور اس بات کو اتنی آسانی سے کیسے لے سکتے تھے؟ ’’لیکن...... میں نے سیریس اور پروفیسر لوپن کو پٹی گو کے مارنے سے روکا۔ اگر والڈی مورٹ اس کی مدد سے دوبارہ طاقتور بن جاتا ہے تو یہ میری غلطی ہے......‘‘

’’نہیں......‘‘ ڈمبل دھیمے لہجے میں بولے۔ ’’ہیری! کایا پلٹ کا استعمال تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔ تمہیں اس سے جو تجربہ ہوا ہے، جو احساسات بیدار ہوئے ہیں۔ کیا ان سے تم نے کچھ نہیں سیکھا؟ ہمارے اعمال کے نتائج اتنے پیچیدہ ہوتے ہیں کہ متنوع ہو جاتے ہیں اور ہمارے مستقبل کے بارے میں درست اندازہ لگانا ہمیشہ بہت مشکل ہوتا ہے...... پروفیسر ٹراؤلینی اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔ پٹی گو کی جان بچا کر تم نے ایک بہت ہی نیک کام کیا ہے۔‘‘

’’لیکن اگر اس کی وجہ سے والڈی مورٹ دوبارہ طاقتور بن جاتا ہے تو......‘‘

’’پٹی گو پر تمہارا زندگی بچانے کا قرض چڑھ گیا ہے۔ تم نے والڈی مورٹ کے پاس ایسا خدمت گزار بھیجا ہے جو تمہارا قرض دار

ہے۔ جب کوئی جادوگر کسی دوسرے جادوگر کی جان بچاتا ہے تو اس سے ان میں ایک خاص بندھن قائم ہو جاتا ہے......اور مجھے نہیں لگتا کہ والڈی مورٹ یہ چاہے گا کہ اس کا خدمت گزار ہیری پوٹر کا قرض دار ہو......''

''میں پٹی گو کے ساتھ کسی قسم کا کوئی بندھن نہیں قائم کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے میرے والدین کے ساتھ غداری کی ......انہیں دھوکا دیا ہے......''

''ہیری! یہ جادو اتنا گہرا ہے کہ آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ لیکن میرا یقین کرو......ایک وقت ایسا آئے گا جب تمہیں خوشی ہوگی کہ تم نے پٹی گو کی جان بچائی تھی......''

ہیری تصور نہیں کر پا رہا تھا کہ ایسا کب ہوگا؟ ڈمبل ڈور کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ یہ جانتے ہوں کہ ہیری اس وقت کیا سوچ رہا ہوگا؟

''ہیری! میں تمہارے والد کو بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔ ہوگورٹس میں بھی اور اس کے بعد بھی۔'' انہوں نے نرمی سے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ انہوں نے بھی پٹی گو کو یقیناً بچایا ہوتا......سنیپ کو بھی تو انہوں نے بچایا تھا۔''

ہیری نے ان کی طرف دیکھا۔ اگر وہ ڈمبل ڈور کو بتا دے تو وہ نہیں ہنسے گے۔

''کل رات کو...... مجھے یہ لگا کہ میرے والد نے روح کھچڑوں کو بھگانے کیلئے پشت بان جادوئی تخیل تشکیل دیا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ جب میں نے جھیل کے اس پار خود کو دیکھا......تو مجھے لگا کہ میں نے انہیں دیکھ رہا تھا......''

''اس غلط فہمی کی وجہ سمجھنا بے حد آسان ہے۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم یہ سنتے سنتے تھک چکے ہوگے۔ لیکن تم بہت حد تک جیمس کی ہی طرح دکھائی دیتے ہو۔ سوائے تمہاری آنکھوں کے......تمہاری آنکھیں تمہاری ماں للّی جیسی ہیں۔''

ہیری نے اپنا سر ہلایا۔

''یہ سوچنا یقیناً حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے......'' اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''کہ وہ میرے والد ہو سکتے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ مر چکے ہیں......''

''تمہیں ایسا لگتا ہے کہ ہم جن سے محبت کرتے ہیں۔ وہ مرنے کے بعد سچ مچ ہمیں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں؟ تمہیں لگتا ہے کہ بہت مشکل حالات کو چھوڑ کر ہم انہیں شدت سے یاد نہیں کرتے ہیں؟...... ہیری! تمہارے والد تمہارے اندر زندہ ہیں اور جب جب تمہیں ان کی ضرورت پڑی، تو وہ تمہیں مختلف روپ میں دکھائی دیئے۔ ورنہ تم پشت بان جادو کا وہ طاقتور اور کارآمد تخیل کبھی تشکیل نہیں دے سکتے تھے؟ پرونگس کل رات کو ایک بار پھر میدان میں گھوم رہا تھا۔''

ہیری کو ڈمبل ڈور کی بات سمجھنے میں تھوڑا وقت لگا۔

''سیریس نے مجھے کل رات بتا دیا تھا کہ وہ لوگ بھیس بدل چوپائی جادوگر کیسے بنے؟'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’بہت بڑی بات ہے۔ مجھ سے یہ سب چھپا کر رکھنا بھی کوئی کم بڑی بات نہیں تھی۔ اور پھر مجھے یاد آیا کہ ریون کلا والے میچ میں جب تمہارے پشت بان جادو نے ملفوائے پر حملہ کیا تھا تو اس کا روپ کتنا زبردست تھا۔ تو ہیری تم نے کل رات کو اپنے والد کو دیکھا تھا...... وہ تمہارے اندر چھپے ہوئے تھے!‘‘

یہ کہہ کر ڈمبل ڈور وہاں سے چل دیئے۔ ہیری اس وقت منتشر خیالوں میں غرق الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھانے کی کوشش میں مصروف تھا۔

☆☆☆☆

جس رات کو سیریس، بک بیک اور پٹی گو غائب ہوئے تھے اس رات کو کیا ہوا تھا؟ اس کی سچائی ہوگورٹس میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ صرف ہیری، رون، ہرمائنی اور پروفیسر ڈمبل ڈور کو ہی سچائی معلوم تھی۔ اب تعطیلات کا موسم قریب آنے لگا تو ہیری نے اس رات کے واقعات کے بارے میں کئی قسم کے مفروضے اور افواہیں سنیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی سچ کے قریب نہیں تھیں۔

ملفوائے بک بیک کے بچ نکلنے کی خبر سن کر غصے میں تھا۔ اسے یقین تھا کہ ہیگرڈ نے قشنگر کو بچانے کا کوئی طریقہ نکال لیا تھا۔ اسے اس بات پر بھی غصہ آ رہا تھا کہ ایک معمولی چابیوں کے چوکیدار نے اُسے اور اس کے طاقتور باپ کو پوری جادونگری کے سامنے ہرا دیا تھا۔ اس دوران پرسی ویزلی، سیریس کے فرار کے بارے میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔

’’اگر میں جادوئی محکمہ کا حصہ بننے میں کامیاب گیا جیسا کہ میں چاہتا ہوں...... تو میں جادوئی قوانین کے نفاذ کیلئے بے شمار تجاویز دوں گا جن سے محکمے کا کنٹرول اور قوانین کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے۔‘‘ اس نے اپنی ایک دوست کو جوشیلے انداز میں بتایا جو اس کی بات سننے کیلئے تیار تھی۔ اور وہ اس کی اکلوتی گرل فرینڈ ’پینی لوپ‘ تھی۔

موسم بے حد عمدہ تھا اور ماحول بھی خوشنما دکھائی دیتا تھا۔ ہیری کو اس بات کا پورا احساس تھا کہ اس نے سیریس کو آزاد کروانے میں اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر ایک ناممکن کام کو انجام دیا تھا لیکن پھر بھی اس کے دل پر گہری اُداسی چھائی ہوئی تھی۔

پروفیسر لوپن کے رخصت ہونے پر صرف اسی کو رنج نہیں ہوا تھا۔ تاریک جادو سے حفاظت والے مضمون کی پوری کلاس ان کے استعفیٰ پر افسوس کا اظہار کر رہی تھی۔

’’معلوم نہیں اگلے سال ہمیں یہ اہم مضمون کون پڑھائے گا؟‘‘ سیمس فنی گن نے اُداسی سے کہا۔

’’شاید کوئی خون آشام ویمپائر......؟‘‘ ڈین تھامس نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

ہیری صرف پروفیسر لوپن کے جانے پر ہی اُداس نہیں تھا۔ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کی پیش گوئی کے بارے میں بھی کافی غور وفکر کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ پٹی گو اس وقت کہاں ہوگا؟ کیا وہ والڈی مورٹ کے پاس پہنچ چکا ہوگا؟ لیکن ہیری کو جو چیز سب سے زیادہ اداس کر رہی تھی، وہ یہ تھی کہ اسے ایک بار پھر ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہنا پڑے گا۔ شاید آدھے گھنٹے کے لئے، جو اس کی زندگی کا سب

سے اچھے لمحات تھے اسے یہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ اب سیریس کے ساتھ رہے گا۔ جو اس کے والدین کا سب سے اچھا دوست تھا......اپنے والدین کے ساتھ رہنے کے بعد شاید یہی سب سے اچھی بات ہوتی۔ سیریس کی کوئی خبر نہ ملنا اچھی بات تھی کیونکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ عمدہ حکمت عملی کے ساتھ روپوش ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ہیری اس بات پر بھی اُداس تھا کہ اسے ایک گھر مل سکتا تھا اور اب یہ ناممکن ہو چکا تھا......

پھر وہ آخری دن آ ہی گیا جب ان کے امتحانات کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی تمام مضامین میں پاس ہو گئے تھے۔ ہیری اس بات پر حیران تھا کہ وہ جادوئی مرکبات کے مضمون میں کیسے پاس ہو گیا تھا؟ اسے لگا کہ یقیناً ڈمبل ڈور نے بیچ میں پڑ کر سنیپ کو اسے جان بوجھ کر فیل کرنے سے روک دیا ہوگا۔

گذشتہ ہفتے سے پروفیسر سنیپ کا رویہ ہیری کے ساتھ بے حد برا ہو گیا تھا۔ دونوں کے درمیان چھائی گہری خاموشی کسی طوفان کا پیش خیمہ لگتی تھی۔ ہیری کو یہ ممکن نہیں لگتا تھا کہ اس کے لئے سنیپ کی ناپسندیدگی اس حد تک بڑھ سکتی تھی، لیکن یہ تو غیر معمولی طور پر بڑھ چکی تھی۔ ہیری کی طرف دیکھتے وقت سنیپ کے پتلے منہ کے کونے پر ناخوشگوار غصے سے اعضاء پھڑکنے لگتے تھے اور وہ مسلسل اپنے ہاتھ کی انگلیاں مسلتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ جیسے وہ ان سے ہیری کی گردن دبا دینا چاہتے ہوں۔

پرسی ویزلی کو بالآخر وہ مل گیا تھا جس کی خواہش میں وہ ہر وقت بے تاب دکھائی دیا کرتا تھا، این ای ڈبلیوٹی (N.E.W.Ts) میں سب سے اونچا درجہ پا کر وہ بے حد خوش دکھائی دیتا تھا۔ فریڈ اور جارج بھی اوڈبلیوایل (O.W.Ls) میں معمولی درجے سے کامیاب ہو گئے تھے۔ اس دوران گری فنڈر فریق لگاتار تیسرے سال ہاؤس کپ کی چمپئن شپ جیت گیا تھا۔ اس میں کیوڈچ کپ کی جیت کا بھی کافی بڑا دخل تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ سال کے آخر میں ہونے والے جشن کی سجاوٹ سرخ اور سنہرے رنگوں سے ہوئی۔ جشن کے دوران گری فنڈر کی میزوں پر سب سے زیادہ شور وشرابہ ہوا۔ یہاں تک کہ جشن کے دن ہیری نے بھی ہنستے ہوئے خوب کھایا پیا اور کھل کر باتیں کیں۔ خوشی کے اس ماحول میں وہ بھول گیا تھا کہ اسے اگلے دن ڈرسلی گھرانے کے پاس رہنے کیلئے جانا تھا......

☆☆☆☆

اگلی صبح وہ جیسے ہی ہوگورٹس ایکسپریس سٹیشن پر پہنچے تو ہرمائنی نے ہیری اور رون کو ایک عجیب سنسنی خیز خبر دی۔

''آج صبح ناشتے کے ٹھیک پہلے میں پروفیسر میک گوناگل سے ملنے گئی تھی۔ میں نے ماگلوؤں کی نفسیات والا مضمون چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے......''

''لیکن تمہیں تو امتحان میں پورے تین سو بیس نمبر ملے ہیں......'' رون نے کہا۔

''میں جانتی ہوں......'' ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''لیکن میں اضطراب کا اتنا بوجھ خود پر نہیں ڈال سکتی۔ 'کایا پلٹ' مجھے پاگل کر رہا تھا۔ میں نے اسے لوٹا دیا تھا۔ ماگلوؤں کی نفسیات اور علم جوتش کے مضامین کے بغیر میرا ٹائم ٹیبل دوبارہ سے صحیح ہو

جائے گا......''

''مجھے اب بھی یقین نہیں ہوتا کہ تم نے ہمیں اس بارے میں تمام سال بے خبر رکھا۔ہم تمہارے دوست تھے......؟'' رون نے شکایت کرتے ہوئے کہا۔

''میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گی۔'' ہرمائنی نے گھمبیر لہجے میں کہا۔اس نے ہیری کی طرف دیکھا جو ہوگورٹس کو اونچے پہاڑ کے پیچھے نظروں سے اوجھل ہوتا ہوا دیکھ رہا تھا۔اب دو مہینے بعد ہی وہ ہوگورٹس کو دیکھ پائے گا۔

''اوہ ہیری! خوش ہو جاؤ......'' ہرمائنی اداس لہجے میں بولی۔

''میں ٹھیک ہوں۔'' ہیری نے فوراً گردن گھما کر کہا۔''اب میں چھٹیوں کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔''

''ہاں میں انہی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔'' رون نے عجیب لہجے میں کہا۔''ہیری! تم ہمارے گھر آ کر رہ سکتے ہو۔میں ممی ڈیڈی سے بات کرنے کے بعد تمہیں بتا دوں گا،اب میں جانتا ہوں کہ پھیلی ٹون کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟''

''ٹیلی فون......رون!'' ہرمائنی نے اصلاح کرتے ہوئے کہا۔''یہ سچ ہے تو تمہیں اگلے سال 'ماگلوؤں کی نفسیات' والا مضمون لے لینا چاہے۔''

رون نے اس کی بات ان سنی کر دی۔

''گرمیوں میں کیوڈچ کے بین الاقوامی مقابلے ہونے والے ہیں،ورلڈ کپ کیلئے۔انہیں دیکھنے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ہیری؟ تم ہمارے یہاں رہنا۔ہم ورلڈ کپ دیکھنے چلیں گے۔ڈیڈی کو عام طور پر دفتر سے ٹکٹ مل جاتے ہیں۔''

اس پیشکش نے ہیری کو خوش کر دیا تھا۔

''ہاں!......میں شرط لگاتا ہوں کہ ڈرسلی گھرانا مجھے وہاں سے بھگا کر خوش ہوگا......خاص طور پر مارج آنٹی والے حادثے کے بعد......''

کافی خوشی محسوس کرتے ہوئے ہیری نے رون اور ہرمائنی کے ساتھ دھاکے پھوڑنے والی بورڈ گیم کھیلی۔جب مزے مزے کی چیزیں فروخت کرنے والی جادوگرنی اپنی ٹرالی گھسیٹتے ہوئے وہاں آئی تو اس نے ڈھیر ساری چیزیں خریدیں مگر ان میں ایک بھی چاکلیٹ شامل نہیں تھی۔

دوپہر کے بعد ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے اس کے وجود میں خوشیاں بھر دی تھیں۔

''ہیری!'' ہرمائنی اچانک اس کے کندھوں کے پیچھے جھانکتے ہوئے بولی۔''تمہاری کھڑکی کے باہر کیا ہے؟''

ہیری نے پلٹ کر گردن گھمائی اور باہر دیکھا۔کھڑکی کے شیشے کی دوسری طرف کوئی بہت چھوٹی اور بھوری چیز منڈلاتی ہوئی دکھائی دی۔اسے صحیح طرح سے دیکھنے کیلئے وہ اپنی جگہ سے اُٹھا۔باہر ایک بہت ہی چھوٹا الّو تھا جس کی چونچ میں کوئی شے دبی ہوئی تھی۔جو اس کی جسامت کے لحاظ کافی بڑی تھی۔دراصل الّو اتنا چھوٹا تھا کہ وہ ہوا میں ہچکولے کھا رہا تھا اور ریل گاڑی کے دھوئیں سے ادھر ادھر

ڈگمگا رہا تھا۔ ہیری نے فوراً کھڑکی کا شیشہ کھولا اور ہاتھ باہر نکال کر اسے جھپٹ لیا۔ اسے لمحہ بھر کیلئے محسوس ہوا جیسے اس نے روئیں دار سنہری گیند پکڑ لی ہو۔ اس نے احتیاط سے الّو کو کھڑکی سے اندر کیا۔ الّو نے اپنے منہ میں دبایا ہوا لفافہ ہیری کی نشست پر پھینکا اور کمپارٹمنٹ میں چاروں طرف پھڑ پھڑانے لگا۔ اپنا کام مکمل کرنے کے بعد وہ کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ ہیڈوگ نے ناپسندیدگی سے باوقار انداز میں اپنی چونچ کٹکٹائی، کروک شانکس اپنی نشست پر بیٹھی اپنی بڑی پیلی آنکھوں سے الّو کو دیکھتی رہی۔ شاید وہ اس پر جھپٹنے کا منصوبہ بنا رہی تھی۔ رون نے جب یہ دیکھا تو اس نے الّو کو کروک شانکس کی پہنچ سے دور کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

ہیری نے لفافہ اُٹھایا۔ اس پر اسی کا نام لکھا ہوا تھا۔ لفافہ پھاڑ کر جب اس نے چرمئی کاغذ نکالا تو وہ بے ساختہ چیخا۔ ''اوہ...... سیریس نے خط بھیجا ہے......''

''کیا......؟'' رون اور ہرمائنی نے تعجب سے پوچھا۔ ''زور سے پڑھو۔''

پیارے ہیری!

مجھے امید ہے کہ تمہیں یہ خط اپنے انکل آنٹی کے گھر پہنچنے سے پہلے ہی مل جائے گی۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہیں الّوؤں کی ڈاک کے بارے میں معلوم ہے یا نہیں۔

بک بیک اور میں روپوش ہو گئے ہیں۔ ہم کہاں ہیں؟ یہ میں تمہیں اس لئے نہیں بتاؤں گا کیونکہ یہ خط غلط ہاتھوں میں پڑ سکتا ہے۔ مجھے اس الّو پر پورا بھروسہ نہیں ہے۔ لیکن آس پاس کے الّوؤں میں یہی سب سے اچھا تھا اور وہ یہ کام کرنے کیلئے بہت بے تاب بھی دکھائی دے رہا تھا۔

مجھے یقین ہے کہ روح کھچڑ اب بھی مجھے ڈھونڈ رہے ہیں لیکن وہ مجھے یہاں نہیں پکڑ سکتے۔ میں یہ منصوبہ بنا رہا ہوں کہ میں ہوگورٹس سے بہت دور کچھ ماگلوؤں کو دکھائی دوں تاکہ سکول سے حفاظتی اقدامات اُٹھا لئے جائیں۔

ایک ایسی بات ہے جو میں تمہیں اپنی چھوٹی سی ملاقات کے دوران نہیں بتا پایا تھا۔ میں نے ہی تمہیں 'فائر بولٹ' بھیجا تھا۔

''اوہ!'' ہرمائنی نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ ''دیکھو! میں نے تمہیں کہا تھا نا...... کہ اسی نے بھیجا تھا۔''

''ہاں!......'' رون نے منہ بنا کر کہا۔ ''لیکن اس نے اس کے ساتھ کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہیں کی تھی...... کوئی شیطانی جادو نہیں کیا تھا...... اووچ!''

چھوٹا الّو اب اس کے ہاتھ پر بیٹھا ہوا خوشی سے چیخ رہا تھا۔ وہ الّو پیار کا اظہار کرنے کی کوشش میں اپنی چونچ سے رون کی ایک انگلی بھی کاٹ چکا تھا۔

کروک شانکس الّو آفس تک آرڈر بھیجنے کا خط لے کر گئی تھی۔ میں نے گاہک کی جگہ پر تمہارا نام لکھا تھا اور گرنگوٹس کی تجوری نمبر سات سو گیارہ سے انہیں سو گیلن وصول کرنے کی ہدایت دی تھی۔ جو میری ذاتی تجوری ہے۔ اسے اپنے سرپرست کی طرف سے تیرہویں سالگرہ کا اکٹھا تحفہ سمجھ لینا۔

مجھے اس بات کے لئے بھی معافی مانگنا ہے کہ میں نے تمہیں گزشتہ سال اس رات کو ڈرا دیا تھا جب تم نے اپنے انکل آنٹی کا چھوڑا تھا۔میں تو مشرقی سمت میں سفر شروع کرنے سے پہلے صرف تمہاری ایک جھلک دیکھنا چاہتا تھا۔لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم مجھے دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے تھے۔

میں اس سفر پر جانے سے پہلے تمہارے لئے کچھ اور بھیج رہا ہوں جس سے مجھے لگتا ہے کہ ہوگورٹس میں تمہارا اگلا سال زیادہ دلچسپ ہو جائے گا۔

میں جلد ہی تمہیں دوسرا خط بھیجوں گا۔

سیریس

ہیری نے نہایت تجسس کے ساتھ لفافے کے اندر دیکھا۔اس میں ایک اور چرمئی کاغذ تھا۔اس نے اسے جلدی سے نکالا اور پڑھنے لگا۔اِسے پڑھتے ہی اُسے اپنے بدن میں سرشاری اور حرارت کی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں،جیسے اس نے گرم گرم بٹر بیئر کی پوری بوتل ایک ہی گھونٹ میں حلق سے اتار لی ہو۔

میں سیریس بلیک! ہیری پوٹر کا قانونی سرپرست ۔ اسے پوری ذمہ داری کے ساتھ ہاگس میڈ میں تفریح کیلئے جانے کی اجازت دیتا ہوں۔

''ڈمبل ڈور کیلئے یہ کافی ہوگا۔'' ہیری نے سیریس کے اجازت نامے کی طرف دیکھتے ہوئے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''رُکو......اس میں کچھ اور بھی لکھا۔''

مجھے لگتا ہے کہ تمہارا دوست رون الّو کو رکھنا چاہے گا کیونکہ میری وجہ سے اس کا چوہا اس سے ہمیشہ کیلئے بچھڑ گیا ہے۔

رون کی آنکھیں چوڑی ہو کر پھیل گئیں۔چھوٹا الّو اب بھی اشتعال سے چیخ رہا تھا۔

''اسے میں رکھ لوں......'' اس نے اشتیاق بھری نگاہوں سے ہیری کی طرف دیکھ کر پوچھا۔اس نے ایک پل کیلئے الّو کو غور سے دیکھا پھر ہیری اور ہرمائنی کو یہ دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی کہ اس نے الّو کو کروک شانکس کے حوالے کرنے کیلئے اسے آگے بڑھا دیا تھا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے؟'' رون نے بلی سے پوچھا۔''یہ تو الّو ہی ہے نا!''

کروک شانکس نے اپنی دم ہلا دی۔

''ٹھیک ہے، یہ الّو میرے لئے صحیح رہے گا۔'' رون نے خوشی سے کہا۔ ''یہ میرا ہے!''

ہیری نے کنگز کراس سٹیشن پہنچنے تک سیریس کے خط کو بار بار پڑھا۔ جب وہ رون اور ہرمائنی پلیٹ فارم نمبر پونے دس کے ستون سے باہر نکلے، تب بھی اس نے خط والا لفافہ کس کر اپنی مٹھی میں دبا رکھا تھا۔ ہیری نے پہلی ہی نظر میں انکل ورنن کو دیکھ لیا تھا جو مسٹر اور مسز ویزلی سے دور کھڑے ہو کر انہیں شک بھری نظروں سے ٹٹول رہے تھے۔ جب مسز ویزلی نے ہیری کو اپنے گلے سے لگایا تو ان کا شک یقین میں بدل گیا۔

جب ہیری نے رون اور ہرمائنی کو الوداع کہا تو رون چلا کر بولا۔ ''میں ورلڈ کپ کے بارے میں فون کروں گا۔'' پھر ہیری نے انکل ورنن کی طرف اپنے سامان کی ٹرالی دھکیلی، جس پر اس کا صندوق اور ہیڈوگ کا پنجرہ رکھا ہوا تھا۔ انکل ورنن نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی غراتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔

''وہ کیا ہے؟'' انہوں نے غرا کر اس لفافے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ہیری کی مٹھی میں دبا ہوا تھا۔ ''اگر تم مجھ سے کسی کاغذ پر دستخط کروانا چاہتے ہو تو تم بھول جاؤ......''

''ایسا کچھ نہیں ہے۔ یہ تو صرف میرے قانونی سرپرست کا خط ہے۔'' ہیری نے مسکراتے ہوئے خوشی سے کہا۔

''قانونی سرپرست......؟'' انکل ورنن کے ہوش اُڑ گئے۔ ''تمہارا کوئی قانونی سرپرست نہیں ہے...... سمجھے!''

''ہے بالکل ہے......'' ہیری نے بڑی سرشاری سے جواب دیا۔ ''وہ میرے ماں باپ کے سب سے اچھے اور دیرینہ دوست ہیں۔ وہ ایک قاتل ہیں جنہیں جادوگری کی جیل میں ڈال گیا تھا، لیکن وہ جیل سے بھاگ نکلے ہیں اور اس وقت روپوش ہیں۔ وہ مجھے خط لکھتے رہے ہیں...... میری خبر گیری کرتے ہیں...... یہ پتہ کرتے ہیں کہ میں خوش تو ہوں......''

انکل ورنن کے چہرے دہشت دیکھ کر ہیری کے چہرے پر مسکراہٹ کی لہر پھیل گئی تھی۔ پھر وہ اپنے سامنے ہیڈوگ کے پنجرے کو کھڑکھڑاتے ہوئے سٹیشن کے بیرونی دروازے کی طرف چلنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس بار کی گرمیوں کی تعطیلات پچھلی بار سے کچھ زیادہ اچھی رہیں گی۔

☆☆☆☆